

- 1 The History of Wood India
from the Creation to A. D. 1828
Translated from the Arabic.
 - 2 Khulasatul Akhbar (abridged) from
A. D. 1329 to 1529 Translated from the Persian.
 - 3 An appendix Containing the History
of the East of the last three hundred Years
Compiled from various Authors.---
 - 4 Chronological Tables translated from
Hanyah Sepahany Haramany
and other Arabic Authors by
Moulwae Haroon Uddin
- Price of the Third Vol 4 Rs.

کلمہ ابوالف کا بعد حالات
۱۲۰۰ کی اوّلین سو برس گذشتہ کا حال مختلف تواریخوں سے انتخاب کر کے
مولوی کریم الدین نے ۱۲۰۰ء میں تیار کیا

تمام سید اشرف علی مطبع العلوم مدرسہ دہلی شہداء میں چھپا
قیمت چار روپے

تتمہ تاریخ المختصر فی احوال البشر کا

واضح ہو کہ سلطان جلال الدین محمد شاہ ابن قطب الدین محمد سلطان آخراہ ذی الحجہ ۶۹۴
 ہجری میں بموجب فرمان غازان خان کی حاکم کرمان کا ہوا حال یہ ہے کہ ایام دولت غازان
 خان میں بعض شاہزادوں نے خروج کر کے بہت تباہی اور خرابی ان ملکوں کی کی تھی لہذا
 اور غارت گری اونہوں نے اختیار کی تھی لیکن محمد شاہ نے مجاہدنت غازان خان اور غنہ و نکاح
 قلع اور قمع کر کے غالب آکر استعمال سکرات کرنا اور ہول و لعنہ میں مشغول رہنا اختیار کیا
 اور شراب خواری پر ایسی کمر باندھی کہ سبب اثر حرارت شراب کی انتہی پر کی عمریں راسی
 ملک بقاء ہو ابہد و فات محمد شاہ مذکور کی حسب ارشاد غازان خان کے قطب الدین شاہ چاہا
 ابن جلال الدین سیور غمٹش مسند حکومت کرمان پر جلوہ ادا ہوا — جب او بجا تو سلطان
 تخت سلطنت ایران پر جلوہ نسرا ہوا اوسنی بسبب بعض حاکمستانہ وحش کی ہوا شاہ جهان
 ابن سیور غمٹش سی طور بن آئی تین شاہ جهان کو حکومت کرمان سی معزول کیا بعد معزولی
 شاہ جهان مذکور شہر شیراز میں جا کر گوشہ گزین ہو کر قناعت کر کے بیٹھ رہا تھا اس
 شاہ جهان مذکور کی ایک لڑکی سماتا جان قتل تھی بلکہ مذکور شاہ ہی اوس دختر کو
 کہتی تھی اوس لڑکی مذکور سی امیر محمد مظفر کی شادی ہوئی اوسکی شکم سی شاہ شجاع
 — اور شاہ محمود — اور سلطان احمد یہ تین لڑکے پیدا ہوئے — اور حال حکومت
 کرمان کا یہ ہوا کہ بعد معزول ہونے شاہ جهان کی حکومت کرمان سی امیر خلیفہ خانہ نے
 یہ حکومت کرمان کی لی ۶۹۵ ہجری تک یہ ملک حکومت خلیفہ خانہ میں شامل رہا
 اور ۶۹۵ ہجری ماہ محرم میں — محمد مظفر بنی دانا د شاہ جهان کی قبضہ پایا

بیان مبادی احوال اولاد مظفر ابن منصور ابن امیر عیاض الدین

احوال مظفر ابن منصور

۲ حاجی خراسانی کا اور اختصاص پانا اونکا الطاف سبحانی سی

سرخین کہتی ہیں کہ امیر غیاث الدین حاجی اوس زمانہ میں جب لشکر تاتار خراسان پر چڑھ کر آیا وہ خراسان سی جو کہ اوسکا سولہ اور نشتا تھا بہاگ کہ بسبب خوف تاتاریوں کی خطہ یزدین جا چہا۔ امیر حاجی مذکور ایسا عظیم المخلقت اور موٹا آدمی تھا کہ جب شہر یزدین آیا اوسکے پیچ کی واسطی بازار میں سوزون کی تلاش کی گئی کوئی موزہ اوسکی پیرین نہ آیا بسبب بڑا پیر اور لہذا قد اور بہاری ڈیل تھا۔ اس امیر کی تین بیٹیاں تھیں۔ ابو بکر محمد۔ منصور۔ دوڑ کے یعنی ابو بکر اور محمد حاکم یزدین و علاء الدولہ کی اون ایام میں کہ جب ہلاکو خان فی منہ اد کا قصد کیا تھا نوکر ہو گئی تھی علاء الدولہ فی ابو بکر مذکور کو تین سو سوار دیکر سہراہ اردو خان کی واسطی مقابلہ ہلاکو خان کی روانہ کیا بعد فتح ہونی دارالسلام ایچان فی ابو بکر کی سہراہ اور فوج کر کی سرحد مصر پر پہچا دمان جاکر اعواب خفا جی لڑائی کی اوس لڑائی میں ابو بکر مذکور مقتول ہوا۔ اور محمد مذکور اوسکا بہائی تا وقت وفات سلک ملازمین علاء الدولہ میں منتظم رہا ان دونوں بہائیوں کے اولاد پیدا نہیں ہوئی بے نسل فوت ہوئی۔ تیسرا ارکا منصور ابن حاجی خراسانی جو اپنی باپ کی خدمت اور ملازمت میں رہتا تھا اوسکی تین بیٹیاں پیدا ہوئی۔ امیر محمد۔ امیر علی۔ امیر مظفر۔ امیر علی بے اولاد تھا اور امیر محمد کے ایک بیٹا تھا امیر محمد گرچہ اپنے سب بہائیوں سی چھوٹا تھا لیکن میدان جنگ میں تمام مثال اور اقران سی سبقت لیجاتا تھا بوجہ صرع سے ہر روز نوبلی و ہر شب جائی۔ پھر تاتار سپاہی کرتا رہتا تھا اسطرح ہادیہ پھائی کرتے ہوئی ارغون خان کی خدمت میں جا پہنچا اوسنے جب اسکی نخل آمد صورت دیکھی فوراً منصب ساولی اوسکو دیا۔ جب سند خانی کنجا تو خان کی نشست سی زریب و زمینت یافتہ ہوئے اون ایام میں امیر مظفر کو بڑا عروج و زبروز

احوال مظفر ابن منصور

روز بروز نصیب ہوتا رہا چنانچہ غاز خان کے زمانہ میں امارت نہاری سولہ ادر علم کے اوسے متعلق ہوئے اور آخر ماہ جماد الاخر ۱۰۱۷ ہجری میں امیر مبار الدین محمد پیدا ہوا اس لڑکے کی پیدا ہونی کی سبب سی ہی امیر مظفر کو بہت خوشی اور مسرت حاصل ہوئے تھے۔ اور بعد وفات پانے غازان خان کی اجاتی سلطان نے امیر مظفر کی بہت عزت کی اور بڑا رتبہ بڑا دیا اور واسطی محافظت راہ کو بہتان دابرقہ اور ہرات اور مرو کی اوسکو حکم دیا چنانچہ امیر مظفر نہ کور کبھی بادشاہ کی خدمت میں جاتا تھا اور کبھی چین مسند پر اڑاتا تھا ۱۰۲۷ تک کہ جس سال میں امیر مظفر فوت ہوا چین اور ارام کرنا اوسنی کوئی اور لڑکا سوا کے مبار الدین محمد کی نہ چھوڑا تھا البتہ ایک لڑکی بھی اوسنی تھی جو ابو بکر امیر محمد بن امیر منصور کی عقد میں تھی جس کے شکم سے شاہ سلطان پیدا ہوا الفصہ بعد وفات امیر مظفر نہ کور کے اوسکا بیٹا امیر مبار الدین سلطان اجاتی کی خدمت میں حاضر ہوا بہت انعام و اکرام پایا بجائے اپنی باپ کے چار برس تک بادشاہ کے ملازمت میں رہا۔ جب سلطان محمد خدا بندہ عالم بقا کور رہی ہوا۔ اور سلطان ابو سعید پر تو اتفاقات کا اہر حال جہاں کے لوگوں کی ڈالا اوسوقت امیر مبار الدین محمد فی رخصت بادشاہ سی در سطلی محافظت رہے اور ستر کون کی جو کہ اوسکا عہدہ تھا حاصل کر کے کوچ کیا در میان ۱۰۱۹ ہجری کی ایک دفعہ سلطان ابو سعید سلطان کی خدمت حاضر ہوا تھا بادشاہ نے حکومت شہر زید کی بھی اوسکو دی۔ اسی سال میں جب مبار الدین نے سنا کہ ایک جماعت مفسدین کی نے راہ یزدیقتہ اور فادبر پاکر لکھا اوسوقت ساہو نفیر پیلوانان خجور گدار سہراہ لیکر بطور یلغار متوجہ جانب خلیفہ کی ہوا عبد الملک کی عرض پر جانبین کا مقابلہ ہوا اور لڑائی ہوئی اوس لڑائی میں شہر تیر امیر مظفر کی جو شہر میں آکر لگی لیکن خدا تعالیٰ نے اوسکی اسی محافظت کی کہ تیر دن سی بچ کر اور صیح و سالم رہ کر فتح اور ظفر پائی۔ اور مفسدین کو مودہ انکی سردار سی

بیان پیر حسین جو بانی کا

بہت ہی مہینہ کرب و فاقہ سلطان ابوسعید بہادر خان کے ملک ایران میں ہر ایک حاکم اور صوبہ دار کی دہلیں سودا خود سری اور استقلال کا پیدا ہو گیا تھا چنانچہ امیر مسعود شاہ بن امیر محمود شاہ نے تمام مملکت فارس کی اپنی قبضہ میں کر لی اور اس کے بیٹے امیر شیخ اسحاق نے جو کہ سبب کثرت مکارم اور وفور وجود کے مشہور آفاق تھا ارادہ قبضہ کرنی یزد کا کیا چنانچہ امیر محمد مظفر نے بطور استقبال ہمراہ اکثر ملازمین کی باہر شہر کی نکل کر اسی ملاقات کی وقت ملاقات کے اوسکو معلوم ہوا کہ اسکا ارادہ اور طرح پر ہی شرط ضیافت بجلا کر کلمات محبت آئینہ سی اوسکی دکان عباد ہو یا بعد چند روز کی شیخ اسحاق نے جانب کرمان سے حرکت کر کے پہر جانب یزد کی مراجعت کی بعد سنی اس خبر و خشت اثر کے امیر محمد اوسکی تعظیم کے واسطی بارادہ جنگ نکلا لیکن سبب توجہ شیخ یا علی عمران قدس سرہ کی صلح ہو گئے اور امیر شیخ ابواسحاق سرحد یزد کی کسی اور جانب کو چلا گیا

بیان موافقت امیر پیر حسین جو بانی اور امیر محمد مظفر کا مبعیان درو افات کی اب شروع ہوا

دفعہ ہو کہ امیر پیر حسین جو بانی نے بارادہ تسخیر شیراز کوچ کر کے امیر محمد مظفر سے دستداد چاہی مبارز الدین نے اوسکی التماس قبول کر کے بعد عہد و بیان کی بہت سپاہ اپنے ہمراہ لیکر یزد کی کوچ کیا اصطفیٰ فارس میں دونوں کی ملاقات ہوئی — امیر مسعود شاہ پہر خبر پا کر جانب کازرن کی چلا گیا مبارز الدین نے بھی باستعوا اب امیر پیر حسین کی دشمنوں کا تقاب کرنا مناسب جان کر اوسکا پیچھا کیا جب وہ ہی کارزار میں پہنچا جمیعت دشمن میں تفرقہ پڑ گیا اور امیر مسعود شاہ نبداد کی جانب ہٹا گیا امیر شیخ حسن بزرگ کی خدمت میں روانہ ہوا امیر محمد مظفر نے اوسوقت جانب اردوبی امیر پیر حسین کی مراجعت کی اسکا ہی سہی دونوں مانند برق و باد کی مجمع ہو کر شیراز

بیان پیر حسین جو مانی کا

۶ پیر گے دہان جاکر شہر پناہ کی بابر ڈیرا کیا اور مجاہدہ شہر کا کر کے ارادہ ٹرنے لگا کیس
اور شہر میں بیچ بچا و کرنی کی تدبیر کی چنانچہ قاضی محمد الدین اسماعیل بن یحییٰ نے جو کہ اکابرین
نہاد اور فضلا شیراز سی تھا درمیان میں پڑ کر صلح کر دادی امیر پیر حسین جو مانی نہایت
اقبال اور کامرانی سی درخل شہر ہوا شہر میں جاتی ہے دلائی کرمان کی جناب مبارک الدین

اب شروع ہوئے بحری

اسی سال میں امیر مبارک الدین بہت لشکر اپنی ہمراہ لیکر جانب کرمان کی روانہ ہوا ملک
قطب الدین نیک روز جو کہ اون ایام میں حاکم مملکت کرمان کا تھا دہانسی بہاگ کرہرات
کی طرف بہاگ گیا اور مبارک الدین شہر میں درخل ہو کر دوسری آسائش اور آرام
رعیت کی سپاہ مجتمع کو متفرق کر دیا اور قطب الدین ایک روز حاکم کرمان فی جوہر ہنگ
بہاگ آیا تھا چند روز وہاں قیام کر کے اس شہر کی حاکم داؤد نامی سی سپاہ غور کی بی
مدد کو لیکر پھر جانب کرمان کی کوچ کیا مگر اوسکی کوچ کا یہ طور تھا کہ دن کو چپ جاتارت کو
تیرہ ساف کرتا اسی طور سی چار فرسخ جانب کرمان کی گیا تھا کہ مبارک الدین کو دشمن کی پہنچی
کے خبر ہو گئی لیکن اوسکے پاس جمیت آدمیوں کی دوسلی ٹرائی کے نہ تھی اسی رات وہ اپنے
جانب نادر سرحد کی بہاگ گیا دوسری روز قطب الدین نیکروز نے ہمراہ ملک داؤد کی
درخل شہر کرمان ہو کر ملک کا بند و بست پر نئے سرسی کیا — اور امیر محمد فی نادر صمدین
لشکر بھی جمع کر کے دوسری دفعہ ارادہ فتح کرمان کا کیا بارہا جہاز چڑھا کر لگیا اور ٹرائی
بہت بہاری ہوئی اوس روز شاہ شرف الدین مظفر اور شاہ سلطان نے دادر دگنی
دی اور اسی شجاعت اور بہادری کو کام میں لائے کہ غوریوں کو شکست ہوئی اسی وقت
میں پیر حسین کا لشکر امیر محمد کے مدد پر آ پہنچا اور وقت قطب الدین نیکروز دوسری دفعہ
چہ بہاگ کر جانب فرہسان کی چلا گیا اور ملک داؤد فی بھی اوسکا قاتل کیا ماہ جاد والا آخر

بیان پیر حسین جو بانی کا

جماد الاخر سال مذکور میں امیر محمد مظفر مظفر دستور ہو کر کرمان میں داخل ہوا جب اوسکی ہمہ سعی فراغت پائی اور بندوبست قرار دتی اپنی طور پر کرچکا اوسوقت قلعہ کی فتح کا ارادہ کیا پہلے قلعہ امیر شجاع الدین کے محل میں تہا چند دفعہ اس قلعہ پر لشکر کی اور محاصرہ کیا بعد چند راتوں کے فتح کیا امیر شجاع الدین تلوار اور کفن لیکر مبارز الدین کے خدمت میں حاضر ہوا اور سب کچھ بیان قلعہ کے اوسکو سپرد کر کی عافری کی اور اپنی جان چاہی امیر محمد مظفر نے پہلے اوسکا قصور صاف فرما کر جان بخشی کی مگر پھر جب اوسکو معلوم ہوا کہ اس میں کچھ دعا و فریب ہی اور وہ واقع میں مخالف ہی اوسوقت اوسکو قتل کیا کسی سال میں وہ مقتول ہوا

اب شروع ہوا ۱۲۲۰ ہجری

بیان حال امیر پیر حسین جو نایک اور پاشیخ ابواسحاق کی مرتبہ جہان نایک

بیان امیر پیر حسین جو بانی اور امیر محمد مظفر میں بسبب اغواء مفیدین کی کدورت اور مخالفت پیدا ہو گئی تھی ہر چند کہ امیر پیر حسین نے مبارز الدین مذکور کو بہت طلب کیا اور اپنی پاس بلایا مگر وہ نکلے۔ اسی سال میں امیر پیر حسین نے دلایت صفہان امیر شیخ ابواسحاق کی سپرد کی سچ ہی سے چوتیرہ شود مردار دوز گار رہا ہوا کہ کشن نایک بکار رہا کیونکہ ملک اشرف جو بانی بہت اوپر تیر خ مالک عراق کی مہند دل رکھتا تھا اور امیر شیخ ابواسحاق تہا بہت امیر پیر حسین کی سرگردان ہو کر اوسکی مل گیا اوسکی امیر پیر حسین واسطی استیصال دشمنوں کی جانب صفہان کی گیا جب فریقین کا مقابلہ ہوا لانا شمس الدین صابر قاضی اور امیر حلال الدین طیب شاہ لشکر امیر پیر حسین کی آکر اشرف سکی ملگی اسکی امیر پیر حسین کی احوال میں احتلال واقع ہوا تیریز کو

بیان پیر حسین جو بانی کا

اس امیر بہ پاک لیا کہ امیر شیخ حسن کو چاک سبی مدد طلب کردن گاہ بیا ناکہ اگر مچی پر کوئی
 دہان مصیبت آئی تو کیا کردن گاہ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خلافت توقع امیر شیخ حسن فی اوسکو
 پکار کر قیہ کیا جو چند روز کے زیر ہلاہلی کہلا کر مار ڈالا القصد ملک اشرف بنی کلفت عرب
 اور مشقت جنگ و ضرب کی بعضی ممالک عراق کا حاکم ہو کر متوجہ شیراز کا ہوا۔
 ابواسحاق نے یہ چالاکی کے کہ قبل پہنچی ملک اشرف کے آپ شیراز میں امر التوجہ
 شہر یون کے کشہر شیراز کو خوب مضبوط کر کے سامان حرب موجود دہیا کر کے
 سلم نما گفت کا بلند کیا ملک اشرف یہ حال سنکر بہت خفا ہوا چنانچہ اوسمی اتش
 غنایہ کے سبب بوجب نسل کھار پر بس نہ چلا گد بہ کے کان ایٹھی ادسنی ولایت
 عراق کو کوٹنا اور غارت کرنا شروع کر دیا جہاں گیا ٹوٹا گھوٹا پیرا

اب شروع ہوا ۷۴۳ھ ہجری

اس سال میں امیر باغی بستی بوجب فرمان امیر شیخ حسن بزرگ کے مصاحب امیر سود شاہ
 کی من نجاہ اوسی شیراز کو چلا آیا تھا۔ اور امیر شیخ ابواسحاق فی حکومت اپنی بڑے
 بہائی کو دیدی تھی جب مردان شہر اپنی قضی اور جھگڑے لیکر سود شاہ کے پاس جا
 گئے امیر باغی بستی کو اس سبب سی بہت رنج لاحق ہوا اسلئے اوسنے فرصت پا کر امیر سود
 کو قتل کیا اور سو وقت امیر شیخ ابواسحاق نے رعایا شہر کی جمع کر کی باغی بستی سی لڑائی
 کر کی اور سکونت دی اور آپ مسند سلطنت پر جلوس فرما کر خطبہ اور سکے اپنی نام کا جاری

اب شروع ہوا ۷۴۵ھ ہجری

اس سال میں امیر شیخ ابواسحاق نے بہت لشکر جمع کر کی تسخیر کرمان کا قصد کیا راہ میں کوئی
 کہتی اور کوئی مکان نہ چھوڑا مکانوں کو ڈاتا کہتوں کو اجاڑتا ہوا قلعہ شیرخان تک پہنچا

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

پنچا دوان جاکر ہر قلعہ کی ڈیرا کیا اس قلعہ کا کوئٹہ ال اپنی جان بچا کر قلعہ الجبل میں چاچیا
امیر شیخ ابواسحاق نے جب جانا کہ ہاشنگان قلعہ مایوس اپنی جان سی ہو رہی ہیں اور کوئی قلعہ
پر کھلا ہی بھی نہیں دینا قتل اور غارت گری اور خونریزی بغض محلات شہر میں بہت کی
اسی اثنا میں امیر ظہیر الدین ابراہیم نے بیچ میں پر کر بازار الدین سی صلح کروادی بعد
صلح وہ اپنی شہر کو مراجعت کر گیا

بیان مقتول ہونی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

اسی سال میں ناصر احمد یعنی درمیان خلافت حاکم بامر اللہ بن مستکفی کے مقتول ہوا یہ ایک
بادشاہ ترک کا تھا اوسنی کرکسی دیار مصر پر لشکر کشی کی تھی چنانچہ مصر میں اوسکی حکومت
ہو گئی لیکن جب اوسنی لوگوں پر غلہ کرنا شروع کیا اوسوقت رعایا کی نیت میں فرق آگیا
بہت دیکھ کر اپنی تمام کی طرف مراجعت کا قصد کیا رعیت نے اوسکی بیعت سی غلہ کیا جیسا کہ اوسنے
بہائی کے ساتھ کیا تھا اوسنی پہلی — پھر درمیان شہر یعنی سندھ کی مقتول ہوا —
اسی سال میں بدو فات ناصر احمد کی ملک صالح اسماعیل ابوالعزیز ناصر محمد کے بیعت ہوئے
— اسی سال میں اشیر الدین ابو خان محمد بن یوسف بن علی بن خان اندسی قرمانی فوت
ہوا وہ اچا ستا عرتا

اب شروع ہوا ۸۷۷ھ ہجری

اس سال میں امیر شیخ ابواسحاق نے دوسری بار پھر کرمان پر لشکر کشی کی لیکن ناکام ہو گیا
— اور اسی سال میں بغل جرجانی اور موغانی جو کہ زمانہ ارغون خان میں بسبب اتماکس
جلال الدین سبغتمش کے واسطی محافظت رہیں کی مشغول تھے امیر محمد مظفر سی دہلوی
پھر کر راہ عصیان قبول کی اسلئے اوسنی لشکر واسطی اداکنی تبتہ کی روانہ کیا دشت خادان

بیان مقتول ہوئی ناصر احمد ولد ناصر محمد کا

۱۰۔ میں جانین کا مقابلہ ہوا مجب تقدیر امیر محمد مظفر نے شکست کھائی اور بہاگ کر جانب کرمان کی چلا گیا جب یہ خبر گوش گذار خاطر امیر شیخ ابو اسحاق کے ہوئی شہر ہجری میں قواعد عہد و میثاق کے اوسنی توڑ کر سلطان شاہ جاندار کو دہزار سوار بہد ایک ہزار اوغان کے بھیجا اور آپ بہت لشکر نفیس نفیس جانب یزد کی گیا سلطان شاہ نے اوس طایفہ مگر اسی ملاقات کی اور باہر کرمان کی خیمہ قامت کا دالا اور امیر شیخ ابو اسحاق فی یزد میں پھنکا اوس خطہ کو اپنی قبضہ میں لے کر شاہ مظفر بہت جبر و ستم و اسطی محافل اہل و عیال اور قتال و جدال کے بہت جلد کرمان کی بہاگ کر سید میں پہنچا امیر شیخ ابو اسحاق محمد نے ہی قلعہ میں گیا بعد چند روز کے کہ ابھی آتش جنگ فرو نہ ہوئے تھے امیر شیخ ابو اسحاق نے جانا کہ فتح ہونا اس قلعہ کا بہت مشکل ہے لاجاں حوت صلح درمیان لایا ایک روز نزدیک دروازہ سید کی پہنچا تھا اور یہ شعر پڑھتا جاتا تھا

شعر

بیا کہ نوبت صلح است و دوستی غایت
لشکر آئکہ منگویم از انکہ رفت حکایت
شاہ مظفر یہ شعر سنکر قلعہ کے باہر آیا دونوں سرداروں نے سنانقہ کیا صلح ہو گئی
شاہ مظفر اپنی مقام کو چلا گیا اور امیر شیخ نے گورنے غمان غمیت جانب یزد کے
مورے جب اوسنے سنا کہ سلطان شاہ جاندار سی جو واسطی تہہ مقصد ان کی گیا تھا
کچھ نہر سکا دوسری دفعہ توسط صدر الدین جمعی اور خواجہ عابد الدین نمود کے مبارزہ
سی صلح کی اور سلطان شاہ کو طلب کر کے جانب شیراز کی چلا گیا اور سوقت امرار
جبرانی اور اوغانی امیر محمد مظفر کے درگاہ میں زبان عذر اور استغفار سی معترف ہوئے
اور سلطان شاہ کا ساتھ دینی سی بہت پختائی مبارز الدین مظفر نے ادنی جرم عفو
کئی بلکہ ایک روز ایک ہزار جامہ اوکو بخشی مگر بعد چند روز کے وہ لوگ پہنچے ہوئے
اسلئے امیر محمد مظفر نے جنگ میں آکر توڑی سی عرصہ میں اوسکے سرداروں کو قتل کیا

اب شروع ہوا ۴۹ھ ہجری

بیان لشکر کشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیرازی

اس سال میں پیر امیر شیخ ابواسحاق نے قواعد عہد دہلیان کی طاق نسیان پر ریکہ سلطان شاہ جانداز کو لشکر جہاد دیکر سرحد ولایت امیر محمد مظفر کے مین بھیجا مگر سلطان شاہ نے چونکہ بہت جگہ لوٹھایا تھا اور شیخ ابواسحاق کے بعض وعدوں سے تنگ آ گیا تھا مبارز الدین کی خدمت میں جا کر نوابوں کی سلک میں منسلک ہو گیا اور ۸۵۳ھ ہجری میں امیر شیخ ابواسحاق در سدی فخر شہر نیردین لشکر لیا کہ ہمراہ شاہ مظفر کے شہر میں محصور ہوا جب مدت محاصرہ کو بہت ہو گئی اور لشکر تکی اور سپر هجوم کیا اور سوقت امیر شیخ بی نبل مقصود شیراز کو چلا گیا اور ۸۵۳ھ ہجری میں یکنجا رکو جو کہ ایک امیر امراماندار سی تھا بمعیت سپاہ بسیار طرف کرمان کی روانہ کیا اور جانب مبارز الدین بھی ہمراہ اولاد امجاد فرخندہ بنیاد کے جانب اعدا کی کوچ کیا مقام پنج انگشت پر جانبین کا مقابلہ ہوا اور شجاعیت اور شہامت کی مظفر اور شاہ شجاع نے دی یکنجا بہت سخت رہا کہ جانب شیرازی ہلاک گیا

بیان لشکر کشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیرازی
اور ہلاک امیر شیخ ابواسحاق مدد بی نیار سی

اب شروع ہوا ۸۵۴ھ ہجری

دفعہ ہو کہ اول ۸۵۴ھ ہجری میں جانب مبارز الدین لشکر بسیار اور سپاہ گردن شمار جمع کر کے بارادہ تسخیر شہر شیرازی گیا امیر شیخ کو جب اس حال کی خبر ہوئی اور سوقت اور سنی قاضی سعد الدین عبدالرحمن الایچی کو جو کہ بڑا عالم اوسکے زمانہ میں تیار رہی تہید بطل صلح کی اردو امیر محمد مظفر میں بھیجا قاضی مذکور نے مبارز الدین مظفر سے

بیان لشکر کشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی

۱۲ ملاقات کر کی بہت نصیحت اور وعظ اور نذح کی لے ماور ہوا تھا کی لیکن پند سود مند نہوی جب او سپر کوئی فائدہ مترتب نہوا آخر کار لڑائی پر تشرار پایا اور جانین کے صلاح لڑائی پر پڑھے امیر شیخ ابواسحاق نی پانچ فرسخ باہر شہر شیراز کی اپنی لشکر کی جائے مقرر کی جب امیر مظفر قریب لشکر کی اپنی بہاگ کر شہرین آگیا دوسرے روز امیر محمد مظفر نے باہر شہر کے اپنی خیمہ کھڑی کر دئے اور بقدر طاقت شیرازیوں کے توڑنی پر کوشش کی مگر لڑائی موقوف نہوی ہر روز یا دھم بر لڑائی ہوتی رہے اسی اثنا میں اوسکے بدن پر بیماری طاری ہوئی بعد چند روزہ تو اچھا ہو گیا مگر شاہ شرف الدین مظفر مایوسی سخت میں مبتلا ہو کر درمیان ماہ جادالاول ۷۸۵ھ ہجری میں فوت ہوا اوسنے اٹھائیس برس چار مہنی کے عمر پائی اور چار بیٹے اپنی بھی چھوٹے سسی شاہ یحییٰ — شاہ منصور — شاہ حسین — شاہ علی — یہ اوسکے بیٹے تھے القصد مبارز الدین نے بسبب اسکے کہ دشمن شہادت انوسہی نہ کریں باوجود اپنی فرزند کی مرنے کی ہی لڑائی سسی موہ نہ سوزا جب دیکھا کہ محاصرہ کے ہوئے مدت گذر گئی اور اسباب کثرت کی ظاہر ہونے لگی تیسری تاریخ ماہ سنوال کو امیر محمد مظفر بن منصور ہمراہ ایک جماعت سپاہ طغزناہ کے شہرین گھس آیا جس روز امیر مظفر بسبب سسی کلو عمر کی اندر شہر شیراز کے آ یا شیخ ابواسحاق اپنی اوسجائے تھا آواز نقارہ کی سنکر اوسنی پوچھا کہ یہ کیا غوغا اور بہڑ بے لوگوں نے کہا کہ یہ آواز نقارہ محمد مظفر کے ہی کہنی لگا کہ وہ مردک گران جان بد صورت ایک سچا ہے حاصل کلام جب مبارز الدین شہر شیراز میں آگیا اوسوقت شیخ ابواسحاق راہ عجز اور اضطراب کی طرف شولستان کے بہاگ گیا اور امیر محمد مظفر تھکا سیمانی پڑا علم چان بنانی کا بلند کر کے امر معروف دہنی مکر میں مشغول ہوا اوسی مگھ مہینہ میں امیر شیخ ابواسحاق کا امیر علی سہل جودش برس کی عمر کتا تھا اور خوش خط اور ذکی شہوت تھا

فتح کرنا مالک عراق امیر شیخ ابواسحاق کا

مشہور تھا ہمراہ ایک جماعت امیر شیراز کی پکڑ آیا آخر لامرودہ پہنچے ہی ہمارا دور ۱۳
مفسدوں کے مقول ہوا اور امیر شیخ ابواسحاق شولستان سی قلعہ سیدین جان بکا کر
جا چہا وہاں چپ کر ایک قاصد بغداد کی جانب پاس امیر شیخ حسن ایک لانی کے بھیج کر
دوسری مدد طلب کی امیر شیخ حسن نے دو ہزار سواروں کی مدد کی واسطی روانہ کی امیر
شیخ ابواسحاق نے دوسری دفعہ اور سپاہ جمع کر کے پیر شیراز پر قصد کیا اور شاہ شجاع
بوجہ ارشاد اپنی باپ کے متوجہ جانب دشمنوں کی ہوا قبل مئی جانبین کی لشکر امیر
شیخ اسحاق کا اطرافت میں پر اگندہ ہو گیا اور وہ بذات خود سوا ایک جماعت مخصوص
کے جانب اصفہان کی چلا گیا شاہ شجاع شیخ شیراز کو مراجعت کی مبارز الدین فی سردار
کران کی بھی شاہ شجاع کو دیدے چنانچہ وہ شاہزادہ اوس جانب چلا گیا

بیان فتح کرنے بعض مالک عراق کا اور آخر کار

امیر شیخ ابواسحاق کا یعنی اوسکا مقتول ہونا

واضح ہو کہ ۵۵۵ ہجری میں امیر محمد مظفر نے اپنی خواہر زادہ شاہ سلطان کو حاکم شیراز
کا کیا اور جہنہ ظفر پیکر واسطی تسخیر عراق کی آپ بلند کیا اسی اتار میں یہ خبر پہنچی
کہ اتمور ہمراہ ایک جماعت ہوا دارون امیر شیخ ابواسحاق کے شولستان سی متوجہ
شیراز کا ہوا ہے اور شاہ شجاع نے بھی اوس جانب سی حرکت کی ہی اسی اثناء
میں شاہ سلطان شاہزادہ شاہ شجاع کو راہ ہی میں جا کر یہ خبر دی کہ فاعلون نے
شیراز پر استیلا پایا چنانچہ محلہ مودوستان کو جلا دیا ہے یہ سنکر شاہ شجاع بہت
جلد بطور ایغا رکوج کر کے باسپاہ نصرت پناہ شیراز میں آیا وہاں آکر آب تیغ سی
غبار فتنہ اور آگ اشوب کو بجھایا تھو رہی مقول ہوا سب دشمن ہلاک گئی بہت لوگ
مارے گئے کچھ پتیا پر نہ ملا — اور اسی سال میں امیر محمد مظفر نے اصفہان پر لشکر کشی

فتح کرنا مالک عراق امیر شیخ ابواسحاق کا

۱۴ بتی دہان جا کر اوس شہر کا محاصرہ کیا اور سجای وکیل ابو بکر عباسی المعتض باللہ کے
 جودلا بیت مصر کا بھی دعوی خلافت رکھتا تھا بیعت کی اور خطبہ اور سکے اوس کے نام کا
 جاری کروا کی جب دیلمہ کو ایام محاصرہ کی بہت ہو گئی اور سپاہ یزد کی ظلم کرنے لگی اور موت
 شیراز کو مراحت کی صفہائیوں نے اوس کے محاصرہ سے خلاصی پائی اور ۵۶۶ھ ہجری
 میں بسبب سی قطب الدین شاہ محمود کے قتل ایک دشمنانکارہ فتح ہوا اور شیرازی
 جو اوس قلعہ میں دم نہی لفت کا مارتا تھا ہلاک کیا۔ اور ۵۶۷ھ ہجری میں امیر محمد مظفر
 دوسری دفعہ پہر بہت سا لشکر لیکر صفہان پر گیا پھر اوس کا محاصرہ کیا جب بعد کے
 مہینی کے کہ ہوا پر بردت کا اثر ہوا اور جاڑے کی موسم قریب آئی وہ ہم شاہ
 سلطان کو سپرد کر کے آپ اور کسی جانب کو چلا گیا شاہ سلطان فی بقدتنا بوقت
 اپنی کی صفہان کی قلعہ کے باشندوں کو بہت تنگ کیا آخر کار فضل بہار میں فتح میر آئی
 لیکن امیر شیخ ابواسحاق کو راہ ہلاکتی کا غلام اسلئی لاچار ہو کر مولانا اسیل الدین سی
 بتی ہوا کیونکہ یہ شخص شیخ الاسلام اوس دیار کا تھا اور شاہ سلطان شہر میں آگیا
 تمام حقوق نعمت امیر شیخ ابواسحاق کے جو اوس کی ذمہ پر تھی جیسا کہ مفصلاً روضۃ الصفا میں
 لکھتی ہیں سب بھول گیا اور جاسوس اوس کے پکڑنے کے واسطی مقرر کی جب مولانا اسیل الدین
 کو معلوم ہوا کہ یہ حال ہے سب کیفیت حال لکھ کر اور اوس کے حقوق جو اوس کی ذمہ تھے
 بیان کر کے عرضی لکھ کر شاہ سلطان کو دی اوس نے مدت فی کچھ نہ سنا امیر شیخ
 ابواسحاق کو پکڑ کر ہمراہ ایک سو آدمی کی شیراز میں بھیجا یا جب شیراز میں باہر دروازہ
 اسطرح کے میدان میں پہنچا اوس وقت سب عالم اور فاضی اور روسا و فارس اوس مقام پر
 موجود تھے مبارز الدین نے امیر شیخ اسحاق سی پوچھا کہ امیر حاج خراب کو تو نے قتل کیا
 تھا اوس نے کہا کہ مان مجھ میرے حکم کی وہ مقتول ہوا اوس وقت امیر محمد مظفر نے اوس کو
 امیر حاج کی اولاد کی سپرد کیا تاکہ اپنی باپ کی قصاص میں اوس کو قتل کریں چنانچہ امیر حاج

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربایجان کی

حاج خراب کی بیٹے فی ثوار اوسکی سرپراری وہ مرگیا سراوسکا ثوار سی اوسنی ٹکا ۱۵
 جدا کر دیا یہ واقعہ عظیم مجرات کے روز آفرماہ جاد الاول ۵۸۰ھ ہجری میں گذرا یہ
 دور باعی طبع زاد امیر شیخ ابواسحاق کی ہیں جو بروقت مقول ہونے کی اوسنی پڑ میں
 تہیں سے رباعی افسوس کہ مرغ عمر اوانہ نماند + امید بہج خوش دہلگانہ نماند
 در داود رینا کہ درین مدت عمر + از ہر چہ بگفتم خبر فانی نماند — و باعی
 با چرخ ستیزگار مستزور د + باگردش دہر در بسا دین و بر د
 یک کا سہ زہر است کہ مرگش خوانند + خوش درکش و جوعہ بر چان زیر د
 بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربایجان کی اور سلا کی کھچی
 اوسکی انہو نین در میان اصفہان کے اوسکی اولاد کی ہاتھ سی

واضح ہو کہ ۵۹۰ھ ہجری میں مبارز الدین نے جانب اصفہان کے اوس اسکی کہ اوس
 شہر میں اسباب حرب اور جنگ کا سامان در سلا کی شیر آذربایجان کے مع کرے
 کوچ کیا جب اوس حد و دین پہنچا شاہ سلطان مجاہد روسار اور اعیان اصفہان
 کے بطور استقبال کے لینی کو آیا — شاہ سلطان نے سبب اسکی کہ حق و حقیقت
 خد سگاری اور جان سپاری کا بجا لاکر امیر شیخ ابواسحاق جسی دشمن کو یکڑا اس اپنے
 ماو کے حوالہ کر دیا تھا اسلئے وہ امید انعام احسان کے رکھتا ہے بخلان توقع
 جب اوس ملاقات ہوئی مبارز الدین نے سیکون سید پان اوسکو سنائیں باد
 ان دشناموں کے ہی راہ سلطان نے جشن عظیم کے طیاری کر کے بطور ضیافت
 و مہانداری امیر محمد کو رکھ کر اوسکا حقیقی مامون تھا بلایا جب مقام ضیافت پر
 پہنچا اسباب مہانداری کا دیکھ کر غایت رشک اور درشت خوی سی پیش یا ہر اولی
 کو اشارہ کیا کہ سب لوٹ لو جو کچھ شاہ سلطان کی سکائیں اسبات ضیافت کا

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربایجان کی

۱۶ موجود تھا لیکن اس سپاہ امیر محمد نے تاراج کیا اور سپر طرفہ تر یہی کہ شاہ سلطان کو
 پہر بہت ناسزا کہا اور گرم و سرد سنا کر چلا آیا اس حرکت بد کے سبب شاہ سلطان
 کے دشمن دشمنی کی پودی فی جا پکڑی انھیں امیر مبارز الدین محمد نے کورنی باہر سوار
 سپاہ فارس اور عراق کی جو بہت دلاور اور چالاک تھے منتخب کر کے آذربایجان کے
 جانب کوچ کیا اور اس جانب سی انخی جوق بھی جو کہ اون ایام میں تغلب حکومت ان
 بلاد کی کرتا تھا قیاس ہزار سوار لیکر مقابلہ پر آیا مقام میانہ کردان پر دو دنوں جانب
 کلاشکر اور دونوں دلایت دلاور جمع ہوئی لڑائی بڑے بھاری ہوئی انخی جوق کو باوجود
 کثرت سپاہ کی شکست ہوئی اور مبارز الدین نے فتح پائی بعد تین روز کی شاہ شجاع
 — اور شاہ محمود باپ کی خدمت میں گئے امیر محمد مظفر نے اون لڑکوں کو گایان
 دین اور بد زبانی سسی پیش آیا اس فتح کا انعام شاہوکی کی نام لکھا اسلے اس کے
 اولاد بھی بہت دشمن ہوئی بعد وہ مہینی کی کہ ابھی امیر محمد نے کور تیریزی میں تھا یہ خبر پہنچی سلطان
 اویس نے اس تیریزی پر چڑھائی کیا چاہتا ہے — اور بخویون نے امیر محمد کو یہ کہہ دیا
 ہنساکہ ایک جوان ترک چہرہ بلند بالاسی بکتور بنج پہنچی گا اسلے اسکو سبب تصدیق
 اس خبر بخویون کے یہ یقین ہو گیا کہ وہ شاید سلطان اویس ہے اسلے اصفہان میں
 گیا اور شاہ راہ میں بیٹوں کو طرح طرح کے عذاب و عذوب بنج سسی ڈراتا تھا اور کہتا تھا
 کہ مکتور داڈاؤن لگا کہی کہتا تھا تمہاری آنکھوں میں سلائی پہر داؤن لگا بلکہ لگا ہے
 لگا ہے ایسی سخت کھلی اور لگا لیا ان موہی لکھتا تھا کہ قصای اور بھاری بھی اپنے
 فرزندوں کو ایسی طرح پر نہیں کہتی اسلے لاچار شاہ شجاع — اور شاہ محمود مہینی
 و دوزن بیٹوں نے یہ تجویز کی کہ اس کی باپ قصای کو پکڑو یہ صلاح دین پڑا کہ
 شاہ سلطان سسی جا کر ملے اور یہ سب حال بیان کیا شاہ سلطان تو پہلے
 ہی سسی جلا ہوا اس خبر سے مہینہ میں تھا کہ سکا بے جو کہوں مدعی حاصل ہوتا تھا وہ بھی

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا نسب آذربایجان کی

وہ بھی گھبرا گیا اور کہنی لگا کہ تلو جبر نہیں جو میں جانتا ہوں امیر محمد یہ چاہتا ہی کہ تلو پکڑ کر ۱۷
 قید کرے اور سلطان ابو نرید کو تخت پر بٹھا کر آپ سپہ سالار لشکر کا رہی یہ سنکر ادب ہی
 و نور طو کون کے دلو میں جوش آیا مینوں نے آپس میں عہد و پیمان کیا کہ جب صفہان میں
 پہنچی چلتی ہی اس قصائی باپ کو پکڑ کر قید کرین چنانچہ جب صفہان میں پہنچی شاہ سلطان
 کہ او سکی تلووں کسی لگی ہوئی تھے آدھی رات کو پایادہ پا شاہ شجاع کے پاس دوڑا
 ہوا آیا اور کہا کہ مجھ کو حضرت و دین تو کسی ملک کو ہاگ جاتا ہوں شاہزادہ فی کہا کہ تم ہی
 تو بیان کرو ایسا کیا صدمہ تلو پہنچی جو ہاگ چلے اور سنی کہا کہ مینی سنائی کہ امیر محمد کو ہارے
 عہد و پیمان کے خبر ہو گئی ہے اگر یہ راست ہی تو صبح کو ہم سب ماری جاوین گی شاہ شجاع نے
 اسکی تسکین کی اور کہا کہ صبح باپ کی خوش سہی ہی تلو فارغ کر دو تلو خاطر جمع رکھو صبح تو سونے
 دو چنانچہ جب صبح ہوئے شاہ شجاع اور سلطان شاہ — اور شاہ محمود متفق ہو کر امیر محمد
 کے گہر میں گئی مبارز الدین امیر محمد اسوقت بالا خانہ میں بیٹھا ہوا قرآن شریف پڑھ رہا تھا
 شاہ محمود ہمراہ پاسباؤں کے دیوڈی پر بیٹھ گیا اور شاہ شجاع ایک جماعت ویرن
 کی لیک اندر گہسا لگزیہ میں کھڑا ہو گیا — اور سا فرابو دجی کی ہمراہ چہ آدمی کر کی اوپر
 بیچہ یا امیر محمد نے اوسی پوچھا کہ تم کہاں تہی اوہوں نے کہا کہ آجکی پاس خراج کی واسطی
 آئے میں شاہ شجاع کی پاس خراج نہیں ہی مبارز الدین یہ سنکر دست قبضہ ہوا
 چاہتا ہی تھا کہ تلو اور کچھی سا فرابو دجی اسکو چھٹ گیا وہ ادبہ کر گھونسی مارنے لگا
 وہ چہ آدمی جو کھڑے تہی وہ ہی چھٹ گئی اسکو پکڑ کر مضبوط باند بکڑ گہر میں ڈال دیا سارے
 دن چڑا ہوا بڑا کیا گایاں دئے گیا جب شام ہوئی اور سورج چھپ گیا رات کو اندر سے
 میں اسکو قلو طرک میں بھا کر قید کیا اور عورات انیسویں رمضان سنہ ۸۷۱ میں اسکی
 آنکھوں میں سلائی پیر دی سچ ہی شہر استاد کا حسنی اولن ایام میں اسکی حقین کہا ہے
 یکجہ شکر ہمتش پیل کشیدہ + یکجہ سپہ زہد تا نیل کشیدہ + چاہتا

بیان کوچ کرنی امیر محمد مظفر کا جانب آذربایجان کی

۱۸ دوش چو شد مالامال ۴ ہم روشنی چشم خودش میل کشیدہ ۴ آد سوقت شاہ شجاع نے تحت سلطنت پر رونق فرمائی اور باپ اندھی کو قلعہ سفید میں بھیجا آپ شیراز کو کوچ کیا مگر امیر محمد مظفر نے کورنے بعد دوبارہ کی ادسی قلعہ ہی میں ایک جماعت روسا سی متفق ہو کر نخلت اختیار کی اور شاہزادی سبب اس حرکت ناپسندیدہ کی جو سبب چاری اور بدخوی اوسکے کی ادسی واقع ہوئے تھی بہت پشیمان تھے اسکی وہ بھی سایل درباب استر ضار امیر محمد کی بھیجی رہتی تھے آخر شہسہم نے اس بات پر قرار پایا کہ امیر محمد شیراز میں آکر مثل سابق بادشاہ ہوا اوسکے اور خطبہ بدستور اوسکے نام سے جاری ہی اور شاہ شجاع بدون دریافت کرنے اور بے استصواب باپ کی کسی امر میں دخل نہ دیا کرے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ مبارز الدین پیر شیراز میں آیا اور اندھا بادشاہ ہو کر تحت نشین ہوا کہ بعد چند روز کی امیر محمد مظفر نے پہر چند آدمیوں سے ملکر یہ ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو گرفتار کر کے قید کر دے اور سلطان ابوزید کو تخت پر بیٹھا دے اور شاہ بھی کو سپلا کر لشکر کی دون لیکن شاہ شجاع کو اس امر کی خبر ہو گئی تھی اوسنی فوراً مفسد دن کو پکڑ کر قتل کیا اور مبارز الدین کو پہر قلعہ کر مسیر میں مقید کر کے پھینکا وہ دہان جا کر بیمار ہو گیا جب مرض بہت شدت سے ہوا اور بیماری بڑھ گئی اوسوقت شاہ شجاع نے باین لحاظ کہ نقل مکان بیمار کے واسطی اکثر ہے قلعہ میں در سلی صحت کے پھینکا لیکن کچھ فائدہ نہوا آخر آخراہ بیچ الامدل ۶۵۷ ہجری میں فوت ہوا اوسکا لاشہ مدرسہ مظفریہ میں لا کر دفن کیا گیا — پوشیدہ رہے کہ سلطان امیر محمد بادشاہ دین پرور مملکت گستر تھا ہمیشہ تقویت ملت اسلام اور اصلاح حال رعایا میں مصروف رہتا اور سادات اور مشایخ اور علما اور فضلا کے بڑی قدر کرتا رہتا تھا لیکن اپنی بدزبانی اور بد خلقی اور کج بختی سی لاچار تھا یہ بادشاہ خوزیری ہی مہبت تھا کسی مجرم کو ایک خطہ زندہ نہ چھوڑتا مولانا لطف اللہ ولد مولانا صدر الدین عراقی جو کہ جملہ مخصوصان مبارز الدین کی

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

۱۹ سہی ہی روایت کرتا ہی کہ مینی بخشیم خود بہت دفعہ دیکھا ہی کہ مبارز الدین عین حالت تلاوت قرآن میں جب ہوتا اور ہم سن پاتا کہ اتنی مجرم آج گرفتار آئی ہیں فوراً تلوار لیکر کھڑا ہو جاتا جب تک کہ او کو قتل اپنی ہاتھ سہی نہ لیتا کلام مجید نہ پڑھتا بعد فرغت کے پھر تلاوت میں مشغول ہو جاتا اور سننے اپنی ہاتھ سہی آٹھ سو آدمی قتل کے ہیں اور سکے یہ چار بیٹے تھے — شاہ شجاع — شاہ محمود — شاہ احمد — سلطان ابو نیر

بیان سلطنت بادشاہ جہانمطاع جلال الدین شاہ شجاع کا

شاہ شجاع نے بعد پکڑنے اپنی باپ کی مسند دولت اور اقبال کو اپنی وجود ہا یوں سہی زیب و زمینت دی اور امارت اصفہان اور ابرقہ کی بقضہ اقتدار شاہ محمودین آگے اور حکومت کرمان کی سلطان عابد الدین احمد سہی مختص ہو گئے اور شاہ یحییٰ قلعہ قہنہ میں محبوس ہوا اور خواجہ قوام الدین کو وزارت ملی مدت تک درمیان بہانوں کی موافقت رہی یہاں تک کہ ۷۴۲ ہجری میں گماشتوں شاہ شجاع فی الحال ابرقہ کا ضبط کیا یہ باعث مخالفت کا ہوا اثر اس مخالفت پر یہ مرتب ہوا کہ شاہ محمود نے نیر و شمسیر کو فتح کیا اور شاہ شجاع کا نام اپنی تہ و دلا بیت میں خطی سہی لکھا لیریا شاہ شجاع یہ خبر سنتی ہی شکر قیامت اثر سہراہ لیکر جانب اصفہان کی گیا شاہ محمود ہی مقابلہ پر آیا جابین سہی مقابلہ ہوا آخر کو شاہ محمود باگ کر قلعہ میں محصور ہوا شاہ شجاع نے محاصرہ کیا اثنائے محاصرہ میں ایک روز چند آدمیوں کو گہات میں ہٹا کر آپ دروازہ قلعہ کے باہر آیا اور سہی شاہ شجاع کے لشکر میں سہی شاہ سلطان میدان جنگ میں اسکے مقابلہ پر آیا اول ہی حملہ میں شاہ محمود شہید کر دیا گیا شاہ سلطان دیرانہ اسکے بھی ہاگتا ہوا تعاقب کرتا چلا گیا جب کہیں گاہ پر چاں ہ

بیان سلطنت جلال الدین شاہ شجاع کا

آدمی چپی ہوئی بیٹے تھے پنچا شاہ محمود نے پہر سنا کیا اوسجا ہی ایک بہاری
 ٹری ہوئی اور شاہ سلطان ہی پکڑا گیا وہ شریعت جو امیر محمد کو شاہ سلطان چکھایا تھا
 آپ ہی اوسمیں سی ایک گھونٹ پیکر سورہائیں مقول ہوا مولانا صدر الدین عراقی نے
 اس واقعہ کو دیکھ کر بہ شرمگی سے رہا سخی گردست قفا چشم ترا میل کشیدہ ۔
 در ذات شریف تو جہان نقص ندیدہ ۔ آنکس کو بدان چشم تو اسیب رساندہ
 اور نیز عینہ مکافتش دیدہ ۔ بعد ازان در میان ہایون کے گونہ صلح ہو گئی ہم نے
 اس بات پر قرار پایا کہ شاہ محمود نے اس شرط پر شاہ شجاع کی نام کا خطبہ پڑھنا منظور
 کیا کہ وہ جانب شیراز کے چلا جادے اسی اثنا میں شاہ بھی نے قلعہ تہذرتین حالت
 قید ہی میں یہ گل بھلایا کہ ایک جماعت مفیدین کو اپنی ساتھ کر کے جہدہ مخالفت کا
 بلند کیا شاہ شجاع نے توڑے آدمی اوس قلعہ کی محاصرہ کو بھی چاہیچہ وہ بھی محصور
 ہوا بعد چند روز کے شاہ بھی نے قاصد بھیج کر اپنی چچا شاہ شجاع سی اپنا قصور معاف
 کرانا جایا اوسنی معاف کیا بعد معاف ہوتی جرم کے شاہ بھی اپنی عم بزرگوار مذکور کے
 خدمت میں حاضر ہوا اور بموجب حکم کے ایک فوج دلیران کا آرمودہ کے ہمراہ لیکر جانب
 یزد کی گیا رہاں جا کر یہ قلعہ یزد جو خواجہ بہار الدین گماشتہ شاہ محمود کی عمل میں تھا
 اوستی چین کر دوسری دفعہ مخالفت کی بنیاد ڈالی شاہ شجاع یہ حال سنکر بہت شکر
 لیکر ابرقہ کے جانب گیا اور خواجہ قوام الدین وزیر کو واسطی محاصرہ یزد کی بھیجا خواجہ
 مذکور نے حسب مقدمہ اس امر میں کوشش کی شاہ بھی نے بہت عذر کی اور استغفار
 کر کے پہر خطوط معاف ہوتی جرم ثانی کے چچا مذکور کے خدمت میں پہنچا شاہ شجاع
 سبب اسکے کہ اپنی بہا ہی شاہ مغفوسی عہد اس بات کا کر لیا تھا کہ تیرے اولاد کو میں
 زیستادن لگا پہر اوسکا جرم معاف کیا اور خواجہ قوام الدین کو بلا کر جانب شیراز کے
 چلا گیا خراج مذکور اسی سال میں سبب اسکے کہ نہایت سکبر اور مؤثر تھا مقول ہوا اوسکی

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنا شاہ محمود کا

۲۱

اوسکی جابی عہدہ وزارت پر امیر کمال الدین حسین رشیدی مقرر ہوا

بیان دوسری دفعہ مخالفت کرنی شاہ محمود کا اور فتح پانی شاہ شجاع پر

۶۵ھ ہجری میں شاہ محمود نے سلطان اویس الغیاثی سے مدد طلب کر کے بہت لشکر جمع کر کے بارادہ شیراز کی کوچ کیا شاہ بھی ہی اوسے متفق ہو گیا تھا شاہ شجاع نے ہر چند بہت قاصدون و داناؤں اور فہمدون کو بھیج کر سمجھایا کہ مخالفت میں بہت خرابی ہوتے ہے میں بڑی طرح پیش آؤں گا اوسنی ہرگز نہ مانا چار سپاہ جمع کر کے وہ بھی متوجہ جانب دشمنوں کے ہوا۔ اثناء راہ میں سی شاہ سلطان احمد بھی بڑے بہائی سی علیحدہ ہو کر شاہ محمود سے ملیا جب جانبین کا مقابلہ ہوا شام تک لڑائی ہوتی رہی وقت مغرب کے شاہ شجاع نے انا رضیعت اور عجز کی اپنی سپاہ کے چہرہ پر جب نمایان پاسے شیراز کو چلا گیا اور باب فسا پر لشکر کی چادر ڈال کر سلطان شبلی کو جانب کرمان کی مسجد یا اسی انا میں شاہ محمود لشکر عواق اور بغداد کا لے ہوئے قاقب میں اپنی شاہ شجاع شہر میں محصور ہوا جب شاہ شجاع نے دیکھا کہ محاصرہ کو مدت ہو گئی اور آثار انکسار اور عجز کے صحیفہ روزگار شیراز بون پر نمایان ہیں ایک جماعت اکابر اور اشراف شیراز کو درمیان اردو شاہ محمود کے بھیج کر پیغام صلح کا دیا اوسنی کہا کہ بسبب اس کے کہ امرانہ ادب بہت مستولی میں مجھ کو اختیار اس امر میں نہیں ہے اب مناسب یہ ہے کہ شاہ شجاع ابو فہد میں چلا جاوے وہاں اتنی روز مقیم رہے کہ بغدادی لوگ اپنی وطن کو پیٹے جا دیں انکی جانے کی بید مالک مورخہ تھے میں سب کو تقسیم نہیں کر میں گے شاہ شجاع نے یہ بات سن کر ایک رقعہ بہائی کو لکھا اور انا میں سے کہ آپ قلعہ قندز کے نیچے آئے وہاں بالمشافہ میرے آپ کی باتیں ہو جائیں گی اور یہ شہر بھی اوس رقعہ میں لکھا تھا کہ اگرچہ دل کسی داویار ہست ہنوز

بیان دوسری دفعہ فحاشی کرنی تباہ نمود کا

۲۱ بیان ادا کہ دلم بر سر دہست ہنوز ۴ شاہ محمود نے اوسکی اتھاس قبول کر کے
 یہ شہزادہ سی غزل کا لکھا ۵ خیانت از طرف آن شکستہ پناست ۴ و گرنہ
 از طرف نہ ما بہان صفایت ہنوز ۴ دوسرے روز نیچی قلعہ قہندز کے دو توہائیوں
 کا ملاپ ہوا بات یہ پھر سے کہ شاہ شجاع راہ حصار سرہ تباہی رسی جانب ابرقہ
 کے چلا جاوے چنانچہ شاہ شجاع نے اپنی خواص ساتھ لیکر بسید رعایت نہانہ
 اور دم کے راہ کو چھوڑ کر جانب راہ قہندز دسی طرف ابرقہ کے قطع مسافت کے
 حالانکہ سلطان احمد اور شاہ یحییٰ ہمراہ فروج بہادران پنجابشی کے چلے ہی اگر شاہ
 شجاع سید ہی راہ جباراہ میں ملاقات ہوتی اب جو وہ بے راہ گیا اسلئے وہ لوگ
 جو وہ کو آئے تھے بے مقصود مراجعت کر گئے۔ اور شاہ محمود نے بد جانے اپنے
 بہائی کی شیراز میں اگر خبر فتح شیراز کی سلطان اولیس کو بھیجے اور خطوط
 مبارکبادی اور نیک نامی کی جاری ہوئے شادمانی بنے۔ جب شاہ شجاع ابرقہ
 میں بعد محنت و اندوہ بہت دن رہ چکا اور اسکے سال کا وہ پرسان ہوا جیسے
 معہ ہوا تھا اسلئے ۹۶ ہجری میں تین سو سوار جریدہ در سلی دفع قسندہ دولت شاہ
 کے کہ حبشی میں حالت محاصرہ شیراز میں فروج کر کے کرمان پر ہستیا پایا تھا اور
 سلطان شبلی کو اوسنے گرفتار کر لیا تھا متوجہ ہوا۔ اشار راہ میں شاہ سیمان
 برادر شاہ سلطان کا دوسو سوار لیکر اور بعض امداد عرب و ہند پانسو سوار کے شاہ
 شجاع کے ہمراہ پہنچا کہ اپنی منزل مقصود کو نہ پہنچے تھے کہ دولت شاہ چار ہزار مرد خیمہ گزار
 لیکر مقابل آیا وہ بھی شکست کھا کر کرمان کو ہٹا گیا اور بہت لشکر کی اسکی شاہ شجاع
 سسی آئے جب اطراف کرمان میں پھوسنے شاہ شجاع کی چکی دولت شاہ نے بیسے
 پنجین چند آرمیوں کو ڈالکر اپنا جرم صاف کر دیا بادشاہ نے اسپر انواع انواع
 کے اطلاق کر کے کرمان میں آکر شہر کو دیکھا جس روز کرمان میں شاہ شجاع آیا اوس

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

اوس روز دولت شاہ فی ارادہ کیا کہ شاہ شجاع کو فریب دیکر قتل کرے شاہ شجاع ۲۳ چونکہ بہت زیرک تھا دریافت کر گیا فوراً حکم دیا کہ اس مرد کو قتل کر دیا چنانچہ وہ دو شاہ نمک حرام ہی مارا گیا غرضیکہ اس طرح پر پھر شیر دولت و اقبال شاہ شجاع کا ذرہ ادج پر چڑھ گیا اور زفقہ رفتہ بہترے ہی عرصہ میں بہت اقتدار حاصل ہو گیا اور شاہ یحییٰ بھی شاہ محمود سی جدا ہو کر شاہ شجاع سی آٹا جب اللہ بڑے کو نباتا ہے تو اس طرح پر اوس کے سامان جمع ہو جایا کرتے ہیں انصاف سے دیکھا تھا اور کیا ہو گیا اور اب پھر کیا سامان جمع ہو گیا

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی دوسری دفعہ اور فتح پانی شاہ محمود پر

واضح ہو کہ ۶۷۱ ہجری میں شاہ شجاع نے جب اوسکی پاس سامان جمع ہو گیا پھر ارادہ تسخیر شیراز کا اور لڑائی شاہ محمود کا دین کر کے سفر کیا اتنا راہ میں شاہ منصور حاضر ہوا ملاقات کی بہت خوشدلی سی شاہ شجاع اوس سی پیش آیا وہ بھی ساتھ ہوا اور دوسری طرف سی شاہ محمود بھی مستعد حرب و پیکار ہو کر مسلح ہوا سقہ کے دروازے ۶۷۲ ہجری میں حابن کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری ہوئی شاہ شجاع نے فتح پانے — شاہ محمود شیراز میں جا گیا شاہ شجاع نے چار طرف شہر شیراز کی لشکر کو اتار کر محاصرہ کیا شاہ محمود نے رعایا کا دل جب متوجہ نہ ہوا شاہ شجاع کے پایا راتوں رات آصفیان کی جانب کوچ کر گیا وقت اوس کے ہاگنی سلطان علاء الدین احمد نے بھی اوسکا ساتھ نہ دیا بڑی بہائی سی مل گیا بعد اوسکی جانے کے شاہ شجاع پھر دوسری دفعہ جلوہ آرا کے تخت سیلانی و چہانیا فی شیراز کا ہوا بیٹی ہی عدل و انصاف کرنے اور حق و انصاف اور دین و دولت اور انتقام جہم میں سی کرنے لگا — روضۃ الصفا میں لکھا ہے کہ سماء خان سلطان و خزانہ مسعود

بیان لڑنی شاہ شجاع کا شاہ محمود سی

۲۴ شاہ ابجو کے شاہ محمود کی نکاح میں تھے وہ بیکارہ اور مردار رندی تھی چونکہ شیخ ابوجا مارا گیا تھا جیسا کہ اوپر ذکر ہوا اور وہ اوس لڑکی کا چچا لگتا تھا اس واسطی ہمیشہ بارادہ لہنی انتقام کے اپنی خاندن سی خفا رہتی تھی اوس حوازا دینی در میان شہ ہجری کے اپنی مہری خط اور مہلات محبت انگیز شاہ شجاع کے پاس بھیج کر یہ پیغام دی کہ اگر آپ صفہاں پر تشریف لادیں تو میں اپنی خاندن شاہ محمود کی ہاتھ پیر بازہ کر آپ کی سپرد کر دوں شاہ شجاع نے یہ بات اپنی مقصد کے پائی خود آجانب صفہاں کے چلا گیا شاہ محمود نے قاصد تیز زبان اور ضمیمہ شاہ شجاع کی خدمت میں بھیج کر عرض مروض نیاز مندانہ جب بہت کین اور سوقت شاہ شجاع کو اپنی بہائی کے بچا لگی پر رحم آیا شاہ محمود کو طلب کیا وہ شاہ شجاع کے لشکر میں ہلکا ہوا چلا گیا اور ہر ایک بہائی سی بکھرا رہو کہ خوب ملکہ اپنی نصیبت بیان کی سبکو رحم آیا آخر کار انیسین بہائیوں کے صلح ہو گئی اور بعد عہد و پیمان ہر ایک اپنی ولایت کو چلا گیا — ایک دفعہ پیر اوسی عورت قحبہ کے بیکانی سی شاہ شجاع نے جڑ ہائی شاہ محمود پر کے تھی لیکن پیر پیر راز کھل گیا کہ منشا رفساد و فتنہ کے پیر عورت بد ذات ہی جو میری بڑے بہائی کو بچر چڑھا کر ہلاک ہے اسلئے شاہ محمود نے سماء خان سلطان اپنی زوجہ مفندہ کو قتل کیا اس دفعہ پیر بہائیوں میں نے سرسی صلح ہوئے — اور در میان شہ ہجری کے امیر اختیار الدین قورچی کو شاہ شجاع نے تبریز میں اس واسطی روانہ کیا کہ سلطان اولیس کی دختر سی میری شادی کر دے اور شاہ محمود نے یہی خواجہ شمس الدین شتری کو جو حسن تدبیر اور چالاکی میں بی نظیر تھا واسطی سر کر نی اسی ہم کے اپنی لئے بھیجا جب یہ دونو قاصد سلطان اولیس کے تخت کے پاس جا کر کھڑے ہوئے اوسوقت دونوں کی نامی سلطان اولیس نے دیکھ کر شاہ محمود کی عرض قبول کی مینی اوسکو پٹی دینی منظور کر لی سبب اسکا یہ تھا کہ شاہ محمود نے باستمواب خواجہ تاج الدین کے خط بہت تعظیم اور تکریم سی سلطان اولیس کو

بیان عصیان کرنی مسمی اسکا اور وفات پانا شاہ محمود کا

۲۵ اویس کو لکھا تھا چنانچہ اول اوس خط کے پہنقرہ تھا — العبد دماغی میدہ کان لولاء ۲۵ ترجمہ سے مازان تو نیم ہرچہ داریم — یعنی میں ایک بندہ اور جا کر تمہارا ہون اور برمال دولت میرے پاس ہی وہ میری آقا کی ہے یعنی تمہاری ہے — اور شاہ شجاع نے اپنی خط میں سلطان اویس کو بھی لکھا تھا اسلئے امیر اختیار الدین حسن قاصد شاہ شجاع کا محمود جانب شیراز کی چلا گیا اور تاج الدین جلد نشین حق عصمت کو طرح طرح کی تھل اور آئین و زینت سی اصفہان میں لیکر آیا اسلئے سلطان اویس نے لشکر بھی واسطی سونت اور مظاہرت اپنی داماد شاہ محمود کے پیچا اسلئے شاہ محمود نے دوسری دفعہ پہ جانب شیراز کی کوچ کر کی شاہ شجاع سی پہ ولایت لی پی وہ بیچارہ بحالت آوارہ و محروم پرتارہ کیونکہ بندہ اشتغال انش حرب و پیکار کی جانبین کا لشکر پر گیا لشکر کسی کا کہنا نہ مانتا تھا ہر ایک فوج نے جسطرف مونہ اٹھایا چل دی

بیان پیر جانی اور عصیان کرنی پہلوان مسمی اسد خراسانی کا اور وفات پانی شاہ محمود کی اور جانا شاہ شجاع کا اصفہان میں

دانش ہر کشتہ ہجری میں پہلوان اسد خراسانی نے جو کہ کرمان میں حکومت دیکر مانی شاہ شجاع کی طرف سی کرتا تھا بسبب بہکانی شاہ بھی کے مخالفت اختیار کی اور برنج اور فیصل اور مرمت شہر اور قلعہ کے حرب مستحکم کر کی بنا و فساد و فتنہ کی ڈالکر مستعد حرب کا ہوا اوسنی دوبرسی سی فساد و فتنہ برپا کر کہا تھا اسلئے شاہ شجاع اور اس کے بھائی سلطان احمد اور پہلوان علی شاہ نے پیر جا کر کرمان کا محاصرہ کیا مگر شاہ شجاع چلا آیا تھا جب اوس شہر میں زناج بھٹکا ہو گیا اور بسبب اس محاصرہ کے غلط ہو گیا اور سو وقت اکثر نوکر پہلوان اسد کی بسبب نہ بانی قوت لایوت کی تیخت

بیان عصیان کرنی مسمی اسکا اور وفات پانا شاہ محمود کا
 ۲۶ ہو کر علیشاہ سسی ملکی اور اسد بھی لاچار ہو کر اطاعت و انقیاد ظاہر کر کے قلعہ کوہ میں چلا گیا
 اور شہر کرمان پلوان علیشاہ کو دیکھا پلوان علیشاہ نے یہ جالا کی کے کہ مولانا جلال
 اسلام طبیب اور منکوہ پلوان اسد سسی ملکہ نذر ہوین ماہ رمضان ۷۵۷ء میں پچاس
 مرد مسلح بینی ہتھیار بند اوس نقب کی راہ سسی جو قدیم الایام سسی درمیان شہر کرمان کے
 قلعہ کوہ تک کہہ می ہوئی تھے اندر قلعہ کوہ کے پہنچے اسی دن لوگوں نے اسد کو دبان
 جاکر قتل کیا اوس وقت وہ لوگ ہشتندہ کرمان کی جو سبب ہو کر کی جان بلب ہو رہے
 تھے اسد کی بڑھیاں توڑ کر مثل قیمہ کے تلواروں سسی کر کی کہانی کو یگی اور جب اسد کا
 شیراز میں پاشا شجاع کی پہنچا بہت خوش ہوا عوض اس کے ایسا اختیار الدین
 حسن قورچی کو حکومت کرمان کے مرحمت کی اور ۷۵۷ء جری میں سلطان اویس ایکانی
 بادشاہ تبریز کا عالم جادوانی کو چلے یا بجائے اسکی بیٹا اسکا تخت پر بیٹھا —
 اور اسی سال میں شاہ محمود بھی جب بہت ناتوان ہو گیا اوس وقت اوسنی سلطان اویس
 بن شاہ شجاع کو جو کہ باپ کی پاس سسی ہاگ آیا تھا اور اپنی چچا شاہ محمود کے پاس
 رہتا تھا دلی عہد کیا اور آپ ماہ شوال ۷۵۷ء مذکور میں روضہ رضوان کو سدھارا اس کے
 مرنے کی بعد بہت شورش اور فساد صفہان میں برپا ہوا تھا کیونکہ بعضوں نے سلطان اویس
 کے بیت کی اور بعضوں نے شاہ شجاع کو اپنا بادشاہ تصور کیا جب شاہ محمود کے
 مرنے کے خبر شاہ شجاع کو پہنچی یہی کی مرنے پر بہت تاسف اور رنج کیا اور یہ شہر
 تعینف کی سے بسیار ساہا سہر خاک مار دیا مگر اب چشمہ آید و باد صبار دد
 این پنج روزہ مہلت ایام آدمے ہر خاک دیگران تلکبر حیرا دد ہد
 بعد ازان سپاہ خضر پناہ ہراہ لیکر جانب صفہان کی آیا جب سلطان اویس نے باپ
 کی آنے کی خبر پائی تا صدون سخن گذار اور رسولان فضیلت شہار کو سبب اپنی افعال
 و اعمال قیوہ کی سرزد ہونے کی واسطی معاف کر دانی جرم کی بھی شاہ شجاع نے

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان حسین کا
 نے اوسکو لطف اور عنایت بسیار سی امید وار کیا اوسوقت شاہزادہ اکابر شہر بہاگ
 اور اشرف اوس ملک کی ساتھ لیکر برسم استقبال بینی کو آیا بادشاہ نے بہت نظر
 شفقت فرما کر ہر ملک و زندقہ میں داخل کیا

بیان کوچ کرنی شاہ شجاع کا جانب تبریز کی اور بہاگ جانا سلطان
 حسین کا میدان جنگ سی اور مرحمت کرنی شاہ کی سب نفعت شاہ نصرت

دایم ہو کہ جن ایام میں شاہ شجاع بلدہ صفقان میں مقیم تھا اونہیں دنوں میں یہ سنی پڑا
 کوہالی ملک آذربایجان کے حو کات ناپسندیدہ سلطان حسین ابن سلطان اولیس سی
 جو کہ بعد اپنی باپ کی وفات کی تخت پر بیٹھا تھا بہت ناراض بین اور شاہ شجاع کے
 آنے کی انتظار دیکھ رہے ہیں اسلئے تسخیر آذربایجان کا خیال پیرامون خاطر ہا یوں کے
 ہوا بارہ نہرار سوار کہ ہر ایک اونہیں کشتی تن مثل رستم و اسفندیار کے براہ لیکر کوچ
 کیا اول جاتے ہی شہر قزوین فتح کیا اور دہان سی بجلی سی تمام تبریز پر گیا اور ہر سی
 سلطان حسین قیس نہرار آدمی لیکر مقابلہ پر آیا منزلی خواہ خواران یہ دونوں شکون کا
 مقابلہ ہوا شاہ شجاع نے فتح پائی سلطان حسین جان بچا کر بھاگ گیا اور
 شاہ شجاع تبریز میں داخل ہوا اوسوقت شاہ شجاع اور سادات اور فضلا اور قضاة
 واسطی دست بوسی کی حاضر ہوئے شاہ جہا نطرح دار السلطنت تبریز میں نزول
 اجلال منہر مار سپاہ کو متفرق کر دیا اور نواسے عیش و شادمانی اور آوازہ بہت
 دکھرائی کا ساکنین بخت آسمان کی کان تک پہنچا خواجہ سلمان ایک شاہ و اوس بلدہ
 میں جو نامی تھا اوسنی چند قصایر بادشاہ کے مدح کی پڑے اوسکو انعامات خردانہ
 مرحمت ہوئے بعد گزرنی چار مہینی کے شاہ شجاع فی سنا کہ شاہ کی مخالفت
 کا دم پھرتا ہے اور یہ ارادہ رکھتا ہی کہ شہر شیراز کو اپنی قبضہ میں لادی اور

۲۸ بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا
ساتھ ہی اس کے بہہ ہی سنا کہ سلطان حسین بی پر اس جانب کو آیا چاہتا ہی اسلی
خبر دگتی ستان فی چارہ سواری مہجبت کی نہ دیکھ کر عین حالت سر دی میں جانب
شیراز کی مہجبت فرمایا اٹھا راہ میں قزوینوں کو جو دم عصیان اور نافرمانی کا بہر
تھے سزا دچی دیکر گوشمالی دیتا ہوا دار السلطنت شیراز میں پہنچا ران جا کر تھوڑی سی
سپاہ واسطی محاصرہ نیرد کی بھیجی شاہ بھی قلعہ میں محصور ہوا بعد چند روز کے لشکر لیکر
شیرازیوں پر آپڑا حب و خواہ مہم اولیٰ سر کر کی شاہ منصور کو حکم دیا اسنی جو یہ
حکم مہم بزرگوار اپنی بیای شاہ بھی کا محاصرہ کیا مگر شاہ بھی کی دالہ نے ایسا دوسر
اد کے دین جا کر ڈالا کہ وہ بوجہ روایت روضۃ الصفا کے استراہاد کو چلا گیا بعد چند
ماہ کی سلطانیہ میں جا کر ران کی حاکم سسی عادل سارق کو بیکر قید کیا القصد جب شاہ
شجاع نے کہد فریب شاہ بھی پر اطلاع پائے خود لشکر لیکر نیرد پر گیا مگر شاہ
بھی نے اپنی زوجہ کو جو بادشاہ کی بیوی تھی مو اپنی ہمیشہ اور اور اقربا کی بادشاہ کے
خدمت میں بھیج کر عذر و معذرت اور استغفار کی بادشاہ ابھی بار ایب قفا تھا کہ اولیٰ
کہنی کو نہ مانتا تھا آخر شش بیٹے کی ردنی اور زاری پر جسم آیا اس کے جرم کو معاف
فرما کر قسم سخت کہائی اور کہا کہ ابھی بار اگر شاہ بھی اس طرح کی بغاوت کر لگا دے بانڈ
سزا دے گا اور اودن لگا

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا جہان بوقلمون سی

روضۃ الصفا میں لکھا ہے کہ شاہ شجاع فی در بیان ۸۱۰ ہجری کے واسطی دفع کرنے
فتنہ اور فساد مہمی سارق عادل کی جو کہ جانب سلطان حسین کی سی حاکم سلطانیہ کا تھا
اور وہ خیال ملک فہر س کا ہی اپنی دین کرتا تھا اس کے تبنہ کی واسطی کو چ کیا اور ہر سی
سارق عادل ہی سپاہ یکے دل لیکر مستند واسطی قتال کی ہوا شہر سلطانیہ کی نواح میں

بیان حوادث گوناگون کا اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

۲۹ نواح میں بڑی بیماری لڑی ہوئی اول سکت شیرازیوں کو ہوئی پھر بموجب فحوی اس
آیتہ کریمہ کے کہ وَمَا التَّحْرُوتُ إِلَّا مِنْ عَذَابِ اللَّهِ نئی فتح دینی خدا کی اختیار میں ہے شاہ شجاع
کو فتح نصیب ہوئی سارق عادل میدان سرحد کسی چوڑے دکھلا کر ہاگاکا قلعہ سلطانیہ میں جا کر
محصور ہوا آخر شش فیصلہ ہم نے صلح پر پایا سارق عادل نے دست بوسی شاہ شجاع کی
کے بعد ازان شجاع نے اپنی دارالسلطنت شیراز کا قصد کیا۔ اور ۱۲۸۵ ہجری میں سلطان احمد
بن سلطان اولیس نے خروج کر کے اپنی چوڑے پائی سلطان حسین کو قتل کیا اور شاہ
منصور قید سارق عادل سی جہٹ کر سلطان احمد سی جالا اور منظور نظر اسکا ہو گیا۔
اور اوایل ۱۲۸۵ ہجری میں شاہ شجاع پر دوسری دفعہ متوجہ سلطانیہ کا ہوا اور اپنی
بیٹے سلطان شبلی کو بسبب خیل خوری بعضی معصودوں کی پکڑ کر قلعہ اقلیدوس میں بھیجا
اور بعد تین روز کے نشہ شراب کی مستی میں حکم دیا کہ اویس لوکی کی آنکھوں میں سلائی نیل
کی کھچد و چاچد واسطی تعمیل اس حکم حکم کے امیر رمضان قلعہ مذکور کی طرف راہی ہوا جب
شاہ شجاع خواب مستی میں بیدار ہوا اسوقت بسبب درخواست خواجہ نور اللہ شاہ وزیر اپنی
کے اس حرکت بسبب باز آیا اور فوراً قاصد امیر رمضان کی پاس بھیجا کہ اسکو منع کر دیا
کہ بادشاہزادے کی آنکھیں نہ پھوڑنا مگر افسوس کہ قیل بھیجی ایچی کے قضا اپنا کار کر چکے
ہوئے تھے اسکی آنکھوں میں سلائی پھر چکے تھے تی سچ سے قول استاد سے قضا چون زگر دون
فروخت پر ۱۲۸۵ ہجری عاقلان کو رگتہ تذکرہ ۱۲۸۵ ہجری قضا شاہ شجاع نواحی سلطانیہ
میں پہنچا اسوقت سارق عادل نے یہ جالا کی کی کہ سلطان ابو یزید بن سلطان اولیس کو
جسکو اسنے بادشاہ بنا رکھا تھا بیچ میں ڈال کر خدمت میں حاضر ہوا اسی کی سبب سلطان احمد
سی وہ خلاف رکھا تھا بادشاہ شجاع نے دوسری دفعہ پیراد سے تقصیر بیان کر کے
لطیف در حسان ادن پر بہت کیا بار سے ایک ایچی ہی سلطان احمد کے پاس بھیجا کہ وہ ہاگاکا
میں صلح کرادے۔ پھر یہاں کسی شاہ شجاع آگے گیا وہاں جا کر شاہ منصور سی جارا

بیان حوادث گوناگون اور انتقال پانی شاہ شجاع کا

۳۳ نئی لغت رکھتا تھا صلح کر کے جانب شیراز کی مراجعت کی وہاں آکر ایسی خوشی اور نشاط میں مصروف ہوا کہ صبح اور شام دونوں وقت شراب خواری بہت کرنے لگا اسلئے کہ بیمار یان اوسکی بدن پرستولی ہو گئیں اور تمام قوی ضعیف ہو کر سست ہو گئی جب شاہ شجاع کو موت دکھلائی دی اور جانا کہ مرئی کا زمانہ نزدیک آیا اوس وقت اسباب تجہیز اور تکفین کا اپنے آپ اپنی زندگی میں مرتب کر دیا اور دوشخص حافظ قرآن بلا کر ہم حکم دیا کہ ہر روز ایک ایک قرآن ختم کر کے میری روح کو بخش کرنا اور تم ہمیشہ خواہ پایا کر دگی اونکی تنخواہ داری کی نگہ کر۔ پھر ملک کی تقسیم اس طرح پر کے کہ حکومت کرمان کی اپنے بھائی سلطان علاء الدین احمد کو بخشی اور منصب دی عہدی کا فرزند رشید سلطان زین العابدین کو دیا اور ایک خط نہایت اخلاص اور ارادت سے حضرت صاحب قرآن گیتیستان میر تقی میر کو لکھا کہ ان کو نہایت نصاحت اور بلاغت سے اپنی اولاد کی سفارش کی باب میں لکھا وہ خط بند کر کے امیر تیمور کے نواب کی پاس بھجوا دیا اور آپ شب کیشنبہ بمیسورین ماہ شعبان ۸۹۶ ھ ہجری میں خاریستان جہان فانی سے لگستان عالم جاودانی کے گلشن میں چاہنچا بی بی فوت ہوا سے برآستان فادل منہ کہ جاے دگر ۳۴ براے بہت تو برکشیدہ اند قصور ۳۵ شاہ شجاع کی عمر بوقت وفات پانے کی تیرہین برس کے تھی اوسنے ہمیں برس دو یعنی سلطنت کی۔ سب مورخین کا اتفاق اس بات پر ہے کہ شاہ شجاع صاف طبعیت صاحب فضیلت اور جامع مکارم اخلاق اور محاسن ادب کا اور متواضع اور سخی تمام سلاطین اسلام اور خواص انام سے گزرا ہی اوسنی زبردستی عمر میں کلام اللہ حفظ کر لیا تھا بعد فراغت حفظ قرآن مفردات نجات عرب کی حفظ کے پھر تحفیل فنون مشہورہ اور کتب کلاسیک فصائل لغتانی میں مشغول ہوا اور تہوڑے ہی زمانہ میں اپنی سب ہمدردی اور مصروفی سے زیادہ ہو گیا اور اسکے شوق لطافت پر مشہور ہیں بعضی اشعار اوسکے درجہ الصفا اور دامن الملوک میں لکھی ہوئے ہیں ہر حد کہ حکایات لطیفہ اور روایات عجیب اس بادشاہ

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

بادشاہ عالیجاہ کی بہت منقول میں لیکن سببہ چونکہ اختصار بہت منظور ہو اسلیٰ اوں حکایت کے لکھنی سہی منظور ہی والہذا عند الکرام مقبول

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین سرزند شاہ شجاع

دانش و لایح ہو کہ بعد انتقال شاہ شجاع والد مجاہدین کے سہمی مذکور مجاہد الدین وراثت ولایت فارس اور تخت و گنن کا ہوا اوسنے تخت پر جلوس فرما کر اکابر اور شرافتوں کو دانہ انعام اور احسان سہی صید کیا کہتی ہیں کہ اوایل ایام سلطنت سلطان زین العابدین مذکور کے میں شاہ نصرت الدین بھی بسبب استبداد مان اصفہان کے اوسے جانب گیا اور اصفہان سہی جانب شیراز کی ارادہ جانی کا کیا سلطان زین العابدین ابن شاہ شجاع بھی لشکر کشید و اسلیٰ استقبال مخالفین کی چلا اٹھا راہ میں سہی اوسکا چچا سلطان ابو یزید مہد ایک جماعت امداد کی بہاگ کر شاہ بھی سہی ملیگا دوسری جانب سہی بھی ایک فوج امداد اور شکریوں کی بہاگ کر زین العابدین کی خدمت میں آ حاضر ہوئی — نی پل پر جانبین کا مقابلہ ہوا بدون لڑائی اور غبار جنگ کے صورت مصالحہ کی ہو گئی اور دونوں بادشاہوں نے ملاقات بغلیگر ہو کر کی سلطان زین العابدین فی بسبب استبداد اور اتناں شاہ بھی کی حکومت ابرقوہ کی اپنی چچا بایزید کو دے بعد ازان دونوں فی مرصبت کی اور سلطان ابو یزید متوجہ ابرقوہ کے ہوا لیکن راہ میں پہلون مہد بنامی حاکم اوں دیار کا جو حکومت کرتا تھا اوسنے بایزید کو رستہ ندیا اور ہرگز اوسکو عبور نہ کرنی دیا ہر جہد کہ اوسنے نشان ادر پردانے سلطان زین العابدین کی دکھائی اوسنے زمانہ اسلیٰ بایزید چچا زین العابدین کا حیران اہ لاچار ہو کر عہدہ اصفہان کو مرصبت کر گیا ہذا رستہ محرمی میں سلطان زین العابدین نے اپنی مامون محمد الدین منظور کو عہدہ امیر الامرا

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا
 ۳۲۰ کا دیا اس عہدہ کی دینی سی میر غیاث الدین منصور شولی بہاگ کر اصفہان میں چلا آیا یہاں
 آکر اوسنی ایسی شیطنت اور حرص زدگی کے کہ باوجود صلح ہو جانے کی شاہ یحییٰ فی مراسم عہد
 دہقان کو طاق نسیان پر رکھ کر جانب شیراز کی پہر چڑھائی کی جب سلطان زین العابدین نے
 پہر خبر سنی فوراً جانب خلیفین کی کوچ کیا جتنا پہر اس طرف کو آتا تھا اوتنا ہی شاہ یحییٰ
 پیچھے کو ٹپتا تھا غرضیکہ اصفہان میں شاہ یحییٰ آکر محصور ہوا بعد تین چار روز کے باہر نکلا پہلوانوں
 ہر دو کشور اور بازاران دونوں لشکر کے لئے تیر و خنجر بہا تہہ ڈالا لڑائی تیر و خنجر کی رات
 تک ہوتی رہے جب پہر حال اسی طرح پر کئی روز رہا اس عرصہ میں بروقت ہوا پر غالب
 ہو گئی اور سردی بہت پڑنی لگی سلطان زین العابدین نے سبب اتھاس امرار و رسا
 جانب دار الملک شیراز کی مرحبت فرمائی مگر اسی سال میں حسن اتفاق سی یہ ہوا کہ ایک
 جماعت رعایا اصفہان کے جو سبب بخل اور کنجوسی اور خست شاہ یحییٰ کی تنگ ہو رہی تھے
 ادھونوں نے آوازہ عدالت و سخاوت سلطان زین العابدین کا شکر شاہ یحییٰ کی محل پر
 چڑھائی کی اور اوسکا احاطہ کر لیا شاہ یحییٰ نے آدمی بھیج کر اس جرأت اور تصور کا سبب
 دریافت کیا اون لوگوں نے یہ کہا کہ بادشاہ بموجب ہماری اتھاس اور عرض کی اس شہر میں
 تشریف لائے تھے کیونکہ ہم نے اونکو بادشاہ اصفہان کا بنایا تھا اب بھی ہمارا
 کہنا مانیں کہ اس شہر سی باہر نکل جائیں دالانہ ہم سب باشندہ اصفہان کی ہجرت کریں
 گے اور زبردستی سنی نکال دیں گی یہ بہتر ہے بموجب مثل سے ٹھنڈی ٹھنڈی چلی تو جل نکلی
 — دالانہ جو حال ہو گا وہ دیکھ ہی لیں گی نا چار شاہ یحییٰ نے اونکی اتھاس قبول کر لی
 جانب یزد کی کوچ کیا اس آدمی خبر باشندگان اصفہان نے شیراز میں بھیج کر سلطان
 زین العابدین کو طلب کیا فوراً سلطان مذکور اصفہان میں جا پہنچا وہاں جاکر امیر محمد الدین
 مظفر کو اوسجائی کا کام مقرر کیا اور آپ حازم سطر کا ہوا کیونکہ سلطان بازید اول
 دیار میں حکومت کرتا تھا لہذا سکونت سی خیال مملکت فارس کا تھا غرضیکہ وہاں پہنچا بازید

بیان بادشاہ ہونی سلطان مجاہد الدین زین العابدین کا

بایزید مذکور اول طرف کرستان کی ہیاگ گیا اور پھر ششہ ہجری میں اوسجای سی حدود ۳۳
 کرمان کو چلا گیا وہاں پہنچ کر شہر بابک میں نزول فرمایا سلطان عباد الدین احمد جو بادشاہ
 اوس ولایت کا تھا اوسے اپنی بیای مذکور کی ساتھ اچھا سلوک کیا خبر گیری اوسکی
 اوسکے لشکر کی خوب طرح پر کرتا رہا لیکن سلطان ابوزید کی لشکر نے شہر بابک میں
 ظلم اور تعدی بہت کرنی شروع کر دی تھی جب یہ خبر سلطان احمد فی سنی حکم دیا کہ میرا
 بیای بایزید حدود کرمان سی چلا جاوے اسلے سلطان بایزید متوجہ رودان کا ہوا
 وہاں سی پریزدین گیا وہاں جاکر شاہ بھیجی کی تابعدار دینیں منسلک ہوا۔ اسی سال میں
 حضرت صاحب قرآن امیر تیمور گورکان نے قصد تسخیر عراق اور آذربایجان کا کر کے
 ایک ایچی پاس سلطان زین العابدین کی بھیج کر پیغام دیا کہ تیرے باپ مرحوم نے
 آخوایام حیات میں ایک خط ہکو تیری سفارش میں لکھا تھا وہ ہمسی بہت مقام اخلاص
 اور دولت خواہی میں دم زنی کرتا تھا اسلے جگہ مناسب ہی کہ ہماری پاس آکر شامل
 نظر غایت اور عافیت کا ہو سلطان زین العابدین نے بسبب عدم مساعدت
 کے استعفا حضرت صاحب قرآن کی سمع رضا سی نہ سنی اور بسبب خیال محال اور ایشہ
 بغاوت و هلال کے ایچی کو توقف کر نیکا حکم دیا اسلے صاحب قرآن امیر تیمور گورکان
 درمیان ششہ ہجری میں اورتق کو شہر رے میں چھوڑ کر راہ جربادقان سی اصفہان میں
 آیا جمیع اکابر و اشراف ان دیار نے برسم استقبال کی جلدی کی ادھوں نے امن پائے
 اور امیر محمد سلطان شاہ فی سہ ایک امیک وسطی تحصیل خراج کی محصلون کو رعایا پر
 مقرر کر کے تحصیل زرین بہت جلدی کی اسلے اصفہانیوں نے بیلاقت ہو کر بہت تحصیل اور
 قتل کیا اور سب رعایا مخالف ہو گئی۔ اور حضرت صاحب قرآن دروازہ تو قچی کے
 باہر آ پڑا اوس شب میں تمام رات ٹڑی ہوتی رہی صبح کو شاہ تیمور نے اصفہان فتح
 کیا اوس روز مجبور جب حکم امیر تیمور کے شتر ہزار آدمی مارے گئی بعد ازاں امیر تیمور نے

بعد مرحبت امیر تیمور کی شاہ منصور نی جو کیا وہ یہہ ہی

۴۴ قصہ شیراز کا کیا سلطان زین العابدین سررشتہ وقار دیکھن کا ہاتھ سسی دیکر تشر کی جانب کوچ کیا اوس ولایت میں اوسکے چچا کا بیٹا منصور حکومت کرتا تھا وہ نہایت بے بردی سسی پیش آیا کیونکہ اوسنی سلطان نہ کور کو کیکر قلعہ سلاسل میں قید کیا جب صاحبقران نے بی روک ٹوک خاطر جمع سسی شیراز میں جا کر نرذل اجلال فرمایا اوسوقت سلطان علاؤ الدین احمد کران سسی — اور شاہ نصرت الدین بزد سسی اور سوار انکی اور بادشاہ زادے خاندان مظفری کی درگاہ عالم پناہ امیر تیمور گورکان کی میں حاضر ہوئی ادون پر انواع و اقسام کے لطف و کرم و احسان شاہ تیمور نے کئی اسی آثار میں جانب ماوراء النہر سسی خبر پہنچی کہ تو قمش خان نے بناد ت اختیار کر کی کر دے اور عینیانی پسند کی لاچار حضرت صاحب قران نی غم و مرحبت کا کر کی حکومت شیراز کی شاہ یحیی کو اور سرداری کران کے سلطان احمد کو اور ریاست سر جان کی سلطان ابوالسحاق بن سلطان قطب الدین اویس بن شاہ شجاع کو تقسیم کی اور آپ دہان سسی مرحبت فرمائے

بعد مرحبت امیر تیمور کی شاہ منصور بن شاہ مظفر نی جو وہ یہہ ہی

کہ جب خبر رساودت و مرحبت امیر تیمور کی شاہ منصور بن شاہ شرف الدین مظفر کو ہوئی در بیان شہ سجری کی سپاہ کثیر اپنی ہمراہ لیکر شیراز پر چڑھائی کی شاہ یحیی حاکم اوس شہر کے نی جو تیمور کی جانب سسی نہا سبب عدم شجاعت اور نہ طاقت رکھنی لڑائی کی شہر نہ کور کو اپنی چوٹی پہائی کو دیکر آپ جانب بزدکی چلا گیا اسلئے شاہ منصور بزد شاہ یحیی نہ کور نے عین نشاط و سرور میں تنگناہ سلیمانی پر جلوس فرما کر رعایا سسی عدہ کیا کہ میں تیر سبت عدل و انصاف کروں گا حضرت خواجہ حافظ رحمت اللہ نے جسکا دیوان نام دیوان حافظ مشہور ہی شاہ منصور کی آئی کی تہنیت اور مبارکباد دی

بیان کنہنجی سلائی سلطان زین العابدین کی اکہونین

۳۵ مین ایک غزل کہی جسکا مطلع یہ ہے ۔ بیا کہ نوبت منصور بادشاہ رسید + نویت فتح
 بشارت بہر دماہ رسید + جب اس حال پر کئی مہینے گزر چکی اور وقت سلطان زین
 العابدین ہی بسبب سونت می فطین اور سپاہیوں قید خانہ کی حبس سی خلاص ہو کر
 اصفہان میں آیا پھر اسکی سلطنت کو رونق اور رواج ہو گیا شاہ منصور نے جب یہ
 حال سنا بہت سپاہ لیکر اصفہان پر لشکر کشی کی اور شہر کا محاصرہ کر لیا مگر بی نیل مراد
 اور بدو ن فتح میسر ہوئی کے مراجعت فرمائی ۔ مطلع سعدین مین لکھا ہے کہ جب شاہ
 یحییٰ ۔ شاہ منصور سی ڈر کر ہلاک گیا پہلی وہ ابرقہ مین گیا دوان جا کر اسکو لوٹ
 نیردین گیا مٹان سی بارادہ تسخیر کران کو روانہ ہوا سلطان احمد نے مقابل پر آکر لڑائی
 کے اسے شاہ یحییٰ مٹان سی مغلوب ہو کر پیرزد کو مراجعت کر آیا ۔ اور درمیان ۹۷
 ہجری کے سلطان زین العابدین نے اپنی چچا سلطان احمد سی ملکہ قصد چورمانی شیراز
 کا کیا پہلی شاہ منصوران دہ نوئی تھا بل پر آبا موضع چوک پر لڑائی ہوئی اور سی دکوشش کی شاہ منصورنی فتح پائی
 سلطان زین العابدین اصفہان کو اور عماد الدین احمد کرنا کو چلی گئی ۔ مگر شاہ منصورنی سلطان زین العابدین کا تہمید
 کیا وہ بادشاہ بی سرد سامان جانب ری کی ہلاک گیا اوس ولایت مین کسی جو کار
 جو براہیوان اور خداتہا حکومت کرتا تھا اسنے سلطان زین العابدین کو پکڑ کر شاہ منصور
 کے حوالہ کر دیا

سلائی کنہنجی سلطان زین العابدین کی اکہونین

اورس بادشاہ منصور نے جو ماقبت اندیش تھا درمیان ۹۲ ہجری کے اوس شاہزادہ
 عالیقدر یعنی سلطان زین العابدین ابن شاہ شجاع کے اکہونین سلائی کنہنج دی ۔
 اور اسی سال مین لشکر کشی نیردپر کر کی اور شہر کو تاراج کیا آخر کو تہو وسط اور وسیلہ
 بعض اوتہا بر اپنی کی شاہ یحییٰ سی ایک گونہ صلح کر کے مانند بلائی ناگہانی کے طرف کران کے

سلاوی کنچی سلطان زین العابدین کی آنکھوں میں

۲۶ گیس اوس نواح میں جا کر اوس سیرج پر لوٹا کہ ہوتا رہا آخر کو جانب شیراز کی مراجعت کی
 یہ اسی سال میں درمیان ماہ شوال کی سلطان ابو یزید بن محمد بن مظفر کرمان میں فوت ہوا
 یہ شعر اوس کی طبع زاد ہائی سے از واقعہ تراخبر خواہم کردہ کہ از ابد و حرف مختصر خواہم کرد
 بعد ان واقعات کی شاہ منصور نے پہر ایک دفعہ جانب یزد کے لشکر کشی کی چنانچہ وہاں
 جا کر اوس ولایت کو لوٹ کر تاراج کر کے پہر شیراز کو آیا ۹۵۰ ہجری میں حضرت صاحبزادہ
 امیر تیمور گورکان نے قصد کشورستانی کا کر کے جانب عراق اور فارس کی کوچ فرمایا
 اولاً آتی ہے شاہ منصور کے استیصال کا قصد کیا چنانچہ بدستخ کرنے فلوہ سفید کے
 جانب دار الملک شیراز کی حرکت کی شاہ منصور بھی چار ہزار سوار لڑاکا لیکر امیر تیمور کے
 مقابلہ پر آیا بروز جمعہ چار دسویں جاد الاول سنہ مذکور کو مقابلہ جانیں کا ہوا شاہ منصور
 مانند شیر بر کی بخوف و بیباک ہو کر میدان میں یہ دو شعر پڑھتا ہوا آیا سے براہم لگ کر
 فسرازی کنم بہ شمشیر با شیر بازی کنم بہ من امروز کاری کنم بگمان بہ کبریا مداران
 سراپد جهان بہ اوس روز شاہ منصور نے اس قدر شجاعت اور جواور دی کو کار
 فرمایا کہ جو اوس کے تعریف میں کہا درست ہی کتاب مطلع سعدین میں لکھا ہی کہ شاہ
 منصور اوس روز دود دفعہ حضرت صاحب قرآن کی نزدیک جا جا کر بیجا بلکہ ایک دفعہ
 شاہ منصور کے تلوار امیر تیمور کے خود تک جا لگی مگر سچ ہے جسکو عاقبت فی سحانہ
 و تناسلے کی ہوتی ہے اوسکو کوں حضرت بیجا سکتا ہے کچھ گزند نہ پہنچا اور امیر تیمور بیجا
 سچ ہے سے اگر تیغ عالم بجنبد زجائی بہ نبرد رگی تا خواہ خدا ہی بہ المختصر
 شاہ منصور مقہور ہوا کیونکہ انثار کرد و زمین گہوڑے پر سی گر پڑا کرتے ہی اوسکی ایک
 لشکر کی نی جرقشون شاہ رخ سلطان سی تھا پیادہ ہو کر شاہ منصور کو قتل کیا امیر
 علاء الدین نے واقعہ شاہ منصور میں یہ شعر کہے ہیں سے شہر یار عصر منصور انکہ او
 بہ در زمین ملک تخم دار کشت بہ ملک بہشت از دلد دنیا چون برفت بہ لاجرم تاریخ

بیان خاندان سربدارون کا

تاریخ اوشد ملک ہشت ۶۰ جب شاہ منصور پر یہ معاملہ گذرا باقی اولاد محمد مظفر کی مثل سلطان ۳۷
 محمد الدین احمد اور سلطان مہدی بن شاہ شجاع کے بہاگ بہاگ کر شاہ تیمور کی لشکر میں
 آکر ملازمین میں بہرتی ہو گئی اور حضرت صاحبقران نے یہی واسطی مصلحت انتظام مملکت کے
 اوس ساری خاندان کو متعید کیا کوئی شخص اس خاندان سے باقی نہ چھوڑا — اور خط فارس
 کو امیر زادہ عمر شیخ بہادر کو مرہمت فرمایا — اور بہادر کو برلاس کو جو بیجا امر حا کو کا تھا
 واسطی ضبط اور انتظام کران کی روانہ کیا — اور نوکر تو چین کو واسطی انتظام یزد کے
 مامور کیا — اور ابرقوہ کے سرداری و الم قورچی کو مرہمت ہوئی — اور شاہ شجاع
 کی دونو بیٹوں نبی سلطان شہلی — اور سلطان زین العابدین کو جو کہ دونوں ہی تھے
 جانب اور انہما کے روانہ کر دی اور دسویں تاریخ رجب ۹۵۰ ہجری کو تمام اولاد مظفر
 کی کہ دسویں کو جتنی چوٹی اور بڑی تھی سب کو قتل کیا اور آپ دوسری ولایت کی تسخیر
 کر نیکا عازم ہوا ہے بعیرت نظر کن بال مظفر ۶ شہبانی کہ کوئی از سلاطین ابو زید
 کہ در ہفصد و خمس و تسعین ز ہجرت ۶ و ہم شب زماہ رجب چون غنودند ۶ چو غنایان
 در زمانہا پرستند ۶ چو ترہ بانگ زماہ لے درودند ۶

بیان خاندان سربدارون کا اور والی ہونا اولنگا ولایت سبر وارین

و واضح ہو کہ تاریخ سربدارون میں لکھا ہے کہ باشتن ایک گانہ جو مضافات بمقین
 واقع ہے اوس گانہ میں ایک خواجه رہتا تھا اور اس کو شہاب الدین فضل اللہ کہتے تھے
 اوس خواجه کے پانچ بیٹے تھے — امیر امین الدین — اور امیر عبدالرزاق — اور امیر
 وجیہ الدین مسعود — اور امیر نصر اللہ — اور امیر شمس الدین — ان پانچوں کو نوین
 سہی امیر امین الدین — اور امیر عبدالرزاق بسبب پہلوانی اور شجاعت اور طاقت
 پہنی کی منظور نظر تر بہت سلطان ابوسعید خان خدا بندہ کی تھے جب تملک سلطان مذکور

بیان خاندان سربداروں کا

۳۸ زندہ رہا یہ دونوں اوسکی خدمت میں قایم رہی بعد وفات سلطان مذکور کی امیر عبدالرزاق نے ہاشمتی گانوں میں آکر دیکھا کہ ہشتہ و فساد برپا ہو رہا ہے کیفیت اور حال اس فساد کا یہ ہے کہ اون ایام میں ایک ایچی ہاشمتی میں آیا تھا اوسنی دمان آکر حسن حمزہ — اور حسین حمزہ کی جو کہ اسپین دونوں ہی تھے یہ کہا کہ شراب پینی کو اور ایک رنڈی رات کو جماع کرنی کو میرے واسطی بھجو ادھوں نے رنڈی کی دینے میں انکار کیا تھا ایچی نے اونکا عذر کچھ نہ سنا چاہتا تھا کہ اون کے جو رنڈی پر دست درازی کرے اون دونوں بھائیوں مذکورہ بالا نے متواریں کنج کر یہ کہا کہ ما سربداریم دھل این رسوائی مذاریم یعنی ہم سربداروں دین گئی اس رسوائی کی برداشت نہ کریں گے چنانچہ اوس ایچی کو قتل کیا — خواجه علاء الدین محمد نے کہ جو اون ایام میں وزیر خراسان کا تھا اور فرولا گانوں میں مقیم ہو رہا تھا فوراً حسین — اور حسن مذکورین کی طلب کی ادھوں نے دمان کی جانے میں لیت دلیل کی اسی اشارہ میں عبدالرزاق مذکور جبکا حال اوپر بیان ہوا اوس گانوں میں اپنی جب اوسنی حقیقت واقعہ پر اطلاع پائی اوس گانوں کے رہنماوں کو اپنی طرف متفق کر کے اون پادوں کو جو حسن حمزہ اور حسین حمزہ کو پکڑنے آئے تہی مار جوتی نکلوا دئے جب یہ حال خواجه علاء الدین محمد نے دیکھا پچاس آدمی سی زیادہ پہر اوس گانوں پر بھیجی امیر عبدالرزاق نے اونکی بھی اپنی طرح برگت کی جب اون کو بھی شکست دی اوسوقت عبدالرزاق نے تمام ہشتہ گان ہاشمتی کو جمع کر کے یہ کہا کہ ہشتہ اور فساد کچھ نہیں ہو رہا ہے سنو اگر ہم اب سکو ایک آدھل تصور کر لیں گی تو فوراً مقول ہو جاوین گی مردی کر کے اور شجاعت ہلا کر مرناسی ہنر ہی کہ نامردی سی مقول ہوں اور اپنی سردار پر لٹکی ہوئے دیکھیں اس واسطی ایک گروہ کا لقب سربداران رکھا گیا یہ درجہ تسمیہ اس گروہ کی تھی — القصہ تھوڑی ہی عرصہ میں سربداروں نے بہت ترقی پیدا کی چنانچہ سردار خواجه علاء الدین محمد کو جو جانب استرآباد کی جاتا تھا پکڑ کر تیغ ستم سی قتل کر کے جانب سندھ کی گئے اور بدون رنج و مشقت

بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا

مشقت کی ادس دلائی پرستولی ہو گئی اور ^{۳۸} دہلی کی امیر عبدالرزاق فی خواجہ علاء الدین محمد ^{۳۹} کی بی بی سہی اپنی نسبت شادی کی چاہی وہ لڑکی چونکہ بیہ جانسی تھی کہ عوض عبدالرزاق کی اس نکاح سہی بیہ ہی کہ میرے فرزند سی اختلاط کرے اسلی وہ راضی نہ ہوئی راتوں راتیں بندہ شہر ہسی باہر نکل کر جانب نیشاپور کی چلی گئی امیر عبدالرزاق فی اپنی بہائی امیر وجیہ الدین مسعود کو اس کے تعاقب میں اس واسطی روانہ کیا کہ اس لڑکی کو لوٹا کر لی تو سے چنانچہ امیر وجیہ الدین نے اس کو جا بکڑا چاہتا تھا کہ اس کو ستورہ کو لے آؤی اس نے فریاد دزاری اور رونا پٹنا شروع کیا اور اس کو قسم دی کہ تو مجھ کو مت چھوڑاؤں چلا جا امیر وجیہ الدین کو اس کے حال پر رحم آیا اس کے اس کو چھوڑ کر تنہا چلا آیا جب امیر عبدالرزاق کی پاس آیا اور سنے کہا کہ میری اس کی ملاقات ہی نہیں ہوئی معلوم نہیں کونسی راہ کو چلے گی میں دھڑ دیکھ آیا عبدالرزاق نے اس کو لگایا دین اور بد زبانی بہائی سہی کی اسے امیر وجیہ الدین مسعود نے غصہ میں آکر ایک چہری اس کے پیٹ میں مار کر قتل کیا ^{۳۸} ہجری میں امیر عبدالرزاق

مقتول ہوا بادشاہ ہونا امیر وجیہ الدین مسعود کا سردار و پیر اور اس کا حال

امیر وجیہ الدین مسعود بعد قتل کرنی اپنی بہائی کی سرداروں کے گردہ کا حاکم ہو کر جانب نیشاپور کے کوچ کیا وہاں جا کر ارغون شاہ حلی فرمانی کو جو کہ ادوں ایام میں وہاں کا حاکم تھا شکست دیکر ہلکا دیا آپ اس کی جائے پر مقیم ہوا اور سبب انوار نے بعضی فقہاء کے جو کہ دشمن شیخ حسن جوری کی جہی سہی مذکور کو جو کہ سلاک مریدوں اور خلیفوں شیخ حلیف کے بن مسلمان تھا اور خلق اللہ اس کی معتقد اور مرید تھے پھر کہ قلعہ طاق میں قید کیا بعد ازاں سپاہ بہت بلکہ جانب نیشاپور کی توجہ کی نیشاپور فتح کر کے سنبردار کو لگیا اور امیر ارغون شاہ نے اپنی فرزند کو طوس میں چھوڑ کر ملازمت طغیا تیمور خان کی میں در میان ہتر آباد کی حاضر ہوا۔ اثنائے اس واقعہ میں شیخ حسن جوری سبب سہی ایک جامع میدان خاص اپنی کے یا سبب توجہ امیر وجیہ الدین

بیان حکومت محمد تیمور کا

۴۱۔ سعود حسب اختلاف دو قولوں کی قید سی خلاص ہوا سب دربارین اگر اوترا اور وسطی استحکام
 بنیاد دولت اور سلطنت اپنی کی شیخ حسن کا مرید ہو گیا اور اس کو امیر بادشاہت میں اپنی ساتھ
 متفق کر لیا چنانچہ ایک یہ بھی سبب اس کے پاس بہت لوگوں کی جمع ہو جانی کا ہوا اور ۳۳
 ہجری میں طنا تیمور خان نے مازندران سی اپنی بہائی امیر شیخ علی کا دن کو بہت سپاہ دیکر سردار
 کے ٹرنی کی واسطی پہنچا۔ اس جانب سی شیخ حسن اور امیر وجیہ الدین سعود بہت لشکر لکھ کر
 سی ٹرنی گئی جب فریقین کا مقابلہ ہوا شیخ علی کا دن کا اتہا اس سرکرہ میں کٹ گیا فوراً تمام
 لشکر ہاگ نکلا لشکر کے ہاگتی ہی سردار دن فی بہت مال اور لکھنوا چنانچہ بھگوتوں کا مال
 و متاع و مال نعمت لیکر سب دربارین آئے۔ اور اسی سال میں دیر میں ۳۳ ہجری کی شیخ
 حسن ہجری اور امیر وجیہ الدین سعود فی خیال شجرہ سلطنت ہرات کا کرکی کوچ کیا انار راہ میں
 شیخ نے امیر مذکور سی کہا کہ اگر میں ملک حسین کی لڑائی میں مارا جاؤں تو تو جانب سب دربار کی حمایت
 کر جانا چنانچہ حسب اتفاق شیخ حسن اس سرکرہ میں شہید ہوا وجیہ الدین امیر نے عافیت و صحت
 شیخ کے سب دربار کو رحمت کی بعد چند روز کی محمد تیمور کو جو اس کے باپ کی غلاموں سی تھا اپنی
 نیا بہت دیکر خود جانب استدار کی گیا جب درمیان جنگل کے پہنچا رہاں کے آدمی سردار کو سپر
 ملا لائے ایک لڑی راہ میں ہوئی تک اتفاق سی سردار دن فی شکست کہلای وجیہ الدین سعود
 ۳۳ گشتہ گرفتار ہوا حاکم استدار نے سبب سی خواجہ غلام الدین محمد کے بچی کے اس کو قتل کیا امیر
 وجیہ الدین ۳۳ ہجری میں مقول ہوا اس نے سلطنت بوجہ ایک روایت کی سات برس تک کے

بیان حکومت محمد تیمور کا

جب امیر وجیہ الدین کی مقول ہوئی کی خبر محمد تیمور کو پہنچی فوراً بطور استقلال سردار دن کا حاکم محمد
 ہوا اس نے دو برس سلطنت کی بعد دو برس کی سبب سی خواجہ شمس الدین علی کی جو کہ طایفہ سردار دن
 میں ایک بڑا سردار تھا محمد تیمور درمیان ۳۵ ہجری کے مقول ہوا اس کی جانی کلہو سفید یا حاکم

خواجہ شمس الدین کی حکومت کا بیان

۴۱

اسفندیار حاکم ہوا بیان حکومت کلو اسفندیار کا

کلو اسفندیار جب بسند ریاست پر بجای محمد تیمور کی بیٹیا اوسنے بکر اور نخوت اپنا پیشہ مقرر کر کے تمام طایفہ سربرادرون کو اپنا دشمن بنالیا اور بہت آدمیوں کو اوسنی کی سبب قتل کیا اسلئے سربرادرون فی اوسنی متفرق ہو کر اوسکو ہی قتل کیا اور بیگم شمس الدین فضل اللہ کو جو کہ امیر وجہ الدین کو جو کہ سود کا بھائی تھا حاکم بنایا اوسنی دوبرس سلطنت کی

بیان حکومت امیر شمس الدین فضل اللہ کا

جب امیر شمس الدین فضل اللہ بسند ریاست پر متمکن ہوا اوسنے عشر و عشرت کرنی اور عیاشی اپنا ہنر مقرر کیا اسلئے بعد سات مہینی کی اوسکو بھی طوعاً و کرہاً مسند سی اٹھا کر خواجہ شمس الدین علی کو ریاست سپرد کی

خواجہ شمس الدین علی کی حکومت کا بیان

پیشہ شخص جاعت اور ذہانت اور عقلندی سی نصف تھا اوسنی بہت اچھی طرح رعایا کا بندوبست کیا اور یہاں تک انتظام زمانا کاری کا کیا کہ ایک فوج پانسو عورت فاحشہ یعنی پانسو کسبون کو کسی مین زندہ ڈلو کر اوپر سی بند کر دیا اور ہنگ نوشی اور شراب خوردی کی قلم اپنی سلطنت سی موقوف کر دای اور رات کو تنہا پاسبانی خلق کی کرتا کو چو گردی تمام شب ایلا کرتا پرتا اخبار ہر ایک طرح کی اوسکے پاس پہنچی اور مخزون کی خبر بہت جلد سنتا بعد تحقیق کے انصاف کرتا کہتی مین کہ خواجہ شمس الدین علی مذکور کا ایک ملازم موسوم حیدر قصاب تھا اوسی عہدہ تمغا کا متعلق تھا جب اوسکا حساب پیش ہوا ایک روپہ اوسکے ذمہ پر بیٹ لال کا نکلا خواجہ مذکور نے مصلحت سرکاری کو اس پر متین کر کے حکم دیا کہ جو کچھ اوسکے پاس ہو جلد

بیان حکومت خواجہ یحییٰ کرادی کا

۴۲ یسواقصہ حبیدر قصاب کی پاس کچہ باقی نرما اور محصلون نے تشدد اور سپر بہت کیا اور قوت بموجب استعصاب خواجہ یحییٰ کرادی کی فرصت غنیمت جانکر بوقت نماز شام کی بطور داد و خواروں کے خواجہ شمس الدین علی کی خدمت میں دوڑ کر آیا آتے ہی ایک خجڑاد کے سینہ پر مارا وہ فوت ہوا یہ واقعہ درمیان ادایل ۷۵۳ ہجری کی ہوا خواجہ شمس الدین علی نے چار سال نو مہینی سلطنت کی

بیان حکومت خواجہ یحییٰ بن خواجہ احمد کرادے کا

خواجہ یحییٰ مذکور بعد متغول ہوئی خواجہ شمس الدین علی کی باتفاق جمیع سرداروں کی مسند زمان وہی پر بیٹھا اوسنی تقویت شریعت اور تربیت علماء اور اصحاب فضیلت کی پرورش پر کمر سی کی باندہ کفر و خب اہتمام کیا — مطلع سدیدین میں لکھا ہے کہ جب حکومت سرمد اردن کی خواجہ یحییٰ کرادی کو پہنچی طغیتور خان بادشاہ تاتار نے راجی بھیجا اوسکو اپنی لشکر میں طلب کیا پہلے خواجہ مذکور نے اس آئاس کو قبول کیا آخر الامر تین سو سوار مرد بہادر اپنی ہمراہ لیکر لشکر خان مذکور میں گیا — بعد ازاں پہنچی کے ہمراہ حافظ شتانی اور تین چار پہلو امان قوم سردار کے ہتیار باندہ کر بادشاہ مذکور کے بارگاہ میں گیا اوسوقت سوا خواجہ غیاث الدین بجا ادا دی — اور ایک دو طالب علموں کے پاس طغیتور خان کے کور کوئی نہ تھا خواجہ یحییٰ نے گفت دگو بادشاہ سسی شروع کی ناگاہ اسی اشار میں حافظ شتانی نے ایک تیر کمان کینچ کر بادشاہ کے ماہتی پر ایسا تیر مارا کہ دو سار ہو گیا بادشاہ گر پڑا خواجہ یحییٰ نے سراد سکا تین سسی جدا کر ڈالا یہ حال گذرتے ہی لشکر میں رز و محشر پر پا ہو گیا اور مضمون اس آیت کا یوم یغیر المرء من اخیه وامه وابیہ خطا ہر ہوا — ترجمہ آیت کا یہ ہے کہ اوسدن نبی قیامت کی نذر کوئی کیسکا نہ ہوگا مرد اپنی بہا سسی اور مان سسی اور باپ سسی بہا لگے گا اپنی جان کی اوسکو بڑ جا یگی نفسی سسی ہر ایک شخص بکچاری گا

بیان حکومت حیدر قصاب کا

پجاری گا۔ یہی حال غلام تیمور خان کی لشکر میں برپا ہوا کہ تمام لشکر تتر بتر ہو گیا اور ۳۴
سربداروں نے مغلوں کا سب مال لوٹ لیا بیت مال غنیمت لیکر خراسان میں آئی۔
روضہ الصفا میں لکھا ہے کہ غلام تیمور خان چوتھی روز بعد پہنچی سربداروں کی مقتول ہوا
یہ تقدیر جب خواجہ بیگی کی سلطنت کو چار سال اور آٹھ مہینے گزر چکی اور ملک اس کی
عمور و آبادان ہو گئی اس وقت اس کی سالی یعنی اس کی زوجہ کے بہائی علار الدین نے
فرصت پا کر خنجر اس کی پیلو میں ایسا مارا کہ کام تمام ہو گیا۔ مگر خواجہ بیگی نے زخم ٹھاکر
اس کو بھی زندہ بچھوڑا اس نے زخم کی گرمی میں علار الدین کی بھی ایک خنجر ایسا مارا
کہ اپنی ساتھ اس کو بھی دار البقا کو لگیا دو نو ایک ساعت میں مقتول ہو کر مر گئے وہ دیر
۵۸۹ ہجری کے مقتول ہوا تھا

بیان حکومت ظہیر الدین کرادے کا

دانش ہو کہ ظہیر الدین کرادی سب سہی حیدر قصاب کی بعد مقتول ہونی خواجہ بیگی کو
کے والی ریاست سربداروں کا ہوا لیکن یہ شخص چونکہ اکثر اوقات ہندو سب اور عیاشی
میں مشغول رہتا تھا اور نبد و بست ملک کا اچھی طرح پر نہ کرتا تھا اس لئے حیدر قصاب نے
بعد چالیس روز کی درمیان ۵۸۹ ہجری کی اس کو مسند پر سی اور ٹھاکر آپ سلطنت کرنی
شروع کی اور خود مسند پر بیٹھ گیا

بیان حکومت حیدر پیلو ان قصاب کا

نبد و بست کرنی حیدر قصاب کی جب اس نے خوب طرح پر رعایا کا انتظام کر لیا درمیان
۱۰ ربیع الاخر کی ۵۹۰ ہجری کی بعد چار مہینے کے مسی قتل تو فائے جو کہ غلام پیلو ان
سن دامنائی کا تھا حیدر قصاب کو قتل کیا

پہلوان حسن و امنانی کا حاکم ہونا

۴۷۷ امیر لطف اللہ بن امیر وجیہ الدین مسعود کی حکومت کا بیان

درمیان ۶۲۰ ہجری میں کہ امیر لطف اللہ جو قوم سرمد اردن مرزا لطف اللہ کہا کرتے تھے بسبب اہتمام اور سعی پہلوان حسن و امنانی کی جو کہ اتنا تک اوسکا تھا بعد مقتول ہوئی حیدر قصاب کے حاکم سرمد اردن کا ہوا جب ایک سال تین مہینے اوس کے سلطنت کو گزر چکے درمیان اوس کے اور پہلوان حسن و امنانی مذکور کے برسر اکھاڑہ کچھ بخش ہو گئی پہلوان مذکور فی اللہ کو پکڑ کر قلعہ سنجر دان میں جیوا کر حکم اوس کے قتل کر ڈالنی کا دیدیا اوسنی ایک برس میں مہینے سلطنت کی ۶۲۰ ہجری کے درمیان مقتول ہوا

پہلوان حسن و امنانی کا حاکم ہونا

درمیان ۶۲۰ ہجری کی پہلوان حسن مذکور فی مسند سرداری سرمد اردن پر جلوس فرمایا اوس کے ایام حکومت میں ایک شخص مریدان شیخ حسن جوری درویش سی ایک شخص درویش عزیز نام مشہد مقدس علی رضی بن ظاہر ہوا تھا اوسنی مشہد مقدس میں نماز دروزہ اور نبدگی اور طاعات اسی ظاہر کہیں ک خلق کثیر اوس کے پاس جمع ہو گئی اور لوگوں کو بڑا عقیدہ اوسکا ہو گیا جب اوسنی دیکھا کہ میرے چلی چانتی بہت جمع ہو چکی ہیں دفعتہ خود ج کر کے قلعہ طوس اپنی قبضہ میں لایا حسن و امنانی نے یہ حال سنکر اوس جانب لشکر کشی کے آخرش اوس درویش کو قید کیا اور چند گونہ ابریشیم کی اوسکو دیکر کہا کہ خراسان سی نکلیا درویش مذکور عراق میں سرگرد میان اصفہان کی ساکن ہوا — یہ بات ثابت ہوئی ہے کہ آخرا یام دولت پہلوان حسن و امنانی کے میں خواجہ علی موید نے درمیان میں خود ج کر کے واسطی طلب درویش مسی عزیز مذکور کی چند آدمی اصفہان میں بھیج دیہ درویش بواغضول درمنان میں گیا اوس کے آنی کے سبب خواجہ علی موید کے پاس

بیان حکومت خواجہ علی موید کا

پاس بہت لوگ جمع ہو گئی تھی۔ اسی اتنا میں پہنچا کہ ایک جماعت ۴۵ قلعہ سنان میں پہلوان حسن دامنائی سسی خاں لٹ ہو گئی ہے وہ سب سردار کو خالی چوڑ کر اڈن لٹین کی تینہ اور محاصرہ میں مشغول ہو رہا ہے پہنچ کر سنکر درد لیش مذکور اور خواجہ علی موید سب سردار پر چڑھ گئی جاتے ہی بی محنت و مشقت اپنا عمل و دخل سب سردار میں کر لیا۔ پہلوان حسن چونکہ طاقت مقابلہ کے اونی نہ رکھتا تھا اسلئے وہ پہنچ کر سنکر باہر خیال کہ درد لیش غریزہ کی مریدوں میں اور خواجہ علی موید کے نوکر و زمین منسلک ہو جانب سب سردار کی آیا لیکن خواجہ علی موید نے خفیہ کتب و بات پہلوان مذکور کی شکریوں کے پاس اسمفون کے پیچھے ہی تھی کہ اڈن حسن دامنائی کو قتل کرین جب اس جانب کو آدین سبب اسکی کہ اڈن لوگوں کی اہل و عیال سب سردار میں تھی اڈن کو یہ خیال ہوا کہ اگر ہم خواجہ علی موید کا کہنا نہ مانیں گی وہ ہماری عیال و اطفال کو تباہ کر ڈالی گا اسلئے پہلوان حسن دامنائی کا سر اڈنوں نے کاٹ ڈالا اس پہلوان نے چار برس اور چار مہینے سلطنت کی درمیان ۶۶ ہجری کے مقتول ہوا

بیان حکومت خواجہ علی موید کا

بعد ماری جانی پہلوان حسن کی بطور استقلال خواجہ علی موید سندھ و اسی حکومت سب سردار کا ہوا جب نو مہینی اوسکی سلطنت کو گذر چکے ایک لشکر و اسطی مقابلہ ملک حسن کرت کی نامزد کر کی اوس اوس درد لیش غریزہ نامی کو اوسکا سپہ سالار بنایا کر و اسطی لڑائی کی روانہ کیا جب وہ درد لیش نیشا پور میں پہنچ گیا اوسوقت خواجہ علی موید نے اپنا عقیدہ اوسی برگشتہ کر کی سپاہ کے سرداروں کو نامہ لکھا کہ درد لیش سسی غریزہ کو تنہا چوڑ کر تم مہر حبت کر کے چلی آؤں گے اڈن کو یہ امر بہت پسند آیا کہونکہ وہ لڑنے سسی نہجے درد لیش مذکور کو اکیلا چوڑ کر سب سردار کو مہر حبت کر آئے درد لیش نے اپنی مریدوں کی فوج لیکر عراق کی جانب قصد کیا خواجہ مذکور نے ایک اور فوج اڈن پر متین کر کے اوس فوج مریدوں کو مدد انکے پیر کے قتل کر دیا

بیان سلطنت غوریوں کا

۴۶ اور درمیان ۸۸۵ ہجری میں ملک غیاث الدین پر علی کی نیشاپور کو جو تخت تصرف خواجہ علی موید کی تھا اپنی قبضہ میں لاکر اوس شہر کی امارت سکندر سنہی کو سپرد کردی — اور درمیان ۸۸۵ ہجری کی درویش رکن الدین نے جو کہ درویش غیز اور شیخ حسن جوڑی کی موید دین سہی تھا شاہ شجاع سہی مد طلب کر کے بہت لشکر فارسی کا لیکر خراسان پر چڑھائی کی امیر اسکندر سنہی یہی اوسکا مرید ہو گیا تھا وہ نو متفق ہو کر متوجہ جانب سنبردار کی ہوئے خواجہ علی نے جب دیکھا کہ مجھیں طاقت اور فنی مقابلہ کرنی کی نہیں ہے اسلئے وہ جانب مازندران کے ہیاگ گیا درویش رکن الدین نے آتی ہی سنبردار فتح کی خطبہ اور سکند اپنی نام کا جاریے کر دیا — اور درمیان ۸۸۵ ہجری کی امیر علی نے جو کہ حاکم مازندران کا تھا بحیث خواجہ علی موید کے لشکر کشی سنبردار پر کی یہاں آکر درویش رکن الدین کو ہانسی بھگا کر خواجہ علی کو پھر دوسری دفعہ سنبردار پر بھگا کر آپ جانب استراہاد کی مراجعت کی — اور درمیان ۸۸۵ ہجری کی صاحب قرآن نے جو کہ اکثر دلیات قرب دجوار خراسان کی فتح کر لیں تھیں اسلئے متوجہ سنبردار کا ہوا خواجہ علی موید یہ خبر سننے ہی برسہم استقبال نوازی نیشاپور میں صاحب قرآن خدمت میں جا کر حاضر ہوا صاحب قرآن نے اوسپر لطافت اور غایت فرمائی اسلئے باقی ایام حیات کو اوسنی زعامت اور فراغت سہی گذارے یہ بات صحیح ہے کہ خواجہ علی موید مذہب تشیع میں بہت غلو کرتا تھا چنانچہ ہر ایک صحیح کو بائید ظہور صاحب الزمان امام مہدی کے گہوڑا کو اگر کہہ کر دیتا تھا اور سادات کی بہت تعظیم کرتا تھا اوسنے ہرگز رنگ نوشی اور چڑا خوری نہیں کی

اسجائی سہی بیان کیا جاتا ہی احوال غوریوں کا

بیان سلطنت غوریوں کا

نہا خان اخبار و صیرفیان جو ہر آثار اہل طور پر نقل کرتے اور یوں کہتی ہیں کہ جس زمانہ میں فریدون نے

بیان سلطنت عوریون کا

نے ضحاک تازی پرستج بائی اور حکومت ملک فارس کی اس کے ہاتھ آئی ایک مجاہد اولاد ۴۷
 ضحاک کی بہاک کر جان بچا کر کوستان عورین چلے آئی تھی اس ولایت پر یہ لوگ اگر مسلط
 ہوئے اور پشت در پشت سلطنت کرتی چلی آہی — رادی لوگ یہ بیان کرتی ہیں کہ سلطان
 محمود غزنوی کی زمانہ میں سلطنت عور کی ایک شخص مسمیٰ سوری کو پہنچی تھی وہ اس سلطان کے
 ہاتھ گرفتار ہو کر عالم قبا کو روانہ ہوا پوتا سوری کا سلطان محمود غزنوی کے خوش سی
 ہندوستان کی جانب بہاک گیا اس کے ایک بیٹا مسمیٰ سام تھا وہ آخر ایام حیات میں
 ہندوستان سے مد اہل عیال کی ایک کشتی میں بیٹھ کر جانب عور کی چلانا گاہ باد فحش
 جو چلی سب سوار کشتی کے سوار حسین ابن سام کی غرق ہو گئی وہ ایک تختہ پر بیٹا اور چلتا
 تین روز اور تین دن میں کنارہ پر پہنچا جب وہ مصیبت زدہ کن رہی اوٹھ کر شہر میں
 گھسنا سب ماندگی سفر راہ دریا کی کسی دکان کے دربر و پڑ کر سورا دبان کی کوتوال
 اس کو چور تصور کر کے قید خانہ میں قید کیا جب سات برس اس جس میں مقید رہ چکا بعد
 اس عرصہ کی یہ ہوا کہ اس شہر کا حاکم پہلو بیار ہوا اس کے اوسنے تمام قیدیوں کو جو
 محبس میں مقید تھے رہائی دی حسین نے جب قید سی فحش بائی جانب عورین کی سفر کیا راہ
 میں ایک جماعت زہر نون سی ملاقی ہوا چور دن نی جاو سی ٹاٹا بہنڈیا یا اسکا چھ ہی
 ارس زردی کے مال میں لگایا چانچہ ہتیا را اور ایک گھوڑا اس کو دیکر کہا کہ تم سب نہا رہے
 رفاقت میں رہا کرین گی آپ چیں سی ماری ساتھ عمر سیر کجی اتفاقاً اوس سہات کو ایک
 فوج سپاہ سلطان ابراہیم غزنوی کی اون چور دن کے سربر جا پہنچا اونہوں نے فوراً
 اونکی مشکین باندہ کر شہر عورین میں تمام چور دن کو مہ حسین نہ کور کے حاضر کیا بادشاہ نے
 چور دن کی قتل کا حکم دیا چانچہ اون زہر نون کے سر نفل پٹی کے اوڑنی لگے جب نوبت
 قتل حسین کی آئی اوسنے دہوم مجاہی جلاو چاتا کہ اسکی آئین منبر کے دارری کا اوسنی
 باواز بلند یہ کہا کہ یا الہی میں جانتا ہوں کہ تیری درگاہ میں ظلم نہیں ہو سکتا اور تو جھوٹا اور

بیان سلطان علاء الدین حسین جہان سوز کا

۴۸ غلط کو روانہ کر کے کشتا اب دیکھ لے کہ یہ لوگ بھگو بگیاہ قتل کرتے ہیں ان الفاظوں نے جلا دے کہ دین جسم ڈالا اوس جلا دے ایک مقرب سلطان کی خدمت میں جوالفاظ سنیں تھے سب کہہ کر بادشاہ کی خدمت میں عرض کی کہ یہ شخص بگیاہ معلوم ہوتا ہی سلطان ابراہیم نے حسین کو اپنی رو برد طلب کر کی حقیقت حال دریافت کی اوسنی سب اپنی سرگشت بیان کی بادشاہ نے اوسکا جرم معاف فرما کر اوسکو درباری کی نوکری دی — جب سلطان مسعود بن ابراہیم تخت سلطنت غزنین پر جلوہ لگا ہوا اوسنے حسین مذکور کو حکومت غوری مرحمت فرمائے بعد انتقال پانے حسین کی اوسکے اولاد فی سلطان بہرام شاہ غزنوی عصیان اور بغاوت اختیار کی چند نوبت جابنیں میں لڑائے ہوئی آٹھ کار ایک دفعہ علاء الدین جہان سوز جو حسین کے اولاد میں سی فرزند رشید تھا بہرام شاہ پر غالب آیا اوسنے اپنی بہائی سوری کو حکومت غزنی پر متین کر کی آپ جانب یزد کوہ کی مرحمت کی — اتنا راہ میں اوسکا دوسرا بہائی جو کہ موسوم بہام تھا فوت ہوا — اور موسم چارے میں بہرام شاہ نے بہت فوج جمع کر کی غزنین پر چڑھائی لگی شہر کو فتح کر کی اوسکی بہائی سوری کو قتل کیا

حال سلطان علاء الدین حسین جہان سوز کا

جب سلطان علاء الدین نے اپنی بہائی سوری کی مقول ہوئی کی خبر سنی ایک فوج عظیم لیکر غزنین پر چڑھائی کی ایک روایت یہاں میں یہ ہے کہ قبل پہنچی علاء الدین کی بہرام شاہ مرگیا تھا — اور ایک قول یہ ہے کہ نہیں بلکہ جابنیں سوری لڑائیاں سخت ظہور میں آئیں بہر تقدیر علاء الدین نے دار السلطنت غزنین کو فتح کیا اور ادھر سپرستیا پاکر سات روز اور سات رات تک حکم قتل اور غارت کا فوج کو دیا تمام رعایا و دان کی سات شبانہ روز تک خوب لٹا کی بعد سات دن کی حکم دیا عارتین اور گہران لوگوں کی چرسی اوکھاڑ ڈالو

بیان حکومت ملک سیف الدین محمد کا

۴۹ دالو اور چلا کر خاک سیاہ کر دو اور آل سلجوقین کی قبریں ہودوا کر ادن بادشاہوں کی بیٹیاں
 نکلو اگر آگ سی جلوائیں مگر سلطان محمود کی قبر نہ اکھڑوائی تھی پہر وہاں سی مرحمت کر کی
 بہت مکانات کار خیر اور ثواب سمجھ کر جو لوگوں نے بنوا رکھی تھی سبکو چلا کر خاک سیاہ
 ادسنے کر دی اسلئے اسکا لقب چہانسوز مقرر ہوا جب اتنا کچھ ظلم اور تعدی وہاں کے
 رعایا پر سلطان چہانسوز کر چکا اور اب تک یہی اسکا بتختر اور تخت نہ گیا اور سوت
 سلطان سنجر نے بہت لشکر لیکر اسپر چڑھائی کی علاء الدین نے یہی اسکا سامنا بہت جلد
 کیا دونوں کا مقابلہ مقام مرودہ پر ہوا ایک پہاری لڑی ہوئی اس لڑی میں سلطان
 حسین چہانسوز قید ہوا لیکن سلطان سنجر نے سبب اسکی کو وہ چہانسوز صاف ذہن اور لطیف
 البطع آدمی تھا اسکا گناہ صاف کر کے اسکو اپنی غزیموں میں بہرتی کیا کہتی ہیں کہ ایک در
 حسین چہانسوز نے خاک کف پانی سلطان سنجر کو چوم کر یہ رباعی تصنیف کر کی سنائی سے
 اے خاک کف پانی سہم مرکب انسر من دے حلقہ بند گے تو زیور من
 تا خاک کف پائے ترا بوسہ زدم اقبال ہی بوسہ زند بر سر من
 بعد ازاں سلطان سنجر نے علاء الدین چہانسوز پر نظر عنایت اور تربیت کی فرما کر پہر کر
 سلطنت غور کی مرحمت کی مگر افسوس کہ علاء الدین جب اپنی ملکیت میں پہنچا وہاں جاہل
 فرت ہوا حال حکومت ملک سیف الدین محمد بن علاء الدین چہانسوز کا

بعد وفات اپنی باپ کی سیف الدین غور کا حاکم ہوا کچھ کم ایک برس وہ یہی سلطنت کر کے
 آخر حیات میں غزنویوں کے لڑائی میں گیا تھا ایک امیر سمی ابو العباس نے جسکی پہائی کو
 ملک سیف الدین نے قتل کیا تھا نیزہ کے زخم سے اسکو گھوڑے پر سی ادلت کر زین پر
 ڈال دیا کام اسکا تمام ہو گیا کہی رہن کہ سیف الدین خوبصورت نیک سیرت تھا
 اپنی ایام حکومت میں وہ طرہ داری انصاف اور دین کے مرعی رکھتا تھا

بیان حکومت سلطان شہاب الدین کا

۵ حال حکومت سلطان ابو الفتح غیاث الدین محمد بن سام کا

بعد شہید ہونی اپنی چچا کے بیٹی ملک سیف الدین کی ابو الفتح غیاث الدین محمد بن سام
 ملک تاج دکن کا ہوا اور باتفاق اپنے بھائی نیر الدین کے جو درمیان مورخوں
 کے نام سلطان شہاب الدین کی مشہور ہی ابو العباس غوری قاتل ملک سیف الدین کو
 قتل کیا دین دولت و اقبال سلطان غیاث الدین کا زیادہ ہوتا جاتا تھا چنانچہ
 تھوڑے ہی عرصہ میں زمین داور — اور کرسمبر — اور بادامیس کو اپنے
 سلطنت میں ملا یہ ملک بضر بستمیر فتح کے تھی — اور درمیان ۵۸۵ ہجری کے
 در سلطنت ہرات کو فتح کیا اور درمیان ۵۸۵ ہجری کی شہر قوشیج کو اپنی تخت و تہ
 میں لایا اور درمیان ۵۹۵ ہجری کے شاد تاج پر لشکر کشی کی علی شاہ ابن نمش خان جو
 ادن ایام میں درمیان اوس ولایت کی حکومت کرتا تھا وہ برج میں جا کر چہا بجا اتفاق
 سلطان غیاث الدین فی برابر اوس برج کی آکر اپنی خواہوں سی کہا کہ بسبب پتھر کوپن کے
 اس برج میں رخصت ہو سکتا ہے اوسکی اقبال ہی فوراً جھڑا دسنی دیوار ڈھانی کا حکم دیا
 ڈھائے گئی اور شہر فتح ہوا بادشاہ نے دہائی سی مہاجت کر کے دوسری سال پر بلہ
 مردود کو فتح کیا درمیان ۵۹۹ ہجری کی یہ بادشاہ ہی فوت ہوا اوسنے ترکیبہ برسی
 عمر پائی تنیالیس برس حکومت کی اوس سر دھوین مدفون ہوا جو اوسنی اپنی حیات میں
 درمیان مسجد جامع ہرات کی بنایا تھا — سلطان غیاث الدین مذہب امام شافعی کا کرتا تھا
 اسی واسطی امامت اور خطبہ خوانی مسجد مذکور کی اسی مذہب کی لوگوں کو دی

حال سلطان شہاب الدین کی حکومت کا

دفعہ ہو کہ سلطان شہاب الدین درمیان ۵۸۵ ہجری کی بموجب حکم اپنی بھائی سلطان

بیان حکومت سلطان محمود کا

سلطان غیاث الدین کی تخت سلطنت پر بیٹھا اور درمیان ۵۸۵ ہجری کی تبدذات اپنی ۵۱
 پہلی غیاث الدین کی ہندوستان کی طرف لشکر کشی جیسا کہ اوپر درمیان کتاب ابو الفدا کی
 تذکرہ میں ہے ہندوستان میں اگر شہر ملتان فتح کیا بعد ازاں تدریج دیار ہندوستان میں جا کر
 لگیا اور شہر فتح کرتا ہوا دار السلطنت دہلی میں پہنچا اس شہر کو بھی اپنی قبضہ میں لا کر قطب الدین
 ایک کو جو اس کا غلام تھا سپرد کیا۔ جس زمانہ میں کہ سلطان غیاث الدین فوت ہوا تھا
 سلطان شہاب الدین درمیان شہر طوس کی اور سرخس کے تباہی سے اس خبر وحشت اثر
 کے بادغیس میں گیا اور اس جگہ جا کر اپنی بہائی کی ماتم داری کر کی جانب غزنویں کی گیا وہاں
 لشکر جمع کر کے قصد چڑھائی اور لڑائی سلطان محمد خوارزم شاہ کا کر کی جانب خوارزم کے گیا
 — اور مگر سلطان محمد سی شکست کھا کر غزنویں میں آکر حکم دیا کہ باقی لشکر تین برس تک
 ترکستان میں لڑائی کرتا رہی اسی اشارہ میں یہ سننا کہ ایک طایفہ ساکنین کوہ جو دے کا
 پہر گیا ہی سلطان شہاب الدین فی اوکئی قبضہ اور تادیب دینی مہات عظیمہ سی سمجھ کر اسطر
 جا کر بہت دشمنوں کو قتل کیا بوقت مرحبت منزل وہ ایک پر پیچ کر ایک خجہ دشمنوں کا لہا کر
 فوت ہوا تاریخ اس کی شہادت کی پہرے سے ملک بھر و برمنز الدین کا کرا تدار
 چہاں نخل او بنا دیک + سیم زغرہ شبان بال ششہ دو + قنادہ دروز غزنویں نزل
 دہلیک +

بیان سلطان محمود بن غیا الدین محمد بن سام کا تخت پر جلوس کرنا

دانش ہو کہ بعد شہید ہونی سلطان شہاب الدین غوری کی سلطان محمد بن غیاث الدین محمد
 بن سام جو کہ بیٹا شہاب الدین کا تھا فرزند کوہ میں غور کی تخت پر جلوس فرمایا اور تمام
 ممالک غور اور غزنویں اور ہندوستان اور بلخ بعض ولایت خواسان میں یہی خطبہ اور سکے
 اس کے نام کا جاری ہو گیا اسی سلطان محمود نے وہ مسجد جامع جو شہر ہرات میں اس کے

بیان اون لوگوں کا جو غوریوں میں سی حکومت کر گزری ہیں

۵۲ باب فی بنوئی تہی پوری تعمیر اسکی کردائی — روضہ الصغیر میں لکھا ہے کہ درمیان ایام دولت سلطان محمود کی علیشاہ بن گلش خان اپنی بیوی سلطان محمد سی رود گردان بہرہ فرخیز کوہ کو چلا گیا تھا سلطان محمود نے بوجہ فرمان خوارزم شاہ کی اور سبب اس عہد کی جو اون دونوں میں ہو گیا تھا علیشاہ کو پکڑ کر محل میں مقید کیا ایک جماعت ملازمین علیشاہ نے جو باشندہ خراسان عراق کے تھے محل کی رات تیسری تاریخ ماہ صفر ۶۸۶ ہجری میں چور دن کی مانند سلطان محمود کی محل میں جا کر اسکو قتل کیا اور پیرادسیطرح چپ کر محل کے پیچھے کو اتر کر چلے آئی کینے نہ جانا کہ یہ حرکت شیخ کس سی صادر ہوئی ہے سرداران غور نے بوقت صبح سلطان محمود کو اسی محل میں دفن کیا پھر ہرات میں لیجا کر درمیان کا درگاہ کے مدفون کیا — بعد اس واقعہ کے سام بن سلطان محمود اور تبر بن علاء الدین جانشینوں کی کردہ فحش لیکن چونکہ دولت اس طبقہ کی آخر ہو چکی تھی اور سلطان محمود خوارزم شاہ نے اکثر بلاد مقبضہ پایا تھا کچھ فائدہ اٹھائے کہ درسی مرتب ہو اس سلطان محمود پر غوریوں کی بھی سلطنت آفرینی

بیان اون لوگوں کا جو غوریوں میں سی ولایت باستان اور مختارستان پر حکومت کر گزرے ہیں

اول اس طبقہ میں کا ملک فخر الدین مسود ہی یہ سلطان غیاث الدین ابو الفتح محمد بن سام کا چچا تھا بعد اس کے ملک شمس الدین محمد بن فخر الدین مسود گذرا اس شخص نے کچھ ولایت بدخشان اور جہانپان کو بھی اپنی قبضہ میں لا کر مملکت موروثی اپنی میں منضم کر لی تھی تیسرا بادشاہ بہار الدین سام بن شمس الدین محمد نہایت عادل اور عالم دوست گذرا امام فخر الدین رازی نے ایک رسالہ بیان کیا ہے اس کے نام پر لکھا ہے — اور ایک بادشاہ علاء الدین علی گذرا ہے اس نے سات برس حکومت باستان کی تھی پھر وہ ملک اس کے قبضہ میں سی لشکر خوارزم شاہ میں کے زیر حکومت ہو گیا تھا

بیان آرام شاہ کا

بیان دین غلاموں کا جو سلاطین غور کی غلام تھی اور مرتبہ سلطنت کو پہنچی ۵۳

واضح ہو کہ سلطان شہاب الدین کو غلاموں کی خریداری اور تربیت کا بہت شوق تھا اسکا بیان بہت طویل ہی حاجت شرح کی نہیں رکھتا ایک غلام اوسکا تاج الدین یلدرز تھا جو حکومت کرمان اور سوران کی جو توابع دریا رسند کی ہی کرتا تھا یہی غلام اسمی تاج الدین یلدرز بعد تقول ہونے سلطان شہاب الدین کی تخت غزن پر بیٹھا تھا مدت تک کامران اور حکمران رہا سلطان شمس الدین التمش والے دہلی کی لڑائے میں دہر گرفتار ہو کر مارا گیا۔ قطب الدین ایک ہی ایک غلام سلطان شہاب الدین غوری کا تہادہ بڑا شجاع اور سختی آدمی تھا اسکی حکومت دہلی کی بادشاہی دیکر ہندوستان میں جہاد کے تھے جیسا کہ تاج الماثرین مذکور ہے۔ قطب الدین ایک فی پیش میں بادشاہت کی جسکی تفصیل یہ ہے کہ چھ برس شہاب الدین غوری کی تابع رہا اور چودہ برس خود مستقل ہو کر اپنی نام کا خطبہ ہندوستان کے خبروں پر پڑ ہوا یا

بیان آرام شاہ بن قطب الدین ایک کا

بعد فوت ہونے اپنی باپ کی آرام شاہ ابن قطب الدین ایک تخت سلطنت پر بیٹھا اور بسبب عدم قابلیت اور بی لیاقتی کے تخت سے اڑھایا گیا سلطان شمس الدین التمش کے اوسکے تخت پر بیٹھا یہ شخص شریعت انسب اور خاندان عالی سی تھا اوسکی کوئی شخص چوٹی عمر میں قطب الدین کی ہاتھ پہنچ گیا تھا جس نے اوسکی خصایل پسندیدہ دیکھ کر اپنے بیٹی سی نکاح کر دیا اور اوسکے بڑی قدر و منزلت کی التمش نے ۱۲ عیسوی میں تخت سلطنت پر جلوس کیا اور چھ برس تک وہ بادشاہت کرتا رہا۔ اور آرام ابن قطب الدین ایک نے قریب ایک برس کی سلطنت کی۔ التمش در میان ۶۳۳

بیان رضیہ الدین بنت شمس الدین کا

۵۴ ہجری کی فوت ہوا کتاب جامع الحکایات جو کہ نام نظام الملک محمد ابوسعید دزیری
ہی ہوا دیکھئے زمانہ میں تحریر کے لگی ہے

بیان سلطان ناصر الدین قباچ کا

بعد مقتول ہوئی اپنی مالک اور آقا سلطان شہاب الدین کے یہ علام ملتان در قبا
دیار سندھ پرستولی ہوا۔ جب چنگیز خان نے ملک ایران میں قتل اور غارت
بہت کی اس وقت بہت آدمی خراسان کی ناصر الدین کے پناہ میں آ گئے اور انہوں نے
انواع و انواع اور اقسام اقسام کے انعام و اکرام بائی آخر ایام دولت اپنی میں
ناصر الدین مذکور نے سلطان شمس الدین ملتیش سی خالفت پیدا کر کے لشکر باجہ
اور ملتان کا اوسپر چڑھا کر لگیا آخر کو ناصر الدین ہاگ کر قلعہ ہکر میں پہنچا جب سنا
کہ دز شمس الدین ملتیش کا مسمی نظام الملک محمد بن ابوسعید قصد انحصار کا رکھتا ہے
مہان سی گشتی میں سوار ہو کر بارہو جان بچانے کی گرداب موت میں پھنس کر ڈوب گیا
شمس الدین ملتیش نے بہت قلعہ اور مندر منہر کے اور درمیان ۶۳۳ ہجری کی فوت ہوا

بیان سلطان کن الدین فیروز شاہ ابن ملتیش کا

بعد ملتیش کے اوسکا بیٹا فیروز شاہ سلطنت دہلی پر تخت نشین ہوا اوسنے تخت پر بیٹھ کر
شہراب نوشی اور چین اور تاتار اور عیاشی اور انعام و احسان لوگوں کو بے سبب
دینی شروع کئے سات جہنی کے بعد اوسکو اراکین سلطنت نے تخت سی اوتار دیا
کیونکہ وہ یاقوت سلطنت کی نہ کہتا تھا

بیان سلطان رضیہ الدین بنت شمس الدین ملتیش

بیان مغرالدین بہرام شاہ کا

۵۵ بعد اوتارنے فیروز شاہ کی تخت سی سلطان رضیہ بیٹی المیش کو تخت پر بٹھایا وہ ایک ہی سلیقہ مند اور ذی شعور عورت تھی بیچ ایام سلطنت اپنی باپ کے سرانجام امور ملک سی وہ عورت خوب واقف ہو گئی تھی اسنی ابتدا میں نظم و نسق سلطنت کا بہت استقلال سی کیا اور سنی اپنی حسن تدبیر اور ضرب غمخسیری غما لفون کو اپنا طبع و مذاق کیا علماء اور فضلاء کی وہ عورت بہت خاطر کرتی تھی اور فقرا اور ضغفار کی وادرسی اور اہتمام ہاشم وغیرہ میں بہت سعی کرتی تھی اپنے ایام سلطنت میں وہ سر پر تاج شاہی رکھتی اور قبائل مردوں کے پہن کر روز روشن میں تخت پر جلوس فرماتی تمام دربار کے مرد واد کو دیکھا کرتے تھے پر دین کرتی آخر ۶۳۷ ہجری میں اوسنے ملک ایونیہ پر لشکر کشی کی تھی مگر اثنائے راہ میں ترک ادسی باغی ہو گئی اسلئے اوسکو قلعہ سرہند میں مقید کیا جب بادشاہ ایونیہ نے یہ حال سنا اوس قلعہ میں جا کر ملک مذکور سی اپنا نکاح کر کے دہلی کی طرف چڑائی کی دوبار اوسنی اپنی خاوند کی زیر حکم لشکر تیار کر کے چڑائی کی ورنہ وہ شکست کھائی آخر رڑی میں وہ مدد اپنی شوہر کے مگر قمار ہوئی اور ماری گئے اوسنی تین برس سلطنت کی

بیان سلطان مغرالدین بھرام شاہ بن المیش کا

بہرام شاہ بعد کوچ کرنی ملک رضیہ کے برخاد و رغبت اعیان دہلی کے تخت نشین ہوا جب اوسنے اپنی بہن اور ملک ایونیہ کے آئی کے خبر سنی بہت لشکر لیکر اوسکے مقابلہ کو نکلا بعد وقوع جنگ کی ملک ایونیہ اور ملک رضیہ ہاگے اثنائے راہ میں ایک جماعت کفار ہند کی اونکو ملے اونہوں نے دونوں کو پکڑ کر درجہ شہادت کو پہنچایا اور آخر ایام حیات مغرالدین بہرام شاہ کے یہ ہوا کہ سہمی خواجہ مہذب اد کے وزیر نے جو اس کے طرف سی متوہم آورد سادس شیطانی میں مگر قمار تھا اور ترک کو سمجھا کہ بادشاہ سی مخالفت پیدا کر دے کہ یہ سمجھا کہ بادشاہ کو قتل کر دے چنانچہ اونہوں نے بہرام شاہ کو

بیان علاء الدین مسعود شاہ کا

۵۶ قتل کیا اوسنے دو برس محبس^۲ روز سلطنت کی وہ درمیان^{۶۳۹} ہجری کی شہید ہوا تھا

بیان سلطان علاء الدین مسعود شاہ بن رکن الدین فیروز شاہ کا

آٹھویں تاریخ^{۶۳۹} ہجری میں تخت سلطنت دہلی پر علاء الدین مسعود شاہ جلوہ آرا ہوا اوسنے تخت پر جلوس فرماتے ہی پیشہ عدالت اور نصفت اور جہاد و کفار اور شریرون اور مفند و نسی شروع کیا مگر آخر کو وہ بھی عیاشی اور آرام میں ایسا پڑا کہ کوئی وقت بدون قدح شراب کے اور رنڈے کی نگہ نہ رہتا تھا اسلئے امراء اور اعیان دہلی نے اسی دل برداشتہ ہو کر مخالفت میں اوسکی سعی کی چنانچہ اون امیروں نے اوسکے بہائی ملک ناصر الدین محمود کو جو بہایچ کا حکم تھا بولایا اور لکھا کہ ہم تمہارے خانہ زاد غلام ہیں اب یہاں شریف لاکر عدل و انصاف کیجی لاچار ملک ناصر الدین درمیان^{۶۴۲} ہجری کے لشکر لیکر دہلی پر آیا سلطان علاء الدین کو بکڑ کر قید کیا سلطان رکن الدین محمود بن مس الدین ایش جو تخت حکومت پر بیٹھا اوسنے اسی تنوار کشی کی کہ کئی ہزار کا فر قتل کئے اور بہت ممالک مندوستان کے فتح وزیر کے تفصیل حالات اس مہر سپہ سردری کی درمیان کتاب طبقات ناصری کے جو نہاج سراج جو رغانی کی تصنیف ہے اوسنی اسی بادشاہ کے نام پر اس کتاب کا نام رکھا ہے بہت شرح اور مفصل مذکور ہے محکو جو کہ اختصار ہو جب خواہے اس قول کے کہ خدا صفا نے جو اچھی چیز منتخب ہی وہ اختیار کر — منظور خاطر ہے اسلئے مفصل حال لکھی سی مند درہون و شرح ہو کہ اسجائی تک مینی کتاب ضدہ اصفاسی لکھا ہی مگر بہرہ روایت تاریخ و صاف اور تاریخ ساکتی کے بالکل مخالفت ہی کیونکہ اوسمین ہم لکھا ہی کہ ملک سلطان رضیہ کو ولایت خان نامی ایک امیر نے جو اون ایام میں امیر الامراء کا عہدہ رکھتا تھا قتل کیا اور اوسکے بہائی ناصر الدین کو اوسکا قائم مقام کیا — بعد چند روز کے اوسکو بھی تیغ کین سی ہلاک کیا بعد اسکے باستقلال تمام آب بادشاہ بن گیا اور لقب اپنا سلطان

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

سلطان عیاش الدین مقرر کیا — بعد ازاں عیاش الدین مذکور جب مر گیا اس وقت ۵۷۰
 اسکا بیٹا قائم مقام ہوا — مگر ملک فیروز جو کہ پیشوا و قوم خلیجوں کا تباہ و سبزی لفت کرنی لگا
 آخر اسکا بہہ ہوا کہ کرمیت باندہ کر لشکر کشی اوسنی دہلی پر کی یہاں آکر اسکو قتل کر کے اس کے
 بہائی ناصر الدین کو قائم مقام کیا بعد چند روز کے اسکو بھی قتل کیا اور آپ تخت پر بیٹھا
 اور اپنی بیٹی عمار الدین کو حکومت عوض اور بدو کی دی عمار الدین نے اوس سرزمین میں
 جاکر تہوڑے ہی عرصہ میں استعداد اور طاقت بڑی پیدا کر کے دہلی کی تسخیر ارادہ کیا — فیروز
 برگشتہ روز یہی اس کے مقابلہ پر آیا چاکر کو قتل کر کے سلاطین بھرتی ملک سلطنت دہلی میں کرتارہا
 واللہ اعلم بالصواب اگلی کا حال آگے ذکر ہوگا

بیان حال بدایت اور نہایت امیر خسرو دہلوی کا

پوشیدہ نہ رہی کہ اصل خواجہ امیر خسرو کی ترک ہی کہتی ہیں امیر خسرو شہر کش کے تہی آباد
 و اجداد اوسکی ایام عہد چنگیز خان میں ماوراء النہر سی بہاگ کر بند وستان میں آگئے تھے
 باپ امیر خسرو کی یعنی امیر محمود چودہری قوم ہزارہ لاجپور کی تہی درمیان عہد سلطان محمود
 تغلق شاہ کے محمود لاجپور ہی چونکہ سلطان محمد تغلق شاہ والی دہلی امیر محمود پر بہت
 احسان کرتا اور نظر شفقت کی رکھتا تھا اسلئے امیر محمود نے درجہ عالی پایا ایک ٹرائی میں
 جو کفار ہندو سی ہوئی تہی امیر محمود شہید ہوئے بعد اوسکی وفات کے امیر خسرو بچائی اپنی
 باپ کی امیر ہوئی اوہو نے سلطان محمد تغلق کی مدح میں بہت قصیدے کہی مگر امیر خسرو کو
 جب یہ یقین حاصل ہوا کہ دنیا مومانیہا سب سچ اور بے فائدہ ہے اس وقت یہ ارادہ
 کیا کہ بادشاہ کی ملازمت سے استعفا دینا چاہئے ہر چند کہ دفعہ درخواست استعفا کی
 گزرا نے سلطان محمد تغلق نے منظور نہ کی آخر الامر لاچار ہو کر آپ ہی ملازمت مخلوق سے
 بنیرا ہو کر خدمت فقرا میں مشغول ہوئے اور شیخ العارف السالک المحقق قدوہ الصلین

بیان حضرت امیر خسرو دہلوی کا

۵۸ نظام الحق والدین قدس سرہ سی سبیت کی رتبہ کشف اور درک حقایق اور معرفت میں وہ رتبہ پایا کہ شیخ کو بی اس اپنی مرید پر ناز پیدا ہوا اور بارہا شیخ نظام الدین اویانی اپنی زبان سے یہ فرمایا کہ میں بروز حشر کے امیدوار اس بات کا ہوں کہ مجھ کو سبب سوز سینه اس ترک کے بخشین اور خواجہ خسرو نے تمام اپنا مال و اسباب شیخ محمد مون پر ڈال کر قربان کر دیا یہ دو شعر خسرو فی تعلیم شیخ کے حق میں کہی ہیں سے جدار خانقاہ او تقدیم و حکیم کبیرا ماند ز تعلیم و فلک گردید نقش اشیانہ و جواندر سقہا کجنگ خانہ و کتاب جواہر الاسرار میں شیخ آذری علیہ الرحمۃ جو کہ متقد شیخ سعدی کا بہت ہی لکھتا ہی کہ شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی قدس سرہ نہایت پیری اور بڑاپائی میں امیر خسرو کی دیکھنی کی واسطی نہ ہوتا میں آئے جو کہ خواجہ امیر خسرو شیخ سعدی سی اعتقاد عظیم کہتی ہی اس شہر میں اپنا عقاد بیان کرتے ہیں سے خسرو سہمت اندر ساغونی بر بخت و شیراز خجاندہ سعدی کہ در شیراز بود اور ایک جائے امیر خسرو یہ فرماتے ہیں سے مہر و — جلد پنجم دار شیرازہ شیرازی یہ حال ارادت اوس سی نسبت شیخ کی ظاہری — دیوان خواجہ خسرو کو فضلا جمع نہیں کر سکی کیونکہ انصاف کی بات یہ ہے کہ دریا طرف میں نہیں سگاتا — تاریخ خلاصہ الاخبار کا مصنف خیات الدین ابن مہام الدین قطب خواند امیر کہتا ہی کہ ہمارے بادشاہ نے سب تو تمام شہر ہزار شعر خواجہ امیر خسرو کی جمع کئے تھے بد ایک مدت کے دہزار شعر خسرو کے ایک اور جا سے ایسی پائی کہ ان میں سے ایک بھی اس کے دیوان میں نہ تھا غرضیکہ امیر خسرو کے تمام اشعار مدون نہیں ہوئے خسرو ایک اپنی رسالہ میں لکھتا ہے کہ میری شعر پانچ لاکھ شعر سی کم ہیں اور چار لاکھ سی بیشک زیادہ ہیں — امیر خسرو کی تصنیف سی ایک خمسہ اٹھارہ ہزار شعر کا ہے — اور خمسہ شیخ نظامی میں اٹھائیس ہزار شعر ہیں ایک امیر زادہ فی خمسہ خواجہ خسرو کو خمسہ نظامی پر تفصیل دی ہی اور خاقان فقور الخ بیک مرزا یہ بات نہیں مانتا اس کو خمسہ نظامی کا بہت اعتقاد ہی — خسرو باوجود فضایل صوری و معنوی کی علم

بیان خواجہ حسن دہلوی کا

۵۹ علم موسیقی میں بڑی دست قدرت رکھتی تھی۔ لوبنی تصنیف سسی ایک راگ مالا ہی حسین راگ اور موسیقی بہرہوا ہے ایک سو تانائین کتابیں خسرو کی تصنیف سسی میں عمر ہی خسرو کی بڑی پائے سال اور سکی عمر کے معلوم نہیں مگر یہ معلوم ہے کہ در بیان ۲۵۰ ہجری میں خسرو نے وفات پائی اور نکاح مرقدہ و رویشیخ نظام الدین اویسا کے واقع ہے

بیان خواجہ حسن دہلوی کا

دراضح ہو کہ خواجہ حسن دہلوی پی مریدون اور اصحاب شیخ الادب اسی تہا یہ رہنما لے دہلی کے خواجہ زادہ میں وہ شترین ہی تتبع خواجہ خسرو کا بیت کرتے میں مگر شیرین کلام میں شعر اور نکاح درویشانہ اور بیت مناسب حال فقر اور باعث جذب ال کا ہوتا ہے کہتی ہیں کہ خواجہ حسن ایک نان بائی کے دکان پر بیٹھ ہوئی تھی کہ شیخ نظام الدین اویسا سد اپنی اصحاب کی بازار میں کو جاتے تھے خواجہ خسرو بھی ہمراہ شیخ کی تھی خسرو نے جب حسن مذکور کو دیکھا فوراً حرکات موزون اور قابلیت اوس میں نشا ہدہ کر کی سوال کیا کہ ردی کس طرح پہنچتی ہو حسن نے جواب دیا کہ ایک پڑے میں ترار د کی روٹی چڑھاتا ہوں اور خرید اسی کہتا ہوں کہ دوسرے پڑے میں سونا چڑھا دی جب سونا بہاری ہو جاتا ہی خریدار کو کہتا ہوں کہ اب جلد و ایر خسرو نے فرمایا کہ اگر خریدار غلٹ ہو تو پہر کس طرح سودا نبی اوستے جواب دیا کہ در داد و نیاز اوسی عوض قیمت کے لے لیتا ہوں خسرو اس کلام سسی حیران و متعجب ہو گئے اور شیخ نظام سسی سب حال عرض کیا خواجہ حسن کو درد طلب کا دامن گیر ہوا خانقاہ شیخ میں اگر دنیا ترک کر کی دوکانداری چھوڑ بیٹھا ہے سے اور کہ ہا ایم کہ اوقا بل عشق است + رمزی نہا ایم دلش را بر بائیم + دیوان خواجہ حسن کی بہت لوگ متقدمین یہ شعر خواجہ حسن کا ہے سے ساقی می دہ کہ ابری خواست از خا در سفید + سر در سبز شد صدر برگ را چا در سفید + اکثر شرا و اور فضلہ نے اس غزل پر غزلین

بیان تاج الدین کی حکومت کا

۴۰۔ کبھی بن لگ کوئی اسکو لطافت میں نہیں پہنچتی تاریخ وفات خواجہ حسن کی معلوم نہیں ہوئے

بیان بعض حکام سیستان کا

دا ضحیح ہو کہ بعد انقضا کے ایام دولت خلف بن احمد کے ملک نیم روز زیر حکم گماشتوں بشان غزنویوں کے رہا اور جب اس خاندان کے سلطنت سلجوقیوں میں آئی اس خاندان میں میا زمانہ سلطان سنجر طاہر بن محمد — اور ایک ولایت میں اولاد طاہر بن حلف بن احمد کے زمانہ میں یا بوجہ قول بعض کی درمیان سلک اخفا اور ملوک عجم کے انتظام رکھتا تھا غرضیکہ اوس ولایت میں سنجر بادشاہ ہوا بعد اوس کے بیٹا اوسکا ابو الفضل قائم مقام ہوا

بیان ابو الفضل کی حکومت کا

بعد اپنی باپ کے ابو الفضل حاکم ملک نیروز کا ہوا جب ہاتھ قضا نے اوسکا بچونا عیش کا یہی لپیٹ کی تکرر کہا اوسوقت اوسکا بیٹا ملک شمس الدین محمد حاکم ہوا

بیان ملک شمس الدین محمد کی حکومت کا

بعد وفات اپنی باپ ابو الفضل کی شمس الدین محمد حاکم ہوا اوسنے عدل و انصاف چھوڑ کر بسبب ظلم و تعدی کی جو پٹ نگر ی اندھیرا راج کر دکھلایا اوسا سیستان کی سردار و نسلے اوسکا سر تواریسی اٹھایا اوسکے بہائی تاج الدین کو تخت پر بٹھلایا

بیان تاج الدین حرب کی حکومت کا

تاج الدین بعد مقتول ہونی اپنی بیہوشی شمس الدین محمد کی حاکم سیستان کا ہوا اسی ساہتہ برس حکومت کی درمیان ۶۱۳ ہجری کی عالم جاد و دانی کو چلے دیا

بیان حکومت تاج الدین کا

۶۱

بیان حکومت یحییٰ الدین بن تاج الدین صرب کا

بجائی اپنی باپ کی بد موت ہونی اور سکے کی حاکم ہوا۔ ابو الفراء سی جکی تصنیف سی ایک نصاب بنام نصاب البصیان مشہور ہی اور اب ہماری زمانہ میں درمیان لکھنؤ کی چھپ کر مشہور مودت ہو گئی ہی اوسے بادشاہ کی مداحین میں سی تھا چونکہ بہرام شاہ مذکور نے اپنی ایام حکومت میں چند مرتبہ قہستان پر لشکر کشی کر کی بہت ملحدوں اور کافروں کو تیغ کین سی ہلاک کیا تھا اس واسطی انہوں نے ہی ایک دفعہ فتح پاکر اوسکو شہید کیا

بیان حکومت نصرت الدین ابن بھرام شاہ کی

بعد مقتول ہونی اپنی باپ کی تخت نشین سیتان کا ہوا اوسے اپنی وقت میں کفارتا سی بہت جہاد کی چنانچہ اوسے جہاد میں عالم آخر دی کو سد مارا

بیان حکومت رکن الدین بن بھرام شاہ کی

یہ اپنی بہائی کی زمانہ میں خروج کر کی چدر زر سینان پرستوں کو گیا مگر پہر مغلوں نے اوسپر ہی آکر مجبور کیا وہ ہی شہید ہوا

بیان حکومت شہاب الدین محمود بن صرب کی

بعد مراجعت لشکر جلگیر خان کی بہ شخص سیتان میں بادشاہ ہوا ایک اوسکی افزائش سی شاہ عثمان تھا اوسے بد تاج الدین تیا لکین کی تیغ خلافت کو خلافت سی نکال کر اوسکو قتل

بیان حکومت تاج الدین تیا لکین کے

بیان حکومت عزالدین عمر مرغینی کا

۶۲ یہ شخص چچا زادوں سلطان محمد خوارزم شاہ سی تہادت تک اطراف عالم میں ملامت سلطان جلال الدین میں ترقی حاصل کرتا رہا بعد مقتول ہونے شہزادہ الدین محمد شاہ کی غمان کو بے اختیار کر کے ملک سیستان میں آپ حاکم ہو گیا اور درمیان ۶۲۵ھ ہجری میں قلعہ ہفتار اور نوک کو بھی تخت حکم اپنی اوسنی کر لیا اور درمیان ۶۲۵ھ ہجری کی مغلوں کے سپاہی دوسری دفعہ پر سیستان پر جا کر تاج الدین کا قلعہ ارگ پر محاصرہ کیا جب دوسرے ایام محاصرہ کو پہنچ گئی اوس وقت ترکوں نے اوس گیس کر تاج الدین مذکور کو بیکار ہلاک کیا کہتی ہیں کہ بعد اس واقعہ کے بھی چند لوگوں نے اولاد تاج الدین سی قصبہ سراہہ میں نوبت بادشاہی کی ہے واللہ اعلم بحقیقہ الحال

بیان محل احوال ملوک کرت کا

بعض مورخ کہتی ہیں کہ سلاطین کرت کا سلسلہ سلطان سنجر ابن ملک شاہ تک پہنچا چنانچہ سید اس قول کا ایک شہر سراج ابن قاضی توشیح کا ہے جو کہ ملک فخر الدین کی مدح میں کہتا ہے قاعدہ دودہ سنجر توئی + واسطہ ملک سکندر توئی + اور سوار اسکے اور فضلا ملکار نے بھی اوسکی شان میں نظم جو لکھی ہی اوسکی بھی یہی ثابت ہوتا ہی کہ سلسلہ ملوک کرت کا سلطان سنجر پر تہی ہوتا ہی — روضہ الصفا میں لکھا ہے کہ سلطان شمس الدین محمد بن لے بکر کرت نو اس ملک رکن الدین کا ہے اور وہ اولاد عمر مرغینی سی ہے اور دادا اوسکا چچا زادوں سلطان غیاث الدین محمد بن سام سی تھا

بیان عزالدین عمر مرغینی کے سلطنت کا

واضح ہو کہ درمیان زمانہ سلطان غیاث الدین کے ابوالفتح محمد بن سام اختیار تمام کرتا، جب اوسنی مہات ملکی اور فوجی پر اقتدار پایا دار سلطنت ہرات کو اپنی زیر کیا اور آپ

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

اور آپ وہاں رہنے لگا۔ قلعہ چار اپنی چوٹی پہاڑی تاج الدین عثمان کو مرحمت کیا اور جس ۶۳
بلاد غور ملک رکن الدین کو دیدئے تھے

بیان حکومت ملک رکن الدین کا

جن ایام میں کہ چنگیز خان فی ملکوں پر هجوم اور فتور مچایا اور ان ایام میں ملک رکن الدین نے
ولایت ایران میں چنگیز خان کے اطاعت منظور کی خدمت ورجی ادا کی جب بہ خیر چنگیز خان
نے پائی ایک نامہ طلب انقیاد اور تائب داری کے باب میں اوسکو بھیج کر سابق دستور حکومت
نور کی اوسکو دیدی کہتی ہیں کہ ملک رکن الدین جب بادشاہ مذکور کی شکرین جانا ملک شمس الدین محمد
بن ابی کرت کو ہمراہ اپنی ضروریجا کرتا جو کہ شمس الدین مذکور صاحب فضل اور اہل علم
اور ادیب تھا اس واسطی امار چنگیز خانیہ کے نزدیک اوسنی بڑا تہ پاپا تھا حاصل کلام کہ
یہ ہے کہ ملک رکن الدین نے دریاں ۶۴۳ ہجری کے اپنی جابی پر ملک شمس الدین کو سپرد
کر کے فوت ہوا

بیان حکومت ملک شمس الدین محمد بن ابی مکبر کرت کا

وضیح ہو کہ بسبب خلل واقع ہونی کے درمیان خراسان کی سلطنت منگو خان کی زمانہ میں ملک
شمس الدین مذکور جانب ترکستان کی گیا وہاں جا کر ایک سو کہ میں انار شجاعت اور مردانگی
کے اوسے ظہور میں آئی بادشاہ فی شجاع اور بہادر اوسکو دیکھ کر جانا کہ دل چلا آدمی ہے
خود انتہات اوسکی حال پر فرما کر اوسکو حاکم ہرات — اور غور — عربستان —
اور اسفہار — اور قزاق — اور سمیتان کا کردیا ان ملکوں میں وہ حکومت اور بادشاہ
بہت اچھی طرح پر کرتا رہا بعد وفات ہلاکو خان کے وہ ایران میں آیا یہاں آکر اباقا خان
کی خدمت میں جا کر اوسکی ملازمت میں رہا اباقا خان فی یہی اوسکے حالی پر نظر پڑا کہ

بیان حکومت شمس الدین محمد کا

۶۸ سہیل اور نقارہ اور علم کی جانب ہرات کی روانہ کیا۔ دریاں ۶۶۷ ہجری کی شانہ زادہ
 براق پناہ راوہ رزم اور جنگ کی ابا قاسم پر چڑھائی کی دریا راجھون کے اسپار آکر ملک خراسان
 ملک پہنچ گیا تھا اسکے مقابلہ کو شمس الدین بھی بطور عانت اور ملک دینی کی پاس ابا قاسم
 کے گیا مورد الطاف اور رعایت اور عطا کا ہوا۔ مگر بعد چند روز کے جب اوسنی اطوار
 براقیوں کے بی طور دیکھی قلعہ چار کپڑ شمس الدین مذکور چلا آیا اور ابا قاسم نے جب براق کو
 شکست دی اوسوقت ملک شمس الدین محمد کو موقوف کر کی ایک اور شخص حاکم ہرات کا ابا قاسم
 نے مقرر کیا اور آپ جانب آذربایجان کی مرحمت فرمائی اس اشار میں خواجہ شمس الدین محمد
 میرنشی فی ایک نامہ ملک شمس الدین کو لکھا اور یہ قلعہ اوسین مندرج کیا سے فروغ ملک
 ملک شمس الدین محمد کرت ہے۔ توئی کہ پھر ملک سرسبر ہمہ جانی ہے مشقتی کہ زہرت سید بدلی
 کہتے آن رسد فہم انسی جانی ہے چشمن من کہ دران ہر دو کون نیاید در ہے بخار مرگب بہت
 کحل انسانی ہے زراعی روشنی بار یک بین تری الحق ہے چنان سزد کہ جو این شوق نامہ بر خوانی
 زیاد پای بر انگیز آتش غومت ہے باب غم بخاری کہ بہت نشتانی ہے چہ رنجہا کہ رسد
 بد دل غم و ضیف ہے اگر تو بیچ برین سو قدم زنجانی ہے چہ فہما کہ زردی زمانہ بر خیزد
 خود باللہ اگر غم رہ بگردانی ہے جب یہ نامہ ملک شمس الدین کے پاس پہنچا اسکے
 جواب میں کلمات مناسب لکھ کر اس رباعی کو اوس خط میں لکھ کر بھجوا دیا وہ یہی ہے
 رباعی سے بادشمن من چو دست بیار شست ہے باد دست نشاید دم دگر بار شست
 پر ہیز ازان عمل کہ باز ہر آیمخت ہے بگریزان گیس کہ بر بار شست ہے دریا
 ۶۶۷ ہجری کے ابا قاسم نے پہر دوسری دفعہ ایک فرمان ملک شمس الدین کے پاس
 اسمفون کا بیجا کہ سابق دستور ہرات پر تم حکومت کرتی رہو اور مجھ کو اپنا دست تصور
 کرد قسم ہی خدا کی اب مجھ کو تمہاری کوئی مغرت یا کسی طرح کی تکلیف منظور نہیں تم شوق سی
 حکومت ملک ہرات کی کرد چنانچہ سلطان شمس الدین مذکور قلعہ چار سی باہر نکلا دارالسلطنت ہرات

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

ہرات میں گیا اور حکومت کرنے لگا بعد چند مدت کی سبب ہندو عوام اور کارکن دست ۶۵ کے اباقا خان اذریجان کی طرف گیا جب تبریز میں پہنچا ساتی اجل کے ہاتھ سے شراب موت کی پیکر فوت ہوا مولانا نجم الدین نسفی نے اس کے تاریخ وفات کی کبھی ہی وہ یہ ہے ۷۰ سال ششصد و نچا و شتر ۷۰ شبان قضا و مصحف دوران چونکہ نسبت بقال سنام صفدر ایران محمد کرت برآمد آیتہ دانش کورت فی الحال

بیان حکومت ملک کن الدین بن ملک شمس الدین کا

بعد وفات پانی اپنی باپ کی ملک رکن الدین درمیان اردوی اباقا خان کے ایام زندگانی بسر کرتا تھا درمیان ۶۷۰ ہجری کے سبب سحرارکین کی اباقا خان نے اس پر نظر عاطفت فرما کر با تقارہ و دجل و علم جانب دار السلطنت ہرات کی وہاں کا حاکم بن کر بھیجا اور حکم دیا کہ اسکو اسکی باپ کا لقب دنیا چاہی چنانچہ اسکو اسکی شمس الدین کہیں اسکا خطاب مقرر ہوا شمس الدین کہیں نے جب انتظام مملکت اور بندوبست رعایا سے فراغت پائی درمیان ۶۸۰ ہجری کے جانب قندھار کی جا کر اس دلایت کو سنبھال لیا بعد وفات اباقا خان کے ملک شمس الدین کہیں سبب چغل خوری اور بدظنی بعض ساندون اور دشمنوں کے ارغون خان سی ڈر کر قلعہ جبار میں چلا گیا پھر باہر اس قلعہ کے نکلا یہاں تک کہ اوسے ہی میں فوت ہوا وہ درمیان ۷۰۰ ہجری کی فوت ہوا مولانا حکیم الدین غوری نے اسکی تاریخ وفات میں یہ شعر کہے ہیں ۷۰ روز خشتہ از صفردہ و دو ۷۰ سال ہجرت رسیدہ ہفصد و پنج ۷۰ شمس الدین کرت خسرو آفاق ۷۰ شد بغیر دوس ازین سرای سپنج ۷۰

بیان حکومت ملک فخر الدین بن شمس الدین کہیں کا

بیان حکومت ملک فخرالدین کا

۶۶ جن ایام میں کہ اوس کے والد نے قلعہ نشینی اختیار کی سبب ترک ادب کی فخرالدین مجبوس اور مقید ہوا بعد سات برس کی درمیان ۶۹۳ ہجری کے بہاگ کر قلعہ بالامین متخصن ہوا آخر الامر ملک شمس الدین کہیں نے سبب اتنا میں امیر نوروز غازی کی بیٹی کو اپنی طرف سے مامور کیا اور اس میں ملک فخرالدین امیر نوروز کی خدمت جا کر رہا اوس شخص نے اوس کو اپنی سایہ عاطفت اور عنایت میں تربیت کر کے نشان اور علم حکومت ہر اہ کا مہ اوس کی معافا کے اوس کی واسطی حاصل کیا چنانچہ اوس نے واسطی ہر ات میں اگر انتظام امور مملکت کا کیا اور حکومت کرنی لگا واسطی اوس کی ابتدا ہوئی اتفاقی تھی درمیان ۶۹۹ ہجری کے درمیان غازی خان اور نوروز غازی خان کی مخالفت ہو گئی امیر نوروز کا چونکہ ملک فخرالدین بڑا اعتماد تھا اسلئے وہ قلعہ اختیار الدین میں بہاگ کر آ چھا مگر اس سلطان کی مرمت نے اوس کی حقوق بالکل نہ پہچانی فوراً اوس کو قید کر کے تعلق شاہ لوہن کے حوالہ کر دیا اوس کے پکڑ دینی کی سبب غازی خان نے نظر عنایت اور الطاف کے زیادہ ملک فخرالدین کی حال پر کی اور وہ تکلیف جو اوس کو لشکر خان مذکور میں حاضر ہونی کی رہتی تھی وہ بھی زایل کر دی یعنی اوس کو حکم دیا کہ تمہاری حاضر ہونی کی یہی اب کچھ حاجت نہیں تکلیف نہ کیا کرو اس سبب اور بھی زیادہ نخوت اور تکبر ملک فخرالدین کو ہو گیا اوس تکبر کا ثرہ یہ ہوا کہ جب سلطان محمد ضدہ تھت سلطنت خانبہا پر جلوہ آ رہا تھا فخرالدین سبب غور کی اوس کی تہت اور مبارکبادی کے واسطی حاضر ہوا بلکہ کوئی قاصد بھیجا اس واسطی البجا تو سلطان نے پیرسمی دشمند بہادر کو لشکر فزادوں دیکر بارادہ تسخیر سلطنت ہرات کی مامور کر کے روانہ کیا دشمند بہادر نے بد قطع منازل اور مراحل سفر کی ہرات پر آ کر شہر کا محاصرہ کیا بعد چند روز کی سبب پیچھن پڑنے شیخ الاسلام کے اس ہنر پر صلح ہوئی کہ ملک مذکور شہر ہرات دشمند کے حوالہ کر کے ایک قلعہ امان کوہ میں جس کو شہر بھی کہتے ہیں جا رہے چنانچہ ایسا حال ہی امیر دشمند شہر کے اندر آیا اور ملک فخرالدین کے

بیان حکومت ملک فخر الدین کا

کے لواحقون میں جو لوگ تہی ادنیٰ کچھ بدی کنی اوسوقت ملک فخر الدین نے قلعہ خیار اللہ ۶۷
 کا سہمی جال الدین محمد سام کو جسپر اوسکو اعنا و تمام تھا سپرد کیا اور دو سو پچاس سوار
 نامدار اپنی ہمراہ لیکر قلعہ شگلجہ میں چلا گیا۔ دوسری روز امیر دانشمند بہادر نے دارالسلطنت
 ہرات میں جا کر جال الدین محمد سام کو یہ پیغام پہنچا کہ بے دغدغہ اور بے عذر قلعہ کو
 میرے گماشتوں کے سپرد کر دی اور ملازمت میں آکر حاضر ہو محمد سام نے مقابل میں اوسکے
 کلمات سخت لکھ کر بھیج دئے امیر دانشمند نے چاہا کہ میں قلعہ کا جا کر محاصرہ کر دوں لیکن سبب
 استغواب بعض عقلا کی خواجہ قطب الدین کی ہمراہ دو شخص امیر متین کی ملک فخر الدین
 کے پاس بھیجی ادنیوں نے جا کر یہ صلاح دی کہ مناسب وقت یہ معلوم ہوتا ہی کہ محمد سام
 مذکور امیر دانشمند کو تھوڑے آدمیوں کو ہمراہ قلعہ میں جانی دے اور بلکہ شرط ضمت
 اور مہانداری کی بجالائے تاکہ وہ اپنی بیٹے مسمی لاغوی کو خدمت میں شاہ الجانیو کے
 بھیج کر صورت اخلاص اور اطاعت کی نظر مبارک بادشاہ مذکور سی گذارے۔
 ملک فخر الدین نے اولانکار کیا مگر آخر کار ایک رقعہ جال الدین محمد سام کے نام
 اسمفنون کا لکھا کہ امیر دانشمند بہادر قلعہ کی سپرد دہی کو آیا جانتا ہی اوسکی خدمت
 خوب طرح پر کرنا جب یہ رقعہ محمد بن سام کے پاس پہنچا وہ دیکھ کر خوش ہوا اور کہا
 کہ اب بسر و چشم وہ تشریف لائیں اور دانشمند نے یہاں یہ تجویز کی کہ جس طرح بنی
 محمد سام کو کپڑا لون اس خیال حال کو دہین جگہ دیکر ایک فوج خادموں اور غلاموں کے
 ہمراہ لیکر قلعہ میں گیا مگر یہ نہ جانتا تھا کہ قضا سر پر کھڑی ہوئی مہنس رہی ہے۔ کیونکہ
 محمد سام نے ایک جماعت سپاہ کی زینہ قلعہ میں کھڑی کر دی تھی اور ہم کہہ دیا تھا کہ جب
 دانشمند اوپر چڑھنی کا ارادہ کرے اوسکی اچھی طرح برگت کر دینا (قصہ اوس روز
 امیر دانشمند سو اپنی فرزند مسمی لاغوی کی اور بہت نوکر اوسکے قاعد اختیار الدین میں طمعہ تیغ
 بے دریغ ہوئے ادنیٰ تاریخ میں ایک فاضل کہتا ہے کہ بسا افسوس پیش در حضر

بیان حکومت ملک فخرالدین کا

۶۸ شہر ہرات + حکم لم نزل کرد کا ربی مانند + دوست برد قضا ازلت محمد سام +
 چشید جام شہادت امیر دانشمند + جب یہ خبر مقبول ہوئی امیر دانشمند کی ملک فخرالدین
 پہنچی ظاہر اُڑا مانا مگر باطن میں خوشدل اور سرور ہوا بلکہ ایک نواز شام یہی خیفہ محمد سام
 کو لکھا اور شہر اور قلعہ کے محافظت کے باب میں وصیت کی۔ جب سلطان محمد خاندہ نے
 جرات محمد سام کی اطلاع اور ماری جانے دانشمند کے جوہنی فرمان و حکم دیا کہ سہمی ہو جا
 فسر زندہ دانشمند بہادر کا خراسان کی جانب جاوی جب ہو جای نہ کور دار سلطنت ہرات
 کے نزدیک پہنچا ایک قاصد پاس ملک فخرالدین کی پہنچ کر یہ پیغام دیا کہ اگر میرے پاس
 کے قتل ہوئی میں تو بھی شریک تھا تو مجکو اطلاع کر دالانہ باشندگان ہرات کو لکھ کر یہ
 بھیجے کہ میری باپ کی قانون کو میرے سپرد کر دین ملک نہ کورنی در جواب اسکی
 یہ لکھا کہ تمہارے باپ کو محمد سام نے قتل کر دیا اور مجکو خدا کی قسم ہی میں اس امر میں
 ہرگز شریک نہ تھا بدون حکم و اجازت میری کے اوسنے قتل کیا ہی اور اسکو کوئی پکار کر
 تمہارے حوالہ ہی نہیں کر سکتا کیونکہ دہر بار بہادر اس کے پاس ہر وقت جان دینی کے
 واسطی مستعد رہتی میں یہ خبر ہو جای ابن دانشمند فی سنکر ارادہ لڑائی اور جنگ کا دلیں لکھ
 غرہ شبان سنہ ہجری میں نوامی ہرات پر ڈیرا کی شہر کا محاصرہ کیا اسی اثنا میں
 ملک فخرالدین درمیان قلعہ پہنچنے کے فوت ہو گیا اور بعد محاصرہ شدید کی جب شہر کی آگیا
 بسبب محاصرہ کی تنگ آگئے اور قحط پڑ گیا اور ہو جای بے بسبب بہت قیام اور مدت
 گذر جانے کے تنگ آ گیا تھا اسواسطی جانبین میں صلح ہو گئی محمد سام فی شہر ہرات ہو جائے
 کے سپرد کر کی بحیثیت در سو جوانوں کے قلعہ اختیار الدین میں قیام کیا دوسرے روز
 سواروں کی ملازمت ہو جای میں حاضر ہو کر اتفاقات اور نوازش سی محقق ہوا
 تیرہ روز تک جانبین کے آدمی آتے جاتی رہی بعد اس عرصہ کی میر سیاد دل جو کہ امیر الامراء
 خراسان کا تھا یا پھر اسوار نیک سواد ہرات میں آ پڑا اور ایک ایچی محمد سام کے پاس

بیان حکومت ملک غیاث الدین کا

پاس ہیچک یہ پیغام بھیجا کہ بی خوف اور بی دوسواس تم میری پاس چلی آؤ جو بجای کو ہم تم ۶۹
دو نو ملکر یہاں سی لگا لہ بن تاکہ تم پہراپنی ملک میں حکومت بہت ظلال کرو محمد سام تی دقت
نے دلاوران غور کو ہمسراہ لیکر اوسکی خدمت میں حاضر ہوئی میں بہت جلدی کی اور یہ سمجھا
کہ یہہ فریب ہی چانچہ اوسنی ملک مذکور کو پکا کر جو بجای کے سپرد کیا اور کہا کہ سلطان
اوجایتو شاہ کا حکم یہ ہی کہ اپنی باپ کی فاقون کو مار کر ہرات سی آگے جاؤ جو بجای نے
بوجہ حکم بادشاہ کی تعمیل کر کی امیر سیاول کو دارسلطنت ہرات میں چوڑ کر اودن مقیدین کو
قتل کر کی آگے کی راہ لے ملک فخر الدین شہہ ہجری میں مقتول ہوا اور حکومت اوس
شہہ کی اوسکا بہائی غیاث الدین کرنے لگا

بیان حکومت غیاث الدین بن ملک شمس الدین کہیں کا

واضح ہو کہ درمیان شہہ ہجری کی ملک غیاث الدین بہائی ملک فخر الدین کا سبب منظور
نظر ہوئی اوجایتو سلطان کے حاکم ہرات — اور استرار — اور فراہ — اور غور
اور گر جستان کا ہوا اوسنے دارسلطنت ہرات میں اگر رعیت کی حال کو بہت نظر انصاف
اور عدالت سی دیکھا لیکن امار ہرات کو اوسکا حاکم ہونا چونکہ بہت گران گذر اتھا اوسا علی لون
لوگون نے بادشاہ کی خدمت میں عرضیاں اس مضمون کی بھیجیں کہ غیاث الدین آپسی باغی
اور طاعنی ہو گیا ہی چانچہ اوجایتو سلطان نے ملک غیاث الدین کو طلب کر کی کے برس
اپنی لشکر سی حضرت نئی آفر کار درمیان شہہ ہجری کی رخصت لیکر ہرات میں آیا اور
شہر بیت محمدی کی پہلے نے اور تعمیر مکانات غیر مثل مسجد اور سرائی وغیرہ کی کوشش کے
اور درمیان شہہ ہجری کے قلو زمرہ باختر کو فتح کیا اونہیں ایام قلو کو نہ کوہی اپنی
مخت تصرّف میں لایا اور درمیان شہہ ہجری کے در سورد بہادر اپنے ہمراہ لیکر واپس
جج کمنیہ اللہ اور زیارت مدینہ منورہ کی گیا اور درمیان شہہ ہجری کے — امیر جو بان

بیان حکومت ملک حافظ کا

۷۰ سلطان ابوسعید بہادر خان سی رودردان ہو کر ملک نغیاث الدین کے پاس بہاگ آیا تھا اور سکی پیچی ہی ایک فرمان بادشاہ کا درباب پکڑنے میر جو بان کی ہرات میں آیا ملک مذکور نے قواعد عہد و بیہان کے طاق نسیان پر رکبہ کر جو بان کو قتل کیا اور بموجب اس کے وصیت کی ایک اونٹنی اس کے جو زیادہ تھی کیونکہ وہ چہ اونٹنی ایک ماہہ میں رکھا تھا اور سین کی ایک اونٹنی کاٹ کی سلطان ابوسعید بہادر خان کے پاس بھیج دی اور درمیان ۷۲۸ ہجری کے ملک نغیاث الدین سلطان ابوسعید بہادر خان کی خدمت میں حاضر ہوا بسبب استیلا پانے مساتہ نذادنت امیر جو بان کی جو اون ایام میں بہت محبوبہ مرغوبہ اور چاہی ہوئی بادشاہ کے تھی کچھ التفات بادشاہ کے اپنی حال پر نہ پاسے کیونکہ وہ اپنی باپ کی ماری جانی سی اوسی بہت ناراض تھے جب دارالسلطنت ہرات میں پہر کر آیا ۷۲۹ ہجری میں فوت ہوا ملک نغیاث الدین نے اپنی ایام دولت میں ایک جامع مسجد جو ہرات میں خواب اور ویران بڑی تھی پہر نئی سرسی اوسکی تعمیر کی تھی اسلے اوسجا سے تبرک میں سلطان نغیاث الدین نے محمد بن سام کے پہلو کی پاس اپنی قبر کی جابی پاسے

بیان حکومت شمس الدین بن ملک نغیاث الدین کا

ملک شمس الدین بجائے اپنی والد کی حاکم ہرات کا ہوا چونکہ وہ اکثر اوقات شراب خواری اور محبوبان بازار کی سعی رغبت رکھتا تھا اسلے اوسنی اپنی عمر زندگانی سی بر خورداری نہ پایا اور اسلے جلوس کی تاریخ خلد ملکہ تھی مگر افسوس کہ ملک اسکا بعد و ماہ جلوس کے جباراً دو مہینی سلطنت کر کے ۷۲۹ ہجری میں فوت ہوا

بیان حکومت ملک حافظ بن ملک نغیاث الدین کا

بعد فوت ہونی شمس الدین کی اسکا بہائی ملک فطر بن ملک نغیاث الدین قائم مقام ہوا

بیان حکومت معزالدین حسین کا

مقام ہوا مگر اسکے زمانہ میں غوریوں نے اسکی سلطنت بھجھ چکے تھی لہذا پایا تھا اسلئے موافق ۷۱
اپنی رای کی وہ لوگ حکومت کرتے تھے اور اسکو درمیان ۳۲۲ ہجری کی قتل کیا

بیان حکومت معزالدین حسین بن ملک نیاث الدین کا

بعد ماری جانی اپنی بہائی کی باتفاق امراء غور کی سریر جہان بانی پر بیٹھا اور حسن تدبیری
سب چوٹی اور بڑوں کو مطیع و منقاد بنا کر لیا اور رعایا کی حال پر نظر انصاف و عدل
ادسنے توجہ کر کے ظلم کبھی موقوف کر دیا بد وفات پانی سلطان ابو سعید خدا بندہ کے
اسکی دولت اور اقبال نے ترقی پائی چنانچہ خطیبہ بھی اسکے نام کا پڑھا گیا اور اسکے
اسکی لقب کا جاری ہوا اوایل ۳۳۲ھ میں امیر وجیہ الدین مسعود سرباری باتفاق
شیخ حسن عزیزی کی قصد دار سلطنت ہرات کا کر کے آیا تھا ملک حسین مذکور بھی اسکی
مقابلہ کے واسطی نکلا جانین کا مقابلہ ہرات سی و دفر سنخ پر ہوا پہلے شکست غوریوں
کو ہوئی اسی اثنا میں ایک سرباری فی امیر وجیہ الدین مسعود کی اشارہ کی موجب شیخ
حسن کو قتل کیا پادہ ملک حسین فی دوسری دفعہ حملت کیا وجیہ الدین مسعود اسکی
حملہ کی طاقت نہ پا کر ہلاک نکلا اسکے بہاگنی ہی کو کب عظمت اور شوکت ملک حسین
کا ذرہ غرور شرف پر چمکا ایک فاضل اس واقعہ کے بیان میں کہتا ہے
گر خسرو کرت بردیران نزد سے وز تیغ یلے گردن شیران نزد سے
از بیم سنان سرباران تا حشر یک ترک دگر خمیہ بایران نزد سے
بعد اس فتح کی معزالدین فی چند بار لشکر کشی کی اور س دلایت میں کر کے بہت لوٹ
اور تاراج اور غارت کی امداد ارادات اور یردنی اس سب سے تلک ہو کر ملک حسین
کا تہوڑا حال ظلم اور زیادتی کا امیر قزغن کے روبرو پیش کیا پھر شخص اون لایم
امیر الامراء السوس چغائی خان کا تھا — درمیان ۳۵۲ھ ہجری سے امیر قزغن

بیان حکومت ملک مغرال دین حسین کا

۷۲ متیس ہزار مرد و صف شکن اپنی سہراہ لیکر متوجہ دارالسلطنت ہرات کا ہوا۔ اس جانب ملک حسین نے بعد مشورت ارباب جنگ کی ایک گانوبوی مرغ سی النک کوستان تک ایک دیوار کھنچوائے اور اوس مقام پر چار نہار سوار اور پندرہ نہار پیادے لیکر مستعد حرب ہو کر مقیم ہوا میر قزغن درہ باستان کی راہ سی جنگل میں آکر گھا ڈرگاہ میں پڑا جانیں کا مقابلہ اوس میدان میں ہوا لڑائی ایسی بہاری ہوئی کہ سبب غبار مگر جنگ کی آسمان نہ دکھائی دیتا تھا اور زمین سبب بہنی خون مقتولوں کی بزرنگ لعل بدخشان ہو گئی انجام کار یہ ہوا کہ غوریوں نے شکست کھائی درمیان اوس دیوار کی آچھی اور دوسری دفنہ ایسی مستعد ہو کر مقابلہ پر آئی کہ ترکوں کو شہر میں گہنی ندیا سے بدین گونہ جل روز پیکار بودہ زمین زخون دھواتا رہودہ بعد ازان جانبین کے قاصد ایک دوسری طرف آئی گئی طرفین کے صلح اس طور پر پھیرے کہ میر قزغن مادرانہر کو مرحبت کر جاوے دوسری سال ملک نہ کورامیر قزغن کے ملازمت میں حاضر ہو گیا اس پر عہدہ دیماں جانبین سی جب ہو گئی اوس وقت ملک حسین نے نبرکات لایقہ امیر قزغن کے پاس بھیجی اور امیر مذکور نے مادرانہر کو مرحبت کی بعد اس واقعہ کی شان دشوکت ملک مذکور کی کم ہو گئی غوریوں نے اس ملک پر استیلا پاکر یہ ارادہ کیا کہ ملک حسین کو پکڑاوے کہ بہائی باقرتخت پشاور جب راز ملک پر کھل کیا فرصت پاکر پہاڑ پر بھاگ گیا اور بوجہ وعدہ کی امیر قزغن کے پاس درمیان ششہ سات سو تیرہ ہجری کے جانب مادرانہر کے گیا بعد پیچھے کے مشمول نظر شفقت اور رحمت امیر مذکور کا ہوا۔ ہر چند کہ بعض امدار نے جو کدہ ملک حسین کا دین رکھتی تھے امیر قزغن کو ملک حسین مذکور کے پکڑنے اور قتل کرنی پر برہنہ کیا لیکن اوسنی نہ مانا اوس وقت دن امدار نے یہ تجویز کی کہ بوقت فرصت ملک حسین کو ہم لوگ قتل کریں امیر قزغن نے ہم حال دن امدار کا اور دلتی بدعتی سب ملک حسین سی ہلکر اطلاع کر دی اور کہا کہ جبطرح نبی تم ہرات کی جانب چلے جاؤ اوسی شب کو ملک حسین

بیان حکومت ملک نغیاث الدین ببر علی کا

ملک حسین اسپ تازی پر سوار ہو کر ہرات میں داخل ہوا اور بی دغدغہ قلعہ میں جا کر حکومت کرنے لگا اور جاتی ہی اپنی بہائی بکسر کو پکڑ کر ایک قلعہ میں جس کی قصہ دوسری دفعہ پہر ملک حسین نے بند و بست اور انتظام جیسا چاہی قسار و اتقی اپنا کر لیا — اور در میان ۵۹۰ ہجری میں امیر سلیمش بیگ بن عبد اللہ — اور امیر محمد خواجہ ایزدی و نو متفق ہو کر بقصد جنگ ملک حسین پر چڑھائی کر آئی ملک مذکور ہی سپاہ جمع کر کے دشمنوں کی استقبال کی واسطی باہر آیا ذرہ باحرزان کی جنگل میں دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا جب یمینہ اور میرہ لشکر مخالفین کا ارستہ ہو چکا اور سوقت امیر سلیمش بیگ اور امیر خواجہ سرکہ جنگ میں متوارین ہاتھ میں لیکہ بایں خیال آئی کہ جب تک ملک حسین کو قتل نہ کریں اس سہی نہ پھرین جب در میان قلعہ سپاہ بادشاہ ہرات کی آہنچی اور سوقت کجب تقدیر آسمانی دو تیرا دن و دنو امیرون کی ایسی آکر لگی کہ گھوڑے کی زین پر سی زمین میں اڑ پڑے اور کوئی لشکر جابین کا ہانک نہ ہوا سہ نہ خاک کی بخون کس آغشته شد سہ نہ یک مور در زیر پا گشته شد سہ ایک شاعر اس واقعہ کی تاریخ میں کہتا ہی سہ زہجرت ہفصد و پنجاہ و نہ بود سہ ربیع الاول از ماہ محبتہ میں کہ شد روز دوشنبہ نیم ماہ سلیمش با محمد خواجہ گشته سہ اور ملک حسین مغر الدین در میان ۱۰۰۰ سات سوا کہتر ہجری کے مرض صوب میں گرفتار ہو کر فوت ہوا ملک نغیاث الدین ببر علی جو اسکا بیڑا بیار ا بیٹا تہا دلی عہد سکا تہا وہ اسکی جانی قائم مقام ہوا ملک حسین شیریں ماہ ذیقعدہ ۱۰۰۰ ہجری میں فوت ہوا جامع مسجد ہرات کی گنبد میں اپنی باپ کی پہلو میں مدفون ہوا سہ تو گفتی کہ ارشاد والا تہا د سہ خود از ماور و ہر ہر گز نہ زود ہوا

بیان حکومت ملک نغیاث الدین ببر علی کا

وہ بعد فوت ہوئی اپنی باپ ملک حسین کی حاکم ہرات کا ہوا اور سنی اپنی ایام حکومت میں

بیان اولاد وراثت بن نوح عکا اور نکلنا چنگیز خان کا

۷۴ تین دفعہ لشکر کشی نیشاپور پر جو کہ تحت حکومت خواجه علی موسیٰ سرداری کی تھی اور ہر دفعہ بے نیل مقصد مراجعت کر آیا تھا چوتھی دفعہ وہ شہر فتح کیا اور حکومت دہان کی امیر اسکندر شیخی کو سپرد کر کی دار السلطنت ہرات کو مراجعت کی اور درمیان ۸۵۰ سات سو اٹھتر ہجری کے ایک ایلمی صاحب قرآن سیستان امیر تیمور گورکان کا ہرات میں آیا اوسنی اپنی بادشاہ کی طرف سے نجان محبت انگیز اور کلمات مودت پسز ملک نیات الدین کو سنائے — نیات الدین مذکور نے ہی اخلاص اور انقیاد جتایا اور ایک لڑکی محمدات سراپردہ سلطنت سی اپنے بیٹی کے نسبت چاہی امیر تیمور نے اوسکی اتناس قبول کی چنانچہ سماء سوخ قلی آغا بیٹی شیرین بیگ آغا کی نسبت بادشاہ ہادی سی کردی اور پیر محمد نے سرقد کو جا کر بعد چند روز کی سبب اس کے کہ منظور نظر حضرت امیر تیمور کا تہار حضرت پائے مراجعت کر کی جب آیا اوس وقت حضرت صاحب قرآن نے سوخ قلی آغا کو محل تمام اور حشمت تمام کے ہمراہ ایک جامعہ امداد عظام کے پیچھی بادشاہ ہادی کی روانہ کے ملک نیات الدین بیر علی کی سبب اوسکی زیادہ ترقی پائی بعد چند روز کے ادن امراء اور سردار ادن کو جنکو امیر تیمور نے اوس لڑکی کی ساتھ بھیجتی خوشدل اور مسرور کر کے روانہ کئے — انشاء اللہ تعالیٰ اب سب حال ملک نیات الدین بیر علی کا اور اوس کے اولاد کا درمیان ذکر صاحب قرآن امیر تیمور کے گردن لگا فقط

فصل

اس فصل میں ذکر اولاد وراثت بن نوح عکا اور

نکلنا چنگیز خان کا اور سلطنت کرنی اوسکی

اولاد کی اطراف و اقطار میں بیان کیجاتی ہی

مغربان تاریخ اور دانندگان حال سلاطین و خاندانوں میں بیان کرتے ہیں کہ جب کشتی

بیان اولاد یافت بن نوح عکا اور نکلتا چکنیر خان کا

کشتی حضرت نوح عکا پہاڑ جودی پر آکر ٹہری اور ہن بن پہر کر آباد ہوئی اور وقت حضرت ۷۵

نوح ۳۲۱ اپنی بڑے فرزند لئق کو جسکو یافت کہتی ہیں اور بموجب ردایت صحیح کے وہ یہی
 پیغمبر مسل تھا ملک ترکمان کا سپرد کیا اور اسم اعظم اوسکو بتلادیا بلکہ اسم اعظم ایک
 پتھر پر کھود کر یافت کو دیا یافت مذکور اوس پتھر کی برکت سے جب چاہتا مینہ برسوا
 لیتا چاہے پتھر آجکے زمانہ تک ترکو مین موجود ہی جو باعث مینہ کے برسی کا حالت قحط
 مین ہوتا ہی اوس پتھر کو ترک لوگ سنگ بدہ جدہ تاش کہتے ہیں یہ نام اوس پتھر کا
 مشہور ہی المختصر یافت مذکور مثل صحرائیون کی دلایت مشرقیہ مین جاکر ہوا اور اچھی
 خصایل و رسوم استعمال مین لاتا رہا یہاں تک کہ اوسکی اجل آئی بقضائے الہی فوت ہوا
 اوسکے گیارہ فرزند تھے اوسکے نام یہ ہیں — ترک — خدر — سقلاب — رش
 — منج — چین — کمارشی اسکو کمال بھی کہتی ہیں — بارش — حلج — غر —
 سدان — بعد وفات یافت کی اوسکا بیٹا ترک بن یافت قایم مقام اور جاشین
 اپنی باپ کا ہوا ترکون نے اوسکا خطاب یافت اعلان رکھا تھا یہی شخص دیار مشرق کا
 اول بادشاہ ہوا یہی بطرح کہ کیو مرث اول بادشاہ فارس کا دنیا مین ہوا اسی طرح پر
 یہ دیار مشرق کا اول ہی اول بادشاہ شمار کیا گیا اسی شخص نے رسین خاندان خانی
 کے اور آئین جہان بینی کی ایجاد کئے اور دوسو چالیس برس وہ زندہ رہا اوسکے پانچ بیٹے
 تھے جنکے یہ نام ہیں — ائجنہ — نوٹک — چکل — پرستار ایلان — بعد وفات
 یافت اعلان کے اوسکے بیٹے ائجنہ نے سلطنت کی جب ائجنہ ہی فوت ہوا اوسکا جاشین
 اوسکا بیٹا دیب باقوی خان ہوا بعد اوسکے وفات کی اوسکا بیٹا کیو خان تحت سلطنت پر
 بیٹھا اسنی اپنی آخر عمر مین ائجنہ خان کو اپنا ولیہ کر دیا تھا بعد اوسکی وفات کی ائجنہ خان
 تحت نشین ہوا جب ائجنہ خان تحت نشین ہوا اوسنے رسین عدل اور انصاف کی زندہ
 کین اوسکی ایام سلطنت مین ترکون کو جب بہت عیش عشرت نصیب ہوا تو وہ لوگ

بیان حکومت قراخان کا

۷۶ مغور ہو گئی اور انہوں نے کفر اور ضلالت کی راہ اختیار کر لی کہتی ہیں کہ انجہ خان کے دو بیٹے
 دو سکی بیگم سسی ایک دفعہ ہی پیدا ہوئی تھیں دونوں لڑکوں میں سسی ایک کا نام تاتار رکھا —
 دوسری کا سنول — بعد وفات انجہ خان کی وہ دونوں لڑکیاں اپنی دلاہیت میں حکومت
 کرنی لگی بلکہ تاتار کے آئندہ نسل پرستی جنکی یہ نام ہیں — تاتار خان — بوقا خان — بلجہ خان
 — آتسیر خان — اردو خان — باید خان — سورج خان — ایل خان —
 اور سنول کی اولاد سسی تو نذر گزری جبکہ عامل مفضل لکھتا ہوں اولیٰ سنول خان یہ شخص
 جب تخت پر بیٹھا اوسنی مراسم عدل اور انصاف کی قائم کیں اور چار بیٹی اوسنی جوئی
 جنکی یہ نام ہیں — قراخان — اور خان — کرخان — اور خان

بیان حکومت حال قراخان کا

بعد وفات سنول خان کی اوسکا بیٹا قراخان تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنی اپنی رہنی کے جائے
 مقام تزار قم میں جبکہ اوزاق بھی کہتی ہیں اور وہ درمیان دو بیارٹون کے واقع ہی اختیار کی
 نہ انکی عنایت سسی ایک فرزند دہندہ قراخان کے چاند کیسی صورت نہایت حسین اور نیک سیرت
 پیدا ہوا حسن اوسکا ایسا تھا کہ جس خوش ہر کہ گدی لگنے پہ شادی خوار در چشم
 نہ وہ نہ کہتی ہیں کہ یہ لڑکا جب پیدا ہوا اوسنی تین رات اور تین دن تک اپنی والدہ کا
 رودہ نہ پایا اور ہر شب کو اوسکی والدہ خواب میں یہ دیکھا کرتی کہ یہ لڑکا محسوس یہ کہتا ہی
 کہ اسے مادر مہربان اگر تو خدا پر ایمان نہ لادی گی تو میں تیرا دودہ ہرگز نہ پون گا مگر وہ موت
 بسبب خوف اپنی خاوندہ قراخان کی ایمان نہ لاسکتی تھی جب محبت مادی نے جوش زنی
 کی اور دیکھا کہ بون اس ترکیب کی چارہ نہیں چھی چھی راہ خدا پر مشغول ہوئی اور خاوندہ سسی
 خیفہ ایمان لائی اوسوقت اس لڑکی نے اوسکی چھاتیان دہندہ میں لیں — اون ایام
 میں ایک رسم منلون میں یہ تھی کہ جب تک ایک برس کا لڑکا نہ ہو لیتا نام اوسکا نہ کہتی جب ایک

بیان حکومت قراخان کا

ایک برس اس ٹرکی کی ولادت پر گزر چکا اور سوقت اوسکی باپ قراخان فی ایک ۷۷ مجلس عام آراستہ کر کے سب اشرافوں اور ایمان سلطنت کو برسبیل مشورہ جمع کر کے یہ چاہا کہ اس ٹرکی کا کیا نام رکھوں کیونکہ اب ایک برس کا ہو چکا ہے۔ رٹ کے فی فی الحال زربا فصیح مقال یہ کہا کہ میرا نام اغور ہی حاضرین مجلس یہ گفتگو اوس ایک برس کی بچے کی سنکر بہت متعجب ہوئی اس واسطی سبھی وہی نام جو اوس رٹ کے فی آپ بتلایا تھا رکھا اغور خان اوسکو کہنی لگی جب وہ لڑکا حد بلوغت کو پہنچا اور بالغ ہو گیا اوسوقت قراخان نے اپنی بہائی کر خان کے بیٹی سسی اوسکا نکاح کر دیا چونکہ وہ لڑکی مثل اپنی ماں باپ کی کافر تھی نور ایمان سسی اوسکا دل ریشہ نہ تھا اس واسطی اغور خان نے کبھی اوسکی طرف آنکھ نہ بھی اڑھایا کرتا دیکھا۔ قراخان نے جب یہ دیکھا اوسنی ایک اور لڑکی بنی اور خان کی بیٹی سسی جو لوسکا دوسرا بیٹی تھا اپنی بیٹی سسی سنوب کر دی چونکہ یہ لڑکی بھی کافر تھی اسلئے اوسی ہی متوجہ ہو کر کبھی نہ بولا اس امر سسی اوسکا باپ ہی نہایت حیران تھا اسی اشار میں ایک روز اغور خان سکار کھیل کر مہجبت کر دی ہوئی آتا تھا راہ میں اپنی بیٹی اور خان کی گھر گیا اوسکے بیٹی کو دیکھ کر اوس لڑکی سسی یہ کہا کہ اگر تو ایمان وحدت خدا سبحانہ و تعالیٰ پر لاؤں تو میں تجھ سے اپنا نکاح کر لوں اور جان سسی زیادہ محکومت رکھوں اوس لڑکی نے کہا کہ مجھ کو تمہاری اطاعت اور فرمان برداری سب طرح سسی منظور ہے بعد اجازت اپنی والدہ کی اغور خان نے اوسکو حرم سرا میں بلوایا اور نکاح ہو گیا اودن دونوں بڑی محبت اور الفت ہو گئی اس محبت کو اور بلیکون نے دیکھ کر رشک سمجھا کہ اوس لڑکی سسی پر چاہا کہ تجھ سے زیادہ محبت کر لیا کیا باعث ہی اوسنے بیان کیا کہ میں وحدت خدا پر ایمان لائے ہوں اس واسطی میرا خداوند مجھ کو زیادہ پیار کرتا ہے تم کافر ہو محکوم اس واسطی مجھ سے نہیں لگتا اس واسطی سبب حد کی حد بلیکون نے بادشاہ کو اس امر کی اطلاع دی اور کہا کہ اغور خان کسی اور خدا پرست تھا رہی تون کی ایمان

بیان حکومت کورخان کا

۷۸ لایا ہی قراخان یہ بات سنتی ہی بیٹی کی قتل کرنی کی واسطی لشکر لیکر ادسکی شکار گاہ پر جا چڑھا وہ شکار کھیلتا پھر ہاتھ ادسکی بیوی مومضنی جو خدہ پر ایان لای تھی اور بہت ادسکی پیار تھی ایک آدمی کی زبانی بہت جلد انورخان کو خبر کر بھیجی کہ تمہاری والد نے تمہاری مار ڈالنی کا قصد کر کے تمہارے اوپر چڑھائی کی ہی انورخان ہی سو اپنی مردمان شکار یون کی باپ سی ہڑ گیا وذنون کا مقابلہ سخت ہوا سے دو لشکر چان درسم آمینتہ کہ از آہن تش فرد رختہ اس لرڈی مین قراخان مارا گیا تمام اعیان دولت اور امراء سلطنت فی متفق ہو کر انورخان کو تخت پر بٹھلایا

بیان حکومت انورخان کا

جب انورخان تخت سلطنت پر متمکن ہوا دسے تہتر برسکی عرصہ میں تمام ولایت ترکستان سرحد بخارا گت مسخ اور مفتوح کیا ایک روایت میں یہ بھی کہ دریا ریچون سی عبور کر کے بعض ملک ایران کی بھی دسے اپنی حکومت میں ملائی تھی ادسکے چہ بیٹے تھی جنکے بیٹہ میں — کورخان — اسیخان — ملدزخان — کرکخان — ماقخان — شکرخان — ایکوزان رطکون نی شکار گاہ میں ایک کمان زرین اور تین تیر پڑی ہوئی پاکراچی باپ کے پاس اٹھا کر لائے انورخان نے کمان سبسی بڑی بیٹی کو دیدے اور قیون تیر سبسی چوٹی بیٹی کو دے اسواسطی جواد لاد اس بڑے فرزند سی پیدا ہوئے ادسکا نام بوزدق رکھا گیا — اور جوٹے لڑکے سی جواد لاد پیدا ہوئے ادسکو اد جوق کہی لگی مخلون میں بوزدقی خاندان پر ہے کیونکہ کمان کو ادنون نے تشبیہ بادشاہت سی دی ہے جوادخی جد کو ملی تھی — اور تیر کو مشابہت اپچی سی دی گئے حاصل کلام جب انورخان مر گیا بڑا بیٹا ادسکا کورخان بجائے اپنی باپ کی تخت نشین ہوا

بیان حکومت کورخان کا

بیان حکومت منگلی خان کا

کور خان بعد وفات اپنی والدہ انور خان کے تخت حکومت پر بیٹھا اسنے شتر برس تک ۷۹

حکومت کی بیان حکومت امی خان کا

اسے خان بعد وفات اپنی بہائی کور خان کے تخت سلطنت پر بیٹھا اور ابھی وہ فوت ہوا تھا کہ اوسکا شایز خان اوسکا جانشین ہو گیا

بیان حکومت یدز خان کا

یدز خان اپنی باپ کی قائم مقام اوسکی عین حالت حیات میں ہوا جب وہ مر گیا اوسوقت اوسکا بیٹا منگلی خان بادشاہ ہوا

بیان حکومت منگلی خان کا

منگلی خان بعد وفات اپنی باپ یدز خان کی تخت پر بیٹھا اور وقت وفات شکر خان کو اپنا ولی عہد کر لیا تھا منگلی خان نے ایک سو دو برس بادشاہت کی اور حالت ضعیفی میں وہ منصب اپنی بیٹی ایمن کی سپرد کیا۔ ایمن کی زمانہ میں تور بن فریدون نے جسی سلطنت دیا راوار النہر کی متعلق تھی باتفاق سوخ خان کے جو کہ پچھلا بادشاہ بلوک تیار کا تھا قصد ایمن کی استیصال کا دین مصمم کر کی جڑہ آیا خدا تعالیٰ کی شان سنی خبر غلبہ پا کر اکثر مخلوق کو قتل کیا بلکہ سواری قبان ابن ایمن کے اور اوسکی ماموں کی بیٹی نکو جان کے اور در لڑکیاں جو اونکی بہنیں تھیں کسیکو قوم مثل سسی زندہ نہ چھوڑا یہ چار شخص ہی اس پر بھی تھے کہ اونہوں نے مرد دینیں اپنی تین چھپا کر تمام روز میدان جنگ میں مثل مردوں کے بیچ جس حرکت ڈالے رکھا رات کو گھوڑوں پر سوار ہو کر تمام شب پہاگی صبح کے وقت ایک ایسی پہاڑ کے نیچے پہنچے جہاں بڑا سلسلہ پہاڑوں کا ملا ہوا تھا اور آنے جانے کا راہ نہ

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

۸۰ ہر ایک کو معلوم تھا ان چاروں نفرون نے شہقت تمام ایک ٹیلہ پر چڑھ کر اکرام کیا وہاں ایک مرغزار بہت سبز اور مقام خوش پاکر اقامت اختیار کی غرضیکہ اوسجای پہاڑ پر رہنا اور بسنا شروع کیا یہاں تک کہ اون دونوں سی پچی پیدا ہوئے اور بہت قیلی تھوڑی عرصین اونکی اولاد کی پھیل گئی جو اولاد قیان بن ایمان سی پیدا ہوئی اوس قبیلہ کا نام قیات رکھا گیا اور حوکنور خان سی پیدا ہوئی اوکنو دریکن کہنی لگی — اور اوس پہاڑ کا نام جہان پرستی تھی کہ نہ نوٹ رکھا گیا المختصر جبکہ قوم دریکن کی بہت پھیل گئی اور گنجایش اونکی رہنی کی اوس پہاڑ میں نہ رہی اوسوقت وہ لوگ اوس پہاڑ سی اوتر کر منلون کے شہر دن میں گئے لون لوگوں سی جو ناحی اوسکے ملک پر منحرف ہو گئی تھی رڑی کر کے اپنا ملک پہنچ کر فتح کیا اور شاہ منلون کا یولد زین سنگلی خواجہ بن تھوڑا شش جو کہ نسل قیان سی تھا مقبرہ اوس یولد وز خان کے ایک بیٹا تھا اوسکا نام جنبہ ہے اوس چوبیس ایک اڑکی حور خصلت پری تمثال پیدا ہوئی اوسکا نام الانقوہ رکھا گیا سے نہ دختر آخری از برج شاہی — گرامی گوہری از شاہی

بیان حکومت الانقوہ عورت کا

یہ عقیقہ خاتون الانقوہ ابتداً حال میں اپنی چچا کی بیٹی کی نکاح میں تھی اوسکے خاوند کا نام ردیون بیان تھا یہ شخص ادن ایام میں حاکم منلون کا تھا اوسکی نشت سی اور اس عورت کی بیٹ سی دو بیٹی پیدا ہوئے ایک نام ملکہ سی — دوسری کا کجہ سی تھا — جب ردیون بیان مر گیا الانقوہ بجائے اپنی خاوند کی سردار ہوئی اور اپنی بیٹوں کی پرورش میں مصروف رہنی لگی اسی اثنا میں ایک روز وہ عورت پہلی استراحت پر پڑی ہوئی سوتی تھی کہ دفعہ خانہ تاریک اوسکا اسطرح پر روشن ہو گیا جسطرح اچھی روشنی کی چمک جوتی ہے وہ یہ حال دیکھ کر متحیر ہوئی کہ ناگاہ وہ روشنی اوسکی حلق میں اوتر گئی اوس روشنی کے اوترتی ہی حل نمودار ہوا اس مقام پر خلاصہ الاخبار یہ شوق لکھتا ہے کہ حکایات مریم اگر شنوی — بالانقوہ پنچان

بیان حکومت بوقا خان کا

ہیچا ن کبڑی ۛ جب لوگون کو اس ملکہ کی حل کی خبر ہوئی صفت ثابت ہوا کہ اوسنی زنا ۛۛ
 کروا یا ہی سنی طنی اور تثنی اور تثنیٰ ان سخت ملکہ سی کہی اور کہا کہ سکو یقین کامل ہوا کہ آپ نے
 زنا کروایا ہی ملکہ نے اپنی بریت اور عفت کی باب میں بہت فہائش کی جب کہ سکو یقین او
 پاک ہو گیا ہوا اس وقت ملکہ نے کہا کہ اجلی شب تم میرے مکان میں رہو چشم خود ملاحظہ
 کرو اگر میں سچی ہوں تو منگودہ نور معلوم ہوگا اور خدا مجھ کو سچی کرے گا سکو یہ بہت پسند آیا
 چنانچہ اشرف اور اعیان اوس سرزمین کے رات کو ملکہ کی پاس ہی اور ہونی بختیم
 دیکھا کہ ایک لپٹ نور کی آسمان سی اور تر کہ ملکہ کی خیمہ میں جاتی ہی اور پیر ایک شعلہ وہاں
 سی نکلے آسمان کو چلا جاتا ہی سنی امتا صدا کی تمام بگو یوں کی زبان بند ہوئی
 اس وقت سکو یقین ہوا کہ ملکہ روح قدس سی حاملہ پائی گئی — کہتی ہیں کہ ملکہ الانقواہ کی
 پیٹ سی سبب برکت اوس نور کی تین بچی پیدا ہوئے — ایک لڑکے کا نام بوقون
 تبقی رکھا گیا قوم قبعتن اسی بچہ سی پیدا ہوئی ہی — دوسری بچی کا نام بوسین
 ساجی رکھا گیا قوم ساجیون کی اوسکی طرف منسوب ہی — تیسری بچی کا نام بوزنجرقان
 رکھا گیا تمام خان ترکستان کی اس بوزنجر کی نسل سی میں اور نوسل ہی کہتی ہیں

بیان حکومت بوزنجرقان کا

جب بوزنجرقان حد بلوغ کو پہنچا با اتفاق جمیع اعیان اور اشرف دلائی کی تحت سلطنت
 اوسنی جلوس کیا اوسکی وقت میں ابو مسلم موزی تھا — مدت دید تک وہ داد اور
 عدل کرتا رہا جب اوسنی وفات پائی بعد اسکے دو لڑکے اوسکی نسل سی رہے تہی
 ایک کا نام بوقا خان تھا اسکے آٹھویں پشت میں چنگیز خان اور قرچار نویاں
 — دوسرا لڑکا بوقیا خان تھا اوسی ایک بیٹا پیدا ہوا تھا جبکہ نام باچین تھا
 بیان حکومت بوقا خان کا

بیان حکومت قاید و خان کا

۸۲ بعد وفات اپنی والدہ کی بوتقا خان تخت سلطنت پر بیٹھا اور سنی وقت وفات اپنی بیٹے
دو ترن کو ولی عہد اپنا کر دیا تھا

بیان حکومت دو تو متن خان کا

جب بجائی اپنی باپ کی تخت شاہی پر بیٹھا داد و عدل اور سنی خوب کیا اور سکی ایک بیوی
بہت بڑی عقل مند سی شور تھی اور سکونوں کہتی تھے اس عورت کی میٹھی سی نو بھائی پیدا
ہوئے بعد وفات دو تو متن کی وہ عورت اپنی بچوں کی پرورش اور سیاست ملک میں
مصدق ہوئی اسی اثنا میں قوم جلا پر نزدیک تورت منوں کے جاکر مقیم ہوئے اور
اپنی قوت زمین کندہ کر کے پیدا کرنی لگی اس قوم کی قیامت سی منوں مانع آئے قوم جلا پر
یہ بات ناگوار گذرے ایک روز وقت فرصت کا پا کر ادھون فی منوں کو قتل کیا اور اٹھ
ڑکے ہی اور سکی ماٹھ لے ایک بچہ نوان یعنی قاید و خان جو اس وقت مہان موجود نہ تھا
وہ ایک لڑکی کے خواہش کی واسطی اپنی چچا سمی چین کی پاس گیا تھا وہ بچہ رہا اور بچے
لو سکے آٹھون بھائی مواد سکے والدہ منوں کے دار فانی کو کوچ کر کے جب ماچین نے
یہ حرکت برسنی ایک پہلی قوم جلا پر کے پاس اور سننے پہچ کر خون کی خواہش گاری کی بزرگ
لوگ جو اس قوم میں تھے ادھون نے عذر کیا اور کہا کہ یہ قصہ بدن ہماری رائی کی وقس میں
آیا ہے اب معاف کیجی اور شتر آدمی جو منوں کی قتل میں شریک نہی قتل کئے گئے

بیان حکومت قاید و خان کا

قاید و خان سبب سی ماچین کے سردار ایل اوس کا ہوا اوسی تین بیٹے پیدا ہوئے
بسنور اور جرقہ لنگوم — اور جارچین — قوم سیموت نسل جارچین سی پیدا ہوئے
اور قبیلہ تانجوت جرقہ لنگوم کی اولاد سی ہی — جرقہ لنگوم کے ایک بیٹا تھا اور سکو

بیان حکومت نومنه خان کا

اوسکو سرود قد بہتی تہی سرود قد کی ایک بیٹا تھا اوسکو ہمیشہ کہتی تہی یہ ہمیشہ ایام جوانی میں ۸۳
اہل ختا کے پنجہ میں پنہن گیا اوسکو اتان خانی نے ایک دیوار میں جوادیا

بیان حکومت باسنغر خان کا

باسنغر خان بعد وفات اپنی والد کے مدت تک سلطنت کرتا رہا آخر عمر میں اپنے بیٹے
نومنه کو دیکھد اپنا بنا کر عالم بقا کو راہی ہوا

بیان حکومت نومنه خان کا

نومنه خان جب سیر سلطنت پر بیٹھا اوسوقت تہور اسلامک ترکستان کا ہی اوسنے
فتح کر کے مملکت موروثہ اپنی میں ملایا اوسکے دو جو روان تہن ایک کی پیٹھی
سات لڑکے پیدا ہوئے اور ایک سسی دولڑکے جوڑوان ایک ہی دفعہ پیدا ہوئے
یہ دولڑکی جو تو ام پیدا ہوئی تہی انین سسی ایک کا نام قیل تھا دوسری کا نام فاجولی
— ایک شب کونا فاجولی نے خواب میں دیکھا کہ تین ستارہ ایک پیچھی دوسری کی دامن
قبل سنی نکلا آسمان پر بلند ہوئے پھر غروب ہو گئے — چوتھی بار ایک ستارہ نہایت
چمکا ہوا اوسکے درمن کی نیچے سسی نکلا اوسنے اس طرح کی روشنی دنیا پر کی کہ تمام اطراف
را قطرہ میں اوسکے چمک پھیل گئی پھر اوس ستارہ میں سسی کے ستارہ اور نکلے ہر ایک اومین
سی ایک ایک دلایت پر روشن تھا بعد غروب ہونے اوس ستارہ کی اطراف جہاں
کی اوسے طرح پر روشن تھے یہ خواب دیکھ کر چونک پڑا ایک لفظ اوسکے تیر میں رہا
پھر آنکھ جھپک گئی اوسوقت ایک اور خواب یہ دیکھا کہ اوسکی کر بیان سسی سات
ستارے چکدار طالع ہوئی ایک پیچھی دوسری کی غروب باقی گئی آٹھویں دفعہ ایک
بہت تانبہ ستارہ نکلا اوسنے تمام اطراف جہاں پر اپنی روشنی ڈالی پھر اوسمین

بیان حکومت قیل خان کا

۸۴ سس کے ستارہ چوٹ کر پہلی ہر ایک ستارہ ایک ایک پر روشن تھا بعد غروب ہونے
اوس بڑے ستارہ کی اون چوٹی ستاروں کی اوسی طرح پر روشنی باقی تھی جیسی اومین
روشن تھے یہ خواب دیکھ کر فاجولی بیدار ہوا اور باپ کی خدمت میں آکر حاضر ہوا
حال خواب کا بیان کیا نومذہ خان نے فرمایا کہ بیٹا دوسری بہاری کو بھی اپنی بلاؤں جب
قیل خان حاضر ہوا اس وقت تبیر خواب کی بیان کی اور کہا کہ اس خواب کی تبیر یہ ہے
کہ قیل خان کی پشت سی تین بچی بادشاہوں کی پیراؤں کی اولاد سی ایک شخص ایسا بادشاہ
ہوگا کہ تمام ملک اور اکثر ملک دنیا کی اوسکے تابع ہوگی اور بہت ملک فتح کر کے اپنے
بیٹوں کو تقسیم کرے بعد اوسکے مرنے کی سلطنت اوسکی بیٹی کرتی رہی گی مدت تک اوسکی اولاد
سلطنت کرے گی — دوسری خواب کی تبیر یہ ہے کہ فاجولی کی نسل سی سات نسل سلطنت
کریں گے اور ایک شخص اہوین اوسکی پشت کا اکثر بلاد دنیا کی فتح کرے اور بہت ملک اپنی
قبضہ میں لادی گا — اور اوسکے اولاد ہر ایک ملک میں ایک ایک بچہ سلطنت حکومت
کرے گا جب نومذہ خان تبیر خواب کی کہہ چکا اس وقت دونو بہاری یعنی قیل خان — اور فاجولی
خان نے باہر آکر آپس میں عہد کیا اور قول و قرار سہا سہا کی ہوئے کہ نومذہ خان کی بعد قیل خان
بادشاہ ہو کر تخت نشین ہوا اور فاجولی سپہ سالار لشکر کا رہی اور یہی عہد و پیمان سلا بد نسل
باقی رہی اس واسطی ایک اقرار نامہ دونو بہاریوں نے لکھ کر ایک دوسری کو دیدیا

بیان حکومت قیل خان کا

قیل خان سبب اوسی عہد اور اقرار نامہ کے بعد نومذہ خان کی وفات پانچویں کی تخت خانی پر
جلو نما ہوا اوسکو ترکان النجیک کہتی ہیں اسکے چہ بیٹی تھی تین کے نام یہ ہیں — اوکین
یرفاق — قویہ خان — بزنان بہادر — اور تین بچوں کے نام معلوم نہیں ہوئے —
کہتی ہیں کہ اوکین یرفاق صاحب جمال اور خوبصورت تھا ایک روز تین تہنا جنگل میں گھومتا

بیان حکومت بیسوکا بہادر کا

گہو متا پھر تا تھا ایک جماعت تاتاریوں نے اوسکو کپڑا کر انان خان کی پاس بھیجا کہ اوسکی ۸۵
حوالہ کیا اتنا خان فی سبب عداوت دیرنیہ کی ایک دیوار میں کھڑا کر کی چوڑا دیا

بیان حکومت قولہ خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی قولہ خان ملک تحت تاج کا ہوا اوسنے لشکر جمع کر کی انان خان پر
اپنی بیوی کے خون کا قصاص لینی کے واسطی چڑھائی کی انجام اسکا یہ ہوا کہ انان خان
شکست کھا کر بہاگ اور اوسنی اوسکے ملک کو خوب لوٹا تمام ملک اوسکا غارت تاراج کر کی
مرحبت کر آیا

بیان حکومت برتان بھادر کا

بعد وفات قولہ خان کی اوسکا بہاوی برتان بہا در تحت نشین ہوا یہ شخص مردانگی اور قوت
اور شجاعت میں بے مثل تھا بعد وفات اپنی چچا قاجوہی کے سرداری لشکر کی اوسنے
اپنی بیٹی ایردچی کو سپرد کی اور خطاب اوسکا ایردچی برلاس رکھا سب برلاسی قوم کی
نسل سے پیدا ہوئے برتان بہادر کی اولاد بہت تھی مگر بیسوکا بہا در اون سب میں شجاع
اور دلاور تھا بعد وفات اپنی باپ کی وہ حاکم اور بادشاہ ہوا

بیان حکومت بیسوکا بہادر کا

بیسوکا بہا در جب تحت خانیت پر جلوہ افروز ہوا ایردچی برلاس اوسکے انتہی ۲۹ بیٹی
سب سی زبانہ دراز اور عقلمند سوغو جین تھا اسواسطی بیسوکا بہا در نے اوسکو بجائے
اوسکے باپ کی متین کیا اور بقضای صواب دید کی سوجن نے لشکر کشی قوم تاتار پر
کر کے مال اور ملک اوس قوم کا لوٹ کر تاراج اور غارت کیا پھر وہاں سی دیوں ملحق
کو گیا بیسویں تا بیسویں ماہ ذیقعدہ ۱۰۲۹ ہجری مطابق نیکوزیل کے

بیان حکومت چنگیز خان کا

۸۶۔ دران بورت فرخندہ خاتون بڑا دے پچنگیز خان شاہ والا نرادر مہرمان طفل را
 بہشت اندرون مہر بقدریکی کعب افسردہ خون مہر کہ برکشتن دشمنان بر دلیل
 شد اندر کفش غیریزدان ذلیل مہر سوغوچین نے بیوکا بہادر کی خدمت میں عرض کی
 کہ یہ لڑکا وہ پیدا ہوا ہی جو اکثر ملکوں عالم کو فتح کریگا اور سب اسکے کو اس زمانہ میں
 دولت تیار ہو چیں کی آخر وہ چلی تھی اس واسطی اوس لڑکی کا نام ہو چن رکھا گیا جب
 نیزہ برس کا ہوا اس وقت ماہ سکوزیل میں در بیان ۵۶۲ھ ہجری کے بیوکا بہادر فوت
 اور اوسے زمانہ میں سوغوچین عالم بقا کو سدھارا چونکہ اسکا بیٹا چار تومان خورد سال
 تھا اس واسطی لشکر کی لوگ اور تمام خدمتگار بیوکا بہادر کی تموج میں پھر گئی اور قوم تاجوت
 سی سب مل گئی

بیان حکومت چنگیز خان کا جسکو تیمور چین بن بیوکا بہادر کہتی ہیں

د واضح ہو کہ چنگیز خان نے بد وفات اپنی باپ کی واسطی قصد دشمنوں اور غارت امرار
 اور غارتوں کی محنت اور مشقت بہت اٹھائی اور کئی دفعہ اپنی جان پر ہل گیا اور مہکات
 میں واقع ہوا مگر بسبب تقدیر ایزدی کی اوسکی جان کو صدمہ نہ پہنچا آخر انام با اتفاق
 قرا چار نویمان بن سوغوچین کے بناہ اونگ خان حاکم قوم کرت سی جاہی یہ شخص
 اون ایام میں بڑا حاکم حکام ترکستان کا تھا آٹھ برس تک اوسکی خدمت میں بسر کے
 اس عرصہ میں بڑے بڑے کار اور چین اوسے تھا ہر سوچین اور بہت دشمن اونگ خان کے
 اوسے تلوار کی دھار میں کوٹھکائی اس واسطی اونگ خان نے تیموچن کو اپنا منظر نظر عافت کا
 کیا اور فیصلات اور مہابت ملکی اور مالی دونوں میں اسکو اپنا شریک کر لیا انجام کار
 یہ ہوا کہ بسبب چیل خوری اپنی بیٹی سنگون دل کے قصد اوسکے پکڑنے کا کیا اور حکم
 دیا کہ تیموچن کو پکڑ کر قتل کر دے اور یہ خبر ایک امیرنی رات کو اپنی جو درسی بیان کی اوسے

بیان حکومت چنگیز خان کا

اوسجائی دوڑکی صیغرسن موجود تھی ایک کا نام - باتا - دوسرا قشلیق لوہونے ۸۷
یہ ذکر اوس عورت سی سنکر فوراً تیوچن کو جا کہا تیوچین نے یہ یعنی مشورت کے
قراچا رنویان سی راتوں رات خالی خیمہ ایک جائی پر کھڑے کر کی موہنی توابع
اور لواحق کی ایک پہاڑ کے نیچے جا پڑا دوسرے روز اڈنگ خان لشکر لیکر ان لیکر
چنگیز خان کے لشکر پر پہنچا حکم دیا کہ تیر بار ان کر دو جب یہ جاتا کہ اڈن خیموں میں کوئی
بھی نہیں شہ منہ ہو کر تیوچین کا تعاقب کیا جب فریقین کا مقابلہ ہوا بڑے بہاری
ٹرائی ہوئی شام کی وقت و دو گروہ اپنی اپنی مقام پر فروکش ہوئے رات کو تیوچین
مکہ کسی بہاگ کر چشمہ بالجونہ پر پہنچا اوسجاے سبب استغواب قراچا رنویان کے
لوگوں کے نام جادو کے ہمراہ تھی دقزین لکھی اور ایک کا ایک ایک عہدہ اور منصب
موافق لیاقت کی مقرر کیا اور اڈن و دونوں لوگوں کو جہون نے اڈنگ خان کے
چڑائی کی خبر تیوچین کو دی تھی عہدہ ترخانی کا دیا ہے چین داد فرمان کہ مانہ نژاد
ہر انکس کہ از نسل ایشان نژاد مہ گنہ شان یخشد انباے ماہہ کزین بس شیندہ برجاے
نام ترخانی رہن و دونوں لوگوں کی اولاد سی ہن غرضیکہ تیوچین نے چشمہ بالجونہ سی
سفر کر کے سہ صد تھاپر پہنچا ایک ندی کی کنارہ ڈیرا کر کے سپاہ جمع کی چار ہزار
چہ سو افراد کے ساتھ جان دینی پر مہیا ہو گئی اس سپاہ کو ہمراہ لیکر منزل نامور پر پہنچا
اور اس مقام سی اڈنگ خان کی استیصال کا قصد کر کے کوچ کیا ہے چنانچہ
کرد بر لشکرش مہ کہ ویران شہ آباد بوم و برش مہ اڈنگ خان موہنی بیٹے
شلیگون کے مکہ جنگ سی جان بچا کر کا شکر کی جانب بہاگ گیا مگر وہ اوسجائی را
گیا - اور تیوچین بعد فتح پانے کے بہت غلوں کا لشکر لیکر اپنی ملک اصلی پر آیا
ماہ ترکو زریل مین در میان ۵۹۹ پانسونانویں کے موضع نمان گہرہ من سند خانی اور
تحت جہانباہی بر بیہا اور در میان شہ چہ سو ہجری ماہ جادالافہ کے پذیر تباریخ کو

بیان حکومت چنگیز خان کا

۸۸ درمیان تابانک خان کی کہ حکومت قوم نامیان کے اوسے متعلق تھی اور تیوجین کی لڑائی رہی ہوئی تابانک خان سے اکثر لشکریوں کے اس سرکہ میں مقتول ہوا اور بیٹا ادسکا کو شلک بہاگ کر اپنی چچا بویروق کے پاس گیا بعد اس فتح نامدار کی تیوجین نے اکثر قوم منغل کو زبردستی اپنا تابع اور منقاد کیا اور راہ رجب طالعہ چہ سود و ہجری میں تیوجین نے حکم دیا کہ تمام امراء اکابر اور روساء منغل جمع ہوں ایسی محبت اور حسن کو ترکی زبان میں قرتائی کہتی ہیں جیسا کہ ایک شاعر اس مقام پر یہ کہتا ہے قرتائی خسرو دشاہ جہان میں بدرگاہ حاضر کیا مہان میں اور خسرو مایا کہ توق سفید پایہ کھڑا کرد بعد منصوب کرنے توق مذکور کی تیوجین باکرد فرمایا بیت شان و شوکت مسند جہان بانی پر بیٹھا حضور مجلس نے زبان دعا اور شاعر کے کہو بی اوس محفل میں ایک عابد و زاہد قوم منغل کا حاضر تھا اوس کو نت تنگہ کی کہتی تھے اوس نے آگے بڑھ کر تیوجین سے کہا کہ حق سبحانہ و تعالیٰ شانہ نے مجھ کو فرمایا کہ دے زمین یعنی تیوجین کو دی اس واسطی اب میں تیرا لقب چنگیز خان رکھتا ہوں اور یہ شکر لکھی سے نہادیم نام تو چنگیز خان میں ازین پس تو خود را تیوجین بخوان میں ہم کس درالہجین خواندہ میں بد نام تو آخرین خواندہ میں از انرو کہ منی چنگیز خان میں بود شاہ شاہان تو ہی زبان اقتصاد چنگیز خان نے بعد فراغت قریبائی میں جشن کے چڑھائی بویروق پر کی اوس کو شکار گاہ میں اکیلا پا کر قتل کیا کو شلک ابن ادملک خان نے جب یہ خبر پائی کہ چنگیز خان نے چچا کو قتل کیا اوس وقت وہ اپنی جان بچانے کی واسطی ایک حاکم تکریت کی پاس جسکو توقیا بلگی کہتے تھے بہاگ کر گیا چنگیز خان نے بھی اوسے موسم جاڑے میں اوس جانب لشکر کشی کر کے توقیا بلگی کا ہیہ کام تمام کیا — کو شلک وہاں سے بھی بہاگ کر حاکم فراختای کے پاس چلا گیا اوس حاکم کا نام کورخان تھا وہ دراکورخان خواندہ فرزند خولش میں بیغزود جایشیں پیوند خولش میں جب چنگیز خان نے تمام ولایت خولستان سخر اور تابع کر لے اور تمام ان ممالک سے فراغت پا چکا اوس وقت

بیان متوجہ ہونا چنگیز خان کا جانب ایران کی

۸۹ اوس وقت اوسنی فراختائی پر لشکر کشی کی اور برس کی عرصہ میں وہ تمام مملکت بھی اپنی زیرِ حکومت کر کے اثنائے اس حال میں یہ واقعہ گذرا کہ کوشلکستان فی کورخان سسی فغا لغت ظاہر کر کے اوس سسی دود فوڈر اول ٹرائی میں بہاگ گیا دوسری دفعہ غالب آکر سلطنت فراختائی پر مستولی ہو گیا کوشلک چونکہ کافر تھا اسلئے اہل اسلام سسی وہ بہت بجیدہ خاطر رہتا تھا اور مسلمانوں پر طرح طرح کی عذاب روا کرتا تھا مشنوی سے اس سس سلمانانی از دی خراب شدہ بٹ پرستان ہمہ کامیاب ہو رہو شس جہانی بجان آمدند و زن و مرد اذو در فغان آمدند و چنگیز خان نے یہ حال سنکر ایک لشکر جبار اوسکے استیصال کی واسطی بھیجا وہ قیاب مقابلہ کی نہ لاکر بہاگ گیا چند مدت جھل جھل پہر کیا آکر اوس لشکر کے ماتھے آیا فوراً مقتول ہوا

بیان متوجہ ہونی چنگیز خان کا جانب ممالک ایران کے

در ضیح ہو کہ در میان سلسلہ ۶۱۵ ہجری کی چنگیز خان نے بلاد توران سسی مو لشکر خوادان کے جانب ایران کی کوچ کرنا اسی انزرا پر پہنچ گیا اودکدامی اور چغتای کو واسطی محاصرہ اوس شہر کے مامور کیا اور چوچی کو جانب جند کے روانہ فرمایا اور اوراق نریان کو جانب بناکیر اور مخند کے بھیجا اور آپ بنفس نفیس خود مسہرہ توالی خان کی متوجہ جانب بخارا کے ہوا در میان سلسلہ ۶۱۶ چہ سوسترہ ہجری کی مطابق ماہ میلان یل میں باہر اوس شہر کے جاکر خیمہ ڈالا اول ہی روز ایک جماعت اوار سلطان محمد خوارز مشاہ کی جواس شہر میں رہتی تھی بارادہ ششجون لشکر چنگیز خان پر آئے مغلوں نے اودکو تہ تیغ کر کے مہم حسب دخواہ تمام کی دوسری روز تمام علماء بخارا کی چنگیز خان کی خدمت میں جاکر حاضر ہوئے اور سب بنی انقیاد اور فرمانبرداری ظاہر کے چنگیز خان در میان شہر کی آیا سپاہیوں نے شہر خوب لوٹا جو کچھ جسکے ماتھے آیا وہ لیکھا ارباب قول اور مالداروں

بیان چوچی خان کا

۹۰ نے اپنی جان بچانے کے عوض نہار ہا روپیہ دیا سے بانبار مال نجر وار زر پہ بداند
 وار جان خسریہ نہ سر پہ اسی اشار میں جب چکنیہ خان نے سنا کہ لشکر آدمی
 خوارزم شاہ کے اس شہر میں آچھی ہن فوراً حکم دیا کہ تمام شہر کے رہنی والی قتل
 کے جاوین سے بیک روز شد سوختہ خشک وتر پہ نہ بجان بجا ماند سے جانور
 بعد ازان قلعہ بخارا کا فتح کر کے ڈہاکر زمین کے برابر کر دیا اور قلعہ کے رہنیوالوں کو قتل
 کر کے درسی جہان کو بھیجا

بیان اوکدائی اور چتائی دونو شہزادوں کا

اوکدائی اور چتائی کو جو واسلی محاصرہ اترار کے حکم دیا تھا بعد پانچ مہینے کی ادبوں نے
 یہ شہر فتح کیا غابر خان جو کہ حاکم آنجا کا اور باہت اس قلعہ اور غوغا کا تھا قلعہ شہر
 میں محصور ہوا دن دونو شہزادوں نے پہلی دہان کی باشندوں کو قتل کیا پھر قلعہ کا چھا
 کیا توڑے عرصہ میں وہ قلعہ بھی فتح کیا غابر خان کو پکڑ کر قید کیا قلعہ کی رہنیوالوں کو
 تلوار کے دھار کا مزا چکھایا دن یام میں چکنیہ خان دریاں سمرقند کے تھا اسکی خدمت میں
 جا کر حاضر ہوئی اور جو جب حکم اپنی باپ چکنیہ خان مذکور کے غابر خان کو بھی شہر
 سرت کا بلایا

اب حال چوچی خان کا سنو

چوچی خان جب جنگ کی باس پہنچا امیر قتل جو دہان کا حاکم تھا وہ بہاگ کی پہلی ہی
 روزہ شہر فتح ہوا غولون نے شہر میں گھس کر دہان کی باشندوں کو طرف جنگل کے
 نکال دیا اور سب مال اور دولت لوگوں کی لوٹ کر شہر کو غارت کر کی اور ڈہاکر زمین کے
 برابر کر دیا اب شہر خدین کو گھر رہنا کا ثابت نہ رہا بعد اس فتح کی چوچی خان سمرقند کو

روانہ ہوا

بیانِ سخرہونی سمرقند کا

۹۱

حالِ اولاق نویان کا بیہ ہی

کہ اولاق نویان فی جب باہر تباکت کی ڈیرا کیا حاکم دہان کا اینکو ملک اور قلیان قلعہ میں
متحصن ہوا۔ نظم سے بہ پیکار شہ روزبرخواستند۔ بروز چہارم امان خواستند
ز شہر قباکت بروں آمدند۔ ہم غرق در موج خون آمدند۔ بعد اس لڑائی کے
اولاق نویان شہر خجند کی جانب گیا دہان کا دالی تیمور ملک کا دہ اوس قلعہ میں جو
دریان آب جھنڈ کی بنا ہوا تھا جا چھا دست تک لڑائی ہوتی رہی جب بہت تنگ
آگیا اپنی خواص اور متعلقوں کی ایک کشتی میں سوار ہو کر جبکہ سر اوپری پوشیدہ تھا
اور باراد کے سر کے اور مٹی لہڑی ہوئی تھی سیبہ کرشل ہوا کے پانی پر روانہ ہوا منلو
فی ہی خبر یا کر کناری کناری دریا کے لڑتی ہوئی چلے جاتی تھے اور تیمور ملک تیر باران
کرتا ہوا کنارہ نجات پر پہنچا کشتی سسی او تر کر زمین پر آیا منلوں نے اوسکا تعاقب کیا
اوسکا بیہ حال تھا کہ ہر ساعت کھڑا ہو جاتا تھا ایک لڑائی لڑتا تھا پہر پہاگتا تھا آخر الامر
اکثر اوسکی آدمی مقتول ہوئی اور مال اوسکا سب دشمنوں نے چہن لیا وہ تن تہا تیر ہا تہ
میں لے ہوئی جنین سسی ایک بی پیکان تھا چلاتین نسل بگا شسی اوسکی بھیجی دڑی تیمور ملک
نے دہ ایک تیر بے پیکان کا ایک نسل کی اکٹھہ پر بارادہ اند ما ہو گیا باقی دو تیر اودن
دونوں کے ماری اور آب بہاگ کر خالی مٹہہ خوار زمین پہنچا پھر دہان سسی جانب
عواق کی چلا گیا تمام حال اوسکا روضہ الصفا میں لکھا ہے اسجای سبب خوف تلویل
اسی پر انحصار کیا جاتا ہی بعد ازان اولاق نویان بعد فتح خجند کی سمرقند میں پاس
چنگیز خان کے حاضر ہوا

خوارزمی

بیانِ سخرہونی سمرقند کا اور پہنچا جبہ اور سویدا ہی لکھا

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

۹۲ پرشیدہ نہ رہی کہ جب چنگیز خان فی جانب بخارا اسی فراغت پائی مانند بلائی ناگہان کے جانب سمرقند کی گیا باوجود اسکی کہ ایک لاکھ دس ہزار مرد مارا اور لڑاکا اس شہر میں تھی کسی سی کچھ نہواتین روز تک لڑائی رہی آخر کار اختلاف رائے میں ہو گیا بعضی میل طرف صلح کی ہوئے اور بعضوں نے بادشاہ کا حق جانکر ٹٹا مناسب جانا مگر قاضی شہر کا اور شیخ الاسلام ہمراہ ایک فوج اعیان اور اشراف شہر کی شہر کے باہر نکل کر چنگیز خان کے خدمت میں واسطی طلب امن کی حاضر ہوا چنگیز خان نے اسکو مواد سکے تا مبین کے سپاہ دیکر رخصت کیا اور لوگوں نے سمرقند میں جا کر دروازہ غارت گاہ کو کھول دیا مغلوں کا لشکر اس راہ کو شہر میں جاگہا قاضی اور شیخ الاسلام کو مدد اسکی متبعین کے شہر کی باہر نکلا مگر شہر کو خوب طرح پر لوٹ کر غارت کیا دوسری روز قند کو بھی سحر کر کی جس کی سیکوہاں پایا تیغ کیا اسی اشار میں جب چنگیز خان نے حال ضعف اور عمر سلطان محمد خوارزم شاہ کا سنا فوراً جب تو مان — اور سید ای بیاد کو مدد تیش ہزار سواران غلبہ شہر کی جانب خوارزم کے روانہ کیا وہ دونوں کا فرید اختر مواد اس لشکر قیامت اثر کے جس شہر میں پہنچتے تھے وہاں کی باشندہ دن کو تیغ کرتے ہوئی چلے جاتی تھی اور جس دیار میں پہنچتے تھے کوئی اثر اسکا چھوڑتے تھے یہ اسکی کہ بعض ولایات خراسان اور اکثر بلاد عراق اور آذربایجان اور سبزووار کو لکھ کو بخت و شقت اور بربادی کا کرچلی اوس وقت راہ دزدی کا راحت کر کے تور مت اصلی میں پاس چنگیز خان کے آئی

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا جانب ترفد اور بلخ کی

جب چنگیز خان فی تسخیر ولایت ماوراء النہر سی فراغت پائی چوچئی — اور چغنائی اور اوکسی کو مدد فوج گران کی جانب خوارزم کی روئید کیا اور ان ایام میں در میان خوارزم کے غارت گین جو کہ ایک اعیان خوارزم شاہ سی تباہ حکومت کرتا تھا اور بہت لشکر اس بلدہ میں

بیان لڑائی خوارزم کا اور متوجہ ہونا چنگیز خان کا

اوس بلدہ میں خود رہتا تھا اور بہت عالم و فاضل اوس شہر میں رہتی تھی حاصل کلام کا ۹۳
یہ ہی کہ جب یہ شانہ رادی اوس شہر کی نواح میں پہنچی محاصرہ اور محاربت شروع کیا
مگر بسبب کسی اختلاف کی جو درمیان چرچی اور چٹائی کے ہو گیا تھا سات ہینی محاصرہ
کو گزر گئے خوارزم فتح نہوی جب چنگیز خان کو اس امر کی اطلاع ہوئی کہ درمیان
دونوں بیایوں کے اختلاف ہو رہا ہی اوسوقت ایک ایلمی بھیج کر یہ کہلا بھیجا کہ لشکر کی
لوگ مطلع اور متقاد اودکدائی کی ہوں اور چرچی اور چٹائی کا کوئی کہنا نہ مانی اور قوت
بسبب سنی اودکدائی کی درمیان دونوں بیایوں کی صلح اور صفائی ہوئی جب کیتن ہو کر
خوارزم کی فتح کرنی پر چٹیا ہوئی سے جو کردند گرم آتش رزم را بہ مکندند بازو سے
خوارزم را بہ بد فتح شہر کے دہان کے باشندوں کو جنگل میں لیجا کر ایک لاکھ آدمی
اہل حوزہ اور ہر مند علیحدہ کئی اور جوان جوان عورتیں خوبصورتیں علیحدہ کر کے ٹھاکوں
صنوسنوں کی حالت اسیری میں قید کیں اور باقی آدمیوں کو شکریوں کے حوالہ
کئے اور حکم دیا کہ سب لشکر اپنی اپنی حصہ میں لگا کر ان مردوں کو قتل کرو کہتی ہیں
کہ ایک ایک قاتل کے حصہ میں چوبیس چوبیس آدمی آئے تھے یعنی ایک ایک
لشکر فی چوبیس چوبیس آدمی قتل کئے اور وہ قاتل ایک لاکھ ایکہزار آدمی کسی
زیادہ تھے اس پر شمار کرنا چاہی کہ عیسٰی لاکھ کسی زیادہ آدمی مقتول ہوئے
ادہنیں مقتولین شیخ نجم الدین کبریٰ ہی مارا گیا — مگر چنگیز خان بد پہنچی ہشاہ
زادوں کے جانب خوارزم کے آپ جانب محشب کے چلا گیا تھا پھر وہاں کسی
جانب ترنگی گیا اور لشکر کی لوگ آتش بدل و جنگ کی پڑکانے میں مشغول ہوئی
سے بدہ روز کردند ترغ خواب بہ مکندند بازو دی ترغ تاب بہ اور دس دین
زندہ کو فتح کیا تمام ساکنین اوس شہر کو توار کی دھار میں نکال دیا گیا بڑا اور خیر نشہ
اور فقیر سب کو قتل کیا کوئے نہ بچا جب شہر کی گلیاں مردوں کی لاشوں سے بھر گئیں اور

بیان آنی تولخان کا جانب ایران کی

۹۴ کوئی زندہ نہ بچا اور سوت ترندسی نکھر پنج میں آیا باوجودیکہ وہاں کی سب ایردن نے بطور رسم استقبال چکیزخان کا استقبال کیا اور سب فی عرض کی کہ ہم لوگ خواہاں امن میں اور آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری کسی کسی طرح کا قصور نہ کریں گی مگر اس مردم کشل مد ستفاک بے رحم نے کسی کا کہنا نہ مانا متوطنان قہہ الاسلام کو دریا ر خون میں غرق کیا اور کوہی جب قتل کر چکا اور سوت توئی خان کو جانب خراسان کی روانہ کیا اور غفس نفیس خود عارم قلعہ طالقان کا ہوا اور اس قلعہ کے باشندہ برسر مقابلہ پیش آئے مڑای ہوئی پہر قلعہ میں مہر سوئے سات مہینی تک محاصرہ کی ہوئی چکیزخان پڑا رہا جب تولی خان خراسان کی رحبت کر کی حاضر ہوا اور لشکر و فرج جمع ہو گیا اور سوت اور اس قلعہ کو فتح کیا اور اس قلعہ کے رہنبر الون کو بھی قتل کیا کسی کو نہ چھوڑا — اسی اشار میں ہم خبر بایں کو سلطان جلال الدین منگ برلی موضع بارانی پر اور اس سپاہ پر جو اس کے مقابلہ پہنچی تھی قیاب ہو گیا ہی فوراً ہم خبر سنتی ہی چکیزخان نباتات خود طرف غزنین کی آیاراہ میں حبس شہر پر کو گذرتا تھا باشندہ دن کو وہاں کی قتل کرتا تھا اور شہر کو ڈاکر نیت دنا بود کرتا جاتا تھا جب سلطان جلال الدین کی ہمہ سی ہی فراغت پا چکا اور سوت بلا فرمان کو لشکر کثیر دیکر جانب ہندوستان کے روانہ کیا وہ قتل بلائی ناگہان کے مضافات لاہور اور ملتان میں پہنچا یہاں کے لوگوں اور باشندہ دن کو نیت دنا بود کر کے پہر چکیزخان کی خدمت میں حاضر ہوا

بیان آنی تولخان کا جانب ایران کی

اور ایام میں کہ جب چکیزخان نے ہم پنج سی فراغت پائی تولی خان بوجہ اشارہ اپنی باپ کی رشتی نہر اسوار مہراہ لیکر کہ دشمنان حصہ لشکر قتل کا تھا جانب خراسان کے گیا پہلے اوسنی شہر مرو پر ہمہ کے جب باہر اس خہر کے خیمہ ڈاکر علم تسلط اور اقتدار کا بلند کیا مجر الملک جو اور ایام میں اور اس بلعہ کے حکومت کرتا رہا تھا اور سنے دست برد رفتن

بیان فی تلخ جان کا جانب ایران کی

فی تلخون کی خبر سن رکھی تھی اور وہ جانتا تھا کہ اگر میں انقیاد اور فرمانبرداری نہ کر لوں گا میرے ۹۵
 جان پر بھی وہ ہی بی گئی جو اردون پر گزری اس واسطیٰ وہ بطور عجز اور اضطراب کی شہر کے باہر
 نکل آیا اور مغلوں نے شہر میں گیس کر چار دیواری شہر کی اور تمام مکانات لوگوں کے
 گرا کر زمین کی برابر کر دی اور سو امی چار سو پیشہ درمردوں اور دختران ماہ پیکر کی سیکو
 زندہ نہ چھوڑا سیکو قتل کیا کہتی ہیں کہ بعد مراجعت لشکر نعل کی سید غلام الدین نساہ ہمدان
 چند لوگوں کے جنگی اجل بھی نہ آئے تھے زندہ تھا اوسنی شمار مقتولوں کی کی صرف ہشتاد
 شہر کی جو مقتول ہوئی وہ کچھ اوپر تیرہ لاکھ آدمی تھے بعد اس واقعہ کی بھی مغلوں کو چین
 نہ آئی یعنی تین چار دفعہ نوبت نوبت اوس عیدہ میں جا کر جسکو باقی قتل کر آئے چنانچہ
 یا چار آدمی ہاشمہ گان اوس شہر سی باقی رہی تھے بعد فتح مرد کی تولی خان نے قصد
 نیشاپور کیا ایک ہفتہ کے عرصہ میں اوس شہر کو بھی فتح کر کی جاندار مردانہ زندہ چھوڑا
 بسبب اس انتقام کی جو طغیاں جب تخی نیشاپور پر امور ہوا تھا اور وہ دمان کی مہم میں
 مارا گیا تھا اوسنی کسکو زندہ نہ چھوڑا — اور برج — اور بارہ — اور تمام عمارات
 اوس عیدہ کی جلا کر خاک سیاہ کر دی — تاریخ خراسان میں لکھا ہے کہ بارہ روز تک
 مقتولین نیشاپور کی شمار کئی گئی سو امی عورتوں اور بچوں کی دس لاکھ اور سات سو تین
 مرد مقتول شمار کئی گئی بعد فراغت مہم نیشاپور کی سولہ ہزار و ان گردوں شکوہ کی جانب
 ہرات کی گیا امدان ایام میں ملک شمس الدین محمد جو رحانی سلطان جلال الدین منک برنی کے
 طرف سے خزانہ فرمائے اوس ملک کا تھا اور قریب ایک لاکھ سپاہ کی اس کے زیر حکم تھی
 انھوں نے خزانہ ہرات پر پنج کرات روز تک لڑائی رکھی ان ایام میں بڑے بڑے
 لڑائیوں میں آٹھویں روز ملک شمس الدین کے ایک تیراکیا کر لگا کر روح اس کی تھقی
 جسم سی پر داز کر گئی اس سبب سے بعض آدمی ہرات کی بیل بھلج ہوئی اس اثنا میں
 تولی خان نے سو دو سو سوار کے نزدیک دروازہ فیروز آباد کی جا کر لوگوں کو کہا کہ تم

بیان آئی تولیان کا جانب ایران کی

۹۶ میری اطاعت منظور کرو اور قسم کھائی کہ ہرات کی باشندہ میری تابعداری کریں گے اور ہر سہ
 فساد نہوں گے تو میں اونکی جان و مال بخشی کروں گا اور کسی سی کچھ تعرض نہ کروں گا اور جو
 کچھ مال آمدنی ہر سال سلطان جلال الدین کا ہو گا نصف سی زیادہ نہ لوں گا باشندگان
 شہر نے جب یہ باتیں مکتوبش خود سین اور سوقت دروازہ کھول دیا سب سرداروں سی
 اول میر غزالدین چوہدری جولاہوں کا ستوتہاں شیش قیمت واسطی نذر تولی خان کے
 لیکر گیا بعد اوسکی اکابر اور شہزاد شہر کی اوسکی خدمت میں آکر حاضر ہوئی سب پر نظر عمت
 فرمائی مگر بارہ نفر تائبین سلطان جلال الدین کو تولی خان نے قتل کیا اور کسی آدمی کے
 ساتھ تعرض نہیں کیا اور ملک ابوبکر کو عہدہ کو توالی کا دیا بعد ازاں جانب طالقان کے
 لشکر چلنے خان بنین حاضر ہوا مگر چونکہ قلم تقدیر کا اوس دلاست کی بربادی پر جاری ہو چکا تھا
 اسلئے بعد گذر نے چند روز کی یہ خبر پہنچی کہ سلطان جلال الدین نے نواحی غرین میں بعض
 امراء چنگیز خان کو شکست دی اور مردمان ہرات فی ملک ابوبکر اور یغنا می کو سہ ادنی توایں
 اور مو حقیقین کی قتل کر ڈالا ہی اور ملک مبارز الدین کو اپنا والی بنا لیا ہی جب خبر چنگیز خان نے
 سنی تولی خان پر عتاب صادر ہوا کہ متسی اچھا بند و ملت ہو سکا اگر تم مانکی سا کین کو
 کی قلم قتل کر ڈالتی تو یہ فتنہ نہ اڑتا بعد ازاں چنگیز خان نے یغنا می کو نریاں کو سنی ہزار
 سوار جوار دیکر ہرات پر بھیجا دسٹنے چہ مہینی تک اوس شہر کا محاصرہ کر کی فتح کیا اور
 سات روز تک بعد فتح ہونی شہر سوا کی قتل عام اور جلانی اور گہر و جوانی اور کھدوانی
 کی اور کام مکتوتا تھا سات روز میں سبکو تہ تیغ کر کی برباد کر کی نیست نہا بود دمان کی لوگو کو
 کر دیا یہ واقعہ در میان ۶۱۹ھ چہ سو انیس ہجری کی ہوا سولہ لاکھ آدمی قتل کے اور حبیب
 دبان سی اوسنی مراجعت کی تو کو ی آدمی شہر ہی زندہ نہ تھا مگر لحاظ احتیاط کی یہ حکم دیا
 کہ جنگلوں میں ہی جا کر تالاشش کرو کو ی چلتا پھرتا اس نواح میں ہی اگر پاؤ تو اسکو بھی قتل
 کرو روایت ہی کہ سو امولانا شرف الدین خلیب جو بانی اور پندرہ نفر کی ہرات میں کوئی

بیان مراحبت کرنی چنگیز خان کا جانب ترکستان کی

کوئی زندہ نہ بچا تھا بعد مدت چار شخص اور کسی ملک کی غریب لوگ بلوکات کی بنی والی ۹۷
اونسی اگر ملی جب وہ سب ملکہرات میں رہنے لگی

بیان مراحبت کرنی چنگیز خان کا جانب مملکت ترکستان کی اور وفات پانا اوس موذی کشدہ عالم کا

جب چنگیز خان فی سلطان محمد خوارزم کی طرف سسی فراغت پائی بدیعینی مشورۃ کی عازم
تورت اصلی کا ہوا ماہ ذالحجہ ۶۲۱ ہجری میں اپنی ٹھکانہ میں نزول فرمایا اسی اتنا
میں پہنچ کر سنی کہ حاکم شیداقوئی جو قاشین پر حکومت کرتا تھا گردن اطاعت کی پہرہ کر
مخالفت اختیار کی ہے اسلی بہت لشکر لیکر اس جانب روانہ ہوا اور شیداقو بھی پانچ
لاکھ آدمی لیکر مقابلہ پر آیا سہ بران ہر دو لشکر زمین تنگ ہو رہا کہ پناہ شان بست
فرسنگ ہو رہا بعد مذاکرہ اور جنگ عظیم کے شیداقو کو شکست ہوئے وہ بہاگ گیا بعد اہزم
شیداقو کے چنگیز خان فی قصد جرج اور سکانش کا کیا دہان کے بادشاہ فی تضرع اور
ناری کی راہ لایق بادشاہوں کے پیشکش بھی اسی اتنا زمین شیداقوئی جو در میان ارباقا
کے متخص ہو گیا تھا اپنی پہلے عہد و پیمان چنگیز خان سے چاہی تاکہ بعد امین ہونے کے حاضر
خدمت میں ہو چنگیز خان نے سوگند اور قسم اوسکی واسطی کہا کی اور کہا کہ کہی اوسکو کیسے
کی تکلیف نہ پہنچی گی جب چنگیز خان کی اجل فریب آئی اور حالت نزع کی ہو گئی اوسوقت
تمام اپنی اولاد کو مینی جتائی — اور اوکدائی اور تولی خان — اور اولاد جو جی خان کو
حاضر کیا کسواسطی کہ جو جی خان اون ایام میں دشت قیاق میں فوت ہو گیا تھا اور قزاق
نویان کو بھی بلایا بعد تقدیم مشورہ کے — اوکدائی کو سلطنت خایت پر ممتاز کیا
اور بلا دماوراء النہر اور سوائی اوسکے اور ولایت اولاد کو بخشی اور وہ عہد نامہ قیل خان
اور قاجولی خان کہ وہ تھا تو منہ خان کا تھا اپنی اولاد کو دیا اس عہد نامہ کا ذکر اوپر دریا

بیان اولاد چگیر خان کا

۹۸ ذکر تومہ خان کی ہو چکا ہی ہے از ان اپنی اولاد کی طرف موندہ کر اور متوجہ ہو کی یہ ہتھ پڑی
 سے چودت نمائندہ حیات مرا ہمہ نہان داشت باید مات مرا ہمہ چوار شہر شیدا
 تو آید برون ہمہ مراد اماندم بریزید خون ہمہ یہ کہہ کر آکھیں ند کر لین سے بگفت این
 دریدہ ہم بر نہاد ہمہ تو گفتی کہ چگیر خان خود نژاد ہمہ یہ واقعہ در میان چوتھی تاریخ ماہ
 رمضان ۸۱۲ سات سو چوبیس عجمی مین گذرا — چگیر خان نے ہتھ پڑی کی عمر بای
 پچیس برس سلطنت کی او سکے چار بیٹی مشہور مین — جوبی — چغای — اوکدائے
 — تولی — ان چاروں کا ذکر عنقریب آگے کر دین گا اشار اللہ تعالیٰ بعد وفات
 چگیر خان نے تمام امراء اور نویوں نے بموجب او سکی وصیت کی یہ خبر فاش نہونے
 دی — جب شاہ شہید آقا باہر نکلا او سکو قتل کر کے او سو قت سبھی مر جت کی جسم چگیر خان
 او س درخت کی نیچی کا ایک روز شکار کھیلتا ہوا وہاں جا بیٹھا اور یہ اوسنی کہا تھا
 کہ یہ درخت اور مقام میری مقبرہ کی لایق ہے او سکے نیچی دفن کیا بعد چند روز کی او س
 مقبرہ پر صد ہا درخت بدن بونے کی آگ آئی اور ایسی نی ہو گئی کہ ہر ایک شخص وہاں کو
 گزرنہ سکتا تھا — چگیر خان بہت غصہ رکھتا تھا مزاج کا بد خواہ قاتل اور سفاک وزیر
 آدمی تھا او سنے لکھا آدمی قتل کے ہین

اسامی اودن بادشاہون کی جہوننی الخ تورت مین
 مسند خانی اور سریر جہان بانی پر قدم رکھا ہی

دعویٰ ہو کردہ بادشاہ جہان تورت چگیر خان مین تھی جکو کلوران اور قراقرم کہتے ہین
 اور بنام اردو بلخ بھی مشہور مین او نیس آدمی تھے او نیس سی

اول اوکد آقا آن ابن چگیر خان ہے

بیان اولاد چنگیز خان کا

یہ بد وفات اپنی باپ چنگیز خان کی دوبرس بچی درمیان ۶۲۶ء ہجری میں باتفاق جمیع ۹۹ بہائیوں اور دوسار کے تخت نشین ہوا تخت پر بیٹھتی ہی ابواب اور انصاف خلق کی کہولی اور ظلم کی قلم موقوف کیا وہ صفت جو داور سخاسی موصوف تھا اور تمام خلق کو خصوصاً مسلمانوں کی ساتھ بہت نیکی کرتا رہتا تھا اوکدای قاآن فی اپنی اوایل ایام سلطنت میں جرماعون نویان کو تین تومان لشکر کی دیکر واسلی دفع سلطان جلال الدین منک برلی کی بھیجا اوسکی وسیلہ سے وہ مہم فتح ہوئی نویان مذکور سے بہائیوں میں بڑا شجاع اور بہادر اور دل چلا آدمی تھا منصب لشکر کشی اور ضبط و انتظام تور ت اور خزانہ کا اوسکی باپ کی زمانہ میں متعلق اوسکی رہتا تھا — اور تو لیجان آہٹ بیٹھے خلی ہین نام میں شگو قاآن — قریلای قاآن — دارنق لوکا باقیون کا نام معلوم نہیں درمیان ۶۳۳ء چہ سونتیس ہجری کی اوکدای قاآن نے ارغون آقا کو حکومت ولایت خراسان کے دی اور جب یہ خبر یائی کہ ہرات ہنوز دیران پڑی ہوئی ہی امیر مغل الدین ہر دے جانبہ بارق کو حکو تو لیجان فی ایک سو آدمی دیکر ترکستان کو بھیجا تھا جانب ہرات کی واسطی تعمیر ہرات کی روانہ کیا اور قرین نامی کو داروغہ بنا کر مغل الدین کی ساتھ کیا مغل الدین فی ہمراہ داروغہ اور اسیران ہرات کی درمیان ۶۳۶ء چہ سو چہتیس ہجری کے اپنی وطن مالوف میں پہنچ کر امر زراعت اور عمارت میں بہت سعی اور کوشش کے درمیان ۶۳۹ء چہ سو انتالیس ہجری کی اوکدای قاآن جہان فانی سے صلحت کر گیا اوسکی سلطنت کی مدت چودہ برس کی تھے

دوسرا بوک خان ابن اوکدای قاآن ہی

والدہ اوسکی بورا کیتہ خاتون تھی جسنی بعد وفات اوکدای قاآن مینی اپنی خاوند کے ارشاد کی بسبب موجود نہونے بیٹھے کے انتظام مملکت اور بندوبست سپاہ کا قرار دیا گیا

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۰۰۔ جب کہ بوک خان اپنی باپ کی اردو میں پہنچا تو قنای عظیم نبی جنس بڑا کر کے ہو جب راس
امرا اور نوایان کی ماہ ربیع الاخر ۶۴۳ھ چھ سو ستائیس ہجری میں مطابق ماہ اپریل
کی مسند خانی اور سریر جہان بینی پر بیٹھا اور سنی بھی مثل اپنی باپ کی انعام و اکرام لوگوں
کو دے لگا مگر افسوس کہ ایک ہی سال بادشاہت اس کو نصیب ہوئی تھی کیونکہ درمیان
۶۴۵ھ چھ سو ستیہٹھ ہجری کے حدود سمرقند میں فوت ہوا

تیسرا منگو قاآن ابن تو لیجان ہے

یہ شخص بعد وفات بوک خان کی تین برس پہلے درمیان ماہ ربیع الاول ۶۴۸ھ چھ سو
اٹھائیس ہجری کی مطابق نکوزیل کی سبب سی اور انتہام باتوی بن جو لیجان کی کشت
جہان بینی پر بیٹھا بعد سات برس کی درمیان ۶۵۵ھ چھ سو پچیس ہجری کی وہ ہی فوت ہوا

چوتھا قویلا خان بن تو لیجان ہے

یہ وقت وفات منگو قاآن کے ولایت خطا میں تھا جب اور سنی منگو قاآن کی مرئی کی
خبر سنی خلبہ دین اوپر تخت سلطنت اور مسند خانی کے بیٹھا چھوٹا بہائی اوسکا ارقی تو کا
جو درمیان الف قورت کی تھا اور سنی اوسکے رعایت نہ منظور کی بلکہ مخالفت سی مقابل
ہو کر راجد نوبت درمیان اونکی لڑائی ہوئی آخر الامرا رقی بوکا کو طوق و زنجیر باندھ کر
شکر نے حاضر کیا قویلا قاآن نے بعد لینی مشورت کی اور سنی بہائی ارقی بوکا کو
ایسی چار دیواری میں قید کیا جسکی دیوار بن خار نیلاں سی بنائی گئی تھیں اور پہرہ سپاہیوں کا
اوسکے جو گرد لگا دیا کہ ہباگ نہ جاوی ارقی بوکا ایک سال تک اوس وحشت آباد میں
زندان رہا بعد ازان نرم بستر محمد پر سویا — اور قویلا قاآن شہتیس برس بادشاہت کر کی
۶۹۳ھ چھ سو ترانوین ہجری میں فوت ہوا

بیان اولاد چگیز خان کا

۱۰۱ پانچواں تیمور قاآن بن حکیم بن قوتلای قاآن ہی

اسکو ایام بادشاہی میں ادبجا تو کہا کرتی تھی تیمور قاآن فی بارہ برس سلطنت کی وصف
نصفت اور عدالت سی متصف تھا —

- ۶ قوتلای بن خیسک بن تربہ بن حکیم بن قوتلای قاآن ہے
- ۷ بوقبای بن قوشیلای
- ۸ تائیری بن تولک چکوزان حکومت میں بیکتو خان کہتی تھے
- ۹ انوشیردان بن دارہی جو اخلاق حمیدہ رکھتا تھا اور اوسکی سبقت میں
فقر ہوا تھا
- ۱۰ توقیمور بن تیمور قاآن تھا
- ۱۱ بیسور دار
- ۱۲ انیکہ ابن بیسور دار
- ۱۳ ایک قاآن
- ۱۴ کتیمور
- ۱۵ ارکتیمور
- ۱۶ ایلچی تیمور قاآن جو ملازمین صاحب قزاقان میر تیمور گورکان کی
حاضر ہوا تھا اور بعد وفات پانی تیمور کی بالغ تورت میں جا کر سند خان
بہیٹا
- ۱۷ داتلای خان جو کہ نسل ارتق بوکاسی تھا
- ۱۸ اور دای بن اور دای بن ملک تیمور
- ۱۹ اور دای بن ارکتیمور یہ دونوں شخص ہی نسل ارتق بوکاسی میں ہیں ایں آباد ہوتے

بیان اولاد چگیر خان کا

۲۰ بیان جو جینان اور اوسکی اولاد کا جنہونی دشت قیاق میں حکومت کی ہے

روضہ الصفا میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ قوم ترکیت فی فرصت پا کر اردو چگیر خان پر چڑھائی کر کے لشکر کو ٹٹا بلکہ چگیر خان کی ایک جرور کو بھی بکڑ کر لیلیٰ نہی وہ عورت پیٹ سی ہتی اور اسکو بچا کر ادنگ خان دشمن چگیر خان کے حوالہ کی خان مذکور نے تھوری عرصہ اوس عورت کو قید رکھا آخر الامر اس کے خاوند یعنی چگیر خان کی پاس اور اسکو بھجوا دیا جب چگیر خان کی گہر میں آئے یہاں آکر اسنی ایک بیٹا جنا چگیر خان فی اوسکا نام جو جینان رکھا کیونکہ جو جی زبان ترکی میں معان کو کہتی ہیں تو اسنے اوس لڑکی کو گویا ماہل سہی تشبیہ دیکر یہ نام رکھا تھا اس سبب سہی چتای — اور اوکد ای جو دبیٹی چگیر خان کے تھی جو جینان کے نسب میں اختلاف کیا کرتے تھی اور اوکو کہا کرتے تھی کہ تو ہمارے باپ کی پشت سہی نہیں ہی کیونکہ تیری ماں بکڑی گئی تھی خدا جانے کس خان کا تخم ہی اسلے سب بہائیوں میں صفائی نہ تھی اور سب لڑکوں سہی بڑا بیٹا ہی جو جینان تھا بدستخوار و ازم کے وہ بموجب دست اپنی والد چگیر خان کے دشت قیاق میں جا بسا وہ دلاست سب اس کے زیر حکم تھی اور قبل وفات چگیر خان کی جو جینان چہہ مہینی پشتتر رکھا تھا اور سکی اولاد اور اٹھادسی اہتیس ۳۸ نفر دشت قیاق کی بادشاہ تھے اور تحت نشین گذرے ہیں خلی تفصیل یہ ہے

باتو خان ابن جو جینان جو بعد وفات اپنی پدر بزرگوار کے بموجب حکم چگیر خان کی تحت شاہی پر بیٹھا یہ بادشاہ بلاد آلاں اور آس اور روس اور بخارا وغیرہ اپنی تخت و تہرہ میں لایا اور مقلد کسی دین و مذہب کا وہ نہ تھا سو ہی نیردان پرستی کی کچھ نہ مانتا تھا سخاوت اور سکی بی نہایت تھی در میان ۴۵۴ چہ سو چون ہجری کی وہ فوت ہوا

بیان اولاد خلیفہ خان کا

برکہ خان بن جوچی یہ مرد مسلمان تھا

۱۰۳

سولہ گائی تیمور بن طوعان بن باتو یہ اپنی زمانہ بادشاہی میں مقرب ملک

تو دسکان بن طوعان

بو قیا خان بن کلک

اوزبک خان بن غزل بن کلک — اوس اوزبک اوس کی طرف

منسوب ہیں

جانی بیگ خان عادل بادشاہ اور مسلمان تھا اوسنی جب یہ

خبر سنی کہ اشرف بن تیمور تاش بن جوہان ولایت ایران میں ظلم کر رہا

راہ در بند سی بہت جلد جا کر اوس کو قتل کیا اور مال اوس کا سب لی آیا

ایک شاعر سبب میں یہ کہتا ہی سے دانی کہ چہ کرد اشرف خرم

او مظلمہ برو جان بیگ ز رہہ بد مقتول ہوئی اشرف کی اپنی بیٹی برونکی

کو تبریز میں چھوڑ کر آپ متوجہ جانب دشت کی ہوا بد تھوڑی عرصہ کے

پلاک ہوا

بردی بیگ ابن جانی بیگ خان جب اوسنی باپ کی مرنے کی خبر سنی تبریز

سی جا کر دشت بچاق کا بادشاہ ہوا

کلیدی بیگ

نوروز جو سلک اولاد جانی بیگ سی شمار کیا گیا ہی

جو کش خان اس کو سبب مصلحت وقت کی جانی بیگ کا فرزند شمار کرتے

خضر خان

مرو د ابن خضر خان

بازارجی

بیان اولاد خلیفہ خان کا

توقای بن ساسی	۱۵۱-۱۵۲
تغلق تیمور خان جو برادرزادہ توقای کا تھا اور اپنی ایام دولت میں	۱۶
درد و غم و سختی و غم و تسخیر و اور ارانہر کا کیا	
مراد خواجہ برادر تغلق تیمور خان کا	۱۷
تغلق خواجہ بہائی بوقاسے کا	۱۸
اروس خان	۱۹
لوقی خان بن اروس خان	۲۰
تیمور ملک	۲۱
توقتمش خان جو بسبب مراد صاحب قران پیر تیمور گورکان کی منصب	۲۲
ابا و اجداد اپنی پرستش و فرار ہو آخرا لامر مابنی ہو کر امیر تیمور سی لڑا	
تیمور تغلق بن تیمور بیگ وہ بھی صاحب قران کی عزت میں آیا تھا	۲۳
شادی بیگ	۲۴
بولاد بن شادی بیگ	۲۵
تیمور بن تیمور تغلق	۲۶
جلال الدین بن توقتمش خان	۲۷
کریم بردی بن توقتمش خان	۲۸
بیگ خان	۲۹
جگرہ	۳۰
جابر بردی بن توقتمش خان	۳۱
سید احمد	۳۲
درویش بن امینی	۳۳

بیان ہلاکو خان بن تولخان کا

۱۰۵

محمد خان	۳۴
دولت بردی بن تاش تئور	۳۵
براق بن قزج	۳۶
غیاث الدین شادی بیگ	۳۷
محمد بن تئور خان	۳۸

بیان ہلاکو خان بن تولخان بن چنگیز خان کا اور حال اوسکی سلطنت کریمکا ایران میں

مورخین بیان کرتے ہیں کہ جب منگوقاآن نے موضع قراقرم میں تاج بادشاہی کا سر پر کیا اور سوقت تابکو نوایان کو موسپاہ بیکران واسطی ضبط ولایت ایران کی مامور کیا مقصد کو پہنچ کر اور باوجود اقامت عرصہ دراز کی کچھ بند و بست نہ کر سکا ایک عرضی شکایت مستقیم باللہ عظیم عباسی کی اور چند محدثین اسماعیلہ کی شکایت لکھ کر بادشاہ کی خدمت میں بھیجی اسلئے منگوقاآن نے اپنی بہائی ہولاکو خان کو پانچران حصہ لشکر چنگیز خانی کا دیکر واسطی ضبط اور محافظت مملکت ایران کی روانہ کیا ہلاکو تباریخ دویم ربیع الاول ۱۲۵۶ھ چھ سو اکادون ہجری سے کو قآن سہی حضرت بوکر اپنی اردو میں آیا اور اسی سال کی ماہ شعبان میں جانب مقصد کی کوچ کیا ۱۲۵۳ھ ہجری میں ایران میں پہنچا اور ماہ ذالحجہ سنہ نہ گورین دریا، جیون سہی و ترکر و نقیدہ ۱۲۵۴ھ ہجری میں اسماعیلون کو قتل کیا انہیں ایام میں خواجہ نصیر الدین طوسی بسبب اوس سبب کی جو توار بخون میں لکھا ہے قلعہ سمون میں رہتا تھا ملازمت الیخان میں جا کر نظر غایت اور محافظت کا سوا اور ہلاکو نے ہی ۱۲۵۶ھ ہجری میں ہم نڈ اوسکی ذرا غنت پا کر ماہ رمضان ۱۲۵۶ھ ہجری میں جانب دیار شام کی گیا اثنار راہ میں اسے بیٹھت کو واسطی محاصرہ میا خاقین کی متین کیا اور آپ نہات خود جانب صین کی چلا گیا بعد تسخیر اوس بلدہ کے

بیان بادشاہ زادی شیمون کا

۱۰۶ اور لوٹ و غارت کر کے حلب کی جانب گیا وہاں جاکر یہی اوسنی کوئی شہر ثابت چھوڑا جب یہ خبر خشر اثر تخریب اور غارت بلاد کی دلی دمشق کو پہنچی وہاں کی سب باشندہ دن فی ایلی پہنچ کر اظہار اطاعت اور انقیاد کیا ہلاکو خان فی بطور امتحان کی کہنوتا آن کو اوس دلایت میں روانہ کیا اکابر اور اشراف اوس بلدہ کی بسم استقبال پیش آئی اور اوسکو مغز اور محترم کر کے شہر میں یلگی اسی اثنا میں ہلاکو خان کو یہ خبر پہنچی کہ منگوتا آن فوت ہوا یہ خبر سنتی ہے پریشان و مضطرب ہو کر انتظام مملکت شام کا کینوقار نویان کو سپرد کر کے آپ مرحبت کر آیا اور کینوقادان حکومت کرنے لگا بعد تھوڑی عرصہ کی سیف الدین فیروز بادشاہ مصر نے مد لشکر خواران حدود ببلک میں پہنچ کر اوسکو مد اکثر ملوں کے جہنم واصل کیا جب ایلیان نے اس واقعہ کی خبر پائی فوراً عازم شام کا ہوا مگر بسبب فی لفت بعض خولیتوں اور قارب کے جلدی گئی اس مقصد کو خیر تاخیر میں ڈال دیا

حال بادشاہ زادی شیمون کا جو جانب میا فارقین کی گجیاتا

اور شاہزادہ شیمون جو جانب میا فارقین کی گجیاتا اوسنی وہاں جاکر دو برس تک اس قلعہ کا محاصرہ کر کے اپنی تخت و تہذیب میں لا کر وہاں کی حاکم ملک کامل کو اردوی ایلیان میں بھیج دیا اور تمام رسوم قتل اور غارت اور تاراج کے ادا کین امد ملک کامل اردوی ہلاکو میں بڑے عذاب سہی مارا گیا اور شیمون میا فارقین سی فراغت پا کر ماردین میں پہنچا ملک سید جو حاکم اوس سرزمین کا تہادہ ملازمت اس شاہزادی کی میں حاضر ہوا شیمون فی اوسکو دوسرے جہان کو چلتا کیا اور اوسکے بیٹی ملک مظفر کو اوسکا قایم مقام کیا اوسوقت اردوی ہلاکو خان کے جانب مرحبت کر کے آیا — ہلاکو خان فی اثنا ررشد اور نجابت کے ناجیہ احوال فرزند بزرگتر اپنی کی میں جو ابا قاخان تہا مشاہدہ کر کے دلایت عراق اور نازدگان اور خراسان کی اوسکو سپرد کی اور مملکت دیار بکر اور دیار ربیعہ کی توران نویان کو دی اور مملکت روم کے

بیان حکومت کرنے ابا قحان کا

کے معین الدین برداشہ کو سپرد کی — اور سیف الدین ٹنگی کو جو کہ منصب وزارت کا رکھتا تھا ۱۰۷۰
شہید کر کی خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بجای اور سکی مقرر کیا اور حکومت بغداد کی اور سکی
بہائی عطار الدین عطا ملک کو جسکی تاریخ جہانگشاہی ہے سپرد کی — ہلاکو خان
کیشنبہ انیسویں ربیع الآخر ۶۲۳ھ ہجری میں فوت ہوا اٹھائیس سال شمس زندہ رہا —
اپنی ایام سلطنت میں آٹھ سال تک تعمیر تچانوں اور محلوں کی اوسنی کی اور اہل علم
اور حکمت کی صحبت کی بہت رغبت رکھتا تھا اسکے اشارات سی ایک صد شہر تبریز میں
ہے جو خواجہ نصیر الدین طوسی فی مراغہ تبریز میں بنائی تھے

بیان حکومت کرنی ابا قحان بن ہلاکو خان کا

بعد وفات اپنی باپ کی باتفاق تمام امرا اور نویوں کے درمیان رمضان ۶۲۳ھ چہر توڑ سیٹھ
ہجری میں مسند خانی اور سریر جہان بانی پر بیٹھا اور در بند شیردان کی بندوبست کی اور سکی
اپنی بہائی شہمت کو مقرر کیا — اور دوسری بہائی تمشک علی کو خراسان کی جانب
بیجا — اور سونجاق نوین کو نیابت حکومت اور ملک کی سپرد کی اور منصب وزارت
برستور سابق صاحب عادل خواجہ شمس الدین محمد جوینی کو بحال رکھا — اور اصفہان
کی ولایت کی سرداری خواجہ بہار الدین محمد ولد خواجہ شمس الدین محمد کو سپرد کی —
اور خواجہ عطار الدین عطا ملک جو جب حکم کے دار السلام بغداد کی تسخیر کی در پی ہوا
یہ صحت کو پہنچا ہی کہ خواجہ شمس الدین محمد عادل اور نصف اور سنی تھا ہمیشہ طبیعت اپنی
متوجہ انتظام امور دین اور دنیا پر رکھتا تھا ابا قحان کے وقت میں شیخ اور سادات
اور علما اور فضلا کے بہت بڑی قدر تھی اور رعیت — یہی بہت رفاہیت اور آسودگی
سی گذران کرتے تھے خواجہ عطار الدین عطا ملک نے یہی شہر بغداد میں طریق اجتہاد
اور مقام کام کو رکھ کر تھوڑی ہی زمانہ میں دار السلام کو آباد اور مہمور کر دیا اور ساکنین

بیان حکومت کرنی ابا قحان کا

۱۰۸ ارس سیزمین کو طرح طرح کی انعام اور احسان سی مالا مال کیا۔ مگر خواجہ بہار الدین محمد نے اصفہان میں جا کر بہت ظلم کئے اور سیاست بی نہایت خارج ازاندا زہ ایسی کرنی شروع کئے کہ صد ہا غریبوں اور بیگناہوں کی جان پر آہنی اور صد ہا بیگناہ مار ڈالے ہر چند کہ خواجہ شمس الدین محمد نے مکتوبات مشفقانہ دلہ اعزاہی کو بھیج کر خوزیری سی ممانت کے مگر اوس پر کچھ فائدہ مرتب نہوا آخر کار مظہرین کی آہ کے تیرنی اوسکا کار تمام کیا یعنی وہ بھی اپنی جوانی سی بے پھرہ گیا۔ کہتی ہیں کہ ادیل سلطنت ابا قحان کے عین لاؤ کو سپاہ بہی انتہا کی راہ درندہ سی جانب آذربایجان کی گیا تھا اور بمیون صفر ۶۶۲ ہجری میں لڑائی ہوئی لشکر فوجی کو شکست ہوئی جب پھر خبر برکہ خان کو پہنچی تین لاکھ سوار ساتھ لیکر تسخیر ایران کے واسطی گیا اور ابا قحان بھی سپاہ بیکران اس جانب لئی ہوئی بڑا ہوتا بعد چند روز کے برکہ خان نے جانب تقیلس کی کوچ کیا چاہتا تھا کہ پل سی اوتر کر گزرے کہ ناگاہ صیاد اجل نے کین گاہ سی کو در اوسکی روح کی مرغ کو گرفتار کیا اسلئے اوسکی لشکر تترتر ہو گئے سب اپنی اپنی مکانون کو چلے گئی اور در میان ۶۶۴ ہجری کے براق بھلان جو کہ اون ایام میں اوس جنبانی خان کا مہار شاہ تھا اوسنی مسود بیگ بن محمود براج کو خدمت ابا قحان میں واسطی اظہار دوستی اور اتحاد کی بھیجا اور عرض اصلی اوسکے یہ ہے کہ لشکر اور کثرت مردمان جنگی کا اخبار اور سب کیفیت سی دیوان کی مطلع ہو کر چلا آ رہے جب مسود بیگ ابا قحان کے اردو میں پہنچا خواجہ شمس الدین محمد صاحب دیوان شرط استقبال کی بجالایا بوقت ملاقات نہایت ادب اور انسانیت سی وہ پیادہ ہو گیا اور مسود بیگ بسبب کمال نخوت کے اوسیطرح سوار رہا حالت سواری ہی پر خواجہ کو سسی بکھار ہوا یہ بات گرچہ صاحب دیوان پر گران گذری مگر بسبب اسکی کہ وہ مقام اوسکی اظہار کا نہ تھا چپ ہو رہا جب مسود بیگ ایلیان کے دربار میں پہنچا تمام امراء سی اہل رتبہ اور صید کی مقام پر جا بیٹھا اور کلمات خوب اور عبارات مرغوب سی

بیان سلطنت نکوداران کا

مرغوب سی بنانا کر تکلف تمام اور رسالت کرنی لگا بعد دو تین روز کی جب تیور سبکی پیری ۱۰۹ ہوئے پائی جسطرح ہو سکا بطایف اہل حضرت لیکر ہالگا ایک گھوڑی تیز رفتار پر سوار ہو کر ماوراء النہر کی جانب چلا دوسری روز ابا قان خان فی یہ سنا کہ مسود بیگ نصیر میری لشکر کی خبر سنی اور حال دیکھنی بطور جاسوسی کی آیا تھا اور مخافین یورش ایران پرستدین اسلئے چند ایچی سچی مسود بیگ کی بھیجی کہ جہان او سکوپاؤ پکڑ کر لاؤ مگر مسود بیگ وقت چلے آذربایجان کی بسبب رعایت اور محافظت اپنی جان کی گھوڑوں کی ڈاک اول ٹھلا دی تھے ہر ایک منزل پر ایک گھوڑا چوڑا ہوا چلا گیا تھا اسلئے وہ ایچیوں کی ہاتھ نہ آیا غرضیکہ جب مسود بیگ ملازمت براق میں حاضر ہوا اور جو کچھ دیکھا یا سنا تھا بیان کیا براق نے ایک لاکھ سوار جمع کر کے درمیان ۶۶۷ چھ سو سہشتہ ہجری میں امویسی گذر کر مقابلہ کیا تمام ملک خراسان کی حد و آذربایجان تک پر فتنہ اور آشوب سی ہو گئی تھی اور دوسری جانب سی ابا قان خان نے بھی موسیٰ پادشاه خراسان کی جانب خراسان کی کوچ کیا ماہ ذی الحجہ ۶۶۷ ہجری میں پانچ فرسخ پر ہرات کے باہر جانبین کا مقابلہ ہوا براق شکست کھاکر ہالگا ابا قان خان فی سب اسباب اور سکا اپنی تخت نصرت میں لاکر جانب آذربایجان کی مراجعت کی — بعد از ان درمیان ملک مصر اور ابا قان خان کے ٹرایان بہت ہوئے او کو ہم اسو اسلی چوڑ دیتی میں کہ ابوالفدا نے کچھ کچھ حال اونکا لکھا ہی — ابا قان خان بیسویں ماہ ذی الحجہ ۶۶۷ ہجری کو درمیان ہمدان کی فوت ہوا شترہ برس اوسنی سلطنت کی

بیان سلطنت کرنے نکوداران بن ہلاکو خان کا

باقی اشراف اور ایمان سلطنت کی بر ذریعہ تیرہویں تاریخ ماہ ربیع الاول ۶۸۱ ہجری کو موضع الاماق میں تخت بادشاہی پر نکوداران جلوسہ آرا ہوا اوسنی باب عدل اور انصاف کا ساکنین ولایت آذربایجان اور عراق پر کھولا لقب اس بادشاہ کا سلطان محمد

بیان سلطنت کرنی کھوداران کا

۱۱۰ رکھا گیا سلطان فی دزارت اپنی سلطنت کی خواجہ شمس الدین محمد کو دی اور عطار الدین عطا ملک کو بھی منظور نظر تربیت اور رعایت کا کیا اور مجد الملک کو پکا کر ادسکی سپرد آدسنی اور سکر قتل کر ڈالا اور خواجہ علاء الدین نے بھی چوتھی تاریخ ذی الحجہ مذکور کو انتقال پایا اس بادشاہ کے حسن سعی اور انتہام خواجہ شمس الدین محمد کی کسی اہل اسلام کو قوت پیدا ہوئے یہ حال دیکھ کر اور بادشاہ ہزاوے جو بی ایمان تھے اور مسلمان نہ تھے رشک کرنے لگی ازاںچلے ارغون خان نے ولایت خراسان میں جا کر ترتیب اسباب سلطنت کی اور تہیہ باطن مخالفت کی اور لڑائی کرنی شروع کی ۸۳۰ھ چھ سو ترسی عجمی میں جانب دامنان کی گیا بہان ایک لڑائی بھاری ہوئی وہاں پہلی شکست کہاںی پہر سلطان احمد نے طرف خراسان کی کوچ کیا شاہ زاوہ ارغون خان قلعہ کھات میں جا چھا اور لشکر ایتاف نے اسکا تعاقب کیا خوشیکہ ایتاف نے وہاں جا کر بادشاہ ہزاوے کو کھات فرسیدہ کہہ کر امین اور بے خوف کر کے اردو احمد خان میں بھیج دیا بادشاہ اہل اسلام نے اسکو ایک غیم میں قید کیا اور رسمی اروق برادر بوقا کو مود چار نہر آدمی کی اس کے محفلت کی واسطی مقرر کیا اور آپ بخوابش عشرت رعیش تن تہنا جانب عراق کے قصد کیا اور حکم دیا کہ تم لوگ بعد ایک مہینہ کے ارغون کو یا سامین پہنچا دینا مگر بعد جانی سلطان احمد کے ایک جامعہ ہاؤن امرا کے جوابدشاہ کیس اسلام نہ کہتی تھے اور موافق مزاج سلطان احمد کی تھی وہ انہوں نے باہم متفق ہو کر دہی رات کو ارغون خان کو قبضہ سی خلاصی دی ارغون خان نے اوسے شب کو مثل بنائے ناگہانی کے تاخت لاکر ایتاف کو مود چھد مقربان سلطان احمد کی جانب سے قتل کیا۔ دوسری روز بوقا نے ساٹھ فی سوار ایل ڈالو تاقتی کے پاس پہنچا تا کہ وہ سلطان احمد کے راہ بند کریں اور چند روز میں ارغون خان فی بھی سلطان احمد کا تعاقب کیا سلطان احمد نے درمیان فوجی اسواین کے ارغون خانک خلاصہ کی خبر پا کر اپنی والدہ مسماہ قوتی خاتون کے لشکر میں جا کر پناہ لی وہ لوگ جو اس کے مطلع اور خادم تھے راہ سے کسی کہیں کہیں کو ہاگ گئے

بیان سلطنت ارغون خان کا

۱۱۱ گئے جب سلطان احمد سراپ پر پینچا قوم قواو تاش نی لشکر پر ہاتھ غارت اور لوٹ کا
 بڑایا اسی اثنا میں ارغون خان بھی اوس نواح میں آ پینچا — بوقا اور سنگور جو ملازماں
 قدیمی ماور سلطان احمد کے تھے اور سکی والدہ سی ملکہ اور حیلہ کر کے سلطان احمد کو ارغون
 خان کے پاس لگیمی سچ ہے سے بیک ساعت بیک لمحہ بیک دم میں دگرگون میشود
 احوال عالم میں ارغون خان نے بی توقف سلطان احمد کو قزاقی کی بیٹوں کے حوالہ کیا
 جنکا باپ سلطان احمد کے ہاتھ سے مقتول ہوا تھا انہوں نے اپنی باپ کی قصاص میں
 سلطان احمد کو قتل کیا سے چین بہت رسم سرائی درشت میں لگی پشت زین دگی زین
 بہت میں سلطان احمد نے دو برس تین مہینی سلطنت کی

بیان سلطنت ارغون خان بن ابا قا خان کا

واضح ہو کہ ساتویں جہاد الاخر ۶۸۳ھ چہ سترہ سبب بحر با اتفاق خوانین اور امرا اور
 شاہزادگان والا تبار کے تاج سلطنت ارغون خان کے سپر رکھا گیا ارغون خان فی تمام
 مقدمات کلیات اور خبریات ملکی اور مالی بوقا کے سپر دئی صاحب سعید خواجہ شمس الدین محمد
 وقت بادشاہ ہونی ارغون خان کے بارادہ فرار جانب صفہان کی آیا اور یہ ارادہ کرتا تھا
 کہ اسجا سی دریا کی راہ ہندوستان کو پہاگ جاون مگر پھر توکل اور صبر کر کی لشکر الینچن
 کی جانب گیا اثنا راہ میں ایک استہالت نامہ بادشاہ کا اس کے نام پینچا اسلی وہ برسبیل
 تعجیل بادشاہ کی خدمت میں پہاگ کر چلا گیا اور ماہ رجب سال مذکور میں مجلس ارغون خان
 میں پینچا ۶۸۶ھ چہ سو چپاسی سبب میں مارا گیا اسی سال میں ایک یہودی سید الدولہ
 نامی طبیب ندیم بادشاہ کا ہوا روز بروز اسکو ترقی ہوتی گئی اور اسکو تمام انتظام
 ملک اور مال میں ایسا اقتدار ہوا کہ اسنے سب امرا اور اعیان کو بے اختیار کر دیا اور
 اسکی قوم کی یہودی لوگ بہت اچھی رتبہ اور سند غرت میں ممکن ہو گئے تھے اسلی

بیان سلطنت کنجا توخان کا

۱۱۲ اکثر یہودیوں نے مسلمانوں کی شریعت پر طعن اور تشنیع کرنی شروع کی مگر ادنیٰ بہکانی
 سی ارغون خان نے یہی حکم دیدیا تھا کہ کوئی مسلمان کسی عہدہ جلیلہ پر ممتاز نہ ہو اور اردو
 اعلیٰ میں یہی مسلمان لوگ نہ آئی یا یا کرین مگر ادنیٰ لوگوں نے ارغون خان کو یہ صلاح دی
 کہ کسی تجویز سی یہ کرنا چاہی کہ کتبہ اللہ میں یہی سب رکھو داد اور کوئی شخص نماز مسلمانوں کے
 طور کی نہ پڑھی بجائے عبادت رحمان کی پرستش تو ان کی جاری ہو جاوے تو سب ہی بہتر ہی
 اس غم کی پورا کرنی کی ارادہ میں تھا کہ خدائی مسلمانوں کی دعائیں فی نبی ارغون خان
 بیمار سخت ہوا غرضیکہ اسکی بیماری کے دفع میں بہت تدبیریں کی جاتی تھیں جو علاج کرتی
 تھے مرض زیادہ ہوتا جاتا تھا اور سعد الدولہ یہودی کو یہ خیال بہت تھا کہ اگر بادشاہ مر جاوے
 گا تو میرا کوئی حامی اور مددگار نہ ہو گا اور یہ جو سنی تشدد اور تعصب کی راہ سی مسلمانوں پر زیادتی
 کچھ خدا جانی بعد مرنے بادشاہ کے میری جان پر کیا بنی چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ ابھی بادشاہ
 نزع کی حالت میں تھا کہ طغا چارنویان اور نصیر امراء مسلمانوں نے بادشاہ سی ناامید ہو کر سبب
 اس کینہ دیرنیہ اور عداوت مذہبی کے سعد الدولہ کو سلخ صفر ۶۹۹ھ چہ سونوی ہجری میں
 پکڑ کر قتل کیا ارغون خان نے وقت نزع یہ حال سنا تیسری تاریخ ربیع الاول سال مذکور میں
 ارغون خان ہی سعد الدولہ کے پیچھے چلی جہنم داخل ہوا اس بادشاہ کے مرتے ہی مسلمانوں
 کے چہالہ پر شہادت اور تازگی پیدا ہوئی

بیان سلطنت کنجا توخان بن اباقا خان کا

کنجا توخان ایام سلطنت ارغون خان میں درمیان روم کی روزگار بسر کرتا تھا جب اسی ارغون کے
 مرنے کی خبر سنی بسبب طلب امراء سلطنت کی متوجہ اردو کا ہوا اور ماہ رجب ۶۹۹ھ ہجری میں
 اوسجاے پہنچا جاتی ہی تخت نشین ہوا ادھنین ایام میں جانب مسیحی اخبار پریشان کنجا توخان
 کے سنی میں آئے اس واسطی جانب روم کی کوچ کیا ماہ جمادی الاخر ۶۹۹ھ چہ سواکانوین ہجری

بیان سلطنت کنجا تو خان کا

ہجری میں روم سی مظفر اور منصور ہو کر مرہجت کی پہر اپنی سلطنت کی انتظام اور ضبط کے ۱۱۳
 در پی ہوا چنانچہ منصب امیر الامرائی کا بقوقا کو دیا اور عہدہ وزارت پر صدر الدین خالہ
 زنجانی کو سرفراز کیا خلاصہ اس بادشاہ کی حال کا یہ ہے کہ کنجا تو خان مذکور اکثر
 اوقات شراب خواری اور صحبت تباہ سیم اندام میں گزرتا تھا یہی رات دن اسکو
 یہ خیال رہتا تھا کہ اشرافوں اور عیان سلطنت کی معیون کی چیرہ شکنی کبھی چنانچہ تین
 لڑکیوں پر یہی چیرہ کی چیرے اسنی توڑے اور تمام مہمت اسی کام پر مصروف ہو گیا
 اسکو سلطنت کی کارسی کچھ ہی خبر نہ تھی اسکی طہار جرنویان — اور طولادی اور
 بعض اور امراء اسی دل برداشتہ ہو گئے اور سب نے یہ ارادہ کیا کہ اس بادشاہ چیرہ
 شکن کو تخت سی اتار دیا بد خان کو تخت پر بٹھلا دیا بد خان اون ایام میں حاکم بغداد
 کا تھا جب کنجا تو خان نے اس امر کی اطلاع پائی قجوق مال اور طولادی کو مع بعض امراء
 کے بند بچانہ میں قید کئے — طہار نے یہ حال دیکھ کر ایک ایچی خیفہ بغداد کو بھیج کر
 باید و خان بادشاہ راوی کو پیغام یہ کہلا بھیجا کہ جتنی تم سی جلدی ہو سکے اس جانب
 چڑھ آؤ ہم کنجا تو خان کو پکڑ کر تمہارے حوالہ کر دیں گے اور آپ بادشاہی کبھی اسکی
 باید و خان لشکر فراوان سہراہ لیکر بغداد سی آیا — کنجا تو خان ہی واسطی مقابلہ دشمن
 کی آقبوقا — اور طہار جرنویان کو اپنی سی اول بھیجا اور آپ ہی بروز شنبہ
 جماد الاول ۶۹۴ھ چہ سو چرانوین ہجری میں دشمن کی طرف چڑھ کر گیا — اشار
 راہ طہار قیوقا سی جدا ہو گیا اور کنجا تو خان کی مخالفت لوسنی ظاہر کی اور لشکر
 بھی اکثر اس کے ساتھ ہو کر باید و خان سی مل گئی آقبوقا تہوڑے سی آدمی ساتھ لیکر
 کنجا تو خان کی لشکر میں آیا کنجا تو خان نے جب یہ حال دیکھا بادل غمناک دیدہ
 غمناک کی موعان کی جانب بھاگ گیا اسی اشار میں بقوقا بال — اور طولادی
 اون امیر دن کے جو بندہ خانہ میں قید ہوئے تھے باید و خان نے چوڑ دی وہ

بیان سلطنت باید و خان کا

۱۱۴ لوگ شل بلائی ناگہانے کی سوغان میں پہنچی دہان جاکر کچا تو خان چہرہ شکن کا چہرہ
حیات کا توڑ اپنی قتل کیا — کچا تو خان تمام اولاد ہلاک تو خان میں سخی سبھی بڑا تھا
اور ایام دولت میں عدالت اور انصاف کرتا رہتا تھا بیگناہ کے قتل کو ادسنے کبھی حکم
نہیں کیا کچا تو کا نام عقاب تو بھی لکھتی ہیں

بیان سلطنت باید و خان بن ہلاک تو خان کا

باید و خان نے آخر ماہ جاد الاول ۹۹۴ھ چہ سو چورانون بھری میں درمیان حدود ہند
کے باتفاق امراء اور اعیان کی سریر خاںیت پر جلوہ افروز ہوا ادسنی منصب امیر الامرائی کا
طفا جار نوایان کو جو ادسکی سلطنت کا بانی اور اساس رکھنی والا تھا دیا اور کار مہمات
وزارت اور امور دیوانی کا کفایت جال کو مرحمت ہوا جب خبر مقتول ہونے کچا تو خان
کی اور بادشاہ ہونی باید و خان شاہزادہ غازان کو جو کہ اون ایام میں اپنی باپ ارغون خان
کے وقت سہی حاکم خراسان کا تھا پہنچی ادسنی ارادہ انتقام لینے کا مصمم کر کے امیر نوروز
غازی سہی مشورت لی یہ امیر نوروز ارغون آغا کا بیٹا تھا جو کہ زمانہ چنگیز خان سہی تئیں برس
تک خراسان کی حکومت کرتا رہا بعد وفات اپنی باپ کی ملازمت ارغون خان میں بسر کرتا
تھا کہ جب کہ ارغون خان نے بوقا کو باساق میں بھیدیا تھا یہ بہاگ کہ طرف دیار مشرق
کے چلا گیا تھا چونکہ وہ مقلد دین اسلام کا تھا اسلئے ادسنے چہا دکر نے پیکر ماندہ کہ بہت
مستہ کون کو قتل کیا اور مدت تک درمیان امیر نوروز غازی اور شاہزادی غازان کے
ارائی اور خصومت قائم رہی آخر الامر درمیان ۹۹۴ھ چہ سو چورانون بھری کی صلح ہو گئے
امیر نوروز شاہزادی کی خدمت میں واسطی پا بوسی کے حاضر ہوا اور تہ تقریب اور
ندیمی کا پایا القصد جب شاہزادے نے قصہ اپنی عواق اور ذبیحان کا کیا اسباب میں
نوروز غازی سہی صلح لی نوروز غازی نے جواب دیا کہ میں آپ کو مسند سلطنت اور شاہی

بیان سلطنت باید و خان کا

بادشاہی کی تخت پر بٹھلاؤن گا اور باید و کو اسکی بے عملی کی سزا دین کا ایک شرط ۱۱۵
یہ ہی کہ تم ہماری پیغمبر خدا نبی محمد مصطفیٰ پر ایمان لاؤ اور کفر اور بت پرستی سی ماہہ او ہٹاؤ
شاہزادی فی اوار مسلمان ہو نیکا کیا اور مقام فیروز کوہ پر کلمہ جا کر پڑھا اسی روز صہاؤ
اوسکے ساتھ کی مسلمان ہو گئی بعد ازان غازی خان متوجہ جانب آذربایجان کی ہوا جب حدود
آذربایجان پر جا پہنچا اوسوقت ایک ایچی سخن دان کو باید و خان کے پاس بھیجکر یہ کہیلہا بھیجا
کہ کجا تو خان کے قاتلون کو ہمارے حوالہ کر دو و مان سہی قاصد بے مراد پہر یا غازیان نے
باتفاق امیرنوروز کی مخالفت ظاہر کی دوسری طرف سہی بہت لشکر مقابلہ پر آیا قاصد
جانبین کے ایک دوسرے کی پاس پہنچی اور لڑائی شروع ہو گئی شاہزادے غازیان نے
قراول باید و خان کو شکست دیکر ایک اور ایچی پاس باید و خان کے بھیجکر سخنان محبت آمیز
کہیلہا بھیجیں اور کہا کہ جنگ قراولان بسبب بیوقوف قراولوں کے ہو لا دلانہ ہکو تسی محبت اور
دوستی ہے لڑائی ہونی کی کیا معنی جواب میں اوسکے اوسنی ہی کلمات مشفقانہ زبان پر لا کر
مقرر ہوا کہ بالمشافہ ساری تہا ہی ملاقات ہو جو بات دلیں ہو وہ بے وسیلہ غیر کے اسپین کہیں
لین بعد ازان ایک روز معین میں دونوں بادشاہ مولشکر کے وعدہ گاہ پر گئے اور دونوں بادشاہ
تہوڑے تہوڑے آدمی لیکر باغز اور احترام تمام ملے بعد ملاقات غازیان فی التماس فارس
اور عراق کی جوار غون خان سہی متعلق تہی کے باید و خان نے یہ التماس چھی طرح پر قبول
فرمایا اور رسبات پر قرار پڑا کہ کلکی روز دونوں بادشاہ اپنی اپنی اردو کو کوچ کر جا دیں لیکن
چونکہ باید و خان کے امیرون کے دین یہ خیال تھا کہ کلکی روز وقت مرحمت کی مہم غازیان
کی منقطع کرنے چاہئی نیسے غازیان کو مار ڈالے اس امر کی اطلاع شاہزادے کو اوزلوگون
کی تیور پر سے ہوئی دیکھ کر سو گئی فوراً نسل زمانہ کی تیرہ دہائی عیار یکجہ تمام جانب
خواسان کی کوچ کر گیا دوسرے روز باید و خان نے جب یہ خبر سنی بہت افسوس کیا
دوسری روز غازیان فی ایک ایچی باید و کے پاس بھیجکر یہ اطلاع کی کہ میں آغاسی خیال

بیان سلطنت باید و خان کا

۱۱۶ ددستی کا رکھتا تھا لیکن جناب کے امیر دن کی دونوں رنگ بھیان پا کر بی رخصت مراجعت کر آیا جون باید و نے حسب خط برقی اور چا پوسی کی اور حکم دیا کہ ملک اسلام جال الدین جو لاہ انجو اور فارس کو غازان خان کی گماشتوں کے حوالہ کر دیوے بعد از ان شاہزادے کے نوکروں فی وہ فرمان شاہی فارس میں پہنچایا جال الدین نے اس پر کچھ عمل کیا ملازمان غازان بے مراد پیر آئے اسی اشارین امیر نوروز در وسطی اطلاع ضایر اور سرار لہر آذربایجان اور عراق بطور ایچی گری کے پاس باید و خان کی گیا مگر خیفہ میرٹھا جا رسی عبد و جان اس مضمون کے گری کہ تم سادنت غازان کے کرنا اور باید و کو تخت سسی اوٹھا دو اور غازان کو تخت پر بٹھا دو اور باید و خان نے امیر نوروز کو چند روز قید رکھا آخر کار نوروز نے قسم کھائی اور کہا کہ اگر تم مجھ کو خراسان میں جانی دو تو میں غازان کو باندھ کر آپ کی ملازمت میں حاضر کر دینگا اس فریب سی خلاص پا کر نوروز زندہ کور خدمت شاہزادے میں حاضر ہوا اور جان آکر ایک ماٹھی باندھ کر بیچیدی تاکہ قسم سی بری ہو جادی کیونکہ غازان ماٹھی کو پتی میں جیسا کہ ابو الفدا نے لکھا ہے اس مقام سسی تا مسلط ہوئی تیور رنگ کی ہم سب بادشاہوں چنگیز خانیوں کے ذکر چور و متی میں کدو وسطی کہ ابو الفدا فی علی سبیل الاخصار سبکا حال لکھا ہے مگر بہت اختصار کی کہتے ہیں کہ بعد باید و کے سلطان محمود غازان خان بن ارغون خان در میان ماہ ذالحجہ ۶۹۴ھ چور و متی چور و متی بحر ی میں تخت خانی پر بیٹھا اسنی بنیا د کفر کی مصلوبین سسی کی قلم موقوف کر کے شہر بیت محمدی کی بنیا د ڈالی اور ملوک مصر کا حال ابو الفدا میں مہر اس ذکر کی کہ غازان خان سسی ملک ناصر بادشاہ مصر کی لڑائی ہوئی گند چکا وقت وفات اپنی چوٹی بھائی لویا تو کو اسنی اپنا ولی عہد کر دیا تہار روز یکشنبہ دسویں ماہ شوال ۷۰۳ھ سات سو تین برس میں فوت ہوا۔ ادھاجا تیو سلطان بعد اس کے تخت پر بیٹھا یہ محب علما اور سادات اور بزرگون کا تہا ایڑا شاعر سسی عقدا د کامل رکھتا تھا ۷۱۵ھ سات سو سترہ ہجری میں فوت ہوا ۷۱۵ھ ہجری میں سلطان ابو سعید بن ادھاجا تیو ماہ صفر میں تخت خانی پر بیٹھا اسکے سلطنت

بیان نکاح بغداد خاتون کا

سلطنت کا حال چونکہ ابو الفدا لکھ چکا اور جو بان کا حال بھی اوسین مندرج ہی اسلئے چھوڑا ۱۱۷

بیان نکاح بغداد خاتون کا

حیات ہی

جب امیر جو بان نویمان مارا گیا او سوقت بادشاہ سلطان ابوسعید نے قاضی مبارک شاہ کو طلب کر کے کہا کہ امیر حسن کے پاس جا کر جسطرح ہو سکے مسماۃ بغداد خاتون کو طلاق دلوادی یہہ عورت چونکہ خوبصورت تھی بادشاہ اوسپر بہت مفتون تھا قاضی نے یہ بات شیخ حسن سے کہی جا کر کہے شیخ حسن سبب خوف بادشاہ کی اپنی جو روئے بغداد خاتون سے مفارقت اختیار کے بعد گذرنی ایام عدت کی بادشاہ نے اوس سے اپنا نکاح کیا اور اس عورت کو امور ملکی اور مالے میں دخل کر لیا درمیان ۳۲ سات سو چتیس مجربے کی چند لوگوں نے بادشاہ سے یہ کہہ دیا کہ درمیان شیخ حسن کو روئے بغداد خاتون کے مہلات خیفہ جاری ہو گئی میں ہوا سطلی بادشاہ نے شیخ حسن کو جانب قلعہ کاخ کی روانہ کر دیا اور روئے بغداد خاتون سے وہ محبت جاتی رہے اوسکا رتبہ بھی کم کر کی دل سے اوسکو اوتا ردیا جب بعد تحقیق یہ ثابت ہوا مفند دن نی یہ مفنون بنا کر اوتا دیا تھا اور اصلمین یہہ چوٹ تھا او سوقت منظور نظر عنایت کی مسماۃ بغداد خاتون ہوئے — اور امیر شیخ حسن سلطنت روم کا بادشاہ ہوا اور آخر سال ۵۳۵ سات ستیس مجربہ میں بادشاہ اوزبک نے قصد اران اور آذربایجان کا کیا — اسلئے بادشاہ اوزبک ۳۲ سات سو چتیس مجربہ میں عازم اران کا ہوا جب حدود شیردان میں پہنچا اوسجائے سبب حرارت اور عفونت ہو کی مرض سخت میں مبتلا ہوا بعد پندرہ روز کے جب کچھ تخفیف ہوئے حام کیا وہ ہی مرض پھر عود کر آیا تیرہویں تاریخ سال مذکور میں فوت ہوا سہ گرجہ تیرہ تحت تابکی باشندہ بمیدہ برز وال دولت سلطان اعظم ابوسعید مد اسکاتابوت سلطانیہ میں لاکر جانب غوب دفن کیا جن ایام میں کہ مرزا امیر شاہ بن میر تیمور نے واسطی خراب اور برباد کرنے اوس گنبد کی حکم دیا او سوقت وان سے اوسکے تابوت کو نکال کر اوب لبرینے

بیان حکومت اریہ خان کا

۱۱۸ او کے باپ کے پاس دفن کیا جتیس برس وہ زندہ رہا اور انیس^{۱۹} برس اسنی سلطنت کے
خفہ نامہ میں لکھا ہے کہ سلطان ابوسعید نے انور ایم حیات اپنی من مسامہ دلشاد خاتون
نبت دمشق خواجه بن جو باہمی نکاح کر لیا تھا سبب اسنی دہن کی محبت کی بعد خاتون
سی کم اتفاقی کرنے لگا تھا اسواسلی اور اس خاتون بیروت فی مینی بعد خاتون فی لوسکو
زہر کھلایا ابن مین نے تاریخ اور کے وفات کی یہ کہی ہی ہے چون گزشتہ سال ہجرت
ہفصد و باسی و شش و وزیریع الاخرین ہم سیردہ گزشتہ بود و در قراباغ ارسر
سلطان اعظم ابوسعید و دست تقدیر الہی افسر شاہی برادر و

بیان سلطنت کرنی اریہ خان کا

واجب ہو کر اریہ خان نسل ارتقی بوکا بن توینجان سی ہے وہ بعد وفات سلطان ابوسعید کی
بسبب سی خواجه غیاث الدین محمد وزیر کے سیر سلطنت خایت پر بیٹھا اور سنہ بعد خاتون
کو جو بری نظری اور سکود کہنی تھے اور بڑا جانتی بسبب زہر دینی سلطان ابوسعید کی قتل کیا
بعد ازان لب آب پر پہنچ کر اوزکون کو شکست دی اور چونکہ امیر علی بادشاہ فی جو کہ ماموسلطان
ابوسعید کا تھا اور اودن ایام میں حکومت دیا رکھ کر کے اوستی متعلق تھی سلطنت اریہ خان
سی مطلع ہو کر علم خلافت کا ملند کیا تھا اور موسی خان بن علی خان بن باید و خان کو
بادشاہ بنالیا تھا اسواسلی بسبب حسن اہتمام کے خواجه غیاث الدین محمد نے لشکر بجد
جمع کر کے جانب دشمنوں کی کوچ کر کے روز چار شنبہ ستر دین رمضان سنہ ۳۶ سات سو
چتیس ہجری کو نواحی قنہ پر دونوں لشکر دن کا مقابلہ ہوا تلوار درخچر کی لڑائی رہے
آنکر کار اریہ خان کو شکست ہوئی خواجه غیاث الدین محمد ایک لحظہ ثابت قدم رہا جب
اسنی دیکھا کہ میدان ہاتھ سی جاتا رہا وہ بھی جنگل کی جانب ہٹا گا امیر علی نے لوگو کو
اور کی تعاقب میں پہنچ کر اسکو بکرا اکیسویں رمضان کو خواجه فاضل نیکو اخلاق نے کور کو نمرت

بیان حکومت محمد خان کا

شہرت شہادت پلایا اور نہیں ایام میں اریہ خان ہی امیر علی بادشاہ کے ہاتھ آ گیا سو ۱۱۹
اپنی لشکریوں کی مارا گیا

بیان سلطنت کرنی موسیٰ خان کا

موسیٰ خان فی ماہ شوال سنہ مذکور میں مقام اوجان میں تاج خونی کا سر پر رکھا اور بہت
ملکی اور مالی کا اختیار امیر علی بادشاہ کی سپرد کیا — امیر شیخ حسن بن امیر ابو قار جلایر
جو سلطان ابوسعید کا چچی زاد بیہی تھا اون ایام میں دیار روم پر حکومت کرتا تھا اونسی جب
اس واقعہ کی خبر سنی فوراً محمد خان بن لقص بن ایس تیمور بن انبارچی موکاتیمور بن ہاکو خان
کو تخت بادشاہی پر بٹھلایا اور اسکو بادشاہ قرار دیکر جانب تبریزی آیا موسیٰ خان
اور علی بادشاہ دونو برسم استقبال اس کے پاس گئے چودہویں ذالحجہ سنہ مذکور میں مقام
بوشہر پر تلاقی طرفین ہوئے — علی بادشاہ فی امیر شیخ حسن کے پاس ایک صدکی ربا
یہ کہلا بھیجا کہ دو بادشاہ ایک تخت سلطنت پر نہیں بیٹھ سکتی ان دونو کو اسپین ٹرٹی
دوہین اور تہین کیا خردت پڑی ہی جو درمیان میں سر پٹول کرین اب مصلحت یہ ہے
کہ اپنی اپنی مہین کو لیکر تم جلدین ان دونوں کو سر پٹورنے دو — امیر شیخ حسن فی اس
بات کو مان لی دونہارا آدمی لیکر چلا گیا اور دونوں بادشاہوں میں ٹرائی ہوئی شروع ہو گئے
اسی اثنا میں امیر علی بادشاہ ایک جابی چشمہ پر بغراغ خاطر بیٹھا ہوا وضو کر رہا تھا امیر
شیخ حسن فی اسکو دیکھ کر سو سواران جوار کی دہان آ بیچا اور فوراً اسکو قتل کیا موسیٰ خان
نے جب یہ خبر سنی کہ امیر علی بادشاہ مر گیا اس کے پیر یہی ادکھڑ گئے فوراً بہاگ گیا

بیان سلطنت محمد خان کا

بہت دینی موسیٰ خان کی محمد خان با تفاق شیخ حسن نویان کے اوجان میں گیا دہان پہنچ کر

بیان سلطنت امیر شیخ حسن کا

۱۲۰ تخت سلطنت پر بیٹا اور امیر شیخ حسن امور مملکت کی نید و بست اور ہتھمات سپاہ اور رعیت میں مشغول ہوا وہ لوگ جو خواجہ غیاث الدین محمد وزیر کی بھیجی ہوئی تھی او کو نیاہ شفقت اور رعایت میں جائی دی — مسماۃ دلنشا و خاتون بنت امیر و مشق خواجہ بن جوہان کو جو سلطان ابو سعید کی جرود تھی اپنی نکاح میں لایا

حال سلطنت طغیا تیمور خان کا

وضیح ہو کہ طغیا تیمور خان گلگیر خان کی بیٹی کی نسل سی تھا در میان ۳۷۰ سات سو ستیس ہجری کی سبب سی امیر شیخ علی قوشچی جو بعضی بلاد خراسان کا حاکم تھا اور سبب تحریک امیر علی جعفر کی جو شیخ حسن سی ہیاگ کر چلا گیا تھا تخت سلطنت پر بیٹا بعد از ان تسخیر عراق کا قصد کر کی جب حدود آذربایجان میں پہنچا موسیٰ خان موہانی تابعین کی اوسپر تاخت لایا — اور محمد خان اور شیخ حسن نویمان ہی مخالفین کی استقبال کو بڑھی در میان پندرہویں ماہ و بقید ہسندہ کو رکھی صحرائی کرہ رودین و دوزشکرون کا مقابلہ ہوا — طغیا تیمورنی قبل لڑنے اور جنگ کرنی کے ملک سی ہاتھ اوٹھالیا تھا اور خراسان کی جانب چلا گیا تھا اسلی موسیٰ خان ایک محظوظ لڑنا رہا آخر کو وہ ہی منہزم ہوا بعد چند روز کی شیخ حسن نویمان کی آدمیوں کی اہتہ لگ گیا پکڑ آیا ہرذریعہ یاسا کو روانہ ہوا

حال سلطنت امیر شیخ حسن بن تیمور تاش کا

وضیح ہو کہ شیخ حسن کو چک اسی کو کہتی ہیں یہ شخص ولایت دومین رہتا تھا ۳۸۰ ہجری میں بجز امیش حکومت اور بادشاہ کی اسنی ایک فریستہ بنایا کہ ایک غلام ترکی تزلو کو جبکا نام قراچی ہتا اپنی باپ کی شکل کا ڈبوئڈ کر اپنی پاس لایا اور یہ لوازہ تمام ملکوں میں پہلایا کہ میرا باپ تیمور تاش جو بعد قتل کرنی امیر جوہان کی معبر کو چلا گیا تھا اب آگیا ہی سب لوگوں کو یقین

بیان شاہ زادی ساقی بنت اوجا تیو کا

یقین ہو گیا کہ تیمورتاش زندہ ہی اور اپنی والدہ ہی اوس غلام کی حوالہ کی کہ یہ آپ کی جڑو ۱۲۱
 ہی اور بیان تک اوسکی عزت کی کہ اوسکی گھوڑی کی رکاب پکڑ کی پیدل اوسکی ساتھ چلا کرتا
 جب یہ حال سب لشکریوں اور ساکنین بلاد فی سُناسب منقاد ہو گئی۔ اوسوقت شیخ حسن کو چک
 نے اسباب ڈائی اور آلات حرب مہیا کر داکے جانب آذر بیجان کی کوچ کیا۔ اور محمد خان
 اور امیر شیخ حسن بزرگ فنی نصیر کی دفعہ کی واسطی متوجہ ہوئی بیسویں تاریخ ماہ ذالحجہ کو حدود
 الاتاق میں لشکر روم اور لشکر عراق کا مقابلہ ہوا شیخ حسن کو چک فی فتح پائی شیخ حسن بیجان
 جانب تبریز کی چلا گیا اور محمد خان دشمنوں کے ہاتھ میں گرفتار ہو کر مارا گیا۔ اب اوس غلام
 قزاجری کی قسمت کھل گئی مفت میں شیخ حسن کو چک کی والدہ زوجیت میں ملی اور بادشاہت
 اور حکومت کرنی کی قدرت خدائی دی اوسوقت اوس غلام کی نیت میں فرق آگیا شیخ حسن
 کو چک حسنی کہ یہ تدبیر میں کر کے سلطنت کی بنیاد اپنی واسطی ڈالی تھی اوسکے ایک چہرے ماری
 گروہ کا اگر نبوی اسلمی وہ پنج کر جانب گرجستان کی بہاگ اوسوقت اوسنی وہان جا کر بیان
 کیا کہ وہ میرا باپ نہیں ہی نبی صرت ملک اور حکومت یمنی کے واسطی ایک غلام ترکی اپنی باپ
 کے شکل کا ڈھونڈ کر یہ کہہ دیا تھا کہ میرا باپ ہی اور واسطی یقین لوگوں کی اپنی والدہ کو ہی اوسکی
 حوالہ کر دیا تھا میں نہ جانتا تھا کہ وہ غلام بذات میری ساتھ یہ سلوک کر لگا شیخ حسن کو چک
 شاہ زادی ساقی بیگ بنت اوجا تیو سلطان کی خدمت میں منی لگا اور تیمورتاش جلی نصیب
 جنگ شیخ حسن الیکانی کے متوجہ جانب تبریز کی ہوا بعد ملاقی جانیں کے شکست کہا کہ بہاگ تھا
 قوم رو برات کی جانب بغداد کی گیا اور امیر شیخ حسن جانب سلطانیہ کی چلا آیا

حال شاہ زادی ساقی بیگ بنت اوجا تیو سلطان کا

درمض ہر کہ در بیان ۸۳۹ سات سواتنا لیس بحر ہی میں امیر شیخ حسن جو بانی سند جہانبانی پر
 بیٹھا جب وہ سلطانین میں پہنچا امیر شیخ حسن الیکانی یہ خبر سنکر جانب قزوین کی چلا گیا قبل قزوین

بیان حکومت جهان تمور خان کا

۱۲۲ جنگ کی ایک گونہ صلح ہو گئی تھی اور شاہ زادی مسماۃ ساتی بیگ اور میر شیخ حسن کو چک اران اور آذربایجان کو چلی گئی۔ اور میر شیخ حسن بزرگ در میان سلطانیہ کی مقیم ہوا۔ ماہ حبیب سنہ مذکور میں طغایمور خان فی دوسری دفعہ قصد چوڑ دانی عراق اور آذربایجان کا کیا جب وہ ساوہ میں پہنچا میر شیخ حسن بزرگ اوسکے دفعہ کی واسطی نکلا اور شاہزادی مسماۃ ساتی بیگ مہ امیر سیورخان اور شیخ حسن کو چک کی اران سی اور جان میں آئی اسی اشارہ میں قوم اور ان نے اوس غلام قراجرئی تیوڑ تاش محمول کو قید کر کے اس بادشاہ زادی کے لشکر میں ہیچید مسماۃ ساتی بیگ بادشاہزادی فی حکم دیا کہ اس کا سرتن سی جدا کر ڈالو چنانچہ وہ مارا گیا۔ بعد ازاں میر شیخ حسن جو بانی نے پھر مکر اور فریب کرنا شروع کیا یعنی طغایمور خان کو یہ کہلایا ہوا کہ اگر قصد بادشاہ کا امیر شیخ حسن الیکانی کے پکڑنے کا ہو تو جائی کہ جسی بجائے میں مسماۃ ساتی بیگ بادشاہزادی سی اوسکا نکاح کروادوں گا اور مثل غلاموں کی اوسکی خدمت کرتا رہوں گا طغایمور نے اس فریب میں اگر ایک خط شمل اوپر موفقت بادشاہزادہ ساتی بیگ اور شیخ حسن جو بانی کے اور مخالفت اور قصد شیخ حسن الیکانی کے کہہ کر پاس امیر شیخ حسن کو چک کی ہیچید یا۔ جب امیر شیخ حسن بزرگ فی یہ باتیں سنی بہت متحیر اور پریشان خاطر ہو کر ایک شخص کو جو طغایمور کا مقرب اور مخصوص تھا بلا کر وہ عہد نامہ کہ اوسکی درمیان ہو گیا تھا دکھلایا وہ شخص بہت خجل ہو کر بادشاہ کے پاس گیا اور کیفیت تمام واقعہ کے بیان کی طغایمور نے شیخ حسن جو بانی کی حیلہ پر مطلع ہو کر گشت تعجب کی دانتوں سی کاٹی اور نہایت شرمندہ ہو کر اوسی شب کو جانب خراسان کی چلا گیا

بیان حکومت جهان تمور خان بن افرنگ بن کنجا تو خان کا

بدھ رحمت طغایمور کے امیر حسن الیکانی فی جهان تمور خان کو تخت پر بٹھلایا وہ جانب بغداد کی آیا اور اکثر ولایت عراق اور عرب کی اپنی تصرف میں لاکر خطہ اور سکھ اوسنی اپنے نام کا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

۱۲۳

نام کا جاری کروادیا

بیان سلطنت سلیمان خان کا

واضح ہو کہ سلیمان خان نسبوت ابن ہلاکو خان کی نواسون میں سی ایک شخص تھا آخر ۳۹۷
 سات سو اکتالیس ہجری میں بسبب سی شیخ حسن جو بانی کے شانہ وادی ساتی بگ سی اوسکا نکاح
 ہوا اور تحت سلطنت پر بیٹھا اور ماہ شوال ۸۰۷ سات سو چالیس ہجری میں با اتفاق امیر شیخ
 حسن کے اوچان میں گیا اوسجاے بہت خلق اللہ اوسکی جینڈی کی نیچی جمع ہو گئی۔ اسی شانہ
 میں امیر شیخ حسن بزرگ فی سہراہ جہان تیمور خان کے قصد آذربایجان کا کرک گیا اور سلیمان خان
 اور امیر شیخ حسن اوسکی مقابلہ پر آئی لڑائی بہاری ہوئی لشکر غنہ اوسکو شکست ہوئی امیر شیخ حسن
 ایک فی جب دار السلام میں پہنچا تیمور خان کو جہانیت ناقابل تھا موقوف کیا اور درمیان ۸۱۷
 سات سو اکتالیس ہجری کی امیر شیخ حسن علی کا دن موجب حکم اپنی بیہائی طحا تیمور خان کے
 متوجہ سیر عراق اور آذربایجان کا ہوا اور سب جانب سی ملک اشرف بن تیمور تاش بن جو بان موجب
 اشارہ اپنی بیہائی شیخ حسن کی مقابلہ پر آیا شیخ علی کا دن کو شکست ہوئی بہاگ گیا بعد اپنی بیہائی
 کی خدمت میں پہنچی کی سرداروں سی لڑنے گیا دہان مارا گیا۔ اور ۸۵۷ ہجری میں طحا تیمور خان
 بھی خواجہ بھی سردار کی ہاتھ مقول ہوا القصد امیر شیخ حسن جو بانی نے شکست دینی شیخ علی کی جانب
 دنیا بکر اور بلاد روم کی گیا دہان جا کر قتل اور غارت اور شہر دن کو بہت خراب اور ویران کیا اور
 مسیح و سالم دہان سی مراجعت کی۔ اور درمیان ۸۷۲ سات سو پچاس ہجری کی سلیمان
 اور امیر یعقوب شاہ کو مو ایک جماعت امرار کی جانب روم کی پہچادہ لوگ دہان سی شکست کہا کر
 آئے اسلے امیر شیخ حسن یعقوب کو بسبب اوس تقصیر کے جو اوسنی لڑائی میں کی تھی مقید کیا
 ۔ امیر شیخ حسن کی جو رد حکو خاتون عزت ملک کہتی تھی یعقوب شاہ سی محبت رکھتی تھی
 اوس عورت فی یہ خیال کر کے کہ میری خاوند کو اس موذی فی بسبب اسباب کی کو کسی محبت
 رکھتا ہی مقید کیا ہی دو تین عورتوں سی ملکر مکمل کی رات ستا سیون رجب کو شیخ حسن کی پاس

بیان حکومت ملک شرف کا بن تیمور تاش کا

۱۲۴ لگی اور اسکی خضیہ پکرالسی کہنی کو وہ ترپنی لگا آخر کار خضیہ پڑے رہی بہت اوسنی زور اور فکر چڑائی کا کیا ہر خضیہ بچوڑے یہاں تک کہ وہ مر گیا خواجہ سیان نے اس مقام پر تیارخ لکھی ہے سے زجرت نبوی رفتہ بقصد و چیل چار ہدہ و آخر حبافتادہ اتفاق حسن زنی چکوہ زنی فرخواست حسان ہدہ بزور بارزوی خود خضین شیخ حسن ہدہ گرفت محکم دشت تا برد و برقت ہدہ زہی خجستہ زنی خایہ وار مرد افکن ہدہ دوسری روز وہ قحبہ ناکار معاہدہ پنی اعوان اور انصار کی چپ کر محل سنی لکھک ہباگی و دون تک یہ حال کسی پر نہ کہلا تیسری روز تمام امیر دن کو اس امر کی خبر پہنچی بعد حبست و جو اور لکھا پو کی غوت ملک اور تمام قاتلین بادشاہ کو پکڑ کر ہلاک کیا

بیان حکومت ملک شرف بن تیمور تاش کا

و شمس ہو کہ وقت مقتول ہونے اپنی بہائی کے ملک شرف اپنی چچا باغی باستی کی ساتھ حدود شیر ندرین تھا جب اوسنے یہ خبر سنی تبریز میں آیا۔ اسی اشار میں امیر سیورغان فی جو کہ در میان فراخ روم کے مجوس تھا لکھک شہر کی کوتوال کو قتل کر کے ملک شرف باغی باستی سنی جا بلا۔ اور سلیمان خان فی جب جمعیت امر اور مردان سپاہ کی یہ بھی جانبے یار بکر کے چلا گیا چند روز در میان اوکئی طریق اتفاق کا جاری رہا آخر الامرا وین ہی اختلاف ہو گیا ایک رات کو باغی باستی اور سیورغان تبریز سنی لکھک جانب فوی کی گئے ملک شرف نے بھی اوکئی پہچنی تھانہ بین حرکت کی صحرائی اغانا بادین جاکر دونوں لشکر دن کا مقابلہ ہوا سیورغان اور باغی باستی کو شکست پہی اوسوقت ملک شرف نے موضع تاویل پر نزول کر کے ایک شخص سنی نور شیردان کو تخت پر بٹھایا اور حکم دیا کہ اسکو نوشیردان عادل لکھا کہ وہ ہدہ ہدہ پھر داکے جب گنج میں پہنچی قاضی محی الدین بردعی واسطی صلح کر دانی کی باغی باستی کی طرف سنی اوسکے پاس آیا ملک شرف نے صلح مانے سے سیورغان کو یقین نہ آیا امیر المیکان و لا امیر شیخ حسن بزرگ کی تہمت سنی مار گیا۔ اور باغی باستی اپنی چوٹی بہائی کے پاس گیا وہاں سنی دونوں جانب تبریز کے

بیان حکومت ملک اشرف کا

تبریزی کی متوجہ ہوئی جب تبریز میں آئی ملک اشرف نے اپنی چاچا نذر گوار کو اسی طرح پر ۱۲۵ قتل کیا کہ کسی کو اطلاع اس امر کی نہ ہو کہ اس طرح مارا بعد اس کے قتل کرنی کی مستقل ہو کر حکومت کرنے لگا اور ظلم اور بی انصافی اسی کی کہ جس کسی سی ہو سکا آران سی اور آذر بیجان سی بباگ کر جہان امن پایا وہاں جا بسا۔ اول موسم بہار ۸۵۷ء سات سو اٹھتالیس ہجری میں ملک اشرف نے قصد جنگ شیخ المکانی کا دین کر کے جانب نند او کی کوچ کیا۔ امیر شیخ حسن شہر میں محصور ہوا ملک نے محاصرہ چند روز کی ہراساں ہو کر جانب تبریزی کی محبت کی اور محرم ۸۵۷ء سات سو اکیاون ہجری میں اصفہان پر گیا پچاس روز تک اصفہان سے لوگ رٹتے رہی آخر کار خطبہ نوشیروان عادل کی نام کا پڑھا اور دہر دینار نقد زر شیخ سعد اجاس ایک لاکھ دینار کی ملک اشرف کی خدمت میں اصفہانیوں نے بھیجی اس وقت مراجعت کی اور ظلم اوسے بشمار کئی بن چنانچہ اوس کی ظلم دیکھ کر شیخ صدر الدین صفدے جانب گیلان کی۔ اور خواجہ شیخ کچھی شام میں گئی اور قاضی محمد الدین بردعی دشت قچاق میں گیا اوس شہر کے سرای میں جا کر ٹہرا۔ اور جانی بیگ خان حافظ اوس بادشاہ کی عطا کرنے کو حاضر ہوا بتا اتنا ر وعظ میں شرح ظلم ملک اشرف کی اس طرح پر تقریر کی کہ بادشاہ اور اہل مجلس کو طاقت کچھ پوچھنی کی نہ تھے ظلم سن سنکر سن ہو گئی تھی بعد ازاں جانی بیگ خان نے دہ مہینی کے عرصہ میں لشکر جمع کر کے ۸۵۷ء ہجری میں وہ عادل مسلمان ملک اشرف کی ظلم کی خبر سنکر دشت قچاق سی متوجہ جانب آذر بیجان کی ہوا بعد یہاں پہنچی کے ملک اشرف خبر پر خطر بائی اوسکو قتل کیا چار سو قطار اونٹوں کی جولد سی ہوئی جو اہر اور زر اور اجاس کے تھی ملک اشرف کی خزانہ سی جانی بیگ خان کی نصیب کی تھی جو اسکوٹے۔ پھر دہش نہرا آدمی لیکر تبریز میں آیا لشکر کی اوس کے راہ میں جو فردکش ہوتے ہوئے اور رسد پاتی ہوئی آتی تھے کسی کی مجال اتنی نہ تھی کہ ایک بھٹی لباس کی بے دینی قیمت کے کسی کسان سی لی یو سے ایسا عادل بادشاہ بعد چند روز کی اپنی بیٹی ہری بیگ کو موہ چاں

بیان وفات پانی شیخ حسن المیکانی کا

۱۲۶ نیزار سوار کی تبریز میں چوڑ کر آپ نفیس نفیس خود مر اجبت کر گیا بعد توڑے زمانہ کی بڑی کا
دختر نے آکر خبر دی کہ باپ مرض الموت میں گرفتار ہی اسلیٰ دائمی حق کو اپنا نامی بنا کر
خود توجہ دشت قچاق کا ہوا دائمی حق اوس ولایت پرستولی ہو کر ملک شرف کے
طریقہ پر چلنے لگا مینی دو ہی غلم جاری کیا

بیان وفات پانی شیخ حسن المیکانی کا اور بیٹھنا تخت سلطنت پر اوسکی بیٹی سلطان اویس کا

۵۸۷ھ سات سو ستاد ن بحری میں امیر شیخ حسن نبرگ در میان نبدا کی فوت
اوسکا بیٹا سلطان اویس سند سلطنت اور جہا گیری پر در میان سنہ مذکور کی سٹیا اور در میان
۵۹۰ھ سات سو اوسٹہ بحری کے اوسنی قصہ شیخ آذربجان کا فرمایا انھی جوق اوسکے
مقابلہ پر آیا لیکن شکست کہا کہ تبریز کو چلا گیا سلطان اویس ہی اوسکے تعاقب میں اوسمی شہر پر
پنچا پہرہ دیا انھی جوق نچوان کو چلا گیا اور سلطان عمارت رشیدی میں داخل ہوا ماہ رمضان
۵۹۱ھ سات سو ستالیس بحری میں چند لہرو کو جو بر سر خلافت تھی یا سامین مقید کیا اسلیٰ ایک
جماعت امراد اور عیان اوسجائے کی انھی جوق سسی ملکی سلطان لی امیر علی کو اونی دفع کے
واسطی روانہ کیا امیر علی بسبب اوس کینہ دینہ کی جو سلطان سسی رکھتا تھا انھی جوق سسی
آپ جان کر شکست کہا کہ ہباگ آیا اور بادشاہ نے جانب نبدا کی مر اجبت فرمائی سنہ
سات سو ساٹہ بحری موسم بہار میں امیر محمد مظفر نے لشکر لیکر آذربجان پر چڑھائی کر کے
انھی جوق کو شکست دی چند روز تبریز میں مقیم ہوا اسجائی آوازہ سلطان اویس کا سکر پہر
انھی جوق نی مر اجبت کی الہی دفعہ انھی جوق کو بادشاہ فی قتل کیا — اور ۵۹۲ھ سات سو
پنہٹہ بحری میں خواجہ مرجان نے جو کہ جانب سلطان اویس سسی حاکم نبدا کا تبارہ لغت
اور عصیان کی اختیار کی اسنے سلطان جانب دار اسلام کی گویا خواجہ مرجان شکست کہا کہ

بیان سلطنت حسین بن سلطان اولیس کا

کہا کہ محصور ہوا پر بطور غرور و تکسار کی پیش آکر دروازہ نبذا دکی ببول دے سلطان اولیس ۱۲۷
 اوسکا گناہ معاف کیا بعد گیارہ مہینے کے دیار بکر کی راہ جا کر موصل کو فتح کیا پر جانب
 مار دین کی گیا وہاں تبریز کو مزاحمت کی اور ۸۸۷ھ سات سو بہتر ہجری میں سلطان اولیس
 نے امیر دی کی مہم پر توجہ کی یہ امیر دی بعد قتل کرنے طہا تیمور خان کی ولایت نازدراں پر
 مستولی ہو گیا تھا غرضیکہ جانبین سی متبادل سخت ہوا آخر کار شکست امیر دی کو ہوئی اور
 سلطان نے سخاں تک دشمنوں کا تعاقب کر کے مرحمت کی آخر ماہ ربیع الاول ۸۸۷ھ سات سو
 چہتر ہجری میں سلطان اولیس کو بیماری صعب پیدا ہوئی تمام اُمراء اور ارکان ولایت اور
 قاضی شیخ علی گجانی نے بادشاہ کی سرہانی سپہ گرد صیت طلب کی اوسنی کہا کہ سلطنت
 حسین کری اور حکومت نبذا دکی شیخ حسن سی متعلق رہے اون لوگوں نے عرض کی کہ شیخ
 حسن شیخ حسین سی بڑا ہے ایسا نہ کہ انہیں جنگ و جدال اچھی بعد قایم رہی بادشاہ نے
 نزاع کی حالت میں یہ کہہ دیا کہ بہتین اختیار ہے اس لفظ کو سبھی اجازت تصور کر لی
 کو قید کیا پر سلطان اولیس کو بولنی کے تابے طاقت نہ رہی تھی کیونکہ جاڑی بند ہو گئی تھی
 دوسری تاریخ جماد الاول کو فوت ہوا اوسی وقت کو شیخ حسن کو بھی عمارت دمشقہ میں
 یجا کر زمین میں کاڑھی اور سلطان اولیس کو سر دامن میں دفن کیا

بیان سلطنت حسین بن سلطان اولیس کا

در ضح ہو کہ سلطان حسین بن سلطان اولیس دوسری روز بعد انتقال شاہ اولیس کی باتفاق
 جمیع اُمراء اور ارکان سلطنت کی تخت نشین ہو حسین نے اداییل بیار ۸۹۹ھ سات سو اسی
 ہجری میں جانب قلندر حسین کی جو تخت تصرف و امجد ترکمان کے تہا لشکر کشی کی انجام
 مہم کا صلح پر پہنچی ہوا و امجد بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو کر شمول نظر عاطفت کا ہوا اور
 در میان ۸۹۹ھ سات سو اسی ہجری کے ایک جماعت اُمراء کی سلطان حسین سی پہر گئی تھی

بیان سلطنت حسین بن سلطان اولیس کا

۱۲۸ وہ لوگ شل سرائیل — اور عبدالقادر جان شاہ کی تہے غرض ان باغیوں کی یہ تہی کہ عادل آغا کے حکومت اور استیلا جاتا رہی اسلے وہ بغداد کو چلے آئے عادل آغا حسب الامر بادشاہ کے سلطانہ سسی جانب مخافین کے گیا اب کرکان کی نواح میں سسی ادن کوگون کو پکڑ کر یاسین مقید کیا اور اسی سال میں درمیان بغداد کے ایک جماعت امدار نے ایسرہامیل بن امیر ذکریا کو جو کہ جانب سلطان حسین کی سسی دہان کا حاکم تھا قتل کیا اور شیخ علی بن شیخ حسن کو تخت حکومت پر بٹھایا جب یہ خبر سلطان حسین کو پہنچی موجب صلاح وقت کی ایک فرمان اس کے نام پہنچ کر اسکو اوس عہدہ پر بحال کیا — اور میر علی نے بغداد میں اگر تمام امور ملکی اور جنگی میں بطور قضا اپنا دخل کر کے اکثر ولایت عرب کو تخت و تہت صرف اپنی میں لایا — جب سلطان حسین اور عادل آغا فی بصر علی کی استیلا اور بغاوت کی خبر پائی سپاہ کثیر لیکر دارالسلام کے جانب گئے — اور شام نہرادہ شیخ علی اور میر علی سبب نہ کہتی طاقت جنگ کی جانب منتن کے پہاگ گئی عادل آغا فی اولیٰ کا تقاب کیا بعد محاصرہ قلعہ سن کے شامہزادی شیخ علی سسی صلح استبا پر کی کہ رخصتہ منتن میں حکومت دہ کرتا ہے دارالسلام بغداد سسی کچھ تعرض نہ کرے بعد ازان بغداد کو مراجعت کی دہان سسی لشکر بہت سالیکہ سلطانہ کو گیا اور عین موسم جاڑے میں شیخ علی اور میر علی فی سبب استبداد علی بعضی مردمان بغداد کی اوس جانب کو کوچ کیا سلطان حسین نے ہی محمود دواتی اور عمر قیاتی کو ادکنی مقابلہ کے واسطی روانہ کیا دہ دونو امیر علی کے پنجہ میں قید ہو گئے اور خلق کثیر بادشاہ کی لشکر سسی مدد کی سلطان حسین یہ خبر سنکر جانب تبریز کی پہاگ گیا راہ میں بہت صدمہ اڑھا کر نہر اخرا بے بدہ تبریز میں داخل ہوا اوایل شہر سات سو چوراسی پھری میں عادل آغا قلاع رسے کی فتح کرنے پر تمام محبت مصروف تھا اور سلطان حسین نے بہت لشکر اس کے مدد کو بھیج دیا تھا اسلے فرصت غنیمت جانکر سلطان احمد بن سلطان اولیس نے جسکی برابر کوئی شخص رُوی زمین پر سفاک بیباک نہ تھا بھجال مخالفت اپنی پہاگی کے تبریزی جانب اردبیل کی گیا ہر چند

بیان سلطنت سلطان احمد کا

بر چند کہ سلطان حسین فی اوسکی پاس کی قاصد بھیج کر حاجت کرنی کی خواہش کی اوسنی ہرگز ۱۲۹
منظور نہ کیا بلکہ اوسنے دہان جا کر لشکر فراہم کر کے نل لائی ناگہان کی تبریز پر چڑھائی سلطان
تخیر اور سردار سیمہ ہو کر کسی گوشہ میں جان بچا کر چھپ گیا لیکن قضا فی چینی نہ آیا اوسکی ات کو
اوسکی لشکر کی کہیں سی ڈھونڈ کر پکڑ لائی اوسنے فوراً قتل کر ڈالا کہتی ہیں کہ سلطان حسین
ایک جوان صاحب جمال عشرت دوست آدمی تھا گا ہی گا ہی وہ افعال جولانی مردوں کی نہیں
ہے کیا کرتا تھا

بیان سلطنت سلطان احمد بن سلطان اولیس کا

بعد قتل کرنی اپنی بہائی سلطان حسین کی محمد کو تخت پر بیٹھا مگر دوسرا بہائی اوسکا سلطان
بایزید بہاگ کر عادل آغا کی پاس چلا گیا اوسنی سلطان بایزید کو بادشاہ بنایا پھر دل آغا
تبریز میں آیا — اور سلطان احمد بسبب اسکی کہ ابھی اوسنی کچھ مضبوطی اور تکبر اور قوت پیدا
کئی تہی جنگل کی جانب بہاگ کر ترندین چلا گیا پھر عادل آغا جانب سلطان احمد کی گیا اتنا
راہ میں بعضی اہل رائے بسبب ہوا خواہی سلطان احمد کی عادل آغا سے خلافت جب پیدا کیا
اور سوقت اوسنی صلاح وقت تماقب کرنا تاکہ سلطانید کی طرف مراجعت کی اور سلطان احمد
دوسری دفعہ پرتبریز میں آیا اسی اثنا میں سلطان احمد فی یہ خبر پائی کہ شائہزادہ شیخ
علی اور میر علی بادوک بارادہ جنگ جانب تبریز کی آتے ہیں اسکی سلطان احمد نے اوسکی
رہائی کا قصد کر کے اوسکی طرف کوچ کیا نوح مہفت رود میں دونوں لشکر دکا مقابلہ ہوا
عزیمت تھی جو سلطان احمد سی کینہ رکھتا تھا شائہزادہ علی سی لگیا اسلئے سلطان احمد سر کسی بہا
کر راہ خوی سی منجوان کو چلا گیا وہاں جا کر قرا محمد ترکمان سی جا ملا — قرا محمد واسطی معاونت
سلطان احمد کے پانچ ہزار مرد لیکر جانب شائہزادہ شیخ علی اور میر علی بادوک کی آیا سلطان
احمد کو ابھی دفعہ فتح نصیب ہوئی اور شائہزادہ شیخ علی اور میر علی بادوک مقتول ہوئے ترکمان
لوگ بہت مال اور دولت لیکر اپنی وطن کو مراجعت کر گئے اور سلطان احمد تبریز کو چلا گیا

بیان اولاد چنگیز خان کا

۱۳ بعد ازاں درمیان سلطان احمد اور عادل آغا کی بہت لڑائیاں اور وقایع ہوئے ہنوز لڑائی ان دونوں میں ہو رہی تھی کہ تیمور صاحب قرآن عراق اور آذربایجان میں پہنچا لہٰذا مہم کی اور ہشی شکل ہو گئے کچھ اور حال سلطان احمد کا اور کیفیت اس کے مقتول ہونے کے انتشار اللہ تعالیٰ آگے بیان کر دینگا اب دل یہہ چاہتا ہی طایر قلم کو ایران کسی جانب توران کے اوڑھون یعنی حال چغتائی خان کا سواد کے اولاد کی جو چھٹ لکھا ہے بہت مختصر کر کے لکھوں تاکہ کتاب نہ بڑھ جائے اور مطلب ہی نہ جائے

در سلطان چغتائی خان معہ اوسکی اولاد اور

اقربای اوسکی کی جو مملکت توران میں تھی

دراضح ہو کہ چغتائی خان چنگیز خان کا دوسرا بیٹا تھا وہ بسبب عقلندی کے تمام اپنی بہائیوں پر شرف و امتیاز رکھتا تھا چنگیز خان نے وقت تقسیم کرنی اپنی سلطنت کی حکومت دیار ماوراء النہر — اور بلاد غور — اور کاشغر — اور بدخشان — اور بلخ کی اوسکو دی تھی اور اس ٹرکی کو قراچار نویمان بن سوغوچین کو جبکی باخون پشت میں حضرت صاحبقران تیمور مین سپرد کیا تھا جب چنگیز خان فوت ہو گیا چغتائی مذکور اکثر اوقات ملازمت میں اپنے بہائی اوسکی قیادت میں رہتا اور حتی الوسع اوسکی تعلیم اور تکریم میں مبالغہ کرتا رہتا اور بدوین مشورت اور بے استصواب قراچار کی کسی کار میں دخل نہ دیتا اور ات وقایع اوس زمانہ کے سبھی ایک یہہ ہی کہ درمیان سندھ ہجری کی موضع تاراب میں جو کہ ایک گمانو مین فرسخ پر بخارا سے واقع ہے ایک شخص محمود تارابی نام شجاعت فرجام پیدا ہوا اوسنے چند شعبہ کی لوگوں کو دکھا کر بہت خلق اللہ کو اپنا مرید کر کے بخارا اور ماوراء اسکے اور شہر یون کو حلقہ کوشش اپنا کر لیا جب اتنی ہیڑ بیار مریدوں کے اسکی پاس ہو گئی اور وقت وارد نہ چغتائی خان کو سواد کی انصار اور اعوان کے بخارا سے نکال کر آپ بخارا کا حاکم

بیان اولاد خچکیر خان کا

حاکم ہو بیٹا دوستی تارابی کی نام کا خطبہ بھی بخارا میں پڑھا گیا بعض اکابر اور علما اور امرا کو ۱۳۱
 اوسنی قتل کیا اوسکی ستویں بیوی سی اوباشون کی بن آئی چوریاں اور لوٹ بہت ہوئی
 روز روشن میں متولی لوگ لٹ گئی اوباشون اور بدعاشون کی یہ حالت تھی کہ جس دقتمند
 کے گہرین جاگہسی جو چاہو سویا بادشاہ کی طرف سے کچھ ممانعت اسبات کی نہ تھی — وہ
 داروغہ اور امرا چٹائی کی جو پہاگ گئی تھے اونہوں نے سپاہ جمع کر کے پہرہ بجا پر چڑھائی
 کی جب جانبین کا مقابلہ ہوا اوسوقت منلون کے دین اوسکی کرامات کی باتیں نہ کہ جنگ
 کرنی کا ارادہ نہ تھا بلکہ کیسا ہیا و نہ پڑتا تھا کہ اوسی رٹے اتفاقی سی اسی اٹنا میں ایک
 تبرغیبی اوس شیخ تارابی کی ماتھی میں کسی مخالفت کا اگر لگا اوسکا تو فوراً کام تمام ہوا لکھنوی
 کثرت بخار کی کسی نے نہ جانا کہ پیرجی کی جان پر کیا جتی اور منلون کے دین جو دہشت اوسکی
 کرامات کی چٹائی تھے وہ بی شکست کہا جی ہی ہاگے شیخ تارابی کے مرید دن فی اوزکا
 تقاب کر کی قریب دس ہزار منل کی قتل کئے جب اپنی لشکر کو مرہجت کر کی پھر سے محمود
 تارابی کی لاش کہیں لاشوں میں مل گئی تھی کسی نے اوسکو تالاش نہ کیا سب مرید دن نے یہ تجویز
 کی کہ شیخ غایب ہو گیا ہے اسلئے سب فی اتفاق ہو کر اوسکا محمد علی کو قائم مقام کیا القصد جب
 یہ خبر بادشاہ قرا چار کو پہنچی اوسنے ایدر نویمان — اور حکم قورجی کو اس قسم کی دغ کرلی
 کے واسطی نامزد کیا وہ لشکر زادان لیکر طرف بخارا کی گئے ہم حسب دخواہ اونہوں نے ان کے
 کر کی قتل اور لوٹ کا لادہ کیا اکابر اور شرافت بخارا نے یہ عرض کی کہ ابھی قتل اور غارت
 لکڑیں ہم ایک عرضی قرا چار نویمان کے پاس پہنچی ہیں بعد اوسکے جسطرح کا حکم صادر ہوگا
 وہ آپ کیجی گا اونہوں نے منظور کیا قرا چار نے عرضی پڑھ کر حکم عفو جرایم کا دیا چٹائے خان
 ماہ ذیقعدہ ۱۳۱۸ ہجری میں فوت ہوا تیس آدمی اوسکے اولاد سی تحت سلطنت توران
 راج کر گذرے ہیں جنکی تفصیل یہ ہے

اول سید نسکا بن چٹائی خان

بیان اولاد خلیفہ خان کا

۲ ۱۳۲

قرا ہلاکو بن منوکا بن خجائی خان بعد فوت ہونی بسو کا کی سبب
سی قرا چار نویان کی وہ بادشاہ ہوا تھا نویان مشار اللہ نے
اوسکی ایام دولت میں درمیان ۵۲۰ھ چہ سو باون ہجری کے
عالم جاردانی سی حلت کی عمر اوسکی نو اسی برس کی ہوئے

۳

ارغنے خاقان بنت تورانی گورکان نکوچہ قرا ہلاکو کی اوسکی ایک
بیٹا قرا ہلاکو کی نسل سی مبارکشہ تھا چونکہ وہ بچہ تھا اسکی دہ بخت
بعد فوت اپنی خاوند کی خود سلطنت کا بندوبست کرتے ہی

۴

باینبون نامدار بن خجائی خان سورخ لوگ سکوا بانگو کہتی ہیں

۵

مبارک شاہ بن قرا ہلاکو بعد وفات باینبو کی تخت کا وارث ہوا

۶

ہراق خان بن میو ستوار بن میتوکان اسنی اپنی ایام دولت

میں خراسان پر لشکر کشی کی تھی جب ابا قخان بن ہلاکو سی شکست

سہا کر ہلاکا تجارتا میں جا کر مسلمان ہو گیا تھا بعد مسلمان ہونی کی سلطان

غیاث الدین اوسکا نام رکھا گیا آخر ۶۸۰ھ چہ سو اسیٹ ہجری میں

فوت ہوا

۷

بگی ابن ساربان بن خجائی خان

۸

بوقا تیمور بن قلاعی بن بوری بن سوکان

۹

دو اسخان بن ہراق خان بہ عادل اور بلند مرتبہ بادشاہ تھا

۱۰

کوچک خان بن دو اسخان

۱۱

باینبو بن قلاعی بوری بن میتوکان

۱۲

ایسبوقا خان بن دو اسخان

۱۳

کبک خان بن دو اسخان کہ بادشاہ نیک خلق اور عادل تھا بلخ میں

بیان اولاد خلیفہ خان کا

بیچ مین

۱۳۳

بلخ مین قصبہ الاسلام اوسنی نبویا ہی

ایمکنہ ای خان بن دواسجان

۱۴

دواسچور بن دواسجان

۱۵

سمرین دواسجان ہندوستان پر بھی اوسنی لشکر

۱۶

کشی کے تھی

خلجی بن ابوکان بن دواسجان

۱۷

میسور بن ابوکان سنی اپنی بہائی پر خردج

۱۸

کر کے اوسکو قتل کیا اور اپنی والدہ کی دونوں چچا

کوٹا دین تھیں یہ پانچ اور دیوانہ تہا وہ بی قصور تھے

کیونکہ والدہ کو یہ کہا کہ تونی محکوم باغی ہوئی کی صلاح دے

تھی اسی واسطی سری چچان کوٹا دین

علی سلطان جو کہ نسل اوکدائی قاآن سنی تھا

۱۹

محمد خان بن بولاد بن کو بخت خان

۲۰

قرآن سلطان بن میسور بن اورکتیور بن بوتان تیمور بن

۲۱

پوری بن شتوکان جو در میان سنہ ۳۳۳ ہجری کی تخت نشین ہوا

دشمنہ خان اوسکا نسب بھی اوکدائی قاآن تک پہنچا ہی

۲۲

بعد مقتول ہوئی قرآن سلطان کی امیر فرغن نی اوسکو بادشاہ

بنایا بعد گزرنے در سال کی اوسکو بھی قتل کیا

بیان قلیخان بن سورعد بن دواسجان - امیر فرغن نے

۲۳

دشمنہ کو قتل کر کے بیان علی کو بادشاہ بنایا اوسنی

اچھا بند و نسبت اور عدل کیا در میان سنہ ۳۶۱ ہجری کی قتل

بیان اولاد چکیز خان کا

۱۳۴

تیمور نامی ایک نعل فی جکی نکاح میں امیر قرغن کی بہن تھے
بسیب کینہ دیرنیہ کی فرصت پا کر سنگار گاہ میں اس امیر
مملکت نپاہ کو شہید کیا اور آپ جانب قندز کی ہلاک گیا
نعلون نے ہی اس کا تعاقب کر کے قندز میں جا کر اس کو کھڑکڑ
ہار پی پڑی کیا بعد ازاں امیر قرغن کی بیٹی امیر زادہ عبد اللہ کو
اس کی قائم مقام کیا اس نے عمر قند کو دار السلطنت بنایا اور
بسیب طمع خاتون بیان قلی کی جو یہ حرکت کی تھی اسی
نامراد ہی گیا

۲۴

تیمور شاہ بن بیور تیمور بن ابوکان بن دوسجان امیر زادہ
عبد اللہ نے بعد قتل کر کے بیان قلیان کی اس کو بادشاہ
بنایا — اور امیر بیان سلطنت نے طریق اطاعت لے کر
کر کے با اتفاق امیر حاجی برلاس کی جو کہ اولاد بیور مٹکان
قرا چار نو یاں سی تھا جانب امیر زادہ عبد اللہ کی خدمت گیا
جانبین سی لڑائی ہوئی امیر بیان سلطنت نے فتح پائی تیمور شاہ
اور امیر زادہ عبد اللہ کو قتل کیا — اور دیار ماوراء النہر میں
جہنم آباد شاہی کا بلند کیا وہ شخص سلیم نفس کم آرا آدمی
تھا اور اکثر اوقات شراب خوار سی میں رہتا تھا اس کی اول
توران نیز آگیا تھا

۲۵

تو خلیفہ بن خان بن الموراجہ بن دوسجان — بد شہادت
امیر قرغن کی الوس جہنم وہ حاکم ہو گیا تھا جب اس نے
خبر پریشانی ماوراء النہر کی سنی درمیان آئے بھڑکی کے

بیان اولاد چلیز خان کا

ہجری کی دہائی گیارہ اکثر امرا کو اپنا مطیع و منقاد کر کے مرحبت ۱۳۵
 کر آیا اور اسکی آنے کی بعد جب امیرون میں پیر نزاع اور جھگڑا
 پڑا سنی درمیان ۶۳۷ھ سات سو ترسیٹہ ہجری کے پہر
 لشکر کشی کی امیر بایزید جلایر اور امیر بایان سلز کو قتل کیا
 اور اپنی بیٹی خواجہ خان کو حکومت ماوراء النہر پر مقرر کر کے
 مرحبت کر آیا

ایک اس خواجہ بن تو قلمقیمتو خان ہی کہ بعد مرحبت اپنی باپ
 کے ماوراء النہر میں بادشاہ ہوا اور درمیان ۶۵۷ھ سات سو
 پینسٹہ ہجری کے مقتول ہوا

عادل سلطان بن محمد بولاد بن کو بخل خان اسکو بانی میں اور اسکی
 وزیر تہی ڈوکر مارڈالانہا

قبول سلطان بن دورچی بن ایچکدای
 سیور غمخش خان بن دشمند جہ خان جبکو حضرت صاحبقران
 امیر تیمور گورکان نے تحت خانی پر بحال رکھا
 سلطان محمود خان بن سیور غمخش خان کہ امیر تیمور نے بعد فوت
 ہونے اور اسکے باپ کی بسبب موافقت اور عہد کی حکم دیا کہ
 اور اسکا نام فرمانوں کے ہر پر لکھا جایا کری — واضح ہو
 کہ اسجای تھک مرزا انغ بیگ گورکان کی رسالہ سی لکھا گیا یہ
 رسالہ اسنے خان الوسیار بیک کی ذکر میں تصنیف کیا ہے
 — اب ہم اسجای ہی حال امیر تیمور گورکان صاحب قرآن کا کہتی ہیں
 اور اسکی اولاد کا ہوجا (مختصر انی) وقت تک لکھ رہے فقط

بیان امیر تیمور کا

۱۳۶
اسمین ذکر فرمان سرگاہ اور کشور کشائی امیر تیمور صاحب قران
اور اوسکی اولاد کا آجکی زمانہ تک لکھا جاتا ہی

بیان نسب امیر تیمور گورکان کا

واضح ہو کہ مورخون نے نسب امیر تیمور گورکان کا اسطور پر لکھا ہی کہ امیر تیمور بن امیر ترخان
— بن امیر برکل — بن امیر المینکر — بن اجل — بن قرا چار نویمان — بن سوجین —
بن امیر دمچی برلاس — بن قاجوبی بہادر — بن تونہ خان — بن باستقر خان —
بن قایدو خان — بن دونوس خان — بن بوتقا خان — بن بوز بخرقان —
بن الانقوا ہی جو کہ نسل فیان سی ہی اور فیان کی نسل حضرت آدم ؑ تک اوپر لکھ چکا ہو
اوسکی بیان کرنی کی کچھ حاجت نہیں

بیان تباد حال امیر تیمور کا مرتبہ سلطنت کی پہنچی تک

امیر تیمور صاحب قران ایام صبا میں اور اوان جوانی میں اچھی طرح پر ایام بسر کرتے ہی درمیان
۶۰ سال سو اکٹھہ ہجری کی کہ تو قلیق تیمور خان نے جب قصد تیسخر ماوراء النہر کیا اور
جب آب جند سی لشکر عبور کر کیا اور صلح ہو چکی اوسوقت امیر تیمورنی بسبب مصلحت کی
اجازت مرہجت کی لیکر ادوی امراء خان مذکور میں آکر تفریکلمات دیندہ برکی اوسکو مقام
نشر و کین سی عبور کروایا امراء مذکور نے اشارہ اور نجابت کی اوسکے فاصدہ میں پاکر حکومت
نویانوں نصب کش کے امیر تیمور کو دے امیر تیمورنی اوس ولایت میں جا کر تہوڑے عرصہ میں
بہت سا لشکر جمع کر لیا اسی اشارہ میں امراء تو قلیق تیمور خان کے اوس سی پہر گئے اور بادشا
ہی شکست کھا کر ہلاک گیا بعد ازاں امراء اور انہر سی امیر تیمور لڑا اکثر اوقات شکست فہور ک

بیان امیر تیمور کا

غافلون کو ہوتی رہی ان ٹرائیون کا حال تاریخون مبسوط میں لکھا ہوا ہی اختصار چھوڑا جائے ۱۳۷
 غرضیکہ درمیان ۶۳۷ھ سات سو ترسیٹھ ہجری کی دوسری دفعہ پہر توجہ جانب ماوراء النہر کی
 ہوا۔ امیر حاجی برلاس جو جانب خراسان سی آیا تھا وہ بھی باتفاق امیر تیمور کی ماوراء النہر
 گیا جب تو قلعہ تیمور نے امیر یزید جلایر کو قتل کر ڈالا امیر حاجی نے خوف کر کے جانب
 خراسان کی بھاگنا اختیار کیا لگانو خوراشا پردہ بھی مقتول ہوا۔ اور امیر تیمور صاحب قرآن
 بسبب سہی امیر حمید مقرب تو قلعہ تیمور خان کے منظور نظر بادشاہ کا ہوا بدستور سابق باد
 نے حکومت تو مانات شہر سنبر کی امیر تیمور کو مرحمت کی۔ اور میں طلب موسم زمستان میں
 خان مذکور بارادہ غم استیصال امیر حسین کی چونکہ خوش ہوا رہا تھا حکم دیا کہ اس پر چڑھائے
 کیجا دی ناگاہ کھنسر و خلتانی امیر حسین سی باقی ہو کر غافلین سی آملاسی امیر حسین فی ارادہ
 بھاگنی کا کیا اس واسطی تو قلعہ تیمور خان نے ہی قصد مرحمت کا کر کے اپنی بیٹی ایلیاس خواجہ
 خان کو حکومت ماوراء النہر پر مقرر کیا اور ایک جماعت امراء اور کچھ سپاہ اسکی لٹکا بھانی
 کی واسطی چھوڑ کر چلا آیا اور یہ حکم دیا کہ امیر تیمور گورکان ہیشہ ایلیاس خواجہ خان کی لشکر
 میں رہی اور نیکنگ ساری لشکر کا سپہ سالار مقرر ہوا۔ بعد جانی تو قلعہ تیمور خان کی نیکنگ
 نے ہاتھ ظلم اور بیدادی کا بلند کیا یہ امر سب امراء پر گران گذرا خصوصاً امیر فرخندہ اثر پر
 بہت شاق ہوا اسلئے عنان غمیت واسطی طلب شیخ امیر حسین کے منوط فرما کر بیان جوق پر
 اوپر ایک کوئی سانچ کی ملاقات ہوئی ۷۵۷ھ سات سو سنہٹھ ہجری میں ایلیاس خان سی ٹلے
 کا ارادہ کیا موضع قبا میں دن دو لشکر دن کا مقابلہ ہوا اور لڑائے ہوئی لگی انجام کار
 فتح و نصرت امیر حسین اور امیر تیمور نے فتح پائی اور غافلین کی آدمی بہت مارے گئی
 اور ایلیاس خواجہ اور امیر نیکنگ نی بھاگ جانا اور بعضی امراء جبہ مقید ہوئے اور امیر حسین
 اور صاحب قرآن کامیاب ہو کر اپنی مقام کو مرحمت فرمائے۔ آخر فصل بہار میں
 ایلیاس خواجہ بغیرم ہتھام ماوراء النہر پر چڑھا کر گیا امیر حسین اور امیر تیمور پہر مقابلہ پڑائی

بیان امیر تیمور کا

۱۳۸ نواح آب بین لڑائی ہوئی یہ لڑائی بنام جنگ لائی مشہور ہے اس لڑائی میں چند حرکات امیر حسین سی فحی لفت طبع امیر تیمور کی سرزد ہوئیں اس واسطی امیر تیمور نے اسکی سپاہ کو قتل کرنا شروع کیا قریب و شس ہزار آدمی کی سپاہ امیر حسین سی مارا گیا اور وہ بہاگ کر موضع سبزو پر جا پڑا صاحب قران نے ہی اسکا تعاقب کر کے قتبہ الاسلام پنج پر جا کر ڈیرا کیا بعد ازان لشکر خجہ جانب سمرقند کی گیا مگر بسبب مانعت مولانا زادہ سمرقندی — اور مولانا خردک بخاری کے اور بسبب موافقت عایا اودن و دونوں کی کی اور شش شہرین کو لشکر کو رافندی بعد ازان در میان چار پائیون لشکریوں کے دیا پہل گئی اسلے لشکر فی جانب جتہ کی مراجعت کی — اور امیر حسین اور امیر تیمور فی بیہ خبر محبت اثر سنکر حد و بطلان پر باہم طلاق کر کی مراجعت کی امیر حسین سالی سوامی کو چلا گیا اور امیر تیمور شہر سبزو کو رجعت کر آیا اور در میان ۹۷ سات سو سٹھ ہجری کی بسبب چل خوری بعض مفسدین کی در میان امیر حسین اور صاحب قران کی پھر فحی لفت اور نزاع قائم ہوئی قریب دو برس تک لڑائی ہوتی رہے اکثر معرکوں میں امیر تیمور گورکان کو فتح ہوتی رہی در میان ۹۷ سات سو سٹھ ہجری کے اتفاق صلح کا ہوا صاحب قران خطہ کش کو چلے آئی اور امیر حسین قتبہ الاسلام پنج کو چلا گیا اور شہر کو دار الملک بنایا در میان آخر ۹۷ سات سو سٹھ ہجری کی امیر حسین نے امیر تیمور کو لکھا کہ اپنی لشکر کا کوچ کروا کی بہت جلد خدمت میں حاضر ہو دی کیونکہ بعضی مہات کا سرکجام کرنا بہت ضرور ہے اور لکھا کہ تمہاری ہمیشہ شیر بن بیگ آغا کا خاندہ سہمی امیر مودارلات کسکیو مار کر بہاگ کر غم میں چلا گیا ہے اسکو بھی سزا دینی ہی سوامی اسکی اور افعال ناہنجار امیر حسین سی اسطرح کی سرزد ہوئی کہ امیر تیمور کو پھر فحی لفت کرنی اور لڑنا اوسی نامسب معلوم ہوا امیر تیمور نے شہرت اور آوازہ چڑھائی اور حکم کوچ کا جانب قتبہ الاسلام پنج کے دیا اکثر امداد اور لشکر کی اوس خجائی کی جو بسبب خباثت امیر حسین کی اسکی اتباع سی متغیر تھی صاحب قران کی جہنڈی کی بچی آجج ہوئے امیر تیمور در میان ۹۷ سات سو سٹھ ہجری کی

بیان امیر تمور کا

بحری کی سپاہ موغور ایک شہر ہنر سنی نکلے جانب قبتہ الاسلام بلخ کی روانہ ہوا جب موضع پاکر ۱۳۹
 پر جو نو فرسخ ترندی واقع ہے وہاں امیر سید برکت سی ملاقات ہوئی جو کہ واسطی موقوف
 حرمین شریفین کی امیر حسین کی پاس گیا تھا اور اوسنی اوسکے حال پر کچھ انتفات نہ کی تھی
 وہ ہی امیر تمور سی مل گیا اور اس باکمال نے یہ فرمایا (توجہ حیث ماسئت فانک منصور
 امیر تمور نی بسبب برکت لمی اوس جناب کی اور نیک فال پانی کی تمام اوقات حرمین کے
 وقف کردئے اور سب چوڑ دئے اور اوسکی بہت عزت اور تعظیم کی غرضیکہ باہر بلخ کے
 رڑی بڑی ہوئی امیر حسین کو شکست ہوئی اسلئے انارین صاحب قرآن فی سیو غمشتش اعلان کو
 تحت خانی پر بٹھایا اور بلخ کی باہر چا دنی ڈال دی اور آپ مہات جنگ جلد اور حرب
 و قتال میں مشغول ہوا بعد چند روز کی امیر حسین نی ایچون کے زبانی یہ پیغام دیا کہ آبی می
 یہ عرض ہی کہ میری جان بیچ جاوی تاکہ میں بیت اللہ کی زیارت کو جاؤں امیر تمور گورکان
 اس عرض کو قبول فرما کر حکم دیا کہ کوئی آفسریدہ متعرض امیر حسین کا ہوجو ہر اوسکے دشمن
 آوے جانی زد لیکن امیر حسین کو صاحب قرآن کی عہد و بیان کا یقین ہوا اسلئے صبح کی وقت
 شہر بلخ سسی باہر نکلے پرانی شہر میں ڈرگنڈرات کی چلا گیا اور قریب طلوع صبح کی ایک
 مینار میں چپ گیا اتفاقاً سسی جسرات کو امیر حسین نکلے اوسی دن سسی شخص کا ایک گھوڑا
 جاتا رہا تھا اوسنی یہ تصور کیا کہ اوس مینار پر حسین امیر میں چپ رہا تھا چوڑہ کر دیکھیں شاید
 کہیں جنگل میں میرے نظر چوڑہ جاوی اوسنی امیر حسین کو دیکھ لیا امیر حسین نے بسبب خیال جان
 بچانے کی ایک مٹھی مروارید کی بھر کر اوسکو دی اور کہا کہ کسی سسی میرے حال کی اطلاع نہ کرنا
 اوس شخص نے یہ بدی کی کہ اوسکی خاطر سسی خاطر قسم کہا کر اطمینان اوسکے کر کے فوراً امیر
 تیمور کی خدمت میں حاضر ہو کر سب حال کہہ دیا حسب الحکم ایک فوجی جانب مینار کے روان
 ہوئی امیر حسین نے گھوڑوں کی سمون کی آواز سنکر وہاں سسی نکلے ایک اور غار میں چپ
 گیا جب لشکر یون فی مینار میں اوسکو نہ پایا اوس غارتک پہنچ لگا کر اوسکو پکڑا مشین

بیان امیر تیمور کا

۱۴۰۔ باندہ کرامیر تیمور کی خدمت میں حاضر کیا صاحب قرآن فی نسر یا کینی اوسکی جان بخشی کا حکم دیدیا ہی اپنی بات سسی میں ہرگز نہ پرہون کا تجاؤز کرنا اپنی بات سسی مرویت کی بات نہیں ہی — جب امیر حسین کو مجلس امیر تیمور سسی باہر لائے امیر کخیر و خلتانی فی صاحب قرآن سسی عرض کی کہ امیر حسین لی میری بہائی کیتقا دکو پیرم قتل کیا تھا اوسکو آپ میرے سپرد کر دیجی تاکہ اپنی بہائی کا قصاص لون امیر تیمور نے امیر کخیر و کو سخنان نصیحت امیز فرما کر یہ کہہا کہ امیر حسین کی مصاحبت کی تیرے اوپر بہت حق میں اودن حقوق کو یاد کرنا چاہئے اور یہ کہہا کہ امیر تیمور اوسکی بلیسی پر بہت رویا امیر الجا تیمور دی فی امیر کخیر و کی طرف آنکھ سسی اشار کیا کہ اب باہر جا کر امیر حسین کو قتل کر ڈال اوسنی بدعن اجازت امیر تیمور کی اوسکو قتل کیا بلکہ اوسکے دونو بیٹوں کو بھی اوسکے ساتھ قتل کیا — اس مقام پر اگرچہ بعض مورخ ادسکی قاتلین میں امیر تیمور کو نہیں شمار کرتی مگر اورتا ریخون ممبر سسی امیر تیمور کا شریک ہونا قتل امیر حسین میں ثابت ہی سچ ہی سہ صدای خطبہ درین گنبد است بر غبتہ بہ بنام شاہ دگر گوش کن چو داری ہوش

بیان جلوس فرمائی صاحب قرآن امیر تیمور گور کا نکا اور خیر کرنی بعض نکالک و مصار کا

دانش ہو کہ بعد فوت ہونے امیر حسین کی — امیر تیمور صاحب قرآن باتفاق اکا برامرا شل امیر شیخ محمد بیان بلدز — اور امراء اوجا تیمور دی اور امیر کخیر و خلتانی اور امیر جاکو برلاس وغیرہ اور باتفاق اعالم سادت شل سید برکت اور خانزادہ ابوالمعالی اور خانزادہ علی اکبر کی باروین تاریخ ماہ رمضان ۸۷۷ سات سو اکتر ہجری کو تحت سلطنت پر جلوس نسرما ہوا — امیر تیمور نے تمام امراء اور ارکان دولت کو بہت انعام دی اور لایق مراسب ہر ایک کی رزنیہ اور منصب مقرر کیا اور حکومت بلخ کی مرادین سرجو عام برلاس کو دیکر جات سمرقند کی گیادمان جاکر عدل اور حسان شہدگان سمرقند پر کیا اسطرح پر چنڈ

بیان امیر تمور کا

چند دفعہ جانب خوارزم کی نصرت فرما کر اون دیار کو بھی بضرقت شہر آبادار کی تسخیر فرما کر اوہل ۱۸۱
 ۵۹۰ء سات سوا ذی قعدہ ۵۹۰ھ میں جہانگیر ابن امیر تمور گورکان نے وفات پائی سپرد ہو
 برج الآخر سنہ مذکور میں مرزا شاہ رخ پیدا ہوا آخر ۵۹۲ء سات سو بیاسی ہجری میں
 صاحب قرآن فی بارادہ خراسان کی حیوان سی عبور کیا بعد قطع منازل کی ماہ ذی الحجہ سنہ مذکور
 میں باہر قصبہ قوشج کی نزول اجلال فرمایا تین روز کی عرصہ میں سپاہیوں نے قلعہ کو منہر کیا
 اور حسب الحکم اہل قصبہ اور غوغا پکڑ کر یا سا کو بچھڑی گئے بعد ازاں صاحب قرآن فی نوامی
 ہرات پر چھاؤنی فوج کے ڈالی اور ملک خیانت الدین بزر علی شہر میں محصور ہوا تین
 چار روز ٹرائی رہی آخر کار ماہ محرم ۵۹۳ھ میں ازراہ عجز دنیا کی حاضر ہوا باغ زاغان میں
 خدمت امیر تمور میں آکر حاضر ہوا شکر یوں فی ہرات کی تمام برج اور شہر کے اندر گھس کر
 تمام لوگوں کے گہر سمار کر ڈالی اور آدمیوں کو قتل کیا پھر وہاں سی کوچ فرما کر انگ
 و سہستان کی نیچی اونتر کر حکم دیا کہ جتنی خضانی سلاطین غور و بلوک کرت کی میں سب نکال
 لاؤ بعد ازاں جانب ولایت جرجان کی کوچ فرمایا نوامی شیا پور میں خواجہ علی بوسیدار
 اور علی بیگ جوئی خدمت عالم پناہ میں حاضر ہوئے شمول نظر غایت ہوئے پھر نصرت
 صاحب قرآن نے ایک ایلی امیر دلی حاکم ماہ ندران کے پاس بھیج کر حکم فرمایا نبردارے
 اور انقیاد کا دیا اور سنی وعدہ کیا کہ غفریب ملازمت میں حاضر ہو لگا اسے صاحب قرآن
 نے جانب سمرقند کی مرجعت فرمائی اور ملک خیانت الدین بزر علی اور تمام حکام خراسان
 کو اونکی ولایت کی جانب بھیج دیے اور درمیان ۵۹۴ء سات سو چون ہجری کی حضرت
 صاحب قرآن نے بسبب مخالفت علی بیگ جوئی کی دوسرے دفعہ پھر خراسان پر لشکر کشی
 کئے اور قلعہ ترشہ اور حصار کلاہ کو بعد محاصرہ اور محاربہ کی تسخیر فرما کر چونکہ ملک غیاث
 سسی حرکات نالایق سرزد ہوئیں تہن اسلئے او سکوداد کے اولاد کی اور علی بیگ
 جوئی قرمانی کو قید کر کے سہراہ اپنی مادر اور امہر میں لے آیا اور درمیان ۵۹۵ء سات پچاس

بیان اسیر تیمور کا

۱۴۲ ہجری کی جب داروغہ ہرات نے وفات پائی بعض غوریوں نے فتنہ فساد و دہان برپا کر کے بہت غلوں کو قتل کیا اسلئے لاجپار میرزا دہ میران شاہ گورکان نے کدوں ایام میں کنارہ آب مرغاب پر تہا ہرات میں اگر بہت خلق اللہ کو قتل کیا — اور حضرت صاحبقران نے بھی سمرقند میں جا کر جانب ملک غیاث الدین میر علی اور تمام ملوک کر تسی جواون دیار میں محسوس تھی خاصہ جمع فرما کر آب امویسی عبور کر کے ماہ رمضان میں درمیان ہرات کی پہنچ دہان جانب فراہ — اور سیستان — اور قندہار اور افغانستان کی لشکر کشی کے اور تمام ادس ولایت کو بغرب تیغ اور سنان کی مسخر کے اور شاہ قطب الدین حاکم سیستان کو مقید کر کے سمرقند میں بیچدیا اور شاہ شادان کو دہان کا حاکم بنایا یہ موسم جارے کی قندہار میں تمام کر کے فضل بہار میں اپنی سلطنت کو مرحمت فرمائی — اور درمیان ۸۷۷ء سات سو چھاسی ہجری کے صاحبقران ولایت مازندران پر لشکر کشی فرمائی جب قریب استرآباد کی ڈیرا گیا امیر ولی بادشاہ مازندران کا مقابلہ پر آیا قریب ایک مہینی کی لڑائی ہوئی رہی آخر لامل امیر ولی عاجز اور سر اسیم ہو کر جانب ری کی بہاگ گیا پھر دہان سی جانب استمدار کی چلا گیا اور حضرت صاحبقران نے حکومت مازندران کی لقمان بادشاہ سپر طغانیور خان کو مرحمت فرمائی اور آپ جانب ری اور سلطانیہ کی آیا ادس مقام کو بھی اپنی تخت و تہرے میں لاکر عادل آقا اور محمد سلطان شاہ کی سپرد کی پھر راہ مازندران سے سمرقند کو مرحمت کی ۸۷۸ء درمیان ۸۷۸ء سات سو اٹھاسی ہجری کے جانب فارس اور آذربایجان اور عراق کی کوچ فرمایا اس یورش میں کہ قریب دو سال کی مدت ہو گئی تھی تمام وہ ولایت مسخر اور مفتوح کے اور امیر شیخ ابراہیم دالی شیردان ازراہ عاجزی درگاہ عالم پناہ میں حاضر ہوا انواع الطاف سے مخصوص ہوا اور درمیان ۸۷۹ء سات سو اڑھاسی ہجری کی کہ شیراز میں امیر تیمور کی جو کدہ چہادنی پڑے ہوئی تھی ایک ایچی نے جانب مادر ارانہر سی آکر یہ خبر دی کہ تو قمش خان

بیان امیر تیمور کا

تو قمش خان بہت لشکر لیکر جانب شیران کی آیا جاتہا ہی اسکی صاحب قران فی اوسکا مقابلہ ۱۴۳
ایسا تسی شمار کر کی جانب دار سلطنت شیراز کی لشکر کشی کی — بات یہ ہی کہ تو قمش خان
کائب جوجی خان بن چلیز خان تک پہنچا ہی وہ ادایل سلطنت امیر تیمور کے مین اردو سسی
بھاگ کر امیر تیمور کی ملازمت مین حاضر ہوا تھا اوسکی مدت نور غایت سسی دشت قچاق
کی تحت پر وہ بیٹھا جن ایام مین کہ امیر تیمور بلا فارس و عراق مین جا لکھڑی اور کشور کشائی
مین مشغول تھا تو قمش خان نے اوسکی حقوق اور عنایات کو نابود تصور کر کی لشکر کشیا اور اہل
پر روانہ کیا اور امیر سلیمان شاہ بن امیر داد اور امیر عباس بلاس کہ جانب حضرت صاحب
کی سسی واسطی ضبط اور انتظام سمرقند کی مامور تہی یہ خبر سنکر امیر زادہ عمر شیخ بہادر سی ملکر
مخالفت کی لشکر پر گئی لیکن سبب سستی بعضی امرا کے فحیفون کو نتعج ہوئے امیر زادہ عمر شیخ
حصار اندکان مین محصور ہوا — اور امیر سلیمان شاہ اور امیر عباس جانب سمرقند کی بھاگ گئے
وہاں جا کر اونہوں نے شہر کی محافظت کی تدبیر کی — اور لشکر قچاق نے ماوراء النہر مین
آکر غارت اور لوٹ اور قتل شروع کیا القصد جب یہ خبر ملکہ شیراز مین امیر تیمور صاحب قران
کو پہنچی حکومت فارس اور عراق کی آل مظفر کو مرحمت فرما کر آپ دار الملک کی طرف حرکت
فرمائی اور داروغہ کی قم اور کاشان اور قزوین کے پیر محمد سادہ کو دی — اور حکومت
ری کی موسیٰ پسر حسن جو کار کو مرحمت کی — اور امیر عیشید قارن کو مملکت دہقان پر مقرر کیا
— اور لاریت استر آباد کی پیر بادشاہ نو اسہ طغیا تیمور کو سپرد کی — بعد ازاں قطع منازل
اور مراحل کرتا ہوا آپ جانب فحیفون کی کوچ فرمایا اثنائہ مین سنا کہ فحیفون
اپنی ولایت کو مرحمت کر گئی ہیں سمرقند مین پہنچکر اوس جاعت امرا کی جو جاک جو کلاک مین
مقرر رہی تہی باز خواست کی اور جن لوگوں کے آثار مردا گئی ظہور مین آئے تہی بہت خوش ہوا
— اسی سال مین سمرقندش خان رودہ رضوان کو راہی ہوا حضرت صاحب قران فی اوسکی
اوسکے بیٹے سلطان محمود خان کو بجائے اوسکی منصوب کیا اور ادایل ۸۹۱ھ سات سو اکانہ

بیان امیر تیمور کا

۱۴۲۲ ہجری میں توقمیش خان نے پیر آب مجنہ سی عبور کیا یہاں تک کہ مقدمہ بخش ادسکا ادیر بزرگ کے پہنچا اور صاحب قران عین موسم زمستان میں متوجہ جانب خلیفین کے ہوا ایک ہی حملہ میں ادوں سبکو شکست دی وہ لوگ بہاگ کر لشکر توقمیش خان میں حاضر ہوئے سب حال عرض کیا فوراً وہ بہاگ گیا اسی اثنا میں حاجی بیگ جنی قرمانی نے جو کہ بموجب حکم حضرت صاحب قران کے حاکم ولایت طوس کا تھا علم فی لغت کا بند کیا اور امیر زادہ میران شاہ حب قران جانب ولایت خراسان کی با اتفاق وار و عہد ہرات امیر توقا کی جا کہ بہت لوگوں کو قتل کیا اور چند روز دار السلطنت ہرات میں بعیش و عشرت تمام گذران کر ماہ شوال سنہ ذکر میں متوجہ جانب سمرقند کی ہوا اور ماہ ذی قعدہ میں اپنی باپ نامہ کی ملازمت میں حاضر ہوا

بیان جانی صاحب قران کا دشت قچاق میں اور محاربہ فرماناسات توقمیش خان و لشکر لقمان کی

جب توقمیش خان فی ذوق حسانات امیر تیمور کو طاق لسیان پر رکھ کر مخالفیت ظاہر کی چند وقت ممالک محروسہ امیر پر لشکر کشی کی صاحب قران جسم عاہ فی بعد جمع ہوئی سپاہ طغز پناہ کے بارہویں ماہ صفر ۹۳۳ مسافات سوترانویں ہجری کو جانب دشت قچاق کی نہفت فرمائے بعد قطع مسافت پنج ماہ کی درمیان لشکر امیر تیمور کے قطع بہت پر گیا یہاں تک کہ ایک گوسپند کی قیمت سو دینار ہو گئی اور ایک من نانج سمرقند کی من کے برابر تنو دینار کو بیتی لگا اس مصیبت سے قطع مسافت کر کے جب آپ ایک سی عبور کر چکا اور ایل ماہ رجب سال مذکور میں قراولان امیر کے تین شخص خلیفین کی گرفتار کئے صاحب قران فی اونسی حال توقمیش خان کا دریافت کیا اور انہوں نے بیان کیا کہ خان مذکور نے آپ کی آنی کی خبر سن کر سپاہ جمع بہت کی ہے امیر تیمور فی اس شب کو اوسے موضع پر توقف فرما کر حکم دیا کہ ایک خندق لشکر کی گرد اسی مقام پر کھودا دودہ در سے روز آپ وہاں سے جانب دمشق کی چلا گیا پھر قراولان نے ایک اور خندق کو کھود کر حاضر کیا

بیان امیر تیمور کا

۱۴۵
 حاضر کیا اور شخص فی بیان کیا کہ تو قمش خان نے پہ سنا ہی کہ آپ کی لشکر میں قتل ہو گیا ہی
 تاخت کر نیکا ارادہ رکھتا ہی صاحب قران فی اوسکو قتل کرواؤا لامبشر بہادر نے مع
 جمعیت سپاہ کی مخالفین پر حسب الامر جڑائی کی ایک جماعت لشکر لقان کی جنگل میں
 مل گئی چالیس آدمی اونین کی پکڑ کر امیر تیمور کے سامنی حاضر کئے امیر نے اوس جماعت
 سہی حال تو قمش خان کا پوچھا او نہوں نے یہ بیان کیا کہ خان مذکور نی بکویہ حکم دیا
 تھا کہ سب لشکر کی لوگ کوئل پر جمع ہو دیں ہم اوس جائے گئی تھی وہاں کسی کو نہیں پایا
 معلوم نہیں سبب خلاف وعدہ کا کیا ہوا صاحب قران نے اودن اسیر دن کو یا سامین
 روانہ کیا۔ اور مدلتہ ترخان۔ اور جلال سپہ امیر حمید۔ اور مولیٰ اور صابن تیمور
 کو مد ایک جماعت پہلوانوں کے واسطی فراوانی بھیجا او نہوں نے فراوان سپاہ تو قمش خان
 کو دیکھا مولیٰ نے بازگشت کر کے امیر تیمور سی خبر کی کہ دشمن قریب آگئی ہن اوسوقت
 صاحب قران خضر نیاہ فی امیر اکیو تیمور برلاس کو مد چند نفر بہادر دن کے واسطی فراوانی
 متعین کیا۔ امیر اکیو تیمور امیر جلال الدین سی ملکر دونو آگے بڑھے ایک ٹیلہ پر چند آدمی
 مخالفین کی او نہوں نے دیکھی جب اوس ٹیلہ پر چڑھے وہاں جا کر دیکھا کہ چند قسطن لشکر
 کے ارستہ ہوئی بڑے ہن امیر اکیو تیمور نے مہجت کرنا مصلحت جانا مگر سبب ازدحام
 قسراوان مخالفین کے اوسکو مہجت میسر نہ آئی دشمنوں نے اودن تک پہنچ کر آتش
 قتال کے بڑھ کا دی امیر اکیو تیمور نے شہرت شہادت پایا مگر بہرہ پہنچی چند افراد باقیہ کی
 لشکر امیر تیمور میں ہر ایک چوٹی اور بڑے کی دل برداشتہ غالب آگئی کہو کہ چہ مہمسی
 لشکر قیامت اثر باغی کی تاقب میں تھا اور تو قمش خان کہیں ایک مقام خاص پر نہ ہڑتا تھا
 جو ہم انجام کو پہنچی غرضیکہ صاحب قران نے یہ چالائی کے کہ امیر زادہ شیخ عمر بہادر کو
 بمیشل نہار سوار ہر دیکر حکم دیا کہ بہت جلد گھوڑی اٹھائی ہوئی تو قمش خان پر جلی جاؤ
 تاکہ تو قمش خان ٹہر جاہی سنا نہادہ حسب الحکم مترجہ جانب دشمنوں کی ہوا دوسری روز

بیان امیر تیمور کا

۱۴۶ اردو اعلیٰ میں یہ خبر پہنچی کہ قوادلان جانبین نے اور سپاہ دیکھی ہی صاحب قرآن سے روز دوشنبہ پندرہویں ماہ رجب ۸۹۳ھ سات سو ترانویں ہجری کو موضع قنڈر جہ میں لشکر کی راستہ کرنی کی واسطی قیام کیا کہ ناگاہ انتر لشکر لقمان کا نمودار ہوا اور تو قمتش خان نے یہی بہت لشکر لیکر برابر صاحب قرآن کے صف پہنچی اسی اشار میں امیر صاحب تدبیر نے حکم دیا کہ سپاہ خضر پناہ ٹیلہ سسی پچی اور تراوی خمی کھڑے کرنی اور کہا نا پکائی کہا نے میں بول ہوں اور وقت تو قمتش خان کو یہی امیر تیمور کی بہادری پر نہایت تعجب آیا کہ اسی مقابلہ پر کچھ خوف یا گہرا ہٹ اسکی فراج پر نہیں بلکہ لشکر کو حکم کیا کہ کہا نا پکاؤ کہاؤ بعد ازاں جانبین کے بہادر میدان جنگ میں ظاہر ہوئے تیر بارانی اور تیغ زنی کے لڑائی ہونی لگی اور اس روز بہت بہاری لڑائی ہوئی سے زیر و زبیکان ہوا تیرہ گشت میں ہاں چشم خورشید ازان خیرہ گشت میں پراز نالہ کو س شد گوش میخ میں پراز آب شکر شد جو تیغ میں نہ گرد سیہ روشنائی نہانہ میں زور خورشید شب را جدائی نہانہ آخرا لام فستج اور خضر پرچم امیر تیمور پر نمودار ہوئے اور تو قمتش خان فی سحر کو پشت دیکھائے تمام اوس جو جیجان کا متفرق و پریشان سرسجود بیا بان ہو کر ہر گز نہ ہو گیا اور صاحبقران خضرین نے با صد حشمت و آئین اوس سوزمین پر نزول اجلال رکھ کر شاہزادگان نوٹان کو بلکہ تمام بہادران اوس سحر کی آثار شجاعت کی دیکھ کر انعام و اکرام مرحمت فرمایا بعد ازاں لشکر کی لوگ مال غنیمت کے لینے کی واسطی اطراف اوس ولایت میں پہل گئی اور حضرت صاحبقران نے کنار آب آمل پر پہنچ کر درمیان مرغلہ اردو نوبہ کے چھلکے روز چین اور مرے اور ڈائی کہتی ہیں کہ اس سفر میں امیر تیمور اوس مقام پر گیا تھا کہ ان ملکوں میں ایک سال میں چالیس ہزار قبل غایب ہونی شفق کی انتر طلوع صبح صادق کا ظاہر ہوتا ہے اور اتفاق تمام امیر اہل اسلام کی بنا او پر عدم وقت کے اوس مقام میں عشا کی نماز کی فرض نہیں ہی القصد بعد میں جو نے تمام لشکر و ان اور مال غنیمت کی صاحب قرآن مظهر اور

بیان امیر تیمور گورکانی

اور منصور ہو کر اوس مقام سی اپنی دار السلطنت کو آیا ۹۳۰ھ سات سو ترانوی ہجری میں دریا ۱۳۷
ماہ ذیقعدہ کی سمرقند میں داخل ہوا بعد مہر اسم جشن وغیرہ کی امیر زادہ میران شاہ بموجب
فرمان کی جانب خراسان کی متوجہ ہوا اور اوایل ۹۴۰ھ سات سو چورانوی ہجری میں
صاحب قران نے مملکت کابل اور غزنین کی امیر زادہ پیر محمد بن جہانگیر کو عنایت کی
شاہزادی نے مولدہ اور لشکر یون کی اوس جانب کوچ کیا

بیان اوس پورش امیر تیمور کا جو پانچ برس تک رہی تھی

جب امیر شورشانی پورش قچاق سی فرغت پاکر دار السلطنت مصر کو مہجرت کی اوقفت
سنی میں آیا کہ بعد غیبت امیر نہ کور کے بعض حکام ولایت ایران کی وادی خلافت ادریسین
میں چلی گئی ہیں اسلئے دوسری دفعہ پیران ملکوں پر چڑھائی کرنی کا ارادہ ہوا چنانچہ پندرہ
رجب ۹۴۰ھ سات سو چورانوی ہجری کو طرف ایران کی روان ہوا اور راہ ہترامادی
جانب آمل کی جا کر ساتھ فوت بازو جلادت آئین کی قلعہ مانہ سرکوش کیا و مان کی حاکم
سید کمال الدین اور سید رضی الدین کو قلعہ ساری میں مقید کیا اور اوس قلعہ کی داروغگی
جمشید قارن کو عنایت کی — اور حکومت آمل کی سکندر بنی سپر از سیاب جلادی
کو تفویض کی جاڑی کی موسم گذار کر اوایل فصل بہار میں غافل غریبت جانب ولایت
فارس اور عراق کی منطف کی جب شیراز میں پہنچا اکثر آل مظفر کی واقعات امیر تیمور سی
واقف ہو کر اردو بیون میں آئے اور اوسنی اونکی مملکت لیکر اونکویا ساین بھجوا دیا
— اور بخیال تیخرنبدہ کی سلطان احمد جلایر سی ٹرنے کی واسطی مستہ ہوا ۹۵۰ھ ہجری کے
نویں تاریخ شوال کو نواح نبدہ پر پہنچا سلطان احمد نے تمام اسباب اور حال اورد تعال
اور خزان راہ و جلد سی روانہ کر کے آپ بھی نہریت کہا کہ ہاگا لشکر تیمور نے ہی اوس
بانی ہی میں اوسکا تقب کیا دشت کربلا میں جا کر ٹرائی ہوئے سلطان احمد فی ملجا یعنی

بیان امیر تیمور کا

۱۴۸۰ اپنی جان موکر کسی بچائی لشکر کی منصور و مظفر جو کراہت کی پہر صاحب قرآن فی جوہر
تاریخ ماہ ذی الحجہ کو قلعہ سحر قلعہ کمریت کا کر کے تہادسی کوچ فرمایا اوایل محرم ۸۹۶ سنہ
چیانوی ہجری میں دہان پہنچکر بعد جدوجہد کے اوس قلعہ کو فتح کیا اور امیر حسن حاکم اوس
سزیرین کو یاسا میں بھجوا دیا۔ اور غرہ صفین جانب دیار بکری کوچ کر کے تھوڑی ہی عرصہ
میں دیار بکر اور اردین کو بھی فتح کیا۔ اسی اثنا میں امیر زادہ شیخ عرباورد کہ دلایت
فارس سی حسب الحکم متوجہ اردوی ہمایون کی ہوا تھا باہر قلعہ فراتو کے ایک زخم تیز کا ہمار
راہی ملک نقبا کا ہوا یہ خبر سنکر نراج عالی امیر تیمور کا مکدر ہوا اسکے بڑے بیٹے مرزا پرچو کو
حکومت فارس کی تفویض کی۔ اور بزرگ کیشنبہ انیسویں جادالاول سنہ ۸۹۶ کو کور کو قلعہ
نے امیر زادہ شاہ رخ مرزا کو درمیان قلعہ سلطانہ کی ایک درگا نور شہینہ نظر عطا کیا جب
یہ خبر صاحب قرآن کو پہنچی اوس مولود کا نام محمد ترغائی۔ اور لقب الخ بیگ مقرر کیا
۔ بعد ازاں بادشاہ دہلاکستان جانب قلعہ حامد کی گیا اوس قلعہ استوار کو تین چار روز کی
موجہ میں لیکر جانب الاناف کی کوچ کیا پہر دہان سی قلعہ ایک کو ہضت فرمائی چالیس روز تک
محاصرہ رہا اٹھارویں ماہ شعبان کو وہ قلعہ بھی فتح کیا۔ اور دوسری تاریخ ماہ شوال کو
اوس قلعہ کا حاکم امیر سحر سپر ترا محمد ترکمان ایک تلوار اور کفن لیکر درگاہ بادشاہ میں حاضر ہوا
صاحب قرآن نے اوسکو جانب سمرقند کی روانہ کیا پہر اوسکا حال معلوم ہوا کہ کیا گذرا۔
بعد ازاں وہاں سی صاحب قرآن نے ایک لشکر راہ امداد لشکر کے جانب گر حستان کی روانہ
کی اور اپنی بھی اونکی پیچی روانہ ہوا جب چھوٹی فارس میں نزول اچال فرمایا روز ۸۹۶ سنہ
چیسویں ماہ شوال کو امیر زادہ شاہ رخ مرزا کے ایک بیٹا اور پیدا ہوا امیر تیمور فی اوس
بچہ کا نام ابراہیم سلطان رکھا وہ سپاہ جو گر حستان پر گئی تھے منصور و مظفر جو کراہی صاحب
قرآن نے بنفس نفیس خود تغیس میں جا کر بہت گرجیوں کو تین کین سی ہلاک کیا پہر جب ہاں سی
مراحت کی امیر زادہ شاہ رخ کو جانب سمرقند کی روانہ فرمایا اور امیر تیمور نے اس جارہی

بیان اسیر تیمور کا

جاڑی کی موسم کو علف زار محمود آباد میں بسر کیا دمان پہنچر سنی میں آئی کہ سپاہ تو قمش خان ۱۴۹ کے راہ در بند سی ولایت شیردان میں آگئی ہے فتنہ و فساد ان لوگوں نے برپا کر رکھا ہی اسکی صاحب قران نے جادی الاول ۸۹۷ھ سات سو ستانوے ہجری میں راہ در بند سی جانب دشت قچاق کے نہشت فرمائی اس فوج بھی تو قمش خان کو بڑی طرح ہلکا کر اکثر ولایت جو خیجان کو لوٹ کر برباد کر دیا ۸۹۸ھ سات سو اٹھانوے ہجری میں اوسے راہ سی گذر کر کی موضع آق نام پر خیمہ ڈالا اور امیر زادہ میران شاہ کو واسطی نظام مملکت آذربایجان کی اور در بند سی مع کوتہ کی بندہ اد تک اور بہان سی سرحد روم تک مقرر کیا اوسنی کو چچ کیا۔ اور امیر تیمور نے آق نام سی کو چچ کی جانب بہان کی کو چچ کیا وہ ان پہنچکر لشکریوں کو رخصت مرحبت کی دیکر آپ جانب سمرقند کی مراجعت کی اور بہت جلد کو چچ کرنا ہوا اوس شہر میں آیا

بیان سپرد کرنی خراسان کا امیر زادہ شاہ رخ سلطان کو اور متوجہ ہونا صاحب قران کا جانب ہندوستان کے واضح ہو کہ در میان ۸۹۹ھ سات سو ستانوے ہجری کے صاحب قران در میان سمرقند کی عیش و عشرت میں مشغول تھا۔ ولایت خراسان اور سیستان۔ اور ماہذران کی حدود رسی تک سین الدین والد دنیا شاہ رخ بہادر کو مفوض کی۔ اور امیر سلیمان شاہ۔ اور امیر مغرب الدلہ امیر جاکو بلاس اور سید خواجہ بن شیخ علی بہادر۔ اور علی ترخان۔ اور حسن صوفی ترخان کو جو دونوں بیٹی غیاث الدین ترخان کے تھی ان سب امر کو ملازمت شانہ زادہ شاہ رخ مرزا میں متعین کر کے در میان اسد ساعات اور شرف اوقات کے عازم دار سلطنت ہراۃ کا ہوا ماہ شبان میں در میان عین فرح اور سرور کی آب و ہوا سی عبور فرما کر ماہ مبارک رمضان میں النکاح کھدستان پر نزول فرمایا اسی سال کے

بیان امیر تیمور گورکان کا

۱۵۰ اکسویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کو ولادت مرزا بامسفر کی ہوئی شاہ رخ بہادر کو اسکی سبسی انواع انواع فضا ط اور خور می ہوئے اور درمیان ستہ اٹھ سو بچری کی صاحب قران نے ارادہ جہاد کفار کا فرما کر ماہ رجب میں جانب ہندوستان کے کوچ کیا اثنا راہ میں نہارا کفار کو قتل کیا جب دیار ہند میں پہنچا نہارا کفار کو قتل کر کے خون کی نالہ بہاؤ سے آخر ماہ صفر سنہ اٹھ سو ایک ہجری میں باہر شہر نظر کے نزدیک حلال فرمایا والی اوس قلعہ کا الدوجین جسکو کہتی تھی بسبب کثرت اعوان و انصار کی مغرور ہو کر ٹرنے کی ارادہ مقابلہ پر آیا لشکر اسلام نے تمام سنی محاصرہ اوس قلعہ کے تھڑی ہی زمانہ میں قلعہ چہن لیا اور پونک اور ڈاکر زمین کی برابر کر دیا اور کئی ہزار آدمی بزخم تیغ آبدار کی جہنم واصل کئی عبادان غازیان دین جانب دہلی کی روانہ ہوئے جب لشکر باہر شہر دہلی کی جاکر پڑا حاکم اس سرزمین کا یعنی سلطان محمود پوتا سلطان فیروز شاہ کا با اتفاق ملو خان کے جو ایک بہادر بہادران ہندوستان سی تھا ٹرنے کی واسطی نکلا روز شنبہ ساتوین ربیع الآخر سنہ گور میں ٹرائے عظیم ہوئی صاحب قران فی فتح پائی سلطان محمود اور ملو خان باہلی کفر اور عیان بہاگ گئی — بعد فتح کرنی دار السلطنت دہلی کی صاحب قران فی اور یہی غزوات اور فتوحات بہت کین اور بہت جو اہرادران جاس گران بہا اور سونا اور چاندی شکر یون کے ہاتھ آیا بعد فتح ہندوستان کے بادشاہ جم جاہ فی اپنی دار السلطنت کو مراجعت کی روز شنبہ اکسویں ماہ شعبان سنہ مذکور کو مظفر اور منصور ہو کر دار السلطنت کو تقدیم ہج

بیان تہوڑا ساحال مرزا میرانشاہ گورکان کا

اور یورش مفت سالہ صاحب قران کا
درمیان ۹۸۷ سات سو اٹھارویں ہجری کی شاہزادہ ججاہ مرزا میرانشاہ کہ درپہی نظام مملکت ہاکو خان کی تباہیت حید و نگار سمند باد رفتار پر سوار ہو کر صحرائی ترندین سنگار

بیان امیر تیمور گورکان کا

شکار کھیلنی گیا تھا سر کی بل گھوڑے پر سی گر پڑا اس حالت کی صورت سی ہیوشن کی گیا بعد ۱۵۱
 کے کچھ فائدہ نہ ہوا اس پر سب سقہ کی خل فاحش دماغ میں پہنچا ہر خید علاج مبالغہ کیا گیا
 کچھ فائدہ نہ ہوا اس پر سب سقہ کی خل فاحش دماغ میں پہنچا ہر خید علاج مبالغہ کیا گیا
 تھے۔ ازاں مجھ ایک یہی کہ اوایل فصل تابستان میں بے تقریب توجہ جانب نبدادی
 ہوا اور نہایت تعجیل سی دور زد کی راہ کو ایک دن میں طی کیا اور سلطان احمد جلایر نے
 جو کہ بعد مراجعت امیر تیمور گورکان کے پورش نچالہ سی بد بادشاہ مصر کی دوسری دفعہ
 ادن دیار پر استیلا پایا تھا چونکہ وہ جانتا تھا کہ اس فصل میں محاصرہ کرنا نفع داکا بہت
 مشکل ہی اسلئے اس نے کسی طرف حرکت نہ کی اپنی جائے پڑا جب شاہزادہ مذکور باہر
 دار السلام کی پہنچا ایچون نے جانب تبریز سی آکر عرض کی کہ ایک جماعت شہر اف اور عین
 آذربایجان کی باہم عہد باندہ کر غدر خواہی کیا جا رہی ہیں اسلئے بادشاہ زادہ نے دوروز
 بعد نواح نبدادی مراجعت کر کی تبریز میں جا کر اہل فتنہ اور سرکشوں کو پکڑا یا ساکھوکار
 شراب پی پی اور زندی بازی کرنی شروع کی اسی اشار میں جب گرجوں کو یہ خبر پہنچی کہ بادشاہ
 زادہ مجبوط العقل ہو گیا ہی اور رات دن عیش و عشرت میں زندگانی کرتا ہے اور انہوں نے
 ہی کہ بہادری کی باندہ کر بعض قریات اور قصبات آذربایجان کی عادت کی جب یہ خبر دریا
 سمرقند کی امیر تیمور کو پہنچی آٹھویں محرم ۸۹۷ھ سودو و جری میں غان غریت جانب ایران
 کے منطق کی جب ملک رسی سی آگے رايات اور نیزے امیر تیمور کی پہنچا شاہزادہ شیراہ
 تبریز سی باہر آکر اردوی اعلیٰ میں ملحق ہوا پہلے روز امیر تیمور نے بادشاہ زادے کو اپنے
 لشکر میں گھسی کا حکم کیا دوسری روز گرجہ در ایران شاہ مذکور نے باپ کی پابجی سی
 حاصل کی مگر پرتوغایت و اتفاقات صاحب تازان بستور سابق اور سپہ پڑا اور سبب اسکے
 صاحب تازان کی خدمت میں لوگوں نے یہ عرض کی تھی کہ شاہزادہ عیش و طرب میں سبب
 اغواء نہ میون اور ہم جلیون اپنے کی گذارتا ہے اسو اسلئے سولانا محمد کا جلی س اور استاد

بیان اسیر تمیوگور کا لٹکا

۱۵۲ قطب مانی - اور حبیب غوری - اور عبدالمومن گویندہ جو سلک خواص مرزا میران شاہ بن
 مسلک تھی ان سب کو صاحب قرآن نے شربت شہادت کا پلویا - اور اعلام مقرر فرما کر
 رکے سسی جانب سلطانہ کی روان ہوئی واپسی جانب قراباغ کی کوچ فرمایا پھر بادشاہ
 دین پناہ فی مکرر شکر گشتی گرجستان پر کی اور بہت قلعی کفار کی فتح کے اسنی اثنائین -
 سلطان احمد جلایرنی درمیان بغداد کی بغضی اور امقرین اپنی سسی متفر اور متوہم ہو کر بہت لوگوں کو
 قتل کیا اور عام و خاص سسی اختلاط موقوف کر کی سات نفر عہدہ لیکر آدھی رات کو دجلہ سسی
 پار جا کر قرا یوسف ترکمان سسی درمیان دیار بکر کے جا ملا - اور دونوں ملکر جانب روم
 کی متوجہ ہوئے مگر راہ میں ان دونوں میں بھی اختلاف ہو گیا اسلئے قرا یوسف سلطان احمد
 جدا ہو گیا اور سلطان احمد روم میں پہنچا ایلدرم بایزید کہ قیصر روم تھا شرط ضیافت کی بجایا
 آخر کار قرا یوسف بھی ملک روم کی خدمت میں جا کر شمول نظر نوازش کا ہوا -
 درمیان ۳۰۰ اہل سوتین بحری کی صاحب قرآن فی غم تسخیر سیواس کا فرمایا بعد پہنچی کے
 آہوڑی زمانہ میں اوس قلعہ محکم کو فتح کیا چار ہزار آدمی شکر یان ایلدرم بایزید کے جو کہ
 اوس قلعہ میں تھی اور اکثر اہل اسلام نہ تھی بیکر مکر یا سامین بھیجے اور جنی نصاریٰ تھے اوکو
 نوٹ کر اوکو بھی مقید کیا پھر جانب بلطہ اور ایستان کے گیا اوس موضع کو بھی فتح کر کے
 یوریش روم کی موقوف رکھ کر جانب شام کی مراجعت کی بعد پہنچی مملکت شام کی قلعہ سہنی
 - اور غاب - اور حلب - اور حمص - اور حمی - اور بعلبک کو فتح کیا - اور دروز
 لکھنہ تیر سو تین تاریخ جماد الاول کو سال مذکور میں بقصد رزم حاکم مصر اور شام کا جانب
 درالمنکبہ دمشق کی حرکت میں آئے اور ملک فرخ بھی کو بعد وفات اپنی باپ کی نصرت
 کے درویشی تھا بعد پانے خبر و در صاحب قرآن کے لشکر تیر لیکر مملکت مصر سسی جانب درالمنکبہ
 دمشق کی گیا اور برج اور بارہ کو مضبوط کر کی مستحکم کیا اور ارادہ محاصرہ اور محاربہ کا کیا اور
 صاحب قرآن درمیان جماد الاول کی رمان پہنچا قرا اولان جانیس کے علاقے ہوئے تھوڑا اور نیرہ

بیان امیر تمور کا

نیزہ کی لڑائی ہوئی لشکر صاحب قرآن نے دشمنوں کو شکست دی سب بہاگ گئی جیبات جو
ایک امرغیب وقوع میں آیا تفصیل اسکی یہ ہے کہ امیر زادہ سلطان حسین سپر محمد بیگ بن میر
موسی جو کہ نیرہ دختر صاحب قرآن کا تھا اور بہادر میں اپنی مثال ذات سران سہی امتیاز
تمام رکھتا تھا بسبب انوار کرنے فتنہ پردازوں کی اردو سی ہاپوں سی بہاگ کر دشت بن
آیا شایون نے اسکی آئی کو مقدمہ نصرت اور فتنہ کی تصور کر کے کوی دقیقہ قایق
تعلیم اور کمزیر سی فروگذاشت نکلیا۔ دوسری روز اس حادثہ عجیبہ کی خبر صہا حقراں کو
ہوئی اوس منزل سی کوچ کر کے اوس جھیل میں جو طرف کنعان اور مصر کی واقع ہی جگہ الا
اسی اثنائے میں گفتگو صلح کی درمیان آئی بعد چند روز کے جب اوس سہرزمین میں گھمانس
نہی روز شنبہ انیسویں جاد الا کو صاحب قرآن نے دان سی کوچ کر کے جانب شترقی
شہر کی شہرہ غوطہ پر لشکر کو ڈالا اسی اثنائے میں سپاہ مصر اور شام فی پس پشت لشکر سی
اگر لڑائی شروع کی حضرت صاحب قرآن فی اوپر خیال محال شایون کی مطلع ہو کر فرمایا
کہ روڑائی ہوئی لگی اہل شام بہاگ گئی اسی اثنائے میں امیر زادہ سلطان حسین کی گلوڑائی کیسیرہ
لشکر مشیقون کا اوسکے اتہام میں تہا باگ ایک کسی ملازم فی جو ملازمان مرزا شہر بخ
سی تہا پکو کر اردو صاحب قرآن میں لا حاضر کیا حکم ہوا کہ اسکو قید کرو بعد چند روز کے
اوسکو بید سی ماہ کر لگا لیا القصد دوسری روز بادشاہ بحر بنی علم نصرت پیکر بلند کر کے
فوج دشت بن اگر لڑائی شروع کی ملک فرخ فی بعد مشورہ یعنی اور استخارہ دیکھنی کے
ایک ایچی حضرت صاحب قرآن کی پاس پہنچ کر یہ اٹھاس کی کو آج کی روز جنگ موقت
رکھو کل کے دن میں تابعداری اور فرمانبرداری قبول کر لگا یہ اٹھاس قبول ہوئی جیبات
ہوئی اور اندامیر ہو گیا ملک فرخ فی سو اکثر اعداء اور غواص کی آردی رت کو در سلالت سی
نظاک جانب مصر کی بہاگ گیا دوسری روز حضرت صاحب قرآن کو اس حال کی اطلاع ہوئی
دشت کے باہر اگر ڈیرا کیا سادات اور علماء شہر فی باہر اگر پناہ اور طلب کی

بیان امیر تیمور کا

۱۵۱۷ء اور دروازوں کی کنجیاں ملازمین امیر تیمور کی سپرد کرین اور نین ایام میں قلعہ دمشق بھی فتح ہوا
 نیز دار کو توال کو یا سین بھیڑیا اور نہرا کا دمی مقول ہو بلکہ بعضی بعضی محلہ جلاک خاک سیاہ
 کر دے القصبہ بدستخ کرنے اکثر بلاد کی مال غنیمت بہت ہاتھ آیا — اور اد ایل ماہ شبان میں
 رایات طغر قرین نی جانب مار دین کی ہنہفت فرمای اور صاحب قران مظفر اور منصور ہو کر جانب
 دار السلام بغداد کی گیارہ فرسخ نام شہادت فرجام جوادن ایام میں جانب سلطان محمد جلایر سی
 حاکم اوس خط کا تہا شہر میں تھیں ہوا اور لڑائی شروع کی چالیس روز محاصرہ رہا ساتویں
 تاریخ ماہ ذیقعدہ کو نغہ نوشتہ ہوا امیر تیمور نے حکم قتل عام کا دیا سب باشندہ وہاں کے
 مقول ہوئے بلکہ لشکریوں نے اکثر عمارات کو برباع جلاک خاک سیاہ کر دے — ماہ ذالحجہ
 سال مذکور میں صاحب قران منصور و مظفر ہو کر جانب آذربایجان کی آیا — اور ایل شہ
 سات سو چار ہجری میں صاحب قران نے غان غنیمت جانب بخوان اور توال تہ کے
 منعطف کی اور وہاں سی قزاقان کو جاکر موسم جاڑے کی وہاں گھڑا کر تیرہویں تاریخ ماہ
 رجب سال مذکور کو قصبہ جنگ الیدرم بازید کے جو ایام پور شش شام میں بسبب انوار قرا کو
 ترکمان ترض بعضی مالک محروسہ کا ہوا تہا طرف بلاد روم کی کوچ کیا — بعد شجر قلعہ ترکوم
 اور قلعہ کمان اور مار دک کی براہ قیسریہ اور کنوریہ نے جانب بادشاہ روم کے متوجہ ہوا
 اور اس جانب سی الیدرم بازید جو کہ نہایت تجلی اور شہمت اور کثرت لشکر اور بسط ملک
 میں تمام سلاطین روم سی امتیاز تمام رکھتا تھا سپاہ کشید اور اسباب ولایت حرب بشیار براہ
 بیکر دار السلطنت انجی سی باہر آیا صاحب قران کے مقابلہ کا ارادہ کیا روز جمعہ انیسویں تاریخ
 ماہ ذالحجہ کو نواح انکویہ میں دونوں سپاہ کا مقابلہ ہوا اور جانبین سی مردان دیر اور بہادران
 صف تنکن نے آتش جنگ اور جدال کی روشن کے سہ زہر سوکشتہ خجربائی خوزیر
 بخون چون غرہ کا فردلان نیز — خدنگ شیر مردان سینہ خستہ — ز قتل سرکشان
 درخون شہستہ — اور اس روز جمعہ سی شام تک ملک الموت کو سر کجانی کی فرصت نہ تھی

بیان امیر تیمور کا

۱۵۵ نہ تھی رو حین قبض کرتی کرتی تھک گیا تھا قیصر ملک روم فی پادشہ ثبات اور وقار کا استوار
 رہا کہ جتنا ہو سکا حتی الوسع دشمن کی لشکر کی دفیہ میں مصروف تھا مگر جب شام ہوئی وقت
 ایلدزم بانیذہ فی آثار ضعف اور ہنسا کے اپنی زبان کے رخساروں پر ہو یہ اپائی اسکی ارادہ
 پہانگی کا کیا — سلطان محمود خان نے فوج لیکر قیصر کو رکاتاق کیا اور اسکو پکڑ کر
 امیر تیمور کے سامنے لا حاضر کیا امیر تیمور نے پہلی کلمات سخت زبان خجستہ بیان سی فرمائے
 پھر لطف اور رحمت بیدریغ کا امیدوار اسکو کر کی حکم دیا کہ واسطی قیصر کے بڑا خیمہ بہت اچھا
 کھڑا کر دادو — اور حسن برلاس — اور بانیذہ جتائی حسب الحکم بادشاہ روم محافظت میں
 مشغول ہوئی اور مشایان ملاغت شہار اور دیران فصاحت آثار نے فتح نامہ بردیا رولاد کو
 لکھ کر روانہ کئے — بعد ازاں حضرت صاحب قرآن فی کیتا مایہ پڑویرا کر کی شاہزادوں اور
 امیروں کو واسطی تاخت مملکت روم کی حکم دیا ایک ماہ دہان ٹہر کر شک زرخ کے جانب
 ارادہ کوچ کر بیگا ٹہان کر اتنا راہ میں فزاعی المنون تماش پر ڈیرا کر کی قیصر روم کو جو قید
 بت طلب کیا چند نصایح متصفانہ فرما کر اس کے آئینہ دل سی رنگ کو دور کیا اسی شان میں
 سلطان محمود خان فوت ہوا حضرت صاحب قرآن کو بہت رنج اور الم اس کے وفات سی
 پیدا ہوا دل فضل خریف میں در میان تنویر لوق کے نزول اہلال فسر مار پھر دہانسی کوچ
 کر کے تبرہ میں جو شاہیر ملا روم سی ایک شہر ہی ڈیرا کیا — دہان جا کر یہ سنی میں
 آیا کہ دریا کی کنارے پر ایک قلعہ بہت مضبوط نہایت صہن ہے اس قلعہ میں فرنگی لوگ
 رہتی ہیں اہل اسلام سی بعض اور عداوت بہت رکھتی ہیں اسلئے مسلمانوں کو اکثر ضرر پہنچاتی
 رہتی ہیں اسکو قلعہ میرد کہتی ہیں اسلئے صاحب قرآن نے یہ خبر سنکر تباریخ چٹی زور شہنہ کو
 ماہ جامدی الاول ۸۵۷ سنہ سات سو بائیس ہجری میں ارادہ جہاد کا کر کے اس جانب کو
 کوچ کیا اور اس قلعہ کو دہشتہ میں فتح کیا قیصر روم کو سات برس بن ہی وہ فتح ہوا تھا
 حکم امر تیمور نے دہشتہ میں ہشتو کا خازنواہ نے اندر قلعہ کا گیسو کر کے دیوار کو زندہ

بیان امیر تیمور کا

۱۵۶ پنہوڑا اور اوس قلعہ کو بھی ڈھا کر زمین کے برابر کر دیا — بعد ازاں واسطی فتح کرنی درخشین کے متوجہ ہوا ایدرم بائیر کو سبب اوس مرض کی جو اسکو ہو گیا تھا جانب آق شہر کی پہچیدیا جب باکری درخشی میں پہنچا اون دنوں قلعوں کو بھی سخر کی جانب لغواق کی کوچ کیا — روز بخشنہ جو وہیں شہان کو اپنی نے آق شہر سی اگر عوض کی کہ قیصر سید ایدرزم نے سبب مرض خفا اور ضیق نفس کے انتقال پایا صاحب قران اوسکی وفات کی خبر سنکر ملول ہوا اور ہم کلمہ زبان سسی کہا کہ (عرفت اللہ بعینہ انعام) نبی ہچا نامینی خدا کو سبب فتح ہونی ارادوں کی — جب آق شہر میں لشکر امیر تیمور کا اگر پڑا اوسوقت اردوی محمد سلطان بن مرزا جہانگیر سسی کہ بعضی موضع روم پر چڑھائی کر کے گیا تھا یہ خبر آئی کہ شاہزادہ مذکور مرض صوبہ بن گرفتار ہو گیا اسکے حضرت صاحب قران اوسکو اور اولاد سسی زیادہ چاہتی اور محبت کرتے تھی کیونکہ وہ جانتے تھے کہ میرے بعد منصب ولی عہد کی کا اوسکو ہو یہ خبر سنکر نہایت متشوش اور پریشان خاطر ہو کر جانب بلو شاہزادہ کی جا کر دیکھا تمام قوی ضیف ہو گئے تھے اوسوقت محاذ بن ڈالکر اوس مقام سسی کوچ کیا جب نواحی قراحصار میں پہنچی مرزا محمد سلطان غرت ہوا بادشاہ کو کمال رنج اور غم ایسا ہوا کہ غمان قتل اور صبر کی تاب نہ سسی چھوڑ کر ماتم داری کی اور نیش اوسکی ہمراہ الباس خواجہ بن شیخ علی بہادر کے جانب سلطانیہ کی روانہ کر دے تاکہ ان خاک میں سپرد کردین پر وقت فرصت کی سمرقند میں بجاوین — اسی اثناء میں ملک فرخ سلطان مصر نے خطبہ اور سکر امیر تیمور کی نام کا جاری کر دیا کی قاصدان جب زبان عالم پناہ کی خدمت میں پہنچ کر اظہار احاطت اور انقیاد کا کیا اور صاحب قران گیتیستان فی بعد اسکی کہ اکثر ممالک روم کو جولان لگا دے پناہ غفر پناہ کا کر لیا تھا اسکے جانب آذربایجان کی مرحمت کی — جب حوالے فارس کی لشکر پڑا امیرزادہ مظفر الدین ابابکر بن میرزا میرانشاہ کو واسطی تعمیر عباد اور سردار عراق و ب لار واسطی دفع قزاقو سفت ترکمان کی کہ اون ایام میں روم سسی آکر اون دیار پر تولی ہو گیا تھا مامور کیا — درمیان لسنہ کی حضرت صاحب قران فی دوسری دفعہ بھی رحستان پر

بیان سفر کرنی صاحبقران کا

۱۵۷
گرچہ تان پر لشکر کشی کر کی بہت قلعی اور جبل اور بلاد گرجون کو دیران دہندم کے ہتی چودہویں
تاریخ ماہ رمضان سنہ مذکور میں جانب سمرقند کی کوچ فرما کر آب ارش سسی گذر کر نواح قریہ
نعمت آباد میں جو کہ ایک گانہ قریات نہر بلا سسی ہی نزول حلال منسرا کو اس مقام میں
بڑا جشن کیا۔ ممالک آذربایجان مواد سکی توابع دواحق کے حدود روم اور شام تک
امیرزادہ عمر بن میرنشاہ کو سپرد کئے۔ اور حکم دیا کہ تمام بادشاہ زادے جو کہ درپے
حکومت فارس اور عراقین کے ہوں اس کے حکم سسی تجاوز کہیں مکرین اور امیر جہان شاہ
بن جا کوئی برلاس کو شاہنہادی کی ملازمت میں چھوڑا اور امور ملک داری میں بہت
نصیحتیں کیں۔ بعد ازاں صاحب قران سمرقند میں بہت جلد دریاں ششہ اٹھ سو
سات ہجری کی داخل ہوا

بیان سفر کرنی صاحب قران کا جانبک ختا کی

جب صاحب قران سواد تمندانی چند روز شقت سفر سی آرام لے لیا اس وقت خیال
آیا کہ باشندگان ختاسی جو کا فر میں لڑائی کئی مگر قبل اس کہم کہیں بادشاہنہادی کی
شادی نکاح کی کرنی منظور تھی اس کے حکم دیا کہ اشرف و اعیان اطراف اور دلیات
اور بلدوں سسی موضع سمرقند میں اکڑ جمع ہوں اور ملازمان آستان اقبال نشان کو حکم دیا
کہ تیاری جشن اور شادی کی کریں خلق بسیار سمرقند میں اکڑ حاضر ہوئی اور نشان چاک
دست فی مرغزار کان کل میں خیمہ بشارا ہڑے کئی۔ روز کیشنبہ غرہ ربیع الاول
سال مذکور کو خسر و مضور نے اس منزل ترہ کو تشریف لا کر غرت گلستان ارم کیا
ساعت سعید میں علما اور امیر اور سادات اور قضاۃ بلدوں کے فی اپنی اپنی عہدہ پر
قیام کیا۔ امیرزادہ الخ بیگ۔ اور امیرزادہ ابراہیم سلطان سے امیرزادہ
امیرزادہ باقر اور پسران امیرزادہ عزیز شیخ کا نکاح دختران حور شرشت سسی کر کی نہرا کیا

بیان سفر کرنی صاحبقران کا

۱۵۸ نثار اولن پر کیا بعد ازاں حضرت صاحبقران تخت جهان بانی پر جلوہ افروز ہوا شرافت اور اعیان اور اولاد اور نوکیان اور امراء اور وزراء اور ایلچیان مصر دشام اور فرنگ اور سوار اوکئی اور دہان کی خلقت نی اپنی اپنی مقام میں آرام کیا بعد عیش و عشرت تین روز کے حسب الحکم یورش خطا اور غرمت جہاد کا حکم ہوا تیسری جادی الاول شنبہ ۱۱۸۷ ہوسات ہجری کو کوچ کر کی اقتضات پر لشکر خضر پیکر پنچا شدت بردت کی ہوا پر ایسی ستوری ہوئی کہ ہاتھ پیر سپاہیوں کے بی حس و حرکت ہو گئی مابود و اسحال کی ہے صاحبقران نے اتنا توقف نہ کیا کہ شدت سرما کی کم ہو جادی عین رستان میں کہ آفتاب آخر جدی میں تباہان غرمت جانب انزار کی منطقت کی روز چہار شنبہ بارزین رجب کو انزار میں پنچا۔ نادرات سی یہ اتفاق ہوا کہ جو سراوی واسلی نرول امیر تیمور کے متین کی لگی تھے دروز بعد ہجری کے ایک بنجارش شفق خانہ میں لگا ہوا سرخیمہ کا جل گیا یہ لوگوں نے خالی بد تصور کی اور ادن ایام میں لوگوں نے خواب بھی بہت پر گندہ دیکھی تھے۔ اسلے تمام وضع و شریف سخت حیران اور متفکر تھے کہ کیا واقعہ گذرا چاہتا ہے اسی اثنا میں قرا خواجہ ایلچی ہو کر تو قمش خان کی پاس کسی جو بے سرو سامان قطع بیان کرتا پہنچتا آیا اور بوسیدہ امراء اور مغربین کی شرف اندوز ملازمت کا ہو کر تو قمش خان کی طرف کسی یہ عرض کی کہ اوسنی یہ کہا ہے کہ نبی بدلا اور جزا کفران نعمت کی دیکھ لے مشقت بہت اڑھا کے اب امید دار ہوں کہ بادشاہ غبت اقلیم اپنی لطف عیم سی میرے دفتر جرایم پر قلم غفور کھینچی تاکہ مدت الحمر مقام کی اور نیاز مندی میں گذاردن اور ہر کبھی بد عہد اور یوفا نہوں ایرنے منظور کیا اور فرمایا بعد فراغت اس یورش کے اگر میں صبح و سالم مراجعت کردن کا تمام دشت قچان اور اوس جو جہان کو خاشاک طینانی خا لیفہ سی پاک کر کی اوسکو دن کا امیر تیمور کے دہین اوس روز یہ تھا کہ قرا خواجہ کو رخصت سعادت کی مستحایف لایقانہ کی تو قمش خان کے پاس جا سکی دن مگر پردہ

بیان وفات فرمانا امیر تمور کا

۱۵۹

پردہ غیب سی تقدیر نی اور ہی کچھ صورت دکھلائی جسکا بیان یہی

بیان وفات فرمانا امیر تمور کا اور بعض وہ وقایع جو بعد اس کی گذری

واضح ہو کہ مطابق تجربون احم اور حسب تواتر عالم کے ہر ابتدا کی ایک انتہا ہی اور ہر کمال کی واسطی ایک زوال ہی — وہ کونسا صاحب دولت گذرا ہی جس نے علم کلامانی کا اس عالم فانی میں بلند کیا ہی کہ بعد تھوڑے عرصہ کی قلم تقدیر نی اس کی نقش وجود کو لوح ہستی سی محو نہیں کیا سچ ہی سے زرفعت گر نہی بر آسمان پائے ہو وزیر زمینت عاقبت جائے غرض وارد کرنے ان کلمات سی یہہ ہی کہ روز چار شنبہ دسویں ماہ شبان شنبہ ہجری کو مزاج صاحب قرآن کا سرحد اعتدال سی نکل گیا اور لمحہ لمحہ صوبت مرض کی زیادہ ہوتی گئی اور ساعت بساعت شدت حالت بیماری کی بڑھتی جاتی تھی اس لئے لاچار تن تقدیر سیر دکر کے انہی گناہوں سی استغفار زبان دل سی کہی اور تمام خواتین محنت شمار اور امراء رفیع مقدار کو طلب فرما کر کلمات پسند ان کی گوش ہوش میں پہنچائے اور بعد وصایا ہی موفور اور نصایح غیر محصور کی امیز زادہ پیر محمد بن جہانگیر کو ولی عہد اور قائم مقام کیا جب وصیت تمام کر چکا حالت نزاع کی ہو گئی حکم دیا کہ تمام حفاظ اور موالی جو قرات کلام اللہ میں مشغول ہیں زمین سی مولانا بیتہ اللہ کو اندر بلا دج وہ اندر آیا حکم ہوا کہ تلاوت قرآن مجید کی اور کلمہ توحید کا ذکر کرے ستر دین ماہ مذکور کو بادشاہ موید و منصور زبان کلمہ توحید سی گویا کر کی جنت اعلیٰ کو انتقال کر گیا یہ دریغ ان شہنشاہ صاحب قرآن جمہ تاج بخش ممالک ستان ہدیہ انکہ دیگر نہ بیند سپہر خطیرش در آئینہ ماہ و مہر ہ عمر صاحب قرآن کی اکثر برس کی ہو چتیس برس بادشاہت کی بعد وقوع اس حادثہ عظیم کی امیر شاہ ملک اور امیر نور الدین نے اتفاق جمیع خواتین کے ایچون کو اطراف ممالک محروسہ میں واسطی اطلاع اس وقت شاہ جہان کے پہچا تا کہ سب بادشاہ نوادوں کو خبر ہو جاوے اور محافظت ولایات میں شرط

بیان وفات فرمانا امیر تمور کا

۱۶۔ مہاند کے بجالادین بولینی شورت اوراداکر نے رسومات تعزیت کی نقش اوس بادشاہ کی
 بہراہ یوسف اور علی قورچین کی جانب سمرقند کی پہنچی وہ بہت جلد شب دوشنبہ باسیون ماہ
 شعبان کو وہاں پہنچی بطریق اہل سنت و جماعت اوس گنبد میں جو اسی مدسلی بنایا گیا تھا دریا
 خاک کے سپرد کیا۔ بعد روانہ کرنے نقش کی امیرزادہ ابراہیم سلطان اول و مراد اور تونیان
 نے مسپاہ غفر پناہ کے بنیت جہاد وغر کا خاک کی انزارسی کو چ کیا قریب ایک فرسخ کے
 چکر فروکش ہوئی۔ مگر امیرزادہ سلطان حسین فی جو سب میں بہادر تصور کیا گیا ہے خبر اس
 واقعہ کی سنکر اپنی سپاہ کو براگندہ کر کی ایک ہزار سوار لیکر جانب سمرقند کی کوچ کیا اسکا ارادہ
 یہ تھا کہ سمرقند میں جا کر بجائی امیر تمور کی مین بادشاہت کر دین اور تخت پر جا بیٹھوں۔ مگر
 اردو علی نے جب یہ خبر سنی فوراً جانب سمرقند کی اونہوں نے ہی مرحبت کی اور ایک اعلیٰ
 مرزا خلیل سلطان کے پاس پہنچ کر اس امر کی اطلاع کی کہ اس طرح کسی سلطان حسین لشکر سی جہا ہو کر
 بارادہ بادشاہت یہاں آیا ہی وہ تخت پر بیٹھنی پاوے جب یہ خبر خلیل سلطان کو ہوئے
 خدا داد حسینی اور اوراد مراد نے جو اسکی ملازمت میں تھے اونہوں نے خلیل سلطان ہی کو بادشاہ
 بنایا۔ جب امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نورالدین نے یہ خبر پائی کہ خلیل سلطان ہی بادشاہ بن گیا
 اور وہ ارادہ سمرقند میں جا بیکار کیا ہے مگر اونہوں نے خط و نشان برداری اوراد کے متعین کو
 لکھ کر یہ اطلاع کے کہ حکومت سمرقند کی ہو جب وصیت صاحب قران امیرزادہ پیر محمد بن
 جہانگیر کو پہنچی ہے مناسب یہ ہے کہ وصیت پر امیر تمور کی عمل کو لیکن اس پر بھی کچھ فائدہ مرتب
 نہوا۔ جب مرزا انخ بیگ۔ اور امیرزادہ ابراہیم سلطان سے اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ
 نورالدین سے خواتین چشت آئین کی موضع مرحفی پر جا کر اترے بہت وقاب تمام لوہار اور بادشاہ
 کے امیر شاہ ملک سبھی شہ تر روانہ ہو کر سمرقند کی قریب آیا کہ سمرقند بہت مضبوط
 اور مستحکم ہو کر ہی کیونکہ ارغون شاہ اسبیب وعدہ دلیر خلیل کے بہت فریفتہ تھا اور بادشاہ
 کی بجا الفت پرستہ ہو رہا تھا اسلئے اوسنے خوب بند و بست کر رکھا تھا تاکہ کوئی اور نہ آگے بھی
 نہ سکے

بیان تعداد اولاد اور نواسون کا

غرضیکہ امیر شاہ ملک فی دروازہ چار راہہ پر جا کر ہر چند ارغون شاہ کو نصیحت کی تاکہ وہ ۱۶۱
 اس کو شہر میں آنے دی اور سنی ہرگز نہ مانا شہر میں بھی بستی نہ لایا چار نا امید ہو کر پیر گیا اردو
 علی میں پیر مراجعت کر آیا سب صورت حال وہاں کی بلیا ت کی خدمت میں عرض کی اور نہوے
 امیر شیخ نور الدین کو بھی اس کے ساتھ کر کے پیر دوسری دفعہ روانہ کیا کہ شاید اس کے جانے
 کسی شہر ہو لہٰذا امیر شیخ نور الدین بھی مایوس ہو کر پیر آیا شہر کا دروازہ نہ کھولا متقار
 اس حال کی رستم طغایو غانی اردوی مرزا خلیل سلطان سی اگر عرض کی کہ تمام امار
 اور لشکریوں مرزا خلیل سلطان کی بیعت کر لی ہی وہ سمرقند کی جانب روانہ ہو گیا ہی
 پیر خیر سنگر غایون اور خاقانوں نے با ستغواب امار سمرقند کی جانب سمرقند کی کوچ
 بہت جلد کیا اور امیر شاہ ملک اور امیر شیخ نور الدین ملازمت ابراہیم سلطان — اور
 مرزا نے بیک کی سوا اکثر خواص اور مقربان حضرت صاحب قرآن کے جانب بخارا کی
 چلی گئی اور ماہ رمضان سال مذکور میں اپنی مقصد کو پہنچ کر برج اور بارہ اوس بلکہ مضبوط

بیان تعداد اولاد اور نواسون صاحب قرآن کا

بیٹی یعنی مرد اولاد صاحب قرآن منصور سی برزوفات چیتیس پچھ بیٹے اور پوتی اور پڑوتی
 تھے — امیر زادہ جہانگیر کے گیارہ بچہ موجود تھے — محمد — جہانگیر — سعد —
 وقاص — یحییٰ انبار شاہزادہ مرحوم محمد سلطان بن جہانگیر اور مرزا پیر محمد بن جہانگیر
 موسات ٹیٹون کے حیات تھا — قید — خالد — بوزنجہر — سعد وقاص —
 سنبو — قیصر — جہانگیر — اور اولاد شاہزادہ شہید عمر شیخ بہادر کے کسی نو بیٹی
 اور پوتے تھے — پیر محمد بن عمر شیخ — بابک بن عمر شیخ — رستم بن عمر شیخ —
 محمد دہسپر کی بیٹی عثمان اور سلطان علی — اسکندر بن عمر شیخ — امیر زادہ بالیقرا
 بن عمر شیخ — مرزا امیر شاہ سات بیٹی اور نو پوتی رک تھا تھا ابکر محمد دہسپر ایلنگر اور

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

۱۶۲ غلام عمر بن میرزا شاہ خلیل سلطان بن میرزا شاہ اجل بن میرزا شاہ — مرزا شاہ رخ کی سات بیٹی تھیں رخ بیگ ابراہیم سلطان باسنقر سورغن محمد جو کے خان اعلان باردوی

بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا

جب شکر لون فی تاشگندین مرزا خلیل سلطان کو بادشاہ بنا کر اور بادشاہ نیرادون کو نابوڈ تصور کیا اور سوقت وہ کامیاب اور کامران ہو کر جانب سمرقند کی آیا تمام اکابر اور شرافت شہر نے استقبال کیا اور ارغون شاہ آب کو کہ تک استقبال کر کے کچیان شہر اور دروازوں کی حوالہ کین شاہزادہ فی سولون رمضان ششہ اٹھ سو سات مجبی مین درمیان شہر کے آئی افسر بادشاہی کا سپر پر رکھا اور خزانے حضرت صاحب قرآن کی بھول کر جو دستخا کرنے لگا لیکن وصیت صاحب قرآن پر ہی کچھ عمل کیا وہ یہ میرزا محمد جہانگیر کو جو کہ سپر مرزا محمد سلطان کا اور برادر زادہ میرزا پیر محمد کا اور ولی عہد صاحب قرآن کا تھا تخت خانی پر بیٹھایا اور حسب رسم فرمانوں کے سر دین پر اور احکام کی پیشانیوں پر اوسکا نام لکھتا اور چند روز واسطی ثواب رسانی روح حضرت صاحب قرآن کی فقرا اور سالکین کو کہنا بھی دیا — اور شرار اور فضلار کو جہنمی اوسکی حقین قصاید کہی تھیں انعامات بیجا بات مرحمت کی — پوشیدہ زبے کے اوس زمانہ میں خطہ سمرقند بسبب کثرت علماء بزرگوار اور فضلار رفیع المقدار اور پیشہ ور اور مہند سون بی مثل کی تمام عالم کی شہرہ رسی ممتاز تھا — اور زر نقد اور جواہر زواہر اور نفایس قمشہ اور طرح طرح کے اسلحہ اور خیمہ و خراگاہ اور اسباب بادشاہی سی بہر اہوا تھا گویا سب سامان بادشاہی معزز و دولت کی موجود تھا اور بی مشقت اور بی زحمت مرزا خلیل سلطان کی ہاتھ وہ ملک بھی آیا اور بادو جو اسکی کتنام امرا اور باشندگان شہر اس کے میٹھ و مفاد تہی کوئی باغی بھی نہ تھا مگر چار برس سی زیا وہ حکومت نگر سکا پھر اور ولایت کا فتح کرنا اور سنہر کرنے کا تو کیا ذکر بھی نہ اور سبب

بیان جلوس فرمانا سلطان سعید مرزا ہرنخ کا

سبب زوال سلطنت مرزا خلیل کا یہ ہوا — کہ بہت شانزادہ ایک عورت فردیاد شاہک ۱۶۳۳ نام پر عاشق تھا جن ایام میں کہ امیر تیمور زندہ تھی اسکو قدرت کھل کھلنی کے نہ تھی اب جب کہ وہ مستقل بادشاہ ہوا ہر ایک طرح کا خوف جاتا رہا کھل کھلانی رات دن اسکی بوس و کنائیں ایسا مشغول ہوا کہ سلطنت کی سب امور سی کنارہ کر کی اس کے حوالہ کے اور عورت شاہک نے اسکو ایسا اپنا تابع کیا کہ جو وہ کہتی تھی اسکو سبر عمل کرتا تھا چنانچہ اوسے عورت کی اغوار اور بیکانی سی بعض یگیات کو جو امیر تیمور کے جو ردین تھیں مردم فردیاد اور ناخس سی بکراہ ذریہ دستی اون بیویوں کی نکاح کر دئے اور مال بہت بے فائدہ صرف کیا اسکی اکثر اکابر اور امار کی طبیعت اسکی مستقر ہو گئی چنانچہ یہی باعث اون فتون کا تھا جو مادر النہرین پر پائے اوسوقت وہ پیارہ طوعا و کرہا سمرقند سی ہیاگ کر مرزا شاہ ہرنخ کی ہمت میں گیا اور ولایت رے میں عالم بقا کو کوچ کر گیا

بیان جلوس فرمانی سلطان سعید مرزا شاہ ہرنخ کا

تحت بادشاہت پردر میان ولایت خراسان

جب خبر فوت ہوئی امیر تیمور کی دار السلطنت ہرات میں پہنچی مرزا شاہ ہرنخ بہادر بعد ادا می اسم ماتم داری کی باستقواب امار و ارکان دولت کی سیر خلافت پر پادہ رمضان میں مہمان اور حکام مالک خراسان اور سیستان اور مازندران نے اسکا حکم دل و جان سی قبول کر کے خطبہ اور سکہ اس کے نام کا جاری کر دیا — اوسوقت حضرت خاقان سعیدی امیر قزاق جاگو — اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر علیک کو قتلش کو وسطی نظام خراسان کے متعین فرمایا اور خود مو تمام امار کی جانب مادر النہر کی تہمت فرما ہوا جب موضع درہ زنگی پر پہنچا اوسوقت امیر سید خواجہ ابن شیخ علی بہادر نے سمرقند سی آکر خبر جلوس مرزا خلیل سلطان کی عرض کی سلطان مذکور نے بعد لینی مشورت کی امیر جلال الدین

بیان سلطان حسین پوتی صاحبقران کا

۶۴۔ فرور شاہ ابن ارغون شاہ کورد اسطی تمیز برج اور بارہ کی ہرات کو اور میر سید خواجہ کورد اسطی ہرات قلعہ طوس کی روانہ فرما کر تنہا بذات خود طرف سمرقند کی گیا جب حدود شیخ زادہ بائیدین پہنچا وہاں مرزا سلطان حسین ملازمت میں حاضر ہوا نوازش اور لطف بیکران اور سپرد مائی۔ جب مرزا شاہ رخ بہادر نے دربار چھوٹی سی عبور کیا اور سوقت ایرشاہ ملک نے بخارا سی آکر اخبار رسالتی شائہ زادوں کا عرض کیا اسی اثنا زمین ایک ایچی مرزا خلیل سلطان کے پاس سی آیا اور عرض کی کہ مجھ کو اطاعت اور انقیاد اپکا بدل منظوری اسو اسطی خاقان سعید نے مراجعت کی امیر شاہ ملک کورد اسطی لائے اولاد امجاد کی درمیان بخارا کی بھیجا جب اس حاکمین امرا بخارا کی سنا کہ مرزا خلیل سلطان بھی لشکر لیکر باہر سمرقند کی آئے بسبب ہم کی بخارا چھوڑ کر مرزا انج بیگ۔ اور مرزا ابراہیم سلطان سی جاسے وہ لوگ بھی آب امویہ سی عبور کر کے اردو اعلیٰ میں ملحق ہو گئی۔ بعد ازاں امیر شیخ نور الدین بموجب فرمانی خاقان گیتیستان مرزا شاہ رخ بہادر کی پاس مرزا خلیل سلطان کے گیا کچھ خزانہ حضرت صاحب قران کے آگے امیر زادہ پیر محمد دی عہد کے بھیجی اور اوس کی کہا کہ سلطنت مادر اور انہر پر قیامت کرے اسطور پر مرزا شاہ رخ بہادر صلح مکہ کی عازم دار سلطنت ہرات کی ہوئے اسی اثنا زمین امیر سلیمان شاہ جو کہ بموجب فرمان صاحب قران کے مملکت رستدار اور بزرگ کوہ میں حکومت کرتا تھا بسبب صیولت سپاہ مرزا میران شاہ کی بہاگ کر اردو اعلیٰ میں حاکم مرزا شاہ رخ بہادر فی حبیبون تاریخ ذی قعدہ کو ہرات میں نزل اجلال فرمایا

بیان مال سلطان حسین پوتی صاحب قران کا

اور بیان فحافعت امیر رکن الدین کا

جب مرزا سلطان حسین نہایت بیوقوفی اور جنون کی باعث اردو سی ہا یون سی بہاگ کر

بیان لڑائی پیر محمد اور مرزا خلیل کا

بہاگ کر آب اویسی عبور کر کی سلک مخصوصان مرزا خلیل سلطان بن منتظم ہوا بموجب فرما ۱۷۵
مرزا خلیل سلطان کی سہ بعضی امرا کی کنارہ جیون پر پہنچا تاکہ جانب مرزا محمد جہانگیر کے
سی جو کہ ادن ایام میں کابل سی درمیان تلخ کے آگیا تھا خبردار ہی دمان جاگرا و سکو
یہ خیال آیا کہ میں خود ستقل بادشاہ ہو کر سلطنت کروں یہ سوچا کہ میر تپور خواجہ بن آفوقا
— اور امیر خواجہ یوسف کو شہید کر کی باقی امرا سی عہد دیمان کر کے دارالملک سمرقند
کو مراجعت کی — اور ہر سی امیر زادہ خلیل سلطان نے سپاہ کثیر ہمراہ لیکر مقابلہ دشمن
کا کیا آہوین محرم شہ ۱۰۸۷ سواٹھ ہجری میں نواح کش پر مقابلہ جانین کا ہوا —
بسیب خدر اور سفاکی کے بعض امراء اور لشکر مرزا سلطان حسین کی بہاگ کر اند خاور
شیرخان کی جانب بہاگ کر امیر سلطان شاہ سی جاٹے اور جانین میں محبت و اتحاد ہو گیا
ناگاہ مرزا پیر محمد جہانگیر نے دونوں پر تاخت کی ددو بہاگ کر ہرات میں آئی حضرت
خاقان سید یعنی مرزا شاہ رخ بہادر نے امیر سلیمان شاہ کو بسیب بعضی مصالح ملک در میان
طوس کی بیجا اور مرزا سلطان حسین کو یاسا کو روانہ کیا جب یہ خبر سلیمان شاہ فی سنی غاز
مخالفت کر کی حصار سلطان بن تھن ہوا اور حضرت خاقان نے مرزا شاہ رخ فی اور سب جانب
نہضت فرمائے ابھی لشکر پہنچی نہ پایا تھا کہ امیر سلیمان شاہ طرف سمرقند کی بہاگ گیا اور
بادشاہ ظفر پناہ نے صحیح و سالم مراجعت فرمائی ہرات میں آکر مرزا تلخ بیگ اور امیر شاہ
ملک کو دھلی ضبط اند خاور شیرخان کے روانہ کیا اور فصل بہار میں نفس نفیس جانب
بادغیس کی لشکر کشی کی

بیان لڑائی مرزا پیر محمد بن جہانگیر اور مرزا خلیل

سلطان کا اور کچھ حال و قیام خراسان کا

و واضح ہو کہ جن ایام میں مرزا تلخ بیگ اور امیر شاہ ملک حدود اند خاور شیرخان میں تھے

بیان لڑائی پیر محمد اور مرزا خلیل کا

۱۶۶ مرزا پیر محمد نے ایک ایلمی بیچکر امیر شاہ ملک کو بلایا اور سنی بلخ میں جا کر نیا لفت مرزا خلیل سلطان کی اختیار کی اور مرزا انج بیگ بھی اوس سی مل گیا وہ دونوں نے متفق ہو کر آب امویہ سی عبور کیا دوسری طرف سنی مرزا خلیل سلطان بھی دشمنوں کے استقبال کو آیا نصف کے پاس دقتین کی ملاقات ہوئی شکست مرزا پیر محمد کو ہوئی شاہنہادہ قصبہ الاسلام بلخ کو چلا گیا اور مرزا انج بیگ اور امیر شاہ ملک بھی آب امویہ سی عبور کر گئے جب یہ خبر بادشاہ مرزا شاہ رخ بہادر کو پہنچی متوجہ ماوراء النہر کا ہوا اشنا راہ میں مرزا انج بیگ اور امیر شاہ ملک اردو ہا میں سی ملحق ہو گئے اور انہوں نے کیفیت اس لڑائی کی سبب شرح بیان کی اسی اثناء میں ایک ایلمی مرزا خلیل سلطان کی پاس سی آیا اور سنی بیان کیا کہ بادشاہنہادہ کے فی یہ عرض کی ہی کہ سبب اسکی کہ مرزا پیر محمد آب امویہ سی عبور کر کے ماوراء النہر میں چلا آیا تھا اور میری ملک میں وہ تعرض کرتا تھا اسلی میں اس کے دفع کرنے کی واسطی مقابل ہوا تھا ورنہ میں اوسے عہد دیمان پر نائب ہوں جو آپسی کیا تھا شہر یار عالمقدار نے سخاوت شفقت آمیز کہہ کر موضع ایدار سی دار السلطنت ہراتہ کو مراجعت کی اسی اثناء میں بعض ارکان دولت شاہ رخ بہادر کے بلخ کو چلی گئے اور امیر سید خواجہ بن شاہ علی بہادر جو کہ منصب امیر الامرائی کا رکھتا تھا خیال استقلال کا دین لاکر ایک جماعت کو اپنی سی متفق کر کے بوقت نماز مغرب غرہ ذی الحجہ کو نواح ہرات سی عازم جام کا ہوا اور سنی شب کو روایات عالیات فی بھی اوس کا تقاب تمام شب کیا علی الصباح او کو جالیا غافلون نے گھوڑوں پر سی اور ترکر زمین عجز پر سجدہ کیا اور زبان تضرع اور عاجزی کی کہوئی حضرت خاقان سید فی اوز کے جرم معاف فرما اور مراجعت جانب ہرات کی کی اور سید خواجہ سدا بنی اتباع کی ملازمت شاہ میں پل لار لک گیا جب شہر یار عالمقدار شہر میں آیا سید خواجہ نے دوسری دفعہ پہر ہزارہ نئی لفت کا بجایا اور جانب طوس کی جا کر پہر ہانسی قلعہ سلاک کی جانب گیا سرختر خاقان سید نے بھی تیسویں تاریخ ماہ ذی الحجہ کو تقاب خواجہ مذکور کا فرمایا جب شہد

بیان حالات مرزا میران شاہ کا

شہید مقدس پر خیاں بادشاہی پڑے سید خواجہ فیقلہ کلان سی جانب تر آباد کی کوچ کیا ۱۶۷
— مرزا شاہ رخ بہادر فی ہمی اوسے جانب حرکت فرمائی جب بلغر معاج پر پہنچا امیر شاہ
ملک بلخ سے حاضر ہوا منظور نظر التفات کا ہوا اور حضرت خاقان فی دہان کی آگی جا کر
سمعان مین چند روز منزل کی اوس مقام مین مرزا عمر بن مرزا میران شاہ درگاہ عالم پناہ
مین حاضر ہوا بادشاہ نے اس کے حالی پر التفات اور عنایت بہت کی

بیان حالات مرزا میران شاہ اور اس کی اولاد کا

جوبعد وفات امیر تیمور صاحب قران کی گذرا
واضح ہو کہ جب خبر حادثہ وفات حضرت صاحب قران کی ولایت آذربایجان مین مرزا عمر
سنی سکے اور خطبہ پنی نام کا جاری کر دیا اور اپنی بہائی اور باپ سے جو در میان بغداد
کے تھی کچھ حساب زکما — اسی اثنا مین امیر جمیل شاہ جاگیر نے بسبب غوار مقصدون
کے خیال استقلال کا دسین لاکر باسیوین تاریخ ماہ رمضان کو ایک جماعت نو ابون اور مخصوص
مرزا عمر کو قتل کر کے سراپردہ شاہزادہ برچڑائی کی مرزا عمر نے بھی باؤن ثبات کتاوار
اور محکم نسرما کی مقابلہ کیا آخر کو وہ ہلاکا اور مرزا عمر نے ایک جماعت بہادر دن کے
ساتھ لیکر اوس کا تعاقب کیا ظہر کے وقت دوسری روز اس کو بیکہ کی حکم دیا کہ قتل کرو
اسی اثنا مین مرزا ابو بکر فی بغداد سے قصد چڑھائی کا کیا اور ایک ایچی در سلی طلب جاز
کے مرزا عمر کے پاس روانہ کیا اوسنی آکر یہ بیان کیا کہ اس طرح پر درادہ بادشاہزادی کا
ہی مرزا عمر نے اس کی بہت عزت کی اور کہا کہ یہ کہنا کہ بہائی جان جلد تشریف یہاں لائے
تاکہ ہم تم درو متفق ہو کر انتقام مملکت کا کریں مرزا ابو بکر یہ بات سنکر دوسو سوار لے
مرزا عمر کی خدمت مین حاضر ہوا اوسی روز وہ تو گرفتار ہوا کسی ایک قلعہ مین قید کیا گیا
اور جب مرزا میران شاہ نے اپنی ولادہ کی مقید ہونی کی خبر پائی جانب مازندران کی

بیان تسخیر در المرز استر اباد کا

۱۶۸ کوچ فرمایا۔ بعد ازان در میان مرزا عمر اور امیر شیخ ابرہیم شیردانی کی مخالفت ہو گئی وہ دونوں آب پر مقابل ہوئے۔ اور مرزا ابو بکر نے چند روز قلعہ مذکور میں قید رہ کر رہا کی محافطون اور کو تو ال قلعہ سے گٹھ کر خلاصی پائی باپ کی بھی وہ ہی ہلاک گیا دونوں نے کا بوس میں پہنچ کر تفتق ہو کے قلعہ سلطانہ میں اپنا قبضہ کر لیا اور تمام عیال اور اموال مرزا عمر پر منصرف ہو گئی جب یہ خبر مرزا عمر کی لشکر میں پہنچی اکثر اہل ارادہ لشکر کی جانب سلطانہ کی چلے آئے۔ اور مرزا عمر نے امیر شیخ ابرہیم سے کچھ صلح کر کے مرحت کی۔ اور بیان مرزا ابو بکر نے مرزا میرانشاہ کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا تھا آخر یہ ہوا کہ خطبہ اپنی نام کا پڑھا کر جانب تبریز کی گیا۔ اور مرزا عمر نے شہر کو چھوڑ کر اول مرزا عمر شیخ بہادر کے خدمت میں التجا لیکھا بعد ازان در میان بہائیوں کی بہت لڑائی ہوئی آخر الامرجاہ خراسان کے آیا اور پھر در میان خدمت مرزا شاہ رخ بہادر کی پہنچ کے سوز و دلف اور غنایت کا ہوا

بیان تسخیر در المرز استر آباد اور بعضیہ حالات جو اس کی چھی گندری

حضرت خاقان سیدنی بعد پہنچ مرزا عمر کی جانب استر آباد کی کوچ فرمایا جب موضع سیاہ بلا پر نزل فرمایا بادشاہ استر آباد کا جو بسبب اتفاقات حضرت صاحب قرآن کے مدت سب سے حکومت مازندران کی کرتا تھا اور کوئی اوسکا نہ اچھ کہی ہوا تھا باتفاق امیر خواجہ کے لشکر خزان لیکر مقابلہ پر آیا جانین میں لڑائی سخت ہوئی شیخ حضرت خاقان سید کو ہوئی۔ اوسوقت وہ بادشاہ طرف خوارزم کی ہلاک گیا اور سید خواجہ جانب مملکت فارس کی چلا گیا تمام ولایت مازندران تحت تصرف مذکور مرزا شاہ رخ بہادر کی آگئی اور سکے اور خطبہ شاہ رخ جاری ہو گیا اور سوقت حکومت مازندران کی امیر زادہ عمر کو بادشاہ مجاہد نے مرحت کی اور آپ مرحت فرما کر جو تہی تاریخ جماد الاول سنہ ۹۸۵ ہجری میں نزل حلال در میان

بیان تسخیر دہلی و ستر آباد کا

درمیان مبدہ ہرات کی فرمایا اور اسی سال کی ماہ رمضان میں مرزا پیر محمد جہانگیر تنخ طلم برعلی سی ۱۶۹ مارا گیا مرزا سید احمد میرک نے جو کشرخان میں اقامت رکھتا تھا درگاہ عالم سپاہ میں حاضر ہر کے شرح اس حادثہ کی بیان کی حضرت خاقان سید فی بعد اظہار اور تاسدہ کی امیر مضراب اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر نوشیروان کو عمرہ سید احمد میرک کی جانب بلخ کی روانہ کیا اور جانتا تھا کہ خود بھی بیچسی کوچ فراوے لیکن دفعۃً یہ خبر سنی میں آئے کہ مرزا عمر نے بخیال استقلال آب کرکان سی عبور کر کے خراسان میں فتنہ فساد برپا کر رکھا ہے اسلئے خاقان عالی مقام نے اپنا روین ماہ شوال کو کوچ فرما کر متوجہ جام کاہوار و زردوشنبہ نوین و یقیدہ کنواری بردیہ پر ملاقات لشکرین کی ہوئی لڑائی نیزہ اور تبر کی ہوی سپاہ مرزا عمر کی متفق ہو کر پریشان ہو گئی اور شہزادہ ند کو سبب زدہ ہونے کی بہاگ گیا اور حضرت خاقان سید فی دار سلطنت ہرات کو مرحبت کی لو نہیں ایام میں امیر مضراب کے نوکروں نے مرزا عمر کو نواحی آب مضراب پر پکڑ کر پیردن میں بیڑا میں اور سر پر ایک زخم آویا ہوا تھا اس شکل سی لاکر مرزا شہزادہ ہر خ بہادر کی سامنی حاضر کیا خاقان سید فی مغر غایت کی اوسکے حال پر مبذول فرما کر ایک جراح کو واسطی علاج زخم سر کی مامور فرمایا جب مقام رابطہ پر مرزا عمر پہنچا فوت ہو گیا بیسویں ماہ مذکور کو امام فخر الدین رازی کے تبر کی برابر اوسکو دفون کیا اور خاقان ہوید و منظور ہو کر ادایل ماہ ذالحجہ میں اپنی سلطنت میں آیا درمیان نصف ماہ مذکور کے بادغیس پر چڑھائی کے اور دہلی کی اسٹوین ماہ محرم ۸۰۷ھ سودس مجری کو واسطی انتقام کے میر علی پر چڑھائی کے جانب قتبہ السلام بلخ کی گیا جب مقام خواجه دو کہ پر پہنچا دہان سنی میں آیا کہ میر علی بہاگ گیا دہان ہی مراجعت فرما کر قلعہ ہندوان کی پھر تعمیر فرمائی اور دہ ملک مرزا قید و دلہ مرزا پیر محمد کو دی امیر مضراب اور توکل برلاس کو واسطی استیصال میر علی کے روانہ کر کے بغیس بغیس جانب دار سلطنت ہرات کی آیا گیا روین ربیع الاخر کو خط ہرات میں تشریف لاکر آیا۔

بیان تسخیر در المرز استر اباد کا

۱۷۸ کوچ فرمایا۔ بعد ازان در میان مرزا عمر اور امیر شیخ ابراہیم شیردانی کی مخالفت ہو گئے وہ دونوں آب پر مقابل ہوئے۔ اور مرزا ابو بکر نے چند روز قلعہ مذکور میں قید رہ کر رہا کی محاطوں اور کو تو ال قلعہ سے گٹھ کر خلاصی بائی باپ کی بھی وہ ہی ہلاک کیا دونوں فی کا بوسہ بن پہنچے تفتق ہو کے قلعہ سلطانیہ میں اپنا قبضہ کر لیا اور تمام عیال اور اموال مرزا عمر پر منصرف ہو گئی جب یہ خبر مرزا عمر کی لشکر میں پہنچی اکثر اہل ارادہ لشکر کی جانب سلطانیہ کی چلے آئے۔ اور مرزا عمر فی امیر شیخ ابراہیم سے کچھ صلح کی کی مرحت کی۔ اور یہاں مرزا ابو بکر فی مرزا میرانشاہ کو تخت سلطنت پر بٹھا دیا تھا آخر یہ ہوا کہ خطبہ اپنی نام کا پڑھا کر جانب تبریز کی گیا۔ اور مرزا عمر فی شہر کو چھوڑ کر اول مرزا عمر شیخ بہادر کے خدمت میں التجا لیکھا بعد ازان در میان بہائیوں کی بہت لڑائی ہوئی آخر الامرجہ خراسان کے آیا اور پھر در میان خدمت مرزا شاہ رخ بہادر کی پہنچ کے سورہ لطف اور عنایت کا ہوا

بیان تسخیر در المرز استر اباد اور بعضیہ حالات جو اسکی چھی گدڑی

حضرت خاقان سید فی بعد پہنچی مرزا عمر کی جانب استر اباد کی کوچ فرمایا جب موضع سیاہ بلا پر نزل فرمایا بادشاہ استر اباد کا جو سبب التفات حضرت صاحب قرآن کے مدت سبب حکومت مازندران کی کرتا تھا اور کوئی اوسکا نہ اچھ کہی ہوا تھا باتفاق امیر خواجہ کے لشکر خزان لیکر مقابلہ پر آیا جابن میں لڑائی سخت ہوئی فتح حضرت خاقان سید کو ہوئی۔ اوسوقت وہ بادشاہ طرف خوارزم کی ہلاک کیا اور سید خواجہ جانب مملکت فارس کی چلا گیا تمام ولایت مازندران تحت تصرف مذکور مرزا شاہ رخ بہادر کی آگئی اور سکے اور خطبہ شاہی جاری ہو گیا اوسوقت حکومت مازندران کی امیر زادہ عمر کو بادشاہ حجاہ نے مرحت کی اور آپ مرحت فرما کر جو تہی تاریخ جماد الاول ۹۸۰ ہجری میں نزل طلال در میان

بیان تسخیر دہلی و ہندوستان

درمیانِ عہدِ ہرات کی فرمایا اور اسی سال کی ماہِ رمضان میں مرزا پیر محمد جہانگیر تختِ علم برعلی سی ۱۶۹
 مارا گیا مرزا سید احمد میر کی جو کہ شترخان میں اقامت رکھتا تھا درگاہِ عالم سپاہ میں حاضر
 ہر کے شرح اس حادثہ کی بیان کی حضرت خاقان سید فی بعد اظہارِ اورتنا سہت کی
 امیر مضراب اور امیر حسن صوفی ترخان — اور امیر نوشیروان کو عمرہ سید احمد میر کی جانب
 بلخ کی روان کیا اور جانتا تھا کہ خود بھی بیچسی کوچ فداوے لیکن دفعۃً یہ خبر سنی میں آئے
 کہ مرزا عمر نے بخیال استقلال آب کرکان سی عبور کر کی خراسان میں فتنہ و فساد برپا کر رکھا ہے
 اسلئے خاقان عالی مقام فی اٹھارویں ماہ شوال کو کوچ فرما کر متوجہ جام کاہوار و زردوشنبہ
 نوین و یقینہ کنواری برویہ پر ملاقات لشکرین کی ہوئی لڑائی نیزہ اور تبر کی ہوی سپاہ
 مرزا عمر کی متفق ہو کر پریشان ہو گئی اور شہزادہ ند کو رسیب بزدل ہونے کی بہاگ گیا
 اور حضرت خاقان سید فی دارِ سلطنت ہرات کو مرحبت کی لونہیں ایام میں امیر مضراب کے
 نوکر وں فی مرزا عمر کو نواحی آب مرغاب پر پکڑ کر پیردن میں بیڑا میں اور سر پر ایک زخم
 آیا ہوا تھا اس شکل سی لاکر مرزا شہزادہ ہر خ بہادر کی سامنی حاضر کیا خاقان سید فی بغیر
 غایت کی اس کے حال پر مبذول فرما کر ایک جراح کو واسطی علاج زخم سر کی مامور فرمایا
 جب مقامِ رابطہ پر مرزا عمر پہنچا فوت ہو گیا بیسویں ماہ مذکور کو امام فخر الدین زازی کے
 تبر کی برابر اس کو دفن کیا اور خاقان بوید منظور ہو کر اریل ماہ ذالحجہ میں اپنی دارِ سلطنت
 میں آیا درمیان نصف ماہ مذکور کے بادغیس پر چڑھائی کے اور دہلی سی اسی ماہ محرم
 سنہ ۸۱۶ ہجری کو واسطی انتقام کے سرعلی پر چڑھائی کے جانب قصبہ السلام
 بلخ کی گیا جب مقامِ خواجه دو کہ پہنچا دہان سنی میں آیا کہ سرعلی بہاگ گیا دہان سی
 مراجعت فرما کر قلعہ ہندوستان کی پیر تعمیر فرمایا اور وہ ملک مرزا قید و دلہ مرزا پیر محمد
 کو دی امیر مضراب اور توکل برلاس کو واسطی استیصال سرعلی کے روانہ کر کی بغیر نفس
 جانب دارِ سلطنت ہرات کی آیا گیا روین ربیع الاخر کو خط ہرات میں تشریف لاکر آیا

بیان محل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

۱۷۰ فریخت فرمائی وہ امیرار جو ہمہ گیر علی پر نامزد ہوئے تھے اسکو بلگا اور شکست دیکر صحیح پہلا
آئی اور پیر علی نے تازہ پیرشکر جمع کر کے متوجہ بلنج کا ہوا۔ اور لشکر کے حدود سے
مرزا قید و کوہنگا دیا مگر اس کے نکر دن فی سراوسکا کاٹ کر جہان پناہ کی خدمت میں بھیجا
— اسی سالین حضرت خاقان سید نے سنا کہ پیر بادشاہ نے خوارزمین بہت سپاہ
جمع کر کے ارادہ بازندان کا کیا ہی اسلئے پیر خاقان سید فی دارالسلطنت ہرات سی حرکت
کر کے استرا بادین پہنچ کر پہرے سرسی بازندان کو اپنی تخت میں لاکر مزداغ بلک کورکان
کو کہ حاکم بعضی ولایت خراسان کا تہادر لے وہاں کا کیا اور آپ جانب ہرات کی حرکت کرا

محل احوال سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف ترکمان کا

اور مارا جانا مرزا میران شاہ اور مرزا ابو بکر کا

ادن ایام میں کہ صاحب قران گیتیستان فی قصد روم کا کیا تھا سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف
ترکمان جو پچھلے سایہ دولت قیصر روم کے آسودہ تھے بہت خوف اور ہراس کر کے جانب
سحر کی چلے گئے تھے بعد جانے ان دونوں کے ولایت میں ملک فرخ فی ایک قاصد
حضرت صاحبقران کے پاس پہنچ کر اطلاع لوگنی آنے کی کر دی صاحبقران نے اس کے
جواب میں یہ لکھا کہ اگر بادشاہ کو ہماری محبت میں رسوخ ہے تو چاہئے کہ سلطان احمد کو
قید کر کے ہماری پاس روانہ کر دی اور قرا یوسف کو قتل کرے جب یہ نامہ ملک فرخ کی
پاس پہنچا اس نے دونوں کو قید کر لیا اور ادن دونوں نے حالت قید میں یہ عہد آپس میں
کر لیا تھا کہ اگر ہم صحیح و سلامت اس مملکت سی نجات پا دیں گی تو ہمیشہ موافقت اور محبت
میں رہیں گے کہی آپس میں مخالفت نہ کریں گے اسی اثنا میں جب صاحبقران کی فوت
ہونی کے خبر مصر میں پہنچی ملک فرخ فی سلطان احمد اور قرا یوسف کو منظور نظر اتفاقات اور
محبت کا کیا اور تہڑ ہی عرصہ میں قرا یوسف فی شوکت اور شہمت پیدا کر کے بے حضرت بادشاہ

بیان محل سلطان احمد جلایر اور قرا یوسف کا

بادشاہ کی جانب عراق عرب کی کوچ کیا اور جاتی ہی دیار بکر پر استیلا پالاسبیس اس حرکت کی ملک فرخ فی سلطان احمد سی ہی محبت کم کر دی اور بد گمان اس کی جانب سی ہی ہو گیا سلطان احمد فی فخر دن کا لباس بد بکر بہت محنت اور مشقت سی اپنی تین حلقہ میں پہنچا یا دمان اگر چند ادبا شون سی ملکا سی خیرین و اہیات در میان نبداد کی اور امین کہ دولت خواجہ اباق جوادن ایام میں جانب مرزا عمر کی سی حاکم دار السلطنت نبداد کا تہا تو ہم ہو کر شہر چور کر بہاگ گیا بعد ایک نقتہ کی سلطان احمد فی نبداد میں آکر چند اپنی سلطنت کا بلند کیا۔ اور آخر ششہ اٹھ سو اٹھ ہجری میں کہ مرزا ابو بکر اصفہان کی محاصرہ میں مشغول تہا۔ اور امیر شیخ ابراہیم شیردان سی جانب تبریزی چلا گیا تہا سلطان احمد نے ارادہ تہا آخر آذربایجان کا کیا۔ اور امیر شیخ ابراہیم نے سلطان احمد کی خبر آئی کی سنکر شیردان سی جانب تبریزی کی کوچ کیا۔ اور آخر محرم ششہ اٹھ سو نو ہجری میں سلطان احمد فی دولت خانہ تبریز میں آکر شراب خوری اور صحبت امدان سیم تن میں مشغول ہوا جب مرزا ابو بکر فی ہم اصفہان سی فراغت پانے جانب تبریزی کی آیا سلطان احمد سبب خوف اور وہم و ہراس کے جانب نبداد کی چلا گیا اور مرزا ابو بکر آٹھویں ریح الاول سال مذکور کو در الملک تبریز میں داخل ہوا اور عایا تبریز سی وعدہ کیا کہ میں ظلم اور عساف بالکل دور کردن گا اور انصاف اور عدل کروں گا۔ بعد ازاں قرا یوسف ترکمان نے قصہ ملک آذربایجان کا کیا و میان اس کے اور مرزا ابو بکر کی لڑائی میں آخر حملہ ماہ ذیقعدہ ششہ اٹھ سو دس ہجری میں مرزا الدین میرنشاہ ہلاک ہوا اور مرزا ابو بکر بہاگ کر تہا جانب دارالامان کرمان کے ہوا سلطان ادریس ابن رند کو برلاس کہ حاکم اوس ملک کا تہا جب اوسنی شناہر اوسی کے آئی کی خبر سنی تہو استقبال کیا اور مرزا ابو بکر نے کرمان میں آکر خیال استیصال سلطان ادریس کا دین پھرایا اس نے وہی بادشاہزادہ کے بکڑنی پرستہ ہوا آخر یہ ہوا کہ نقارہ جنگ کا بجا کر مرزا ابو بکر کے محل کا احاطہ کیا پھر صلح اس طرح پر ہوئی کہ کرمانی لوگ ابو بکر کی بکڑنی کا قصہ مکین و شہر سنی نکلے

بیان تہوڑا سامرز اسپیر محمد اور میرزا ارستم اور میرزا اسکندر کا

۷۲ کسی اور ولایت میں چلا جاوے گا بعد ازاں ابو بکر کرمان سی ٹکلا سستان میں آیا درمیان اوسکی اور حاکم سستان قطب الدین کی محبت اور اتحاد ہو گیا یہی باعث لشکر کشی خاقان سعید کا جانب خرات اور سستان کی ہونچا پنج خاقان نہ کورنی اکثر وہ ولایت مسخر کی اور مرزا ابو بکر نے دوسری دفعہ پہر ہیاگ کر کرمان میں جا کر سلطان اویس سی چند ٹرائین کین ایک معرکہ میں شہید ہوا۔ اور قراویوسف ترکمان بعد ہیا گئے مرزا ابو بکر کی اور مارے جانی مرزا میر شاہ کورکان کے تمام ولایت آذربایجان کا حاکم ہو گیا اور اپنی بیٹی پر ہنداف کو حاکم سلطان احمد جلایر نے اپنا بیٹا کر لیا تھا تخت سلطنت پر بیٹا کر خطبہ اور سکھان سکے نام کا جاری کر دیا

بیان تہوڑا سامیرزا اسپیر محمد اور میرزا ارستم اور میرزا اسکندر کا
اور مخالفت واقع ہونے درمیان ہایون کی گردش فلک سی
وضع ہو کہ جن ایام میں صاحب ترانگستی ستان نے وفات پائی مرزا اسپیر محمد دار الملک شیراز
ستولی تھا۔ اور مرزا ارستم صفہان میں۔ اور مرزا اسکندر ہدان میں جب یہ خبر حضرت
اثرینی وفات صاحب تران کے خبر مرزا اسپیر محمد کو پہنچی بعد یسے مشورہ سبب اسکے کہ اوسکی
والدہ ملکہ آغا سلک خواتین حضرت خاقان سعید مرزا شاہ رخ بہادر کے میں منسلک تھی
خطبہ اور سکے بنام مرزا شاہ رخ بہادر کے موشع اور فرین کی درستی اطلاع اس نیک
امریکی ایک ایلچی خواسان میں پہنچا اور یہ مشورہ سبب انہی عرضداشت میں لکھی سے ہم نہ گانیم
شہ رخ پرست + من درستم اسکندر و ہر کہ بہت + حضرت خاقان سعید تی اوسکی بیٹی پر
بہت نوازش اور عنایت فرما کر خدمت کیا اور فوراً مرزا عمرنی امیر چاٹا کو قتل کیا اور مرزا
ابو بکر کو قید کیا مرزا اسکندر اوسے متوہم ہو کر ہدان سی جانب شیراز کی گیا اور مرزا اسپیر محمد نے
عنایت فرما کر حکومت یزد کی اوسکو سپرد کی مدت تک درمیان ہایون کی طریق لکھتی
اور اتحاد کا سلوک رہا ہدان تک کہ درمیان شہنشاہ سونو بھری کے سبب عہد مفہوم

بیان تہوڑا سا مرزا پیر محمد اور میرزا رستم اور مرزا اسکندر کا

مفسدون کی اتفاق فحاشیت کا ہوا مرزا پیر محمد نے مرزا اسکندر کو مقید کر کے جانب خراسان کی ۳۰
 پہنچا دیا وہاں سی جہٹ کر اصفہان میں پہنچا میرزا رستم نے اسکندر کی آنی کو فخر عظیم تصور کر کے
 ایک دوسری کی موافقت کر کے قصہ شیراز کا کیا مرزا پیر محمد نے اونکا سامنا تو کیا مگر شکست کھا کر
 مراجعت کی اور دونوں بیانیوں نے قاقب اوسکا کر کے چالیس روز شیراز کا محاصرہ کیا جب
 دیکھا کہ فتح مسر نہیں ہوتی چند دیہات فارس کی لوٹ کر اصفہان میں آئے۔ اور درمیان ۱۰
 اٹھ سو دس بجری کی مرزا پیر محمد نے لشکر کشی کر کے اصفہان پر چڑھائی کی اور دس روز رستم
 نے کندان کو لشکر گاہ کے بعد پہنچا مرزا پیر محمد کی جنگ عظیم ہوئی شکست لشکر اصفہان کو
 ہوئی مرزا رستم اور مرزا اسکندر جانب خراسان کی ہٹا گئی اور مرزا پیر محمد نے اصفہان پر شیخ
 مرزا عمر شیخ کو دیکر آپ منصور اور مظفر ہو کر جانب دار الملک شیراز کی مراجعت فرمائی۔ اور
 مرزا رستم نے خراسان میں پہنچ کر بسبب غایت خاقان سعید کے پرتو عافیت اور مہربانی کا پایا
 ۔ اور میرزا اسکندر نے حدود بلخ اور شیرخان میں پہنچ کر مرزا قید و اور سپاہ کو اوسکی استقبال
 کے واسطی روانہ کیا شاہزادہ بہاگ کو جانب ولایت اندخوی گیا وہاں کی حاکم سید محمد خان نے
 اوسکو مقام مناسب میں آتا مگر کیفیت حال کی اطلاع خاقان سعید کو کی خاقان سعید نے نہایت
 لطف اور احسان سے سفارش مرزا اسکندر کی مرزا پیر محمد سی کی اور ایک فارسی سید محمد خان
 نام ہی اس مضمون کا پہنچا کہ مرزا اسکندر کا نہ جسم نہ دے جہاں چاہی جانی دو مرزا اسکندر
 مابینہ شفقت بردار کی عازم فارس کا ہوا اور بوقت مغرب چھ سوین رمضان ۱۰۸۰ ھ پہنچ گیا
 بجری کو پایادہ شیراز میں آیا مرزا پیر محمد نے بہائی کی آنی کی خبر پا کر فوراً اوسکو بلایا اور
 طرح طرح کی غایت اور التفات اوسکے حال پر کی اور درمیان ۱۰ ۲۰ ھ سو بارہ بجری کے
 مرزا پیر محمد نے مرزا اسکندر کو اپنی ساتھ لیکر جانب کرمان کی کوچ کیا جب مقام درجا پر
 پہنچا سید حسین شربت دار نے جکوباد شاہزادی نے مزید بلایا بہت سی درجہ لذت کو پہنچایا
 تھا نہایت شقاوت اور بد بختی سی پیش کر کے ایذا دل شہر اور مفسدین سی ملکہ آدمی راست کو

بیان متوجہ ہونی سلطان احمد جلایر کا جانب آذربایجان کی

۱-۵ مرزا پیر محمد کی دیری میں جا کر شہر بہشت آباد کا اوسکو پلا یا۔ مرزا اسکندر بہت خیر نشی ہے
 فوراً پہاگ کر جانب شیراز کی چلا گیا اور اریان سلطنت نے اتفاق کی کہ شہر کا بندوبست
 کر دیا اور برج اور بارہ کا استحکام خوب طرح پر کیا حسین شہر بہت دارنی جب مرزا اسکندر کے
 پہاگ جانی کی خبر سنی تجل رحمت تمام شیراز کی باہر آ کر ڈیر کیا اور دوسری روز صبح کسی
 نگر کی نماز تک ٹرائی رہی اسی اتنا دین پیر حدیق جو کہ ملازم مرزا پیر محمد کا تھا حسین شہر بہت دار
 گرفتار ہوا میر حدیق نے اوسکو پلا کر شہر میں لاکر شیخ سعدی شیراز کی روضہ میں پہلا کر مہین
 اور ڈار رہی اوسکے ترشوا ڈالی اور لیک گد ہی پر اوسکو سوار کر کی تمام شہر میں پھرایا بعد ازاں
 اوسکو مرزا اسکندر کی خدمت میں لگئی تانہ لادی نے اوسکی پوچھا کہ میرے بھائی کو تو نے
 کیوں قتل کیا۔ اوسنی کہا کہ اوسکی نسبت جو منی مدد سوچا ہے اوسکا جواب تجسی ہی ہوگا مرزا
 اسکندر یہ جواب سن کر خفا ہوا اپنی ماتہ سی دہنی آگاہ اوسکی گٹاری کسی نکال ڈالی اور فرمایا
 کہ اس بد ذات کو قتل کر دو چانچہ مارا گیا۔ اسی اتنا دین سلطان معصم بن زین العابدین بن
 شہ شجاع نے درمیان صفیان کی غرض کیا مرزا اسکندر نے اوسکی دفع کی تدبیر کی بعد
 قاتی فریقین کے سلطان معصم نہرم ہوا بہادر دن نے قاتل کر کی پانی کی کنارہ پر اوسکو
 مار ڈالا۔ اور مرزا اسکندر نے خط اور منظر ہو کر جانب شیراز کی مہرحت کی بعد ازاں مرزا
 رستم سبب رخت خاقان سید کی جانب صفیان کی گیا چند نوبت درمیان بہا یوں کے
 ٹرائی ہوئی آخر الامرد دوسری دفعہ پیر مرزا رستم جانب خراسان کی گیا درمیان شہر آٹھ سو
 چودہ ہجری کی باکے بوس حضرت خاقان سید کا ہوا۔ اور مرزا اسکندر نے عراق اور فارس
 میں استقلال تمام باکر صفیان کو تخت گاہ اور دار السلطنت بنایا

بیان متوجہ ہونی سلطان احمد جلایر کا جانب آذربایجان کے

اور راجانا اوسکا امیر قرا یوسف ترکمان کی ماتہ سی

بیان متوجہ ہونی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند کی

در نسخ ہو کہ در میان ۳۱۵۰ اہل سو بارہ ہجری کی کہ تمام ملک آذربایجان کا تحت تصرف تھو تو ایوسف
کے تہا سبب اسکی کہ قرا عثمان فی در میان ولایت آذربایجان کی کچھ تعرض کیا تھا اور سبب اسکی
کہ طہرت فی بی اس کے آئی کی استہ عاکی تہی اسلمی وہ اس جانب گیا سلطان احمد فی اسکی غنیمت
کو غنیمت جان کر لشکر جمع کر کے در میان مجرم ۳۱۵۰ اہل سو بارہ ہجری کے آذربایجان پر چڑھائی کی
در میان غرہ ربیع الاول کی محل حشمت بسیار جانب تبریز کی پہنچا۔ امیر قرا یوسف فی جب
یہ خبر نا خوش سنی فوراً مر جہت کی اور سلطان احمد فی ہی جہت افغانفت کا بلند کیا ر ذر عبدہ ہا سنی
ربیع الاخر کو اوپر دفرسخ کی تبریزی لڑائی ہوئی قرا یوسف غالب آیا شکست کشت کہ عبدہ کو
ہوئی اور سلطان احمد ایکہ باغ میں جا چھا کسی رزائی فی قرا یوسف کو اس کے چینی کی خبر کی سے
ایک جماعت اس جانب گئی اس کو بگر ترکمان کی سامنی لا حاضر کیا قرا یوسف فی جہت کھات
ہا سنی کہنی کی نشان حکومت آذربایجان کا با نام غزائی کی مینی با نام مریداق خان کی اور فرما
سردار ی عبدہ کا با نام دوسری بیٹھی سنی سلطان محمد کی سلطان سی طلب گئی اور وہ
چاہتا تھا کہ اس کو قتل کرے لیکن امار عراقی عرب فی در باب قتل کرنے سلطان احمد کی
بہت مبالغہ کیا اسلمی قرا یوسف فی سلطان مذکور کو مدد اسکی اولاد کی قتل کیا اب دولت خان
امیر شیخ حسن ایفغانی کی نام ہوئے

بیان متوجہ ہونی خاقان سعید یعنی مرزا شاہرخ بہادر کا جانب بلدہ سمرقند

کی اور سپرد کرنا۔ مضے مالک کا شاہزادہ دن کو

واضح ہو کہ حضرت خاقان سعید فی پانچویں تاریخ ماہ ذیقعدہ ۳۱۵۰ اہل سو بارہ ہجری کو بارہ
قصد بادغیس کے لشکر جمع ہونی کا حکم دیا اور اس مقام پر جب یہ خبر پہنچا تو پہنچا کہ در میان
خلیل سلطان اور خدا داد کی مخالفت واقع ہو گئی اور خدا داد نے فتح و نصرت پائی اور
شاہزادہ کو اپنا امور و محکوم کر لیا ہے اسلمی خاقان سعید موید و منصور اکوین ماہ مذکور کو

بیان متوجہ ہونی مرزا شاہ رخ بہادر کا نسب بلکہ سمرقند کی

۱۰۰ جانب ماوراء النہر کے نبضت فرما ہوئے جب دریا چچون سی عبور کیا اوسوقت خبری کہ خداداد نے مرزا خلیل کو مقید کیا اور آپ بہاگ گیا القصد خاقان سعید بسنوں ذی الحجہ کو دلا سلطنت سمرقند میں تشریف لائے اور ماہ محرم ۱۲۱۸ھ سوارہ ہجری میں علم ظفر سیکر نقاب میں خداداد کی جانب منوستان کی روانہ کئے۔ اور امیر شاہ ملک مدبغ امرا اور فوج کثیر کے متحرک ہوا اسی اشارہ میں ایسی صورت دیکھنی میں آئے کہ کسی کی آنہ خیال میں مقصور نہ ہوئی تھی بیان اسکا یہ ہے کہ جن ایام میں کہ خداداد حسینی نے بادشاہ منوستان سی مد طلب کی اوسنی اپنی بہا بی شمع جہان کو اس ہم کے واسطی متین کیا جب خداداد اوسنی ملا اوسنی اپنی خواص اور مقر میں سی کہا کہ خداداد حسینی مرد ناسپاس اور یرمروت اور کم ذات ہی کیونکہ اوسنی ذفر حقوق تربیت صاحب قرآن کو حق نسیان پر کر کہہ کے اوسکے اولاد امجاد کی نسبت راہ فحاشی اور عیساں کی جلا شیمی شخص کی موافقت کرنی اور مدد دینی سیر تو فی ہے یہ سوچ کر سراسر اسکا تنہا سی جد اگر کی امیر شاہ ملک کی پاس پہنچا امیر شاہ ملک نے بدون ٹرائی اور محاربہ کی بے جو کون دشمن سر یکمر اجبت کی بعد از حضرت خاقان مالکستان فی حکومت خطہ اور جد کی مرزا میرک احمد بن عمر شیخ کو تفویض کئے اسی اشارہ میں امیر شیخ نور الدین خضت طلب کر کی جانب انزرا کی گیا اور اردو علی میں پہنچ کر ہنسی کہ مرزا خلیل سلطان فی بعد مقتول ہونی امیر خداداد کی محافظین بسی متفق ہو کر اوس قلعہ میں محصور ہو گئے۔ ہی حضرت خاقان سعید فی امیر شاہ ملک کو اوس جانب روانہ کیا اوسنی جا کر اوس قلعہ کا محاصرہ کیا سب کئی روز گذر چکے اوسوقت مرزا خلیل سلطان نے پیغام بھیجا کہ مجھ کو راہ دے تاکہ میں قلعہ باہر آؤں اور عداومت حضرت شاہ رخ بہادر کی میں حاضر ہوں امیر شاہ ملک فی منظور کیا دیاں سی نکل کر امیر شیخ نور الدین کے پاس گیا اوسوقت حضرت خاقان سعید نے آپ اوس طرف کوچ کیا انشا راہ میں جانبیں سی قاصد آئے لگی میرزا خلیل سلطان فی بعد لینے عہد و پیمان کی ملاقات عم زبکواریں حاضر ہوا طرح طرح کی مہر حم خسرانہ سی سمرزد متنازع ہوا۔ اور حضرت خاقان سعید فی جانب فراسان کی مہر جبت کی ولایت ترکستان اور ماوراء النہر کے مرزا رخ ملک کو دے

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کا نسبت حضرت خاقان سیدی کی

کودی اور مملکت حصار شادان کی مرزا محمد جہانگیر بن میرزا محمد سلطان کو دیدی۔ جب سوار ۱۷۷
ہمایون آب جھون سی عبور کر چکی اوسوقت حکومت قندھار اور کابل اور غزنی کی مرزا قید و بن
مرزا پیر محمد ولی عہد کو غایت ہوئی۔ اور ابوالفتح مرزا ابراہیم سلطان کو دالی ملک پنج اور
طخارستان کا کیا سولویں شہان کو دارالسلطنت ہرات میں بادشاہ داخل ہوئے۔ اور
ماہ ذیقعدہ میں مرزا خلیل سلطان نے بموجب حکم اور فرمان شہر یار گردون دقار کی دین
سوار جرار لیکر عراق پر چڑھائی کی جب مملکت رسی میں پہنچا چند روز فراغت سی قاضی کے
عبدالان امیر شیخ نور الدین نے ولایت انار میں کو وطن قدیم آباد و جداد اسکے کا تھا
جہذا مخالفت اور عیسان کا مرتفع کیا اسی واسطہ دو دفع خاقان عالی مرتبت نے راہ اور
پرنشکر کشی کی درمیان ۱۷۸۷ء ہجری کے امیر شیخ نور الدین اوپر دروازہ قلعہ وردن کے
پشت زین سی گر پڑا اگر تھی ہی جان بحق ہوا۔ اور سولویں رجب بہال مذکور کو مرزا خلیل
سلطان ولایت رسی میں فوت ہوا حضرت خاقان نے پہہ خبر سنکر بہت رنج کیا

بیان مخالفت کرنی مرزا اسکندر کا نسبت حضرت خاقان

سیدی کی اور پانافتح و نصرت اوس حضرت کا حکم و تائید ملک و مجیدی
جب قزاقوسف نے مملکت آذربایجان پر استیلا پایا اور حضرت خاقان سیدی اوسکی استقلال کی
خبر سنی بارادہ تسخیر عراق اور آذربایجان کی بہت لشکر جمع کیا اٹھارہ دین رجب ۱۷۸۷ء
آٹھ سو سو بہ ہجری کو کوچ فرمایا جب بدہ نیشاپور پر پرخیمی سپاہ خاقان منصور کے بڑے
اوسوقت ایک مکتوب بریں مضمون مرزا اسکندر کو لکھا کہ رات عالیات واسطی دفع فتنہ
وف و قزاقوسف ترکمان کی متوجہ جانب آذربایجان کی ہوئی میں اوس فرزند کو چاہے
کہ طریق اتحاد اور موافقت کا مسلک رکھے کی فارس اور عراق کی لشکر لیکر نواح رسی پر
مہم آئی۔ بعد ازان ہم خطہ رازہ فرما کر آپ نازندان میں پہنچا جاؤ گے کی رسم

بیان سپرد کرنی ولایت کا شاہزادوں کو

۱۷۸ دیارین گذاری جب وہ خط مرزا اسکندر کی مطالعہ میں آیا اوسنی یہ تصور کیا کہ حضرت خاقان سعید قصد ملک فارس کا رہتی ہیں اسلئے جواب باصواب بھیج کر علم خلافت اور عصیان کا بلند کیا اور جا بجا ایچی بھیج کر صفہان میں لشکر جمع کیا بادشاہ حجاہ فیہے خیال فاسد مرزا اسکندر کا واقع ہو کر پورس آذربایجان کی موقوف رکھ کر جانب صفہان کی جڑائی کی اور اوایل فصل بہار میں مرزا باستقر کو ماہ ذرا ان سی طرف خراسان کی روانہ کیا اور آپ نفس نہیں چڑھوین محرم شمس ۱۱۸۰ سوسترہ ہجری کو طوف ری کی گیا جب اس مملکت میں پہنچا ایک جماعت امار اسکندر کی شاہزادی سی روگردان ہو کر اردوئے اعلیٰ میں اسلئے اور جب صفہان کی قریب پہنچا مرزا اسکندر لشکر قیامت اثر لیکر برابر مقابلہ پرایا بہادران دونو جانب فی تیر و فوج کی ٹرائی میں دادرماگنی دی اور شجاعت اپنی اپنی دکھلائی خاقان سعید فی فستح پائی مرزا اسکندر فی طباطباعت اہل اپنی تین شہر میرا دلا اور لشکر نے صفہان کا محاصرہ کیا اسی اشارہ جڑ میں اکابر اور اعیان شیراز کی استقلان مرزا اسکندر کو مقید کر کے خطبہ اور سکہ بنام شاہزادہ بہادر کے مزین کر کے اس خبر کی تشارت ایچی کے زبانی حضرت خاقان سکے پاس پہنچی خاقان نے یہ خبر سن کر خوشی بہت کی اور لطف اللہ شان تور کو واسطی ضبط اموال فارس کی استعین فرمایا اور چونکہ محاصرہ صفہان کو قریب دو مہینی کے ہو چکی تھے دوسری تاریخ ماہ جمادی الاول کو جب سخت واقع ہوئی صبح سی شام تک ٹرائی بھی اوسنی شب کو مرزا اسکندر علات عجز اور انکسار کی اپنی حال پر ظاہر دیکھ کر ارادہ بہاگنی کا کیا ایک فوج نے اوسکا تعاقب کیا بکرا ابو حضرت خاقان کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت خاقان نے اوسکا خون منہ فرما کر اوسکو مرزا رستم کے سپرد کر دیا اوسنی انہو میں اوسکے تیل کے سلائی پہرہ واسے سے بے شک کشتن و کر بودن آرزو مند ہست و زبان و گوش کسی کین حدیث گفت و شنید

بیان سپرد کرنی ولایات کا شاہزادوں کو

بیان وقایع خاقان منصور کا

حضرت خاقان عالمکان نے بدستغ اصفہان کی سرداری و سلبہ کی مرزا رستم کو دی اور حکومت ۱۷۹
ولایت ہمدان اور قلاع رود جرد اور نہادند کی شاہزادہ سعادت انما مرزا باقرار کو دے
— اور امارت مملکت رسی کی مرزا اکیل کو سپرد کی — اور حکومت دیار قزم کی مرزا سعد وقاص کو
غایت کی اوسوقت علام غفرناپاہ جانب شیرازی آی بعد وہان کے پہنچی کے حاکم شیرازی کا
مرزا ابراہیم سلطان کو کیا اور آپ جانب خراسان کی مرحمت کی بامیسوین جب سنہ مذکور میں
بلدہ ہرات میں داخل ہوا — اور مرزا ابستقر نے دیدار والدہ نرگوار سنی شرف ہو کر نذر گزرائی
اسی اثنا زمین درمیان مرزا انے بیک اور مرزا میرک احمد بن عمر شیخ بہادر کی مخالفت اور معارض
ہو گئی بعد جنگ جدال کی مرزا میرک احمد طرف مغولستان کے چلا گیا

بیان اون وقایع کا جو بعد مرحمت خاقان منصور کی ولایت

عراق اور فارس میں ظاہر ہوئی اور حال متوجہ ہوئی کا جانب شیرازی

بعد سعادت خاقان سعید کی ملک شیرازی جو حالات گذری ایک اندیشہ سی یہی کہ مرزا
اکمل ہلو بسترناتوانی پر پڑ کر عالم جادوئی کو انتقال کر گیا جب یہ خبر حضرت خاقان فی سنی
مرزا ایکنگ کو ایک فوج دیکر جانب مملکت رسی کی روانہ کیا — دوسرا حادثہ یہ ہوا کہ قزاقو
ترکمان قصد قلعہ سلطانہ کا کیا امیر سبطام جاگیر جو اس قلعہ میں تھا اور دم اخلاص اور ہوا خواہی
کا بہر تانہا ہاگ کر قزم میں چلا گیا دہان جا کر امیر زادہ سعد وقاص کے ملازمت میں حاضر ہوا اور
شاہزادہ نے امیر سبطام کو مقید کر کی صورت حال واقعہ کے عرض کر رہی خاقان روشن ضمیر کو
امیر سبطام کا قید کرنا موافق مزاج کی نہ آیا حکم دیا کہ اس کو چھوڑ دو لیکن مرزا سعد وقاص نے
اور اس حکم کے تعمیل نہ کی بسبب اغوار اور ہکانی بعض مقصد و ن کی امیر سبطام کو مجراہ لیکر قزاقو
کے پاس گیا اور منظور نظر غایت اور اغوار و احترام کا ہوا — اور سانچہ یہ ہوا کہ شاہزادہ
مندا باقرار نے بسبب تحریک اپنی بہائی مرزا اسکندر کی جسکی ظل رعایت میں بسر کرتا تھا خیال

بیان وقایع خاقان منصور کا

۱۸۰۔ استقلال کا اپنی زمین بڑا کر جانب شیراز کی چڑھائی کی — اور میرزا رستم نے کیفیت اس واقعہ سے وقوف پا کر ایک جماعت بسر راہ بھیج کر مانع اوسکا ہوا قصار امرا اسکندر خا لیفین کی ہاتھ آگئی اوسکو صفہاں میں لجا کر قید کیا اوسو پہلی تہوڑا سا فتور غرمت مرزا بالقرا میں بھی پیدا ہوا چند روز کندان میں توقف کیا مگر پھر حوصلہ انگیزی اور کشور کشائی کی اوسکے دل پر غالب آئے جانب شیراز کی گیا — جب ابراہیم سلطان نے مرزا بالقرا کی آنکھیں جبرستی فوراً سپاہ اربستہ کر کے مقابلہ پر آیا — مرزا ابراہیم سلطان بعد ازلے کی جانب ابرقوہ کی ہلاک گیا — اور مرزا بالقرا آخر ماہ ربیع الاول ۱۱۷۷ ہجری میں مظفر منصور علیہ شیراز میں داخل ہوا اور جہنم ایش عشق شہرت کا بلند کیا اسی شمار میں مرزا رستم فی درمیان صفہاں کی مرزا اسکندر کو جو کہ مدغہ اور بانی اس فتنہ کا تھا عالم آخرت کو روانہ کیا جب پہنچ کر حضرت خاقان نے سنی بعد اپنی مشورہ کے اور جمع کرنے لشکر کی ستروین جاوہ الاخر سنہ نہ کو کر کو جانب شیراز کی متحرک ہوا جب ایات عالیات اوس مملکت میں پہنچ گئے اوسوقت مرزا بالقرا کہ خاقان سید کی متوجہ ہوئے کی خبر کا یقین نہ کرتا تھا نتیجہ پور پریشان ہوا — لاچار جب کوئی صورت نہیں پڑے اپنی دست مرزا باسنقر کے پاس سبب اتھا و اور خلاص کی امیر جلال الدین ابوسعید کو بھیج کر توقع شفاعت حاکم اور عنود حاکم کی درخواست کی — مرزا باسنقر نے اوس اچھی نامبردہ کو ہمراہ لیکر بارگاہ خاقان میں حاضر ہو کر صورت حال کی عرض کی خاقان نے امیر جلال الدین ابوسعید پر نظر عنایت اور مہربانی کی فرما کر گاہ شاہزادہ کا بخشا جب امیر حسب خواہش مطلب پوچھ کر کی جانب شیراز کی آیا مرزا بالقرا فی شدہ بخشنہ باخچون رمضان کو بلیدہ نہ کو سہی باہر نکلا کرم نبرگوار کی دست بوسی کی بادشاہ فی سبب مدد کی کچھ قرض بادشاہزادی سی نہ کیا — مگر پہلے جن لوگوں پر اعتماد تھا اونی مصائب میں بھیج دیا سنی مرزا قید رکے پاس — اور بادشاہ نے ماہ رمضان شیراز میں گمار کر دوسری فوج سرداری وہان کی مرزا ابراہیم سلطان کو سپرد کی — اور مملکت تمام اور کاشان اور ری اور بستہ ار کی حدود کیلان تک میرا پاس خواجہ بہادر کو دی بعد ازاں لقمہ خیر کرمان کی روانہ ہوا جب

جلوس فرمانا میرزا ابسنقر کا مسند دیوان پر

جب قصبہ سیرجان میں پہنچا سیادت پناہ ارشد دستگاہ اشرف الدین علی بنی والی کرمان سلطان ۱۸۱
 اومیں کی پاس سی آکر حاضر ہوا اور واسطی شفاعت اہالی اوس ملک کی زبان کو ملی بادہ
 نے عرض اوسکی قبول فرمائی اور مرحمت فرما کر درمیان محرم ۱۰۸۸ھ آٹھ سو انیس ہجری کے
 دارالسلطنت ہرات میں داخل ہوا

بیان جلوس میرزا ابسنقر کا مسند دیوان پر

اور بیان حال بعض بادشاہزادوں کا

جب خاقان بلند مکان دارالسلطنت ہرات میں شریف لائی منصب امارت دیوان اعلیٰ کا
 قرقۃ العین مرزا ابسنقر بہادر کو سپرد ہوا اور شاہزادہ سی فی اوس عہدہ کو لیکر باطل عدل
 اور انصاف کا پہلا باسی اتار میں مرزا میرک احمد بسبب نزاع مرزا انج بیگ کی جو طرف
 منوستان کی چلا گیا تھا اگر منظر عنایت اور التفات کا ہوا اور انہیں ایام میں باتفاق
 مرزا الیگلر کی خیالی مخالفت اور عصیان کا لوح ضمیر پر نقش کیا حضرت خاقان کو اس حال
 کی اطلاع ہو گئی تھی میرزا قیدہ کی طرف سی ایک عوضی اسمفون کے آئی کہ میرزا ابسنقر
 معہ جاعت مردمان متینہ اپنی کے قصد اس نیکار کہتا تھا اسلانی فی اوسکو گرفتار کر لیا ہی
 جس طرح ارشاد ہو تمیل اوسکی کیجا ہی حضرت خاقان سعید فی حکم دیا کہ مرزا قیدہ میرزا ابسنقر
 کو اب سندہ سی اور تر جانی دی جس طرح اوسکا دل چاہی وہ چلا جادی۔ میرزا میرک
 احمد جانب کعبہ کی چلا گیا۔ اور میرزا الیگلر گشتی میں بہت کم سفر دیا کے کرنی پرستہ ہوا
 ۔ اور مرزا قیدہ فی مرزا ابسنقر کو اب سندہ سی نہ اور تار در میان ۱۰۸۸ھ آٹھ سو بیس
 ہجری کی کہ شہر یارہ ہمدان متوجہ قندہار کا تھا حسب حکم اوسکو اردو جانوں میں بھیجا
 حضرت خاقان فی شانہزادی کو مع ملازمین متینہ اوسکی کی جانب سے قندہار کی روانہ کیا پھر
 اوسکی خبر نہ آئے کیا ہوا

بیان فتح ہونی دارالامان کرمان کا

۱۸۲

بیان فتح ہونی دارالامان کرمان کا اور بعض

حالات جو بعد اوسکے وقوع میں آئے

شیخ شمس الدین نے جو کہ ہم کرمان کی سرانجام کرنی پر مامور تھا جب سیرجان کی جانب اوس
بلدہ کی مراجعت کی ہر چند سلطان اویس کو اوپر متوجہ کرنے پایہ سیرا علی کی ترغیب فرمائی لیکن
سعی اوسکے راہیگان گئی اس واسطی جناب نقابت تاب نی درمیان ہرات کی اگر کیفیت حال کی
معرض راجی خاقان سادات اتہا کی کی سنتے ہی آتش غضب بادشاہ کی مشتعل ہوئی فرمان عالی نافذ
ہوا کہ امیر ابراہیم چہا شاہ برلاس اور امیر حسین صوفی ترخان اور امیر فرمان شیخ اور حکام ولایت
خراہ اور سیستان کی مدد سپاہ خراہان واسطی تسخیر کرمان کی جاوین امراندہ کو رنے تعمیل حکم کی
فورا کی اوس ولایت میں پہنچی شتر روز تک شہر کا محاصرہ رہا بعد ازاں سلطان اویس نے
قاصد بھیج کر عرض کی کہ اگر حضرت خاقان میرے گناہ کو معاف فرماوین اور تم لوگ مراجعت کرنا
تو میں سسکی بل ملازمت آستان رفیع نشان میں حاضر ہوں میری دن نے کیفیت حال کی حضرت خاقان
کو لکھ کر عرض کی یہ جواب آیا کہ اگر سلطان اویس اپنی قول میں صادق ہے جائے کہ ایک اپنا
تقد اس جانب روانہ کرے اوس وقت لشکر محاصرہ موقوف کرے والا جب تک شہر کو
فتح نہ کریں مراجعت نہ کرے بادین امیر دن نی سلطان اویس نے اس امر کی اطلاع دی اور سنی
شیخ حسن کو جو تمام اوسکے فکر و غمیں سنی ہایت قربت کرتا تھا درگاہ عالم پناہ میں بھیج دیا
جب شیخ حسن نے تقد ہوسے بادشاہ کی حاصل کی نہایت سیکینی اور نیاز رسی گناہ سلطان اویس کا
معاف کر دانی کے درخواست کی حضرت خاقان سعیدنی اوسکی اتہاس قبول فرمائی اور قسم
کہا کہ میں کیسیط حکمی اوسکی حقین بری نہ کروں گا بلکہ وہ اپنی تین لمحوہ نظر تربیت اور رعایت کا
تصور کرے بعد ازاں شیخ حسن نے جانب کرمان کی مراجعت کی جو کچھ دیکھا اور سنا تھا سلطان
اویس سے بیان کیا چنانچہ وہ ملازمت خاقان میں حاضر ہوا مصناف الطاف اور انواع

بیان فتح ہونی دارالامان کرمان کا

انواع اعطاف سسی اختصاص پایا اور درمیان ۱۸۳۳ء آٹھ سو اسی عجمی کی فسران فرمائی بلاد ۱۸۳۳
 اور عبانہ فرمزا سیور غمشتش کو حکومت ولایت بدخشان پر روانہ کیا اور شب بخشنہ غرہ جواد لاہ
 ۱۸۳۳ء ہجری کو ولادت مرزا علار الدولہ کی ہوئی اسی سال میں بادشاہ مذکور واسطی گوشمالی
 ہزارہ اور افغان کی متوجہ جانب کر میسر اور قند ہار کی ہوا پندرہویں رجب کو ریات عالیات
 نے دارالسلطنت ہرات سسی کوچ فرمایا چودہویں شبان کو کنارہ آب میرمند پر لشکر خاقان
 کا امرا اس منزل پر مرزا سیور غمشتش نے مع امرا بدخشان کے حاضر ہو کر قدیموسی کی پانچویں
 ماہ مذکور کو قند ہار کی پاس ڈیرا کیا تیسری تاریخ ماہ مبارک رمضان کو اشرف اور ایمان
 غزنین کی اردو اعلیٰ میں حاضر ہوئی کسی فی اردوی میرزا قیدوسی اگر عرض کی کہ شاہ زادہ
 بہاگ گیا بادشاہ نے فرمایا کہ شاید ڈر گیا ہو گا کسی کو اس کی تعاقب میں نہ بیجا نوین ماہ مذکور کو
 اور ایک شخص نے اگر عرض کی کہ کابل اور غزنین میں کوئی شخص ملازمین میرزا قیدوسی نہ ہوا اسطی
 بادشاہ خطرناک نے امیر ابراہیم جہانشاہ کو اس طرف روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ اگر قیدو
 راہ غزنی پیش آوے صلح کر کے غزنین کو سکودیدین اور اگر وہ نہ حاضر ہو تو اس ولایت کو
 ضبط کرنا مقارن اسی حال کی امرا اور سرداران ہزارہ نے اسپان بادقار اور شتران باربردار
 بھیج کر باج اور خراج قبول کیا — چتر زرنکار خاقان عالمقام نے جو کنارہ آب میرمند
 پر واسطی قشلاق کے مقرر ہوا تہا مہجت کی اوس سرزمین میں ایک روز خاقان سید نے
 گھوڑے پر سوار ہو کر سیر فرمائی ناگاہ بہشت زین سی زمین پر گر پڑے چوٹ ہاتھ میں اسے
 ایچھون نے دارالسلطنت سسی ایک کمانگر کو اردوی اعلیٰ میں بھیجا تا کہ اوس ہاتھ کی ٹوٹنی کی
 علاج کرے — دوسرا دفعہ اس قشلاق کا یہ تہا کہ حضرت خاقان سید فی زمام رتق
 اور تنق مہات وزارت کی خواجہ غیاث الدین پیر احمد خانی کو سپرد کی تھی خواجہ نیکو
 نہاد آفرایام حیات خاقان تک اس عہدہ پر بحال رہا — سوار اسکے امیر ابراہیم نے
 جانب کابل اور غزنین سسی اگر عرض کی کہ میرزا قیدو کابل میں پہنچا اب ارادہ اردوی ہاویں کا

بیان فتح ہونی دارالامان کرمان کا

۱۸۴۰ء کہتا ہی — علاوہ ازین امیر شیخ لقمان برلاس جب واسطی تحصیل خراج نہارہ کی مامور ہوا اور وہ وہاں گیا تب چند روز کے پہنچے پہنچ کر وہ لوگ اور مال میں درنگ کرتی ہیں اسلئے امیر محمد صفی اور امیر موسیٰ نے موافق فرمان خاقان مغفر کے نہارہ پر چڑھائی کر کے اون لوگوں کے ہتھم سر کی اور مغفر کے پیرائے — اور شہر یار ریفیع مقداری اور ایل فضل بہار میں میرزا سنجہ اور میرزا گار شاہ ارلا اور امیر علیک — اور امیر فیروز شاہ کو واسطی ضبط اون دیار کے حکم دیا اور فرمایا کہ اگر مرزا قید و آپ چلا آوی تو سہراہ اپنی لوسکو برات میں لے آؤ اور اگر نہ آؤ لے لوسکا تعاقب کر کی جہاں سی تہہ آوی پکڑ کر لاؤ اور درگاہ عالیہ میں پہنچاؤ اور لشکر ہایوں نے دلکھلت ہرات کو نصبت فرمائے دوسری محرم ۱۲۸۰ھ اٹھ سو اکیس ہجری کو اوس بلدہ جنت صفات میں نزول فرمایا — اور ادا ایل ریفیع الادل میں پہنچے جس میں آئے کہ مرزا اسد وقاص جہ شہر شہم کو چھوڑ کر چلا گیا تھا اور ترایوسف سی جابلاتا عالم جاوید کو رحلت کر گیا اسی شان میں امراء نے قندہار سی اگر میرزا قید و کو ہمراہ لائے حضرت خاقان نے شانہرا کہ منظور نظر شفقت اور مہربانی کا فرمایا — اسی شان میں خبر ستو تیر پہنچی کہ شہان بہ خشان نے جہنڈ اعصیان اور طغیان کا بند کیا ہی خاقان سعید فی ایک جماعت امراء کی مرزا سیور غنیش کی ہمراہ کر کی واسطی دفع اوس فتنہ اور فساد کی مامور کی جب بادشاہ زادہ مذکور مودامراء کی کشم پر پہنچا میر شاہ بہار الدین نے کہ دالی اوس سسر میں کا تھا جاب بوجان شہار خواجہ تاج الدین حسن کو درگاہ شہر یار میں بھیج کر انہما راہمت اور انقیاد کا کیا اور خراج دنیا منظور کر لیا خاقان سعید فی شفاعت خواجہ حسن کو قبول فرما کر اون بادشاہوں کی حلیم کو حفر کیا لہذا مذکورہ نے مہجبت کی شان بہ خشان پر حکومت سابق دستور بحال ہی — ماہ رجب سال مذکور میں مرزا قید و فی حقوق تربیت اور نعمت خاقان محمد شہید مکان کے امراء و قاصر کی ایک جماعت اہل فتنہ اور مضہین سی ملکر ادھی رات کو جانب قندہار کی پہاڑ کیا مرزا سیور غنیش کی سب فرمان خاقان بلدہ مکان کی لوسکا تعاقب کیا تب خبردار میرزا قید و کو قید

بیان جانی لشکر کا جانب آذربایجان کی اور انتقال قرا یوسف کا

تقدیر کی درگاہ عالم پناہ میں حاضر کیا حضرت خاقان سید نے اسکو قلعہ اختیار الدین میں محبس ۱۸۵
کیا اور تمام مملکت قزاق اور غزنیں اور کابل کی مرزا سید غمخس کو غنایت کی

بیان جانی لشکر فیروز اثر کا جانب مملکت آذربایجان

کے اور انتقال پناہ قرا یوسف کا

وضع ہو کہ جن ایام میں کہ مرزا میران شاہ کو رگان جنگ قرا یوسف ترکمان میں شہید ہوا تھا
اور دنوں سی ارادہ یوش آذربایجان اور دفع قلعہ قرا یوسف کا خاقان سید کو منظور نظر
تھا مگر بسبب چند مواعظ کی ابتک ظہور میں نہ آیا یہاں تک کہ درمیان ۸۲۳ھ ہجری کے
جبکہ مملکت خراسان اور ماہذران - اور ماہذران - اور بہ خشان - اور کابل -
اور غزنیں - اور سیستان - اور فارس - اور عراق - خس و خاشاک مفسدین سے
پاک ہو گئیں اور وقت حضرت خاقان سید فی سپاہ بی انتہا اور تیار لڑائی کی جمع کر کے پندرہ
شعبان کو جانب آذربایجان کی کوچ فرمایا - بعد قطع منازل کی مہینوں شوال کو درہ نمک
سی گذر کر نواح راین میں نزول احوال فرمایا اور سب منزلتیں مرزا ابراہیم سلطان کو سپاہ
فارس کے اور میرزا ستم کو سپاہ صفہان کے لشکر ہایوں میں آ کر علی بیت اعزاز اور اکرام
اور نکاح ہوا مگر تقدیر ایسی قرا یوسف ترکمان بیابانوں کی روز ساقویناہ ذیقعد سنہ
ذکورہ دار فانی سی ملک جادوئی کو کوچ کر گیا اور اسکے موتی ہی لشکر کی لوگ ایسی ترتر ہوئے
کہ ایک کا بھی پتہ نہ معلوم ہوا کہ کد برہاگ گئی اور ابھی لشکر خاقان سید کا حدود رے ہی
میں پڑا تھا بہ معاشقوں نے قرا یوسف کے ڈیرے لوٹ کر اور دنوں کان اسکی بسبب
اسکے کہ دونوں کانوں میں سونی کی مٹی ہی تھی کاٹ لی - جب یہ خبر حضرت خاقان
سید کی لشکر میں پہنچی مرزا بہتقر کو جانب تبریز کی روانہ فرما کر آپ جانب ہم خرابانہ کی
تشریف لگئی مگر سید خیر قلعہ سلطانید کے اس مقام میں مقیم ہو کر موسم جاری کے کی تمام کے

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد قراپوت سی

۱۸۶۔ اور مرزا باسنقرنی نصف ماہ ذیقعدہ میں دولت خانہ تبریز میں نزول اچال فرما کر واسطی تہبید بساط نصفت اور قواعد عدالت کی قیام فرمایا۔ اوایل فصل بہار میں خاقان عالمقدارنی اوس منزل سی کوچ کیا جب جگہ پر ڈیرا ہوا سامع علیہ میں یہ خبر پہنچی کہ اوس نواح میں ایک قلعہ ہی اور کھانام قلعہ بازید ہے اوس قلعہ میں بہت مال اور دولت قراپوت کی بہری ہوئی بڑی ہی اوسکی بیٹوں نے یہاں دولت گارڈ رکھی ہے اب وہ قلعہ امیر اسبند کی گمانشوں کی قبضہ میں ہے حکم پہنچا کہ اوس قلعہ کی طرف کوچ کرو تیسویں جماد الاول ۷۲۷ھ ہجری کو دمان جا کر قلعہ کا محاصرہ کیا اسی روز وہ قلعہ فتح ہوا بہت مال اوس میں سی نکلا

بیان لڑائی حضرت خاقان سعید کا اولاد

قراپوت سی اور مرزا بہت فرمانی بعد فتح پانکی

جب شہر یار متوجہ تبریز کا ہوا اٹنا براہ میں یہ خبر پہنچی کہ قراپوت سی کی بیٹوں نے اسبند اور اسبند نے لشکر بہت جمع کیا ہے اور کھانام قلعہ تبریز پر لڑائی کا ہی بادشاہ نے پہنچ کر ہی جانب عادل جوز۔ اور آخلاق کی چان اٹنی لشکر پیرے ہوئے تھی کوچ فرمایا آخر ماہ رجب میں غلامی طرفین کی ہوئی اون دونوں سرداروں نے بھی بڑی بہادری سی مقابلہ کیا اوس روز جمع سنی شام تک لڑائی ہوتی رہی رات کو لڑائی موقوف ہوئی دوسری روز بہت بڑی لڑائی ہوئی اس لڑائی بہت لوگ عالم بقا کو چلے گئے تیسری روز کہ غرہ شعبان کا اور رقت زوال ترکمانوں کا تہا پرتیر و خنجر کی لڑائے اوس روز ترکمانوں نے کئی محلی متواتر کئے بلکہ یہاں تک نوبت پہنچی کہ خاقان سعید کا لشکر قریب شکست کہاںے اور ہلاکتی کی ہو گیا اسی اٹنا میں بادشاہ نے حکم دیا کہ میرے خیمہ میں حضور کی واسطی پانی لاؤ نماز چاشت کی ادائیگی اور اپنی خدمت اسی فتح اور طغر کا سوال کیا بعد ازاں گہوڑے پر سوار ہو کر قلعہ سپاہ میں پہنچا اسی اٹنا میں امیر غیاث الدین نے واسطی پیرا گھیرنے میں نصیفین کی یہ جگہ کیا

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

جید کیا کہ نثارہ فتح کا بجوا دیا اور آواز بلند لوگوں سی یہ کہا کہ امیر اسفندیار مخالف مقید ۱۸۷
ہوا اسکندر نے جب یہ خبر سنی تھی اور پریشان ہو کر سست ہو گیا ترکمانوں کی جبکہ یمن
یہ آواز گئی سو کہ سی بہاگی اوسوقت حضرت خاقان سید کی سپاہ نے بہاگتون کام تمام کیا
اور بہت لشکر کی خلائقین کی مار ڈالی اور سپاہ منصور نے بہت مال غنیمت اور اسباب شہر لٹکا
لوٹ لیا۔ اور قرا یوسف کی بیٹی جانب جنگل کی بہاگ گئی دوسری روز تبریزی کی جانب
شکوچ کیا پندرہویں شعبان کو تبریز میں داخل ہوئے بعد ازاں تبریزی جانب ہرات کی
کوچ کیا حد و قزوین پیرز ابراہیم سلطان اور مرزا ارشم رخسہ کو جانب شیراز اور
اصفہان کی چلی گئے جب خاقان سید ملک خراسان میں پہنچے امیر غیاث الدین شاہ
ملک کو دلائیٹ خوارزم کی طرف روانہ کیا انیسویں شوال کو بلدہ ہرات میں حضرت خاقان
سید داخل ہوئے

بیان بعض واقعات متفرقہ کا جو درمیان ۸۲۵ھ

۸۳۲ھ ہجری تک گزری

اسی سال میں حضرت درہب العلیا نے مرزا باسنقر کو ایک بیٹا عطا فرمایا خاقان عالیہ
نے لوس رگی کا نام ابوالقاسم کہا ۸۲۶ھ ہجری میں حضرت خاقان سید نے دلائیٹ خراسان
میں بابائش تمام بسر کیا۔ اور درمیان ۸۲۷ھ آٹھ سو اٹھائیس ہجری کی مذامینت الدین
انج بیک گورکان نے لشکر فزادان لیکر جانب تہ اور سنوستان کی چڑائی کی اور دہائی
حاکم شیر محمد اعلان کو نیرب تیغ و سنان پہگا دیا بعد ازاں جانب سمرقند کی مراجعت کے
دوران جانب ہرات کی پندرہویں ذی الحجہ کو داخل ہواست ہو کر دیار الدیز گورادار بادران
نامدار سی شرف ہوا چند روز درمیان ٹہر کر عہدہ اپنی مرزا محمد جو کی کوئے ہوئی جانب سمرقند
کی مراجعت کی اور درمیان ۸۲۷ھ آٹھ سو اٹھائیس ہجری کی امیر خرمادل غیاث الدین شاہ
ملک دلائیٹ خوارزم میں فوت ہوا جب یہ خبر خاقان سید کو پہنچی اور اسکے بیٹی ابراہیم

بیان بعض واقعات متفرقہ کا

۱۸۸۸ء کو عہدہ اوکے باپ کا نوازش فرما کر بجائے اوسکی گدی نشین کیا۔ امیر شاہ ملک
دلائی شہید مین برابر فرار علی بن موسیٰ رضی کی مدفون ہوا۔ اور سووین محرم ۱۲۳۸
آٹھ سو تیس ہجری مین مرزا سیور مختش خطہ غزنین فوت ہوا۔ حضرت خاقان سید نے
بعد سنی اس خبر کی رسومات ماتم داری کی ادا فرما کر غبار اور مسالین کو کہا نا کپڑا رحمت فرما کر
اوسکے بیٹی مرزا سلطان مسعود کو حکومت دیار قندھار اور غزنین کے غایت کی۔ اور
اسی سال مین بادشاہ اوس دزبک براق افغان نے جو کہ تربیت یافتہ مرزا انج بیگ گورگان
کا تھا آغاز کفران نعمت کر کی ولایت ستان مین گیا۔ مرزا انج بیگ براق فی محارب کیا اور حضرت
خاقان سید کو اپنی غمیت سی لگا کہ دیا خاقان مذکور نے مقابلہ اور مقابلہ سی ممانت کی لیکن
مرزا محمد جو کی کو جو سمر قندھسی مرحبت کی ہرات مین آگیا تھا باہر بیکران آستہ کر کی دوسرے
دفعہ جانب ماوراء النہر کی روانہ کیا جب مرزا محمد جو کی آب حجون سی گند گیا اوسوقت اوسنی سنا
کہ مرزا انج بیگ بقصد جنگ براق متوجہ ستاق کے ہوا ہے اسلی وہ پہنچی سی ہباگ کر اردو سی اعلیٰ
مین باطل بعد از ان دونوں بہائی جمع ہو کر جانب براق کی روانہ ہوئے خاقان نے ہی بائی ثبات
کو مضبوط کیا بعد ازاں طرین ٹرائی بہاری ہوئے اور لشکر ماوراء النہر کو شکست ہوئی شاہزادی
بیباگ گئے اور براقون نے دست عارت اور تاراج کا دوا کر کے خوب مال لوٹی اور بڑے
وقایع ۱۲۳۸ آٹھ سو تیس ہجری سی وہ واقع ہی حسین ایک چہری خاقان سید کی کہائی مفصل
اس حال کا یہ ہے کہ درمجموعہ تیسویں ربیع الثانی کو حضرت خاقان ناز محمد سی فارغ ہو کر
سجدہ جامع سی باہر آئے ایک شخص نہ پوشش امدانام ایک کاغذ ہاتھ مین لیکر طریق داؤد خان
کے حضرت خاقان سامنی دوڑ کر آیا اور چہری خاقان سید کی میٹ پر ماری فوراً علی سلطان
قوبین نے اوسکو قتل کیا اور میر علیک اور امیر فرید شاہ اوسوقت سجدہ کی دروازہ پر سوار
بہڑے تی بادشاہ عالم پناہ فی امیر فرید شاہ کو طلب کیا وہ حالت سواری پر سجدہ مین آیا
اور وقوع حادثہ سی بہت حیران ہوا جب اوسنی دیکھا کہ حضرت خاقان ارادہ غنین مین پہنچا

بیان جانی خاقان سعید کا درمیان ولایت آذربایجان کی

پہنچی کا کہتی ہیں اوسنی عوض کی کہ حضور گہوڑی پر سوار ہوئے والا نہ فتنہ عظیم پر پا ہو جادی لگا ۱۸۹
 کیونکہ لوگوں کو حیات اور موات میں تردد پیدا ہوگا اسلی تمام شہر میں عذر پڑ جادی لگا ہو سکا
 حضرت خاقان باوجود مصنف کی سوار گہوڑے پر ہوئے جب باغ زانغان میں پہنچی طبیب اور
 جراح علاج کی واسطی حاضر ہوئی۔ اور مرزا باستقرنی اس امر کی تحقیقات کرنی شروع کی
 غرضیکہ ایک جماعت مردان مولانا مودت خطاط اور خواجہ محمد الدین کو احمد لڑکی دوستی سہی
 دہتم کیا مولانا مذکور کو بعد غدا اب اور تکلیف دینی کی قلعہ اختیار الدین میں مجبوس کیا۔ اور خواجہ
 مذکور مد ایک جماعت مذما کی مارا گیا اسی اثناء میں یہ لوگوں نے بیان کیا کہ احمد لڑکی گاہی
 ایرتقاسم انوار کی خدمت میں بھی جایا کرتا تھا اسی واسطی مرزا باستقرنے کہ وہ ایرتقاسم انوار
 قدس سرہ سہی کہ درت بھی رکھتا تھا احمد لڑکے موافقت کی تہمت رکھ کر اس کے ملازموں کو
 مخبر مدبر کروادیا اور سید بزرگوار مذکور جانب مادر النہر کی چلا گیا جناب مرزا انجلیک اس کے
 مریدوں میں مشملک ہوئے لقصہ جیب خاقان سعید کو زخم کار دسی صحت ہوئی اوسوقت واسطی
 انتقام براق اعلان کی درمیان غرہ شبنان کے طرف مادر النہر کی گیا اور مرزا باستقر بھی باپ
 کے روانہ ہوا جب قلعہ الاسلام فتح کی پاس پہنچا سبب التماس مرزا انجلیک اور بموجب
 حکم پدر بزرگوار کی جانب ہرات کی مرحمت کرایا اور حب لشکر ہایوں خاقان سعید کا دارالسلطنت
 سمرقند میں پہنچا بعد چند روز کے براق حکومت سخاوت سی دل برداشتہ ہو کر بہاگ گیا اور حضرت
 خاقان نے جانب خراسان کی مرحمت کی پذیر ہوئے محمد ۳۳۲ اٹھ سو اکتیس ہجری میں کا کیا
 مکاران ہو کر باغ زانغان میں پہنچا

بیان جانی حضرت خاقان کا درمیان ولایت آذربایجان کی ۳۲۸ ہجری

حضرت خاقان سعید فی حب یرسنا کہ اسکندر بن قرا یوسف نے دوسری دفعہ پھر آغاز فتنہ
 دفا دکا کیا ہے بلکہ قلعہ سلطانہ پر بھی قبضہ کر لیا ہی اسلے خاقان سعید فی رزم کشہ نے پہنچا

بیان جانی حضرت خاقان کا در بیان ولایت آذربایجان کی

۱۹ تاریخ ماہ ربیع الثانی ۸۳۲ھ بمطابق ۱۴۱۳ء بمطابق ۱۹ مارچ ۱۹۰۰ء
 جب مملکت سی من لشکر قیامت لشکر پہنچا مرزا ابراہیم سلطان فارس کی اور مرزا استم اخشا
 سی اور سوارا کی اور حکام بلاد عراق اور آذربایجان کی اردو سے ہایون میں آکر ملے بعد قطع
 منازل کی جب دیار سلاسی میں پہنچی اوس مقام پر اسکندر بھی سپاہ کثیر لیکر مقابلہ پر آیا لڑائی
 اور قتال تمام دن جاری ہی شام کے وقت ہر ایک اپنی اپنی مقام پر فروکش ہوئے دوسرے
 دن پرمیدان جنگ میں آئے آج کی روز بارود جو داسکی کہ اسکندر نے اسی لڑائی کی اور اسی
 روز انکی ظاہر کی کہ دوست اور دشمن اوس کے دست باز دی ترفیع کرتی تھی مگر کچھ نبھواؤ کو پہاگا
 سپج بے مصرعہ چون سعادت بود کوشش بسیار چہ سودہا بسبب اسکے کہ اس کو کہیں
 مرزا ابراہیم سلطان سی اندر شجاعت اور مردانگی کے ظہور میں آئے مولانا شرف الدین علی
 یزدی نے جو کہ شہزادہ کی ملازمت میں تھا ایک تاریخ اس واقعہ کی راجعی میں یہ لکھی ہے
 کہ اسکندر ترکان چو عصیان درزید دارا سے جہان سزائی او دو جب ید
 از تیغ ابو الفتح چو بکر بخت بنجنگ تاریخ شد او چانچہ ابو الفتح بدید
 القصہ خاقان عالمقدارنی مدد اس فتح نامدار کی شکر نعمت پروردگار کا بجا لا کر مرزا محمد جو کی کو
 شکر جزا دیکر حکم دیا کہ مخالفون کا تعاقب کری بادشاہزادہ صحرا سی روم اور صحرا سی شوش
 تک ڈھونڈ آیا کہیں دشمنوں کا تپا نہ ملا — چہی قوم کو ۸۳۳ھ بمطابق ۱۴۱۴ء بمطابق ۱۴۱۴ء
 شہر سلاسی جانب قلعہ انجلی کی کوچ ہوا جب وہاں پہنچی متعلقین اسکندر ترکان کے
 جو اوس قلعہ میں مقیم تھے بجزو بنا ز پیش آئے اور نذر رشکیش بادشاہ کی اونہوں نے یہی
 حضرت خاقان راضی ہو کر جانب قزاقان کی ہفت فرما ہوئے انہوں نے ماہ مذکور کو اوس
 منزل پر نزل اجلال فرمایا اسی اثناء میں امیر ابو سعید بن قرا یوسف درگاہ عالم سینا ہ
 میں گیا اوسپر فرما بت اور مہربانی ہوئی حضرت خاقان سید نے فضل جاڑی کی قزاقان
 میں گذار کر کوشش ولایت آذربایجان کی موصافات امیر ابو سعید کو مفوض کی اور گیارہ دن

بیان متوجہ ہونی غیاث الدین کا مہم جرجان پر

گیا رجب بن شعبان کو غمان غرمت جانب ملک خراسان کی منطف کی ستروین ماہ رمضان ۱۹۱
کو سلطان پر ڈیر کیا تمام ماہ رمضان اس مقام پر گذرا۔ ماہ شوال میں مرزا ابراہیم
سلطان اور میرزا رستم اور تمام حکام عراق کو رخصت و رحلت کی دی اور آپ کوچ فرما کر
آٹھویں محرم ۸۳۵ ہجری کو باغ تراغان میں رونق افروز ہوئے

بیان متوجہ ہونی غیاث الدین و الدین مرزا باسنقر کا

مہم جرجان پر اور وفات پانا اوسکا بعد مرحمت کے ولایت خراسان میں
شاہزادہ عالیجناب مرزا باسنقر نے بوجہ حکم خاقان سید مرزا شاہ رخ بہادر کے
مہ ایک جماعت اعظم اور امرا نامدار کے ماہ صفر ۸۳۵ ہجری سنہ ۸۳۵ سنہ ۸۳۵ ہجری میں جانب
جرجان کی کوچ فرمایا بعد قطع منازل کی استراحت میں اگر موسم جاڑی کے اوسجائی
گذارے وہاں سنی میں آیا کہ اسکندر نے پرتشکر کشی آذربایجان پر کی ہی اور اپنی چوٹ
بہائی امیر ابو سعید کو قتل کیا جب فصل جاڑے کی پورے ہو چکے مرزا باسنقر متوجہ جانب
خراسان کی ہوا باپ کی قدبوسی حاصل کی درمیان ۸۳۶ ہجری سنہ ۸۳۶ ہجری سنہ ۸۳۶ ہجری کے
امیر زادہ یار علی پسر اسکندر ابن قرا یوسف ترکمان خجلی کی جانب سی بیگ کر امیر علی اللہ
شیردانی کے پاس گیا شیردان شاہ فی امیر زادہ کو قید کر کے درگاہ عالم پناہ میں
بہجید یا حضرت خاقان سعید نے چند روز مرزا یار علی کو منظور نظر فرما کر آخر الامر قید کر کے
جانب سمرقند کی بہجید یا ستائیسویں رجب کو مرزا ابراہیم سلطان کے ایک بیٹا پیدا
ہوا اوسکا نام سلطان عبد اللہ رکھا گیا اور درمیان ۸۳۷ ہجری سنہ ۸۳۷ ہجری سنہ ۸۳۷ ہجری کے
باسنقر بسبب کثرت شراب خوری کی بستر ناتوانی پر پڑا صبح شنبہ ساتویں جاڑی دل
کو فوت ہوا حضرت خاقان سعید نے اس واقعہ سے خبر پا کر بہت غم و رنج کیا اور
نہایت اندوہ اور حیرت سے باغ سفید میں جو مسکن شاہزادہ کی کا تھا جا کر بعد تقدیم

بیان پر متوجہ ہونی خاقان سعید کا جانب آذربایجان کی

۱۹۲۰ء شریطہ تجنیز و تکفین کے اوسے تاریخ میں نماز جنازہ کی پڑھی خاقان عبداللہ گمانی اوسے جابائے توقف کیا امراء عظام تابوت اوٹھا کر مدرسہ مدنی علی کو ہر شاہ و غامین بیگئے وہاں دفن کیا اوسکی تاریخ وفات کی کسی فاضل نے یہ بھی ہے سے سلطان سعید باقر سحر مہنگنا کہ میر باہل عالم خرم مہ من زقم و تاریخ وفات امیت مہ بادا بچان عمر دراز پورم مہ سنیتس برس چار مہینی کی عمر اوسے پائی اوسے تین بیٹی یادگار ہے مرزا رکن الدین علاء الدولہ — مرزا سلطان محمد — مرزا ابوالقاسم باقر کشتی بن کہ مرزا باسنقر میت عادل اور مصطف تھا اپنی ایام دولت میں تربیت اہل فضل اور اہل کمال پر بہت مصروف رہتا تھا حضرت خاقان سعید فی عباد کے وفات کی اوسکا مصعب مرزا علاء الدولہ کو دیا اور میرزا سلطان اور میرزا ابوالقاسم کی تنخواہ مقرر کر دے

بیان پر متوجہ ہونی خاقان سعید کا جانب

آذربایجان کی واسطی دفع قسہ اسکندر کے

۱۱۳۵ھ آٹھ سو اسیستیس ہجری میں حضور کے سنی بن یہہ آیا کہ اسکندر فی ضبط آران اور آذربایجان سی فراغت پا کر اب قصد دیار شیردان کا کیا ہے اسلی خاقان عثمان نے بہت سپاہ جمع کر کی دوسری تاریخ ربیع الثانی کو قصد مملکت آذربایجان کا کیا جب خطری میں نزول اجلال خسریا بسبب هجوم لشکر کے موسم جاڑے کی اوسجائی تمام کی اسکندر ترکمان خاقان سعید کی آنے کی خبر پا کر ہلاک گیا — اور بہائی اوسکا امیر چاہہ بن قرا یوسف درگاہ عالم پناہ میں حاضر ہوا بر تو غایت شایہی کا اوسکے شامل حال ہوا — اور چوتھی شوال سال مذکور میں میرزا ابراہیم سلطان ولایت شیراز میں فوت ہوا حضرت خاقان فی نواح رے میں یہ خبر خوش سنکر بہت قلق اور رنج کیا اور ساکین و منقراد کو خیرات دی اور مملکت شیراز شاہزادہ مرحوم کی بیٹی میرزا عبداللہ کو جو صغیر سال

بیان وفات اسکندر کا

صغیر سال تہادی اور تمام وہ ملک شہنشاہ حب اللہ ابو النجر کی قبضہ میں کر دی۔ اسی سال میں ۱۹۳
در بیان بلدہ ہرات کی دباک بیت زور و شور ہا القصد مرزا شاہ رخ بہادر اول بہار میں ہاں
سی حرکت فرما کر تبریز میں شریف لای بعد گذارنی تابستان اور تیر ماہ کی ادایل زمستان میں
قزاقان آئے اسی اثنا میں مرزا محمد جو کی جو بموجب فرمان پدر بزرگوار کی تعاقب اسکندر میں
گیسا تھا آذربایجان تک اسکندر کی تعاقب میں رہا جب کچھ پتا اور خبر اسکے نہ ملی مرحمت کی
اور بعد گذارنی موسم جاڑے کی خاقان سعیدنی مرحمت کا ارادہ کیا چنانچہ پندرہ سوین شوال
۸۹۷ھ میں سوئیس ہجری میں قزاقان اران سی طرف اوجان کی کوچ فرمایا یہاں مقام فرما کر
تمام ملک و لایت آذربایجان کی حکومت امیر جہانشاہ بن قرا یوسف کو مرحمت کی اور آپ
کوچ فرما کر دوسری تاریخ ربیع الاخر ۸۹۷ھ میں داخل بلدہ ہرات ہوا

بیان وفات اسکندر ابن قرا یوسف کا

تاریخ خلاصہ الاخبار میں لکھا ہے کہ یہ بات چند ثقہ لوگوں کی سستی میں آئی اس میں کچھ شک نہیں
کہ اسکندر بن قرا یوسف کی ایک بیٹا تھا قباد نام اور محبوبہ اسکندر کی سماتہ لیل تھی یہ عورت
لیلی چونکہ بہت حسین تھی اسلی وہ قباد اور سپر عاشق اور زلفیتہا تھا اور دو قہمین قباد کے وہ
سو تیلی مان تھے مگر یہ عشق کا فرکش لیا ہی کہ آدمی کو اندھا کر دیا کرتا ہے غرضیکہ جن ایام میں
خاقان عالیشان مرزا شاہ رخ بہادر نے یورش آذربایجان سی جانب خراسان کی مرحمت
فرمائی اسکندر قلعہ ابغی میں ہلاک کر گیا اور سبب اسکی کہ قباد اور سماتہ لیلی اور اسکی متعلقین
نے اون ایام میں کہ حضرت خاقان نواحی اوس قلعہ میں فروکش تھے شہنشاہ اور نذر گذارنی سے
بہ فراجی سکی سببی پیش آیا اور کہا کہ تمہنی کسو اسطی نذر لو سکودی تھی من تم سکو قتل کرواؤں گا
قباد۔ اور لیلی نے یہ خیال کیا کہ سبب بہ فراجی کا یہ ہے کہ اسکو ماری عشق اور محبت
کی خبر ہو گئی ہے اور یہ جان گیا ہے کہ یہ دونوں قلعہ میں چین اور ڈاکر تے ہیں اسلی قباد

بیان آنی ایلمچی ججک بوتقافام کا جانب الی مصری

۱۹۴ سسی سلی فی کہا کہ اس اپنی باپ کو اگر تو قتل کر دے تو سب ہم دوزخ میں سی کھل کھلین کی اسلی
ایک شب کو کہ اسکندر مست ہو کر قلعہ بام پر سو یا لیلی فی سیر ہی نہ لگائی اور قباد فی اوس
بام پر جا کر ایک خجراچی باپ کی مارا اسکندر خواب سی بیدار ہوا اور اوسنی نشی بن یہ جانا
کہ کسی بگاینہ فی محکو قتل کیا اسو اسلی اوسنی اپنی بیٹی قباد کو پکارا اوس قباد بد اختر فی ایک
ہاتھ اور مارا کہ کام اوسکا تمام ہو گیا

بیان آنی ایلمچی ججک بوتقافام کا جانب الی مصری

اور حال بعض حوادث کا جو اون ایام میں ظاہر ہوئی

انہیں ایام میں حاکم مملکت مصر و شام کا ملک شہر و نامی فوت ہوا بعد اوسکی وفات کی ارکان
دولت اور اعیان فی تاج سلطنت کا چھاق بیگ کی سرپر کہ پہلی دہ میر غور تہار کہا اور
متفق ہو کر اوسکی خدمت میں سرگرم ہوئی اور ملک اظہار اوسکا لقب رکھا گیا — جن ایام
میں کہ ملک شہر و زندہ تہا اس چھاق بیگ فی قواب میں یہ دیکھا تہا کہ حضرت خاقان سید
شاہ رخ بہادر فی میری کر بکر تخت پر بٹھلادیا ہی اور یہ فرمایا کہ جب تو تخت سلطنت پر
بیٹھی اور بادشاہت کا رتبہ تج تک پہنچی تو ہمسی طریق محبت اور داد اور اتحاد کا جاری کہتا
اسو اسلی جب وہ بادشاہ ہوا ججک بوتقافامی کو ایلمچی نیا کر درگاہ خاقان سید میں ادنی بھیجا
یہ ایلمچی در میان آٹھ سو ستالیس ہجری کی دور سلطنت ہرات میں پہنچا جو سید امرا
کے قد موسیٰ حضرت اعلیٰ کی اوسکو نصیب ہوئی اور وہ ایلا در تخی جو در اسلی شکرش کی لایا تہا
سب مندہ انور سی گذاری اور اچھی اچھی باتیں بادشاہ کی خدمت میں عرض کیں خاقان سید
نے ایلمچی پر خوارش بہت فرمائی اور پانچ طہرین کتابوں کی جو سلطان چھاق فی طلب کیں تھیں
اچھی پاکیزہ خط سی لکھو اگر اوس ایلمچی کو دین اور پچاس ہزار زر نقد دنیا ر بطر انعام حضرت
سزانا یہ اور چند گھوڑوں بادشاہ کے سر فراد فرمایا اور حضرت دی اور ساتھ اوسکی مولانا

بیان آنی اپنی ججک بوقافام کا جانب والی مصرسی

مولانا حسام الدین مبارک شاہ بردنجی کو جانب مصر کی روانہ فرمایا اور پانچ کتابوں کی قیمت ۱۹۵ جھکا نام کتب مبوطہ میں لکھا ہی جناب مولوی صاحب کو جو سہراہ اپنی کی گئے تھے بہت روپیہ بجایا ملا مگر افسوس کہ مولوی مذکور نے اتنا راہ میں سفر آخرت کا اختیار کیا اور سکا بیٹا وہ ہدایا اور روپیہ بیکر پر مصر کو گیا اور جانب ہرات کی سفر اور محترم مراجعت کر آیا۔ اور تیسری تاریخ کی شب کو ماہ شعبان میں مرزا علاء الدولہ کے ایک فرزند پیدا ہوا اور اس بڑکے کا نام سلطان ابراہیم رکھا گیا۔ اسی سال میں حضرت خاقان سعید فی مذا سلطان سعود کو حکومت کابل سے سزول فرما کر اس کے بہائی مرزا قراچا کو رہن کی سرداری مقرر کی۔ اسی سال میں امیر زمان شیخ جو در میان سلک امراء عظام کی منتظم تہافت ہوا۔ اور در میان ۸۲۵ھ جو چالیس ہجری کی امیر علاء الدین علیک کو کلتاش کے زوی برس سے اس کی عمر تجاوہ کر گئی تھی فوت ہوا۔ اسی سال میں ملک آغا بہی فوت ہوئی قبتہ الاسلام بلخ میں در میان کنبدہ مدس کی مدفون کی گئی۔ اور اوایل ۸۲۵ھ ہجری بن مرزا عبد اللطیف کو بچہ پن سی جد بزرگوار کی ملازمت میں رہتا تھا بسبب اس کی کہ مہد علیا کو بمرثاد اغا داری اس کی۔ میرزا علاء الدولہ سی بہت التفات رکھتی تھی رنجیدہ خاطر ہو کر جانب ممرقند کے چلا گیا اور حضرت خاقان سعید بسبب مفارقت جگر گوشہ کی بہت مضطرب ہوئی یوی کو حکم دیا کہ اس کو مرنالو چنانچہ لے آئی۔ در میان ۸۲۶ھ جو چالیس ہجری کی حضرت خاقان سعید فی سنا کہ ملک کی مورت رستم داری طریقہ اطاعت اور فرمان برداری سی مخوف ہو کر طریق فحالیفت اور سردار کی سی پیش آیا ہے اس کے اور جانب کو چ فرمایا جب خاقان سعید خطہ نیش پور سی آگئی جانی اور سوقت ملک کی مورت فی پے در پے اپنی بھیج کر اظہار اطاعت اور فرمان برداری کی اور سوقت ارکان دولت اور خاقان سعید کی راہ میں ہم آ یا کہ کسی ایک بادشاہ زادی کو اس مملکت بن بھیج بھیجی تاکہ پریشانی خاطر دفع ہو۔ اسی اتنا میں امیر جلال الدین فرید شاہ نے عرض کی کہ ان ایام میں جانب ولایت باب شیخ امجد الدین

بیان بیماری خاقان سعید کا

۱۹۶ عر قدس سرہ دلایت جزار می شریف لای مین وہ ایسا بیان کرتی مین کہ باب الحجتہ مین سہرا منی تربت قد وہ ارباب کشف ریقین شیخ احمد غزالی رض کی بجگو اس طرح پر کشف ہوا ہی کہ تمام اولیاء نے مرزا سلطان محمد بن مرزا باسنقر کو حکومت عراق دی ہی خاقان سعید نے یہ بات نہستی ہی فوراً مرزا سلطان محمد کو باطل و فقاہہ مملکت سلطانیہ اور خزین اور سے کی مرحمت فرما کر ادراجہ روانہ فرمایا دوستی تہوڑ سے ہی عرصہ مین سب گردنکش لوگوں کو مطیع و منقاد کر لیا اور بخلات حکم اور دلائل مین کی مال پر تصرف اپنا کر کی جنبہ استقلال کا بلند کیا

بیان بیماری خاقان سعید کا اور چند حادثہ جو گذری

در بیان شہرہ ہجری کی حضرت خاقان سعید کو بیماری سخت ہوئی ہر چند حکیموں نے علاج کیا صحت نہ ہوئی اسکی ہر امت اور مضطرب تھی کہ اسی اتنا بر مین شیخ بہار الدین عر قدس سرہ بروز جمعہ بعد نماز کے واسطی عیادت کی تشریف لای حضرت خاقان سعید نے باوجود اسکے کہ تین ہنسی کسی کسی گفتگو نہ کی تھی خباب شیخ الاسلام مذکور کو سلام کیا اوس خباب فی خدا تعالیٰ سہ دست بہ عاہو کر صحت کی دعا چاہی خاقان سعید کو صحت اوسی دم سی مہنی شروع ہوئی بعد فراغت خاقان سعید نے واسطی خانہ کعبہ کے خلاف نہایت تکلف کسی نبو اکرم دست شیخ نور الدین محمد مرشد سے اور مولانا شمس الدین محمد ابہری کے مکہ بیجاوہ و دنون راہ مصر سی کعبہ کو لگی جامہ مذکور خانہ کعبہ پر پہن کر صحیح و سلامت پہنچائے — اور اسی مین امیر ذر شاہ جو نہایت عقلمند اور عادل تھا اور تربت اہل علم و فضل مین اتہام دسی بہت کرتا رہتا تھا فوت ہوا — اور اسی سال مین مرزا محمد جکی بہادر جو کہ بسبب کم التفاتی سماتہ مہد علیا گو ہر شاد آغاکی نہایت خزن اور غم اوقات بسر کرتا تھا نواح سرحد مین فوت ہوا حضرت خاقان سعید کو یہ خبر سنا نہایت اضطراب اور غم ہوا آخر الامر صبر کیا اور اسکی بخش ہر ات مین ننگو اکر برابر قبر مرزا باسنقر کے دفن کے

بیان منہج ہو جانی مرزا سلطان محمد کا بیان منہج ہو جانی مرزا سلطان محمد کا اور کوچ کرنا ریات عالیات کا جانب فارس اور عراق کی

جب مرزا سلطان محمد ولایت عراق کی تحت سلطنت پر بیٹھا بہت خلق اللہ اطراف اہم محاصر اور الکاف سی اوسکی پاس آکر جمع ہوئی اور شاہزادی فی سخاوت پراسی مکرمانہ ہی کہ آمد تمام ملک عراق کی اوسکی خرچ کی برابر نہ تھی خرچ بہت کرنی لگا اوسکی جابجائی خلق اوسکی پاس آج جمع ہوئی اسی انتشار میں جب حضرت خاقان سعید کی مرض کی خبر ولایت عراق میں پہنچی بعض مفسدوں نے شاہزادی کی سی بیان کیا کہ حضرت خاقان بسبب بیماری کی ایسی ضعیف ہو گئی ہیں کہ مقدور نہیں اور طاقت چلنی کی نہیں کہتی اور یقین ہی کہ اس بیماری میں فوت ہو جاوے گا اس فرصت کو غنیمت جانکر بلدہ اصفہان اور شیراز کو اپنی مکت و تعارف میں لائی اوسو سلی درمیان ۱۰۲۹ھ آٹھ سو انچاس ہجری کی مرزا سلطان محمد اصفہان میں گیا۔ امیر سعادت خاوند شاہ کہ بعد وفات مرزا ارستم کی اوس ملک کی حکومت کرتا تھا اوسکو پکار قید کیا اور مضبوط اوس ولایت کی اور اپنی اموال لاناہایت کی جانب دارالملک شیراز کی کوچ کیا۔ مرزا عبد اللہ نے شہر مضبوط کر کے ارادہ متعین مہنی کا کیا اور یہ خبر ایک قاصد تیز رفتار کی زبانی ہرات میں پہنچا یہی جب یہ خبر خاقان عالی فی سنہ درمیان ۱۰۳۰ھ آٹھ سو چالیس ہجری کی جانب عراق اور فارس کی کوچ کیا اور مرزا علاء الدولہ کو ہرات میں اپنا قائم مقام چھوڑا جب ریات نصرت ایات مملکت سی پہنچی امیر سلطان شاہ برلاس اور امیر شیخ ابو الفضل ولد امیر علیک کو کھانہ اور امیر احمد فیروز شاہ کو ساتھ لیا۔ مرزا سلطان محمد نے جب خبر خاقان عالی کی تشریف لائی کی سنی بسبب مہندی کی شیرازی مہر محبت کر گیا۔ اور لشکر خاقان کا بلدہ اصفہان میں پہنچا وہاں حکم دیا کہ جو لوگ سادات اور دربار اس ولایت کی مرزا سلطان محمد کی ہوا خواہ ہیں اوسکو زقار کر دینا چاہئے شاہ علاء الدین کہ ایک بزرگ سادات خسی سی تھا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا

۱۹۸۔ اور خواجہ افضل ترک دیگرہ انکو پڑا کر محبت و شفقت کر قرار کی یا سا کو روانہ کی اور جناب
حقان باب بلاغت انتساب مولانا شرف الدین علی بزرگی رضی اللہ عنہ کے داخل ان گرفتار دین ہوتا
بسبب جلد اور تندرست بر مرزا عبداللطیف کی چٹ لیا۔ وہ مخلصی پا کر جانب ہرات کی چلا گیا بعد کدڑی
ایام سرما کی خاقان سعیدنی امرا و عظام مثل سلطان شاہ برلاس۔ اور شیخ ابو الفضل کو مرزا سلطان
محمد کے پاس اسلی بھیجا کہ شاہزادہ کو جس طرح ہو سکے اردو سی با یونین لادین لبر شیخ ابو الفضل
سب امیر و نسی آگے مرزا سلطان محمد کی خدمت میں گیا اور نصایح اور مواعظ و پسند لکھ کر شاہزادہ
کو طاعت جبریدہ گوارین جلدی کرنے کی واسطی سمجھا یا اور گیا کہ سب تقصیر تباری سمعورت
سی معات ہو جادی لگی مگر خدا کو اور ہی کچھ کرنا منظور تھا کہ وہ کسی کو معلوم نہ تھا جو ظہور میں آیا
مینی حضرت خاقان نے انتقال پایا

بیان انتقال پانا حضرت خاقان سعید کا اور جو حواش

پچھے اس واقعہ کے ظہور میں آئے

کہ ام دو حوا قبائل سر بھر خ کشید کہ حرم طیش عاقبت ز بیخ گنبد
کر انہاد فلک تاج سوردی سر کہ بند حادثہ بدوست دپای او نکلند
واضع ہو کہ جن ایام میں در میان ولایت رسی کی لشکر خاقان سعید کا پڑا ہوا تھا در مدد شاہ
نہ گور کے پیدا ہوا اتوار کی صبح پچیسویں تاریخ ماہ ذالحجہ سنہ ۱۱۸۷ھ سو پچاس عہری کو دھرت
و ذرا دل کے شراب خالص نوش جان کی اور حجر پر سوار ہو کر قہد جانی قلعہ ترک کا واسطی
زیارت کرنے وہاں کی شاخ کے گہا اشارہ راہ میں خچر نے سوسشی کی اسلے حضرت خاقان
سعید نے نہایت ضعف اور ناتوانی کی باعث سواری پیش کی لشکر اگر سوار ہوئے پیش میں لینے
ہی در مدد بہت شدت سی ہوا اسلے راہ سی مراجعت شاہ فی مو سپاہ کی ابھی اپنے
خیر ملک پہنچی ہائے ہی کہ جان بحق ہوئی سچ ہے

بیان انتقال پنا حضرت خاقان سید کا

۱۹۹ سے دلانیت دایم بقادحیات میں کہ عالم نذر دقار و ثبات میں رسد تخت و کعبت از ۱۹۹
 باوج کمال میں چرخورشید تانبہ یا بد زوال میں بیاتا گویم باواز نے میں کہ جمشید
 کے بود کا دس کی میں حضرت خاقان سید کی عمر پندرہ بر سکی سو ہی اور سلطنت اس
 بادشاہ نے مستقل ہو کر تتالیس برسات مہینی کی ماسوار اسکے صاحب قرآن کی نیابت
 مدت تک کی ہے سے اگر صد سال مانی در یکی روز میں بیاید رفت از بن کاخ دل افروز
 القصد دوسرے روز بعد وفات بادشاہ ہفت کشور کی اردوی مایون میں شور محشر بر پا
 سر گیا سے گردون بدود حادثہ عالم سیاہ کر دیا ابام خاک برسہ خورشید و ماہ کر د
 باد اہل چراغ اہل رہ فرو نشاند میں واز دود آن چراغ جہانرا سیاہ کر دیا مرزا عبد
 نے بموجب اشارہ مہد علیا گوہر شاد آغا کی جانب برائخارسی پائی توق خوفشار میں پھیل
 لشکر گانہ دست کیا۔ اور مرزا ابوالقاسم با برنی بھرا ہی مرزا خلیل سلطان بن مرزا
 محمد جہانگیر کے جو کہ نو اسہ و فر خاقان سید مغور کا تھا جانب فراسان کی چلا گیا اور انکی
 لشکریوں نے اردو بازار میں لوٹ اور غارت بہت کی جو جسکے ہاتھ آیا لے ہا گیا تین روز
 تک یہہ فتور رہا بعد از ان تین دن پہی بخش مرزا شاہ رخ بہادر کی ایک ڈلی میں رکھ کر
 طرف ہرات کی لشکر نے کوچ کیا اشارہ راہ میں چند معندہ دن لے مرزا عبد لطیف سی پہنچا
 کہ مہد علیا گوہر شاد آغا با تفاق چند امداد کے کسی اور فکر میں ہے اور شاہزادہ مذکور کو
 معلوم تھا کہ دادی مرزا علار الدولہ کے بہت محبت کرتی ہے یہ بات شاہزادہ کو بہت بر
 معلوم سو ہی اسور سطحی سلج ذمی ایچ سال مذکورہ کو ڈیرا ادس دہلی سماء مہد علیا کو ہر شاد
 آغا کا لٹ وادیا اور جس امیر سی کچھ شک دین پیدا اسکو قید کیا عبد لطیف مذکور نے
 اس عورت کا نام اسباب لوٹ لیا یہاں تک کہ اس کے پاس سواری بھی نہ ہے تاکہ وہ
 قطع منازل کرے لاچار ایک کپڑا کر میں باندھ کر لاٹھی ہاتھ میں لیکر پیادہ وہ جاتی
 تھی اس اشارہ میں ایک شخص نے جو امداد برلاس کے نوکر زمین سی ایک خادم تھا اپنا

بیان جلوس فرمانی مرزا علاء الدولہ کا تخت پر

۲۰ گھوڑا اس عورت کو دیا اور سوت وہ اس گھوڑے پر سوار ہوئی اور اس کے ملک لٹنی سکی
 پاس کچھ نہ رہا مختصر مرزا عبد اللطیف و رفیعان میں پہنچا رہان کے داروغہ نے شہر بند کر لیا اور
 مخالفت ظاہر کی شاہزادہ نے بعد محاصرہ اور غارتبہ کے شہر کو فتح کیا لشکریوں نے
 جو کچھ سباب شہر میں پایا سب لوٹ لیا۔ پھر عبد اللطیف بسطام کو گیا رہان جاکر اس سنی
 سنا کہ مرزا اب اس سبب تہ عادی جرجان کی تخت سلطنت پر بیٹھا۔ پھر وہ ان کی لشکر کے
 جانب شیردان کی کوچ کیا اتنا راہ میں خبر پہنچی کہ امیر سلطان شاہ برلاس جو بد خدما کے
 اردو می مرزا سلطان محمد میں کیا تہا رہا ان کی مرخصت کی ملازمت حضور میں حاضر ہوتا ہی —
 اور امیر شیخ ابو الفضل اس جاے رہا۔ اور امیر نظام الدین احمد فیروز شاہ راہ شیرازی بنایا
 ہرات کی چلا گیا دوسرے روز سلطان شاہ لشکرین آٹلا۔ اور مرزا عبد اللطیف منبر دار سی
 جانب نیشاپور کی چلا گیا رہان جاکر سنا کہ مرزا علاء الدولہ نے اپنی لشکر کو بہت روپہ اور
 خزانہ تقسیم کیا ہے اور ایک فوج اس کے موہ چند سرداروں کی مشہد مقدس میں آگے ہے

بیان جلوس فرمانا مرزا علاء الدولہ کی تخت پر

اور گرفتار ہونا مرزا عبد اللطیف کا

وضع ہو کہ اوایل ماہ محرم اٹھارہ سو کیا دن جرجی میں مرزا علاء الدولہ جب خبر انتقال اپنی
 جذبہ گوار کی سنی درمیان دار سلطنت ہرات کی تخت شاہی پر جلوس فرمایا اور انعام و جان
 سپاہ پر بہت کیا اسکا ارادہ تھا کہ تنفی مناسب اور ہدایا لایق مزارع بیگ گورکان کے
 پاس روانہ کرے اور انہی تین جہ مستقیم اور موافقین سنی شمار کرے مگر جب سنی یہ پہنچی
 کہ مرزا عبد اللطیف فی مسماۃ مہم علیا کی ساتھ ہجرتی کی ہے اسے مخالفت اختیار کی اور مرزا
 پیر محمد شیرازی — اور امیر اویس ترخانی اور احمد ترخان کی سپہراہ ایک حاجت پہلو افواج
 دروغی دفع عبد اللطیف کی نامزد فرمائی اور ان امیروں نے مشہد مقدس میں آکر یہ خبر سنی بادشاہ

بیان عبور کرنی مرزا انج بیگ کا دریا رحیمون سی

بادشاہزادہ مذکور کی اردو میں بی سلمانی اور حیرانی بہت ہی فوراً لینا کر کی غفہ کی رات ۲۰۱
تیرہویں ماہ صفر کو تاخت لاسے مرزا عبد اللطیف کی پنجہ سی سماء مہد علیا اور مرزا ترخانین کو
خلاصی دی اور اردو سی نکھر صفت آراستہ کی لڑائی ہوئی لگی مرزا عبد اللطیف کو اوس وقت
تک خواب بیوشی میں ہوتا تھا بسبب سنی شور و غوغا کی بیدار ہوا تھا اور سامان لڑائی
کا کیا اشن کر کر و قزمین گہوڑا دورا کر سہری پر آ پہنچا فوراً گرفتار ہوا نخی لغین فی سب لشکر کو
کو لوٹ لیا بعد ازاں مرزا صالح اور ترخانوں کو گمراہ ڈولے جناب غفہ تاب مہد علیا کے
ہو کر جانب ہرات کی لگی مرزا علار الدولہ نے بھی سعد آباد جام تک استقبال کیا مدہ عورت
دار سلطنت میں داخل ہوئی اور عبد اللطیف قلعہ اختیار الدین میں محبوس ہوا

بیان عبور کرنی مرزا انج بیگ کا دریا رحیمون سی اور

مخلصی پانی مرزا عبد اللطیف کی قید سی بفضل قادر رحیمون

جب مرزا منیث الدین انج بیگ فی چر نامدار کی انتقال پانی کی خبر سنی فوراً بعد اسے
مرسم تفریت کی اور بعد قید کرنے مرزا ابو بکر بن مرزا محمد جو کی کے ارادہ تسخیر مالک حضرت
خاقان منقور کا کیا جب آب امویہ سی عبور کر کے قبتہ الاسلام بلخ میں آرام کیا چاہتا تھا
کہ مرزا عبد اللطیف کو گمراہیوں سی کر شامل ہو — اس اشار میں لو کے گرفتار ہونے کی
خبر سنکر بہت رنجیدہ ہوا اور ارمادو عیان دولت سی اسباب میں مصلحت لی اور مشور طلب کیا
سنی متفق اللفظ والمعنی یہ عرض کی کہ مرزا علار الدولہ سی صلح کرنے یا ہی تکلانا ہر وہ
مخلصی پاوے — اور مرزا علار الدولہ نے جو مرزا انج بیگ — کی آئین کی خبر سنی تو سنی
سپاہ کثیر جمع کر کے آب مرغاب سی عبور کیا اس وقت مرزا انج بیگ فی مولانا میرا محمود
صدر ابراہیم کو ہتھی مذکور کے پاس روانہ کر کے یہ پیغام دیا کہ طبیعت میری یہ چاہتی
ہے کہ اوس فرزند کا ملک باہمال حادث اور آشوب کا ہو کر اس عبد اللطیف کو اگر

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علار الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی

۲۰۲ ہاری پاس تم روانہ کر دو گی تو صورت صلح کے ہو جاوی گی جب مولانا مذکور فی اردوی مرزا علار الدولہ

میں حاضر ہو کر مرزا انجلیک کی طرف سے سی مہ بات بیان کی مرزا علار الدولہ نے بسبب سنی اس خبر کی کہ مرزا بابر عدو ملائیت جو اسان میں پہنچ گیا ہے صلح مان لے اور جانب ہرات کی بازگشت کی اور مرزا عبد اللطیف کو ہر خوشی تمام خدمت عم پد زبر گوار میں روانہ کیا تا ہزارہ نہ کو قتبہ الاسلام بلخ میں درمیان خدمت پد زبر گوار کے پہنچا وہ دلائت انجلیک کی اوسکو مرحمت کی اور آپ جانب اور اراقرق کے کوچ کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب خراسان کی

اور صلح ہو جانی درمیان ہائیوں کے

مرزا ابوالقاسم بابر بنی جنید و بست مملکت جو جان سی فراغت پائی غان غولیت جانب خراسان کی موڑے اور کامیاب دکاران ہو کر دلائت خوشان میں پہنچا وہاں بارادہ جنگ و قتالی قیام فرمایا مرزا علار الدولہ بعد فراغ خاطر جانب عم پد زبر گوار سی ہسپاہ کثیر شہر مقدس میں گیا اور سرداران لشکر کو ہائے کی مقابلہ پر بھیجا بعد تلافی طرفین موجب استعجاب نیک خراسان ہم کے صلح اس طرح ہو گئی کہ فاصلہ درمیان دو مملکت کی موضع جیرشان ہر بعد از ان مرزا علار الدولہ جانب ہرات کے چلا گیا — اور مرزا بابر استعجاب کو روانہ ہوا اور آخر اہلہ بھری میں مرزا ابوالقاسم بابر نے لشکر کشی اوس ملک پر کی جانب باری کی تائید سی دہلک فتح ہوا حاکم دمان کاشیہ مس العین محمد نہایت تفرح دزاری سے پیش آیا بادشاہ طغر پناہ نے پیر دوسری دفعہ وہ ملک اوسکو دیا اور ایک عورت سی جواد کی خاندان کی تھی انجا نکاح کیا اوس وقت جانب استراہاد کی مرحمت کی اور سرلوین تاریخ محرم ۸۵۲ ہجری میں مرزا شاہ محمود ابن مرزا بابر پیدا ہوا

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علار الدولہ

بیان اوس مخالفت کا جو دوسری دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی
 اور مرزا عبد اللطیف کی ہوئی اور جانا مرزا انے بیگ کا تہنہ خرابی اور تہنہ خرابی

جنہ ایمین کہ مرزا علاء الدولہ فی مرزا عبد اللطیف کو قید سی مخلصی دی تھی یہ رہہ کر لیا تھا
 کہ جتنی مازم تہارے میری پاس میں قید میں اوکو نیشا پور سی مخلصی دیکر تہارے پاس میں بھیج دیا
 اور خاقان منصور کے خزانہ سی جولائی میں عزم نیکواری میں گئے دن کا مکران معدہ دن کو
 دفائینا ہر چند کہ مرزا عبد اللطیف فی اوس کے پاس رہا سی چوڑا دن اپنے ملازمین کی قاصد
 بھیجی اوسنی نہ مانا بلکہ مرزا علاء الدولہ سے مرزا عبد اللطیف کو فوج دیکر لیا اب
 مرزا عبد اللطیف پر روانہ کیا اوسنی مرزا عبد اللطیف فی یہ نہر سنکر تو سب جانب تاخت کی مرزا صاحب
 نے بہاگ جانا غنیمت جانا کہ اپنی تین ہرات میں پہنچا یا۔ اور مرزا علاء الدولہ فی ہرات
 چچا زادہ سی آشفق ہو کر جانب بلخ کی کوچ کیا جب اندخو اور شیرخان کے مدد میں پہنچا
 ایک سی لپی مرزا انے بیگ کا آیا اوسنی بیان کیا کہ مرزا انے بیگ نے فرمایا سی کہ اگر
 کوئی حرکت عبد اللطیف سی سرزد اسی ہوئی جو باعث تہاری جڑائی کرنی کا ہوئی تو مہربان
 مکرہم تھا کہ پہلے حکو اوس امر سی اطلاع کرتی تاکہ میں اوسکا تدارک کر دیتا اب صلاح
 یہ ہے کہ تم مرا محبت کر جاؤ اور اپنی سپاہ کو منع کرو کہ رعیت کو تکلیف نہ دین مرزا علاء الدولہ
 نے یہ بات سبب رضا و رغبت سنکر دار السلطنت ہرات کو مرا محبت کی لیکن اوس کے لشکر دین نے
 شہر اندخو اور شیرخان کو لوٹ لیا جو کچھ لشکر یون کی ہاتھ آیا سے پہاگی جب مرزا علاء الدولہ
 اپنی دار السلطنت میں پہنچا اور فضل جاڑی کے تمام ہو چکی تقریب سنت ختمہ مرزا سلطان
 ابراہیم کی خدمت کیا اور بڑے دہرم کی شادی رچائی اسی اشار میں مرزا انے بیگ۔ گور
 نے واسطی انتقام اور بدلہ لائے اوس خرابی اور دیرانی کے جوار کے لشکر کی ہاتھ سی
 دلایت اندخو اور شیرخان میں برپا ہوئی تھی سپاہ کثیر لیکر اب اوس سی گزرا کہ ان کو قاضی
 جو دفرسخ اندھو سی واقع ہے نرول جلالی فرمایا مرزا علاء الدولہ نے یہ خبر محنت اثر

بیان فحاشت کا جو دوسرے دفعہ درمیان مرزا علاء الدولہ اور عبد اللطیف کی ہوئی
 ۲۰۷ سنکر خوشی اور شادی بڑی اور سپاہ کو بلا کر خزانوں کے دروڑی کھلو کر بہت زور دیا یہ
 درگج بکشت و لشکر خواند یہ بامین زور و سیم کو ہر شانہ بہ بعد انتظام لشکر کی امیر محمد
 صوفی ترخان — اور امیر سلطان ابوسعید کو حکومت اور داروغہ ہرات کی دی اور قلعہ
 رخصیا الدین کو آقا حاجی کے حوالہ کیا — اور مولانا احمد سیال کو قلعہ عمارہ بھیجا اور آپ
 کنارہ آب مرغاب کی جانب کوچ کیا جب سنبھال سہی گذر طبیعت میں اس کے یہ آیا کہ ہم بزرگوں
 سہی صلح کروں یہ سوچا ایک جماعت اپنی مخصوصوں کی حضرت دلائی منزلت ہدایت
 منقبت شیخ بہار اللہ والدین قدس سرہ کی خدمت میں پہنچی اور کہا کہ آپ ہمیں اور ان بیگ
 کے درمیان پڑ کر صلح کرو دیجیے اون لوگوں نے خدمت شیخ میں جا کر یہ پیغام دیا انہوں
 نے منظر کیا مگر قبل پہنچی شیخ الاسلام کی مرزا ان بیگ آب مرغاب سہی عبور کر گیا اور نواح
 بڑا آب پر تلانی طرفین ہوئے دونوں سردار ٹرنی پرستہ ہوئی اسی اتنا زمین مرزا عبد اللہ
 شیرازی جو کہ مرزا علاء الدولہ کے مشاگردوں میں منتظم تھا اوسی روگردان ہو کر مرزا ان بیگ
 سہی مل گیا اس سبب سہی سپاہ خراسان کا دل شکستہ ہو گیا مرزا علاء الدولہ پہلے مقابلہ پر آیا
 مگر پیٹھ معرکہ کو دکھلا کر جانب استراہاد کی بھاگ گیا دران جا کر مرزا بابر سہی ملتی ہوا امداد علیا کو ہر
 شاد آغا — اور بہائی اوسکا امیر محمد صوفی ترخان — اور خواجہ پیر احمد خوافی — اور امیر
 ابوسعید داروغہ جو ہرات میں تہی عہد سہی اس خبر کے کہ علاء الدولہ کو شکست ہوئی بہت حلیہ
 متوجہ عراق کے ہوئے امیر ابوسعید راہ میں گرفتار ہوا اور لوگ سب صبح و سلامت بھاگ
 گئے القصبہ جب مرزا ان بیگ نے فتح پائی شکر حق سبحانہ و تعالیٰ کا ادا کیا اور فتح مارا
 ممالک میں لکھ کر روانہ کیا اور باد جو داس کے کہ مرزا عبد اللطیف نے اس معرکہ میں بہت شجاعت
 اور جوانمردی کے تہی حکم دیا کہ جلد ہی فتح کا نام چوٹی بیٹے مرزا عبد الغفر کی لکھو یہ بہت
 پریشانی مزاج عبد اللطیف کا ہوا اور کہ ورت جانب اپنی باپ کی کسی اوسکی طبیعت پر پیٹھ
 گئی اور مرزا ان بیگ نے جانب ہرات کی کوچ کیا جب مرزا ان بیگ تحت خاقان سعید ہرات

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی بیگ ترکمان کا

ہرات میں شہیار زبردستوں کا انصاف اور عدل کیا — امیر حلال الدین محمد ولد امیر سلطان ۲۰۵
شاہ بلاسنی تاریخ اس فتنہ کی یہ کہی ہے سے خسرو ازبکی نصرت لشکر کشی
تاریخ گفت ان فتحاً قریب مدہ اسی اشار میں کوتوال قلعہ زرتو اور قلعہ اختیار الدین کے
داروغہ نے اطاعت و انقیاد ظاہر کیا اور کجیاں خزانوں کے سپرد کیں — مرزا
انغ بیگ فی امیر زادہ یار علی ولد اسکندر قرا یوسف اور سلطان ابوسعید داروغہ کو قید کیا
اور قلعہ زرتو میں ان مقیدین کو بھیجا — اور واسطی دفع کرنے مرزا بابا اور علامہ الدہلوی کے
جانب استر آباد کی کوچ کیا جب اسفار میں پہنچا مرزا عبد اللطیف اور مرزا عبد اللہ شیراز
کو جانب بسطام کی روانہ فرمایا اور آپ بنفس نفیس پل ابریشم تک گیا بے سبب اور سبب
سی مراجعت کی مرزا عبد اللطیف نے بھی سرحد بسطام میں اس حال سی اکاہ ہو کر سبب
اتباع اپنی والد کے مراجعت کی اشار راہ میں مریض ہوا مشہد مقدس میں حاضر ہوا اور صحت پائی

بیان فتنہ کرنی مرزا یار علی ترکمان کا اور مراجعت فرمانی مرزا انغ بیگ گورکان کے

بعد چند روز کی کہ مرزا یار علی اور سلطان ابوسعید داروغہ جو قلعہ زرتو میں مجوس ہی ایک شخص نے
جو ہوا دارون سلطان ابوسعید سی تھا ایک سوہن چپا کر سلطان ابوسعید کی پاس بھیجا دارون
دونوں فی وسیلہ اوس سوہن کی اپنی پیر کی بیڑیاں کو لکر اتفاق چند قیدیوں کی اہل قلعہ کو
قتل کیا اور چند محافظین قلعہ کو بھی قتل کیا اور بعض سپاہیوں کو اپنا مطیع کر لیا سلطان ابوسعید
قلعہ سی باہر نکل گیا اور مرزا یار علی نے جو نقد اور زر قلعہ میں موجود تھا اوس پر اپنا قبضہ
کر کے سخاوت ظاہر کی مینی لوگوں کو خزانہ تقسیم کیا اسلئے بہت آدمی اس کی خدمت
میں موجود ہو گئے جب اوس کے پاس آدمی ہو گئی اوس وقت یار علی مذکور فی ارادہ دارون
ہرات لکھا گیا جب دارون کی حاکم امیر باغیر پر دہائی نے جو کہ ایک گماشتہ بنام مرزا

بیان آنی مرزا ابوالقاسم کا ہرات میں اور مارا جانا یا ر علی ترکمان کا
 ۲۰۶ انگ بیگ کا تہا کیفیت واقعہ کے اطلاق پائی واسطی استیصال اس خبر کی ایک قاصد پس
 بادشاہ عالی گہر کے پہنچا اور آپ ایک جمیت مردان بازاری کی لیکر مقابلہ پر دشمن کی گینا
 — اور مرزا یا ر علی فی نزدیون پر بوقت صبح تاخت کی اونکی جمیت کو پریشان کر کی ہرات
 کے باہر نکسے تعاقب کیا اور جب شہر سی ماہر آچکا اور وقت لڑائی ہوئی جبکہ سترہ دن لڑائی کو
 پہنچیں اور فتنہ فرد نہوا مرزا انگ بیگ شہد سی حدود ہرات میں آیا — اور یا ر علی ترکمان امید
 و حیران جانب قلعہ نز تو کی مراجعت کر گیا مرزا انگ بیگ فی ہرات میں اگر سبب بہکانے
 امیر بائید کے اوں لوگوں کو جو باہر ہرات کی رتبی یا ر علی کی دوستی سی مہتمم کر کے اوں کو
 غارت اور تاراج کیا اسی شامین خبر مرزا باہر کی آنے کی متواتر ہوئی مرزا انگ بیگ نے
 حکومت دار سلطنت ہرات کی مرزا عبد اللطیف کو سپرد کی اور شش حضرت خاقان سعید کے
 ہمسراہ لیکر راہ مروسی ماوراء النہر میں آیا

بیان آنی مرزا ابوالقاسم باہر کا دار سلطنت ہرات میں اور
 مارا جانا یا ر علی ترکمان کا اور حادث ہونا اور وقایعات کا
 مرزا ابوالقاسم باہر نے جب درمیان حدود وسطیام اور دہقان کی سنا کہ مرزا انگ بیگ
 پل ابریشم سی مراجعت کر گیا ہے تعاقب ہو سکا کیا اور بہت جلد حرکت کر کی امیر مہندہ کو
 فوج دیکر جانب مرو کی روانہ کیا اور حکم دیا کہ ہمسراہ مرزا انگ بیگ کے پہنچ کر دست بردی
 کرنا اور امیر خلیل مہندہ کو اور ماخوذاً جو کو اور فوج دیکر دار سلطنت ہرات پر پہنچا اور آپ جانب
 سرخس کی گیا — امیر مہندہ کو اوس نواح میں چان مرزا انگ بیگ نہا پہنچ کر امیر ابراہیم
 او کو بتور کو جو سپہ سالار اوس کے لشکر کا تھا اپنا دستگیر بنا کر جانب ہرات کی مراجعت کی
 اور مرزا انگ بیگ نے آپ امیر سی عبور کر کے بخارا پر زول اجلال فرمایا اور خوش پدر
 بندگوار کی جانب سر قند کی روانہ کی اور حکم دیا کہ حضرت صاحب قرآن کی قبر کے پاس سکو

بیان آئی مرزا ابوالقاسم کابرات مین اور مارا جانا یار علی گڑھ

۲۰۷
اوسکو دفن کرنا۔ اور میر خلیل اور مانخوا جب تہہ قوشج کے پاس پہنچی مرزا عبد اللطیف
بہر حکومت پندرہ روزہ کے آدھی رات کو ہانگنا عین صورت جانکر جانب مدار النہر کے
چلا گیا اور مدار مرزا بابر نے درمیان ہرات کی اگر ظلم اور بے انصافی شروع کی۔ اس
اثنائے رین مرزا یار علی کو پہر پوشش بادشاہت کی ہوئی اوسنی شہر ہرات پر اگر محاصرہ کیا
چند سرداران شہر فی جو سبب ظلم بابر یون کی مالان تھے صبح کی وقت بروز جمعہ دروازہ خوار
سی یار علی کو شہر مین لائے اور مرزا بابر کی امیر خوار حسین تہی قلعہ اختیار الدین مین جا چھپی سری
بدینے عہد دیوان کے بابر قلعہ کے آئی پہر وقت شب قلعہ مین جاکر خزانہ ایک ہانگ لگی اور وقت
یار علی ترکمان فی سبب کم عقلی اور بیوقوفی کے خیال استعجال بادشاہت کا دین لاکر شراب خوار
اور صحبت معشوقان سرودہ کے کرنی اختیار کی بیس روز تک اسی طرح چین اور ڈاتا مارا آخر ماہ
ذو الحجہ ۹۵۲ھ آٹھ سو باہن بھجی مین ناگاہ ایک فوج طغتموچ مرزا بابر کے دروازہ ملک سی
آگہی شہر کی باغ مین آکر اوس فوج نے قیام کیا اور یار علی کو حالت سستی مین کہ شراب پیکر
متوالا ہو رہا تھا پیکر بابر کے سامنی حاضر کیا اوسنے حکم دیا کہ چار طوط ہرات کی اسکو پہر اگر
گردن مارو چنانچہ مارا گیا سہ مکن تکیہ بر ملک دنیا و نیست بد کہ بسیار کس جو تو بدورد کشت
اسی اثنائے مین امیر مند کہ جانب مدوسی حاضر ہوا اور امیر ابوسعید کو بتویر کو طرست بادشاہ مین
حاضر کر کی اوسکے قتل کی درخواست کی جو حکم فوراً وہ بھی مارا گیا جب مرزا بابر تخت سلطنت
خراسان پر ممکن ہوا مہکاروں کی مرزا علاء الدلہ کو جو موکر مرزا باغ بیگ سی آجک ہانگا ہوا
اوسکے ہمراہ تھا عطا فرمائی اور اپنے بیٹی مرزا ابوسعید کو بھی اوسکے ہمراہ بھیجا بعد چند روز کے
مرزا بابر نے سبب اغوار خید مضنون کے مرزا علاء الدلہ کو قید کیا اور ایک جماعت فوج
کے قونین بھیجا ابوسعید کو گرفتار کر دیا کے ہرات مین بلایا اون دونوں کو قید کر دیا بعد ازاں
یہ بادشاہ شراب خوار سی اور صحبت معشوقان سیم تن مین تمام مہبت مصروف ہوا اور امرار
اکابر و اعیان دولت فی ظلم اور ستم رحمت کی حال پر بہت کیا بخلاف امیر مند کہ فی کونکہ

بیان مخالفت مرزا انج بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا اور مارا جانا اپنی بیٹی کے

۲۰۸ اسی اس وقت پر تبر کیا اور ۱۲۵۳ھ آتہ سترین سچری میں جانب باغیس کی گیا دریاں
اسی سال مذکور کے مرزا بابر نے سنا گو حاکم سیستان کا شاہ حسین طریق متقیم طاعت سی
مخوف ہو گیا ہی مخالفت میں ایام سب کوئی لگا ہی اسلے لشکر روانہ لیکر اوس جانب کوچ کیا
جب تعبد اسفار پر پہنچا شاہ حسین نے بسبب نہ پانی طاقت حرب اور پیکار کی عاجزے
نامہ اور تصرع نامہ لکھ کر حضور جوام کی درخواست کی اور خراج دنیا منظور کیا مرزا بابر نے اوسکا
جویم ساقی کر کی دار سلطنت ہرات کو مراجعت کی اسی اشار میں امیر ہندو کہ نے جہد مخالفت
کا بندہ کر کے امیر برہسم کو جانب سموتہ کی بھیجا اور آپ شتر بادر چڑھائی کی مرزا بابر نے
اس امر کی خبر پاکر سلطان ابوسعید داروغہ شیخ علی بہادر کو سہ ایک فوج کے واسطی دفع
مخالفت مذکور کی نامزد کیا امر مذکورہ نے حدود خیوشان میں پہنچ کر امیر ہندو کو کسی ایک بہار
راٹھی لڑی پہلے شکست لشکر بابر کو ہوئی سلطان ابوسعید بھی مارا گیا آخر الامر ہندو کہ مغلوب
ہو کر شیخ علی بہادر کی ہاتھ سسی مارا گیا۔ اسی سال میں قلعہ عادت و تصرف ہندگان مرزا بابر
آگیا تھا۔ اور مرزا علاء الدولہ نے وضعیت پاکر قید سی رہائی پائی جانب غور اور خیار کی
جا کر سیستان کی راہ عراق میں پہنچا

بیان مخالفت مرزا انج بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا

اور مارا جانا اوسکا اپنی بیٹی کی ہاتھ سسی

دختر جو کہ جانب مرزا انج بیگ نے بعد امدان نظر کے نزدیک طالع مرزا عبد اللطیف کی میں
جو کہ اوسکا بیٹا تھا یہ جان لیا تھا کہ محکوس بیٹی کے ہاتھ سسی کچھ گزند اور مصیبت پہنچی گی
اور مولانا محمد دوستانی فی بھی جو کہ اوس جانب کی خدمت میں ایام سب کو تار تھا تھا یہ ظاہر
کر دیا تھا کہ اس سبب جو آخر سسی آپ کو مصیبت پہنچی گی اسلے مرزا انج بیگ کو رکھان مرزا عبد اللطیف
کی کہ در دست دھین گیا کرتا اور چوٹی بیٹی عبد الغفر کو پیار کیا کرتا تھا اس واسطی مرزا عبد اللطیف

بیان مخالفت مرزا انجلیک اور مرزا عبد اللطیف کا اور راجا ناہی ٹی کی ہاتھ سے

مرزا عبد اللطیف کی یہ دین کیفیت فی راہ بائی آخر لا مر سبب اس ہاتھ کی حرکت سبوطہ ۲۰۹
تاریخ میں لکھا ہے اس باب اور بیٹے میں مخالفت پیدا ہوئے بیان اسکا یہ ہے کہ جب مرزا
عبد اللطیف فی سبب آنی مرزا باب کی ہرات سسی ہاگ کر قتبہ الاسلام علی بن ہیکر جو خیال
اور سکا تھا قیام کیا ارادہ باب سسی ٹرنے کا دین مصمم کر کے لشکر فراہم کیا مرزا انجلیک نے
یہ خبر سن کر کہ سپر مدبر خرنے ارادہ مقابلہ کا کیا ہی بی طاقت ہو کر مرزا عبد الغفری کو جو چوٹا بیٹا
تھا سمرقند میں اپنا قیام مقام کیا اور آپ با سپاہ زادان جانب حجون کے گیا — مرزا
عبد اللطیف نے اس جانب جا کر باب کو دریا سی عبور نہ کرنی دیا دو چار بالائے آب لڑی ہے
اکثر اوقات مرزا عبد اللطیف نے باب پر فتح بائی چند روز جب اس طرح پر گذر چکے سمرقند
سسی خبر آئی کہ مرزا عبد الغفری نے حرکات ناپسند اختیار کیں میں چنانچہ وہ امیرون کی جہورن
اور رگیموں کو تاکتا ہی ایک دست درازی امر کی عورتوں پر کرنے لگا ہی مرزا انجلیک نے
یہ خبر سن کر ہتھید نامہ اوس اپنی بیٹی عبد الغفری کی نام لکھا مگر اوسنی باب کے لکھی پر ہرگز
کیا اوس حرکت بسی باز نہ آیا امیرون کو اس کے باب کی ہمراہ بیان لڑی بن ہی اوس کو کوئی
مانع نہ کہ ہلائی دیتا تھا سبکی عورتوں کو خراب کرنی لگا اس سبب سسی اون امیرون نے
بگنگ کر ارادہ کیا کہ اوس کے باب مرزا انجلیک کو پکڑ کر مرزا عبد اللطیف کی سپرد کردین اسی
اثناء میں اور ہی صورت پر وہ غیب سسی ظہور میں آئے جس کی خیال میں نہ تھی تفصیل اس
اجمال کی یہ ہے کہ مرزا سلطان البوسید بن مرزا سلطان محمد بن مرزا میران شاہ بن امیر تیمور
گورکان جو مدت سسی درمیان ملازمت مرزا انجلیک کی گذر آتا تھا اور جس بادشاہت
کے رکھتا تھا یہ وقت منتہا سسی اوسنی جانکر ان باب اور بیٹوں کو لڑتے ہوئے چھوڑ کر
اہل ارغون خان کو اپنی متفق کر کے ارادہ کنٹر کشتی کا دین ٹھان کر جانب سمرقند
کے گیا مرزا عبد الغفری نے اپنی بیٹا طاقت مقابلہ کے نہ کر چار دیواری شہر کی فہرہ اس کے
مقتضی ہوا جب یہ خبر مرزا انجلیک کو ہوئے بہت حیران اور پشیمان ہو کر جانب سمرقند کی

تہوارِ اسبیاں حالِ مرزا سلطان محمد کا

۱۰۔ آیا جب رایاتِ عالیات مرزا انج بیگ کی سمرقند کی قریب پہنچی مرزا سلطان ابوسعید نے محاصرہ ترک کر کے ایل ارغون خان کی حد میں چلا گیا۔ اسی اثنا میں مرزا عبد اللطیف نے بھی اسب اسویسی سمور کر کے جانبِ سمرقند کی کوچ کیا مرزا انج بیگ نے جب اپنی سپردِ ہتھری آنے کی خبر سنی مقابلہ اسکا ایک گانہ مشق پر کیا اسجابی پر رٹائی ہوئی انج بیگ نے شکست پائی اور ہباک کسمرقند کی طرف گیا میران شاہ قوجین جو نمک پروردہ اس بادشاہ کا اور کوتوال قلعہ سمرقند کا تھا اس محسن بادشاہ کو شہر میں نگہبانی دیا اسلئے مرزا انج بیگ جانبِ شام ہجرت کی گیا وہاں کے کوتوال نے بھی نگہبانی دیا اسوقت لاچار ہو کر جانبِ سمرقند کے آیا اور اس بد ذات بیٹی سی ملاقات کی باتیں ہوئیں آخر الامر مرزا عبد اللطیف نے ایک شخص عباس نامی کو حبس کا باب مرزا انج بیگ کی حکم سی مار لیا تھا یہ سمجھا یا کہ تو خان کے پاس جو اب وقت میں سند خانے پر تھا جا اور اپنی باپ کا قصاص طلب کر اسنی جا عرض کی کہ میرا باپ مرزا انج بیگ کی ماتمہ سی مار لیا ہے میں قصاص چاہتا ہوں خان فی یہ کہا کہ قصاص لینا جو حبس شرع شریف کی وجہ ہی اکثر علماء سمرقند نے ہی فتویٰ انج بیگ کے قتل کا دیا اسوقت عباس مذکور نے اس بادشاہ عادل اور فاضل کو بسببِ برائیختہ کرنے اسلئے پس بد اختر کے قتل کیا۔ اور مرزا عبد اللطیف نے قبل اس واقعہ کے تین روز پہلے اپنی بہائی عبد الغریز کو بھی مردا ڈالا تھا ایک فاضل نے یہہ قطعہ تاریخ مرزا انج بیگ کا لکھا ہے۔ انج بیگ ان شاہ جم اقتدار میں کہ دین نبی را از بود لشت ز عباس شہد شہادت چشمیدہ شش سال تاریخ عباس گشت بہ حاصل کلام یہہ ہے کہ مرزا عبد اللطیف نے اسی باپ کو جو فضیلت اور عدالت میں بی نظیر تھا اور ہمیشہ تمام ہمت تربیت اہل فضل و کمال میں مصروف رہتا تھا عالم آخرت کو روانہ کیا اور آپ مستقل بادشاہ ہوا۔ اور میرزا سلطان ابوسعید کو اہل ارغون خان سی لیکر قید کیا تہوارِ اسبیاں حالِ مرزا سلطان محمد بن مرزا باسنقر کا اور

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عمادسی ہونا لڑائی کا درمیان اوسکی اور مرزا بابر کے ۲۱۱

مرزا سلطان محمدنی بعد انتقال حضرت خاقان سید کی تہڑی ہی عرصہ میں ولایت عراق اور فارس پر قبضہ پا کر حاکم شیراز مرزا عبداللہ شہر شہقت اور مرحمت فرما کر اوسکو جانب خراسان کی بھیجا اور آپ سپاہ ظفر نیاہ لیکر متوجہ جانب مرزا جہان شاہ کی ہوا اور موافق دستور اپنی جد مغفور کی اوسکی نام ایک فرمان لکھ کر بھیجا مرزا جہان شاہ نے اس جرات اور کثرت سی جیرت کو کر شکر قیامت اثر اپنی ہمراہ لیا اور واسطی مقابلہ مرزا سلطان محمد کے لکھا جیکہ دونوں کا مقابلہ ہو گیا اور سفیر برد و جانب کی آئے گئے انجام اس مہم کا صلح ہو گیا ان دونوں بادشاہوں نے سہمی ہر ایک اپنی اپنی دار السلطنت کو چلی گئی — مرزا سلطان محمد نے بعد سب و سبت اور ضبط مملکت عراق اور فارس کی جب شہر مرزا راغ بیگ سر قند سہی مرحبت کر گیا اوسنی خراسان پر لشکر کشی کی — مرزا ابوالقاسم نے یہ خبر پا کر بہائی سہی ٹرنے کی ارادہ پر استقبال اوسکا کیا ولایت جامین دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا بڑی بہاری لڑی ہوئی سپاہ عراق فی لشکر خراسان کو شکست دی مرزا بابر فی لفظ تحلیل اس جبک سہی خلاصی پا کر اپنی تین قلعہ عمادین پہنچا یا اوسوقت مرزا سلطان محمد فی حضرت خاقان سید مغفور یعنی مرزا شاہ رخ بہادری کی تحت پر پہنچ کر جلوس فرمایا — اور مرزا ابراہیم کو قید سہی رہائی دیکر پاس مرزا علار الدولہ کے کہ ہمراہ اوسکے عراق سہی آیا تھا روانہ کیا وہ موسم جابرے کی تھی اور قحطی ادن ایام میں بہت ہو گیا تھا چنانچہ ایک سیر گھوڑوں چار دنیار کی عوض ملنے تھے

بیان نہضت فرمانی بابر کا قلعہ عمادسی جانب ولایت تہر آباد
کی اور مرحبت کرنا مرزا سلطان محمد کا خراسان سہی

بیان ہضت فرمانی بابر کا قلعہ عبادسی

۲۱۲ مرزا ابوالقاسم بابر نے بعد چند روز قیام نسروانی کی قلعہ دمن جانب بسورد کی کوچ کیا اور وہاں سی جانب جو جان کی گیا۔ اور ایام میں خراسانی لوگ سبب غلام اور جو امیر حاجی محمد غنا شیرین کی جو کہ ایک امیر سلطان محمد کی طرف سے مختار کل تھا تنگ ہو کر گروہ گروہ اور فوج فوج مرزا بابر کے پاس جاتے تھے جب مرزا سلطان محمد نے یہ حال دریافت کیا ارادہ اپنی دین مرزا بابر کی استیصال کا ہڑا کر پہلے مرزا علاء الدولہ کو حکومت کر سیر پر روانہ کیا اور وقت عازم استرا باد کا ہوا۔ اور امیر حاجی محمد غنا شیرین کو مو اور سردار دمن کے بسم مقلایے پیشتر روانہ کیا۔ اور مرزا بابر بھی مثل شیر بر کی مخالفین کی مقابلہ کو آیا مشہد پر لڑائی ہوئی مرزا بابر کی فتح ہوئی اور عراق کی سپاہ فی شکست کہاں لیر حاجی محمد سپاہ اور مارا کی گرفتار ہو کر مارا گیا اسلئے مرزا سلطان محمد فی درمیان ولایت طوس کی بند و بست عراق کا خراج عیادت احمد خوانی کو حوالہ کر کے بہت جلد حرکت کی اتنا راہ میں خبر تسلط اور استیلا مرزا بابر کے سنکر قطع مسافت بہت جلد کرتا تھا چنانچہ سوائے تین سو سوار کی سپہ راہ اور سس شہر یار کے کوئی نہ رہا اور دفعۃً مرزا بابر کی لشکر پر آہنچا مرزا بابر پر دوسری دفعہ قلعہ عباد کو بہاگ گیا۔ مرزا سلطان محمد نے سبب اس ہم کے کہ مبادا مخالفین فی اس بہاگ جانی میں کوئی فریب کیا ہو مرعبت کر کی اپنے اردو میں آیا جتنی آدمی کہ دمن چھوڑ گیا تھا اور میں سی ایک کو بھی نہ پایا اس واسطی کہ لوگوں نے ارادہ کی مقول منہ کی خبر پا کر بہاگ جانا اور پریشان ہونا میں جواب جاکر سب جلد سے ہی اتنا زمین میں نہج آئی کہ مرزا علاء الدولہ کو میسر سی ہرات میں جاکر تخت پر جلوہ آرا رہا مرزا سلطان محمد یہ خبر سنکر بہت پریشان خاطر ہوا اور کہنے لگا کہ باشندگان ہرات مرزا علاء الدولہ کو باطلع دمن کا بادشاہ بنایا جاتی ہیں اب وہ دمن بادشاہ ہو گیا، مناسب یوں معلوم ہوتا ہے کہ میں جانب عراق کی جاؤں اور مارنے ہی ہم راہی پسند کی اور وقت وہ اپنی مملکت کی طرف راہی ہوا۔ مرزا ابوالقاسم بابر نے جب مرزا سلطان محمد کی مرعبت کی خبر سنی عبادسی نکلکر جانب ہرات کی کوچ کیا۔ مرزا علاء الدولہ نے پہلی کی آنی کے

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللطیف کا

آئی کی خبر سنکر قلعہ اختیار الدین کا مولانا احمد پادل کو سپرد کیا اور آپ طرف ولایت بلخ کے ۲۱۳ چلا گیا اسلئے مرزا باہر دوسری دفعہ خدا تعالیٰ کی مدد سے دار السلطنت ہرات میں اوپر تخت سلطنت کی سیٹھا اور قلعہ اختیار الدین کو اپنی تخت میں لایا مولانا احمد پادل کو سپاہ دیکر اپنی خدمت میں بلا لیا

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللطیف کا اور جلوس فرمانا مرزا عبد اللہ کا تخت پر

اور بیان اوس امر کا جو درمیان مرزا سلطان الوسعید اور اوس جناب کی وقوع میں آیا مرزا عبد اللطیف نے بعد قتل کرنی اپنی باپ انج بیگ اور بہائی عبد الغزیز کی تاج سلطنت کا اپنی سپرد رکھا اور رعیت پروری اور تربیت ارباب فضائل کی کرنے لگا مگر وہ نہایت برخصلت اور خیر خشم اور منصوب الغض آدمی تھا تھوڑی گناہ پر عذاب بہت کرنی لگتا تھا اسلئے ایک جماعت نذر کردن مرزا انج بیگ اور مرزا عبد الغزیز کے فی اتفاق کر کی جہرات کی شب چیسویں ربیع الاول ۱۰۵۴ھ سو چون ہجری میں جو بقت کہ وہ بادشاہ دیوان دار باغ جارسسی سمرقند کو آیا تھا تیر بارانی او سپر کی ایک تیراوس کے اگر لگا کا تمام ہو گیا وہ نمرود سکی جو عہد تہہ پہاگ گئے غافلین نے اوسکی پاس پہنچ کر سوار سکا تنہا سی جہا کیا اور مرزا انج بیگ کی قبر کے سامنے لا کر اوسکو لٹکا سے گشتی تو دگشتہ ترا انکے ترا گشت ۶۰ ہم گشتہ شد از گردش ایام سرا انجام ۶۰ چہ ہستی عبد اللطیف نے بادشاہت کی ۶۰ وہ ہمیشہ بہ شرجب کسی کہ اپنی باپ کو اپنی قتل کر دیا تھا ہار کرتا تھا ۶۰ پیر گشت بادشاہی را شاہ ۶۰ دگر شاہ یہ بجز شش مرزا عبد اللطیف کو ایک شخص سسی بابا حسین نے قتل کیا تھا چنانچہ سسی واسطی بابا حسین گشت یہاں کے مقتول ہونی کی تاریخ ہی جیسا کہ یہ شجرے بابا حسین گشت شب جمعہ رشت بہ شیخ ۶۰ تاریخ قتل اوسست کہ بابا حسین گشت ۶۰ القصد بعد اس واقعہ کے تمام اکابر اور اہل

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللہ شیرازی کا

۲۱۴ سمرقند فی مرزا عبد اللہ شیرازی کو بادشاہ مجازی بنایا۔ اور مرزا سلطان ابو سعید جو کہ آخر ایام حیات مرزا عبد اللہ الطیف میں قید سی جیٹ کر بخارا میں چلا گیا تھا مبعہ ہوئے اس خبر کے وہ شہر اپنی محنت و قبضہ میں لا کر جانب سمرقند کی متوجہ ہوا مرزا عبد اللہ شہسار کے مقابلہ کی واسطی نکلا جانے میں لڑائے ہوئے سپاہ سمرقند کی غالب آئی اور مرزا سلطان ابو سعید جانب ترکستان کی ہلاک گیا ادیل ۵۵۵ھ آٹھ سو پچیس ہجری میں قلعہ سیبستولی ہوا۔ مرزا عبد اللہ نے ایک فوج لوس طرف روانہ کی وہ فریج بد لڑائی کے شکست کھا کر سمرقند کو چلے آئی اوسوقت مرزا عبد اللہ نے خزانہ بہت خرچ کیا لشکریوں کو مال بہت دیا اور لڑائی کے آلات خواری اور طیاری لڑائی کی کی۔ مرزا سلطان ابو سعید یہ خبر سنکر ہستقواب امداد کی بادشاہ اوزبک ابو الخیر خان سی ملگ جا ہی خان دلاشان نے اسکو ملگ دی اور وہ دونو ملکر جانب سمرقند کے آئی

بیان مقتول ہونی مرزا عبد اللہ شیرازی کا اور حال حلوس

سلطان ابو سعید کا تحت سلطنت سمرقند پر

مرزا عبد اللہ فی حب یہ خبر بائی کہ ابو الخیر خان اور سلطان سعید دونو چہرہ کر آئے میں لشکر کثیر لیکر اوزبک مقابلہ کیا اور آخراہ جادی الادل سنہ مذکور میں قریہ شیراز پر جو جا ز فوج سمرقند سی واقع ہے دونوں لشکروں کا مقابلہ ہوا مرزا عبد اللہ کے لشکر کو شکست ہوئی جب وہ شاہزادہ ہلاک ہا گئی وقت سلطان ابو سعید کی نوکروں کے ہاتھ آ گیا اونہوں نے اسکو قتل کیا چونکہ مرزا سلطان ابو سعید جاتا تھا کہ اگر لشکر اوزبک کا سمرقند پر ستولی ہو جا لگا رحیت کو بہت تحلیف پہنچی گئی اوسنی امداد اوزبک کو غافل پاکر خود دروازہ سمرقند پر جا کر لگا جانوں کو پکار کر کہا کہ میں سلطان ابو سعید ہوں دروازہ شہر کا کھول دو تاکہ اوزبکوں کے ہاتھ سے بی رہو اہل شہر نے فوراً دروازہ کھول دیا سلطان سعید متند نے اپنی تین شہر میں پھا کر

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب بلخ کی

پہنچا کہرجون اور شہر نیپاہ وغیرہ کا بند و بستہ کر دیا ابوالخیر خان بابر شہر کی تہذیب اور مہارت اور ۲۱۵
پریشان ہو کر متفکر ہوا سلطان ابوسعید نے سخنان سنجیدہ اور کلمات پسندیدہ کہلا بھیجی اور
تخلیف اور تبرکات لایقہ بادشاہوں کے واسطی خان اور امرار اور یک کی بھی اہمیت
دوانی ولایت کو مراجعت کر گیا اور آدمی دمان اس طرح پر اوس قوم منفاک کی ظلم و ستم

بیان متوجہ ہونی مرزا بابر کا جانب بلخ کی

اور گرفتار ہونا مرزا علاء الدولہ کا پاس بلخ کی

جب یہ خبر آئی کہ مرزا علاء الدولہ نے بلخ میں جا کر بہت سپاہ جمع کی ہے اس واسطی مرزا بابر
شکرگشتی اوس جانب کی مرزا علاء الدولہ فی تاب مقابلہ کی اپنی یں نہ لاکر جانب کوستان
اور بدخشان کی ہلاک کیا اور مرزا بابر نے بلخ میں جا کر حکومت بلخ اور قندھار اور غلجان کے
امیر پیر درویش ہرارسپی اور اسکی بھائی امیر علی کو جو بصفت انصاف اور سخاوت
کی موصوف تھا وہی جب منظر اور منظر ہو کر دارالسلطنت ہرات کو مراجعت کی اسجای ادبی
صورت غریب و کہنی میں آئی تفصیل اس احوال کی یہ ہے کہ مرزا بابر نے بروقت جانبی
جانب بلخ کی۔ قلعہ اختیار الدین کا اویس بیگ کو سپرد کیا تھا اویس بیگ نے بعد جانے
بابر کے خیال حکومت اور غور کا دماغ میں پکا کر ارادہ استقلال کا کیا اور فسق و فجور
اور فساد اور ظلم کرنے لگا اور بادجو دیکہ مرزا بابر نے یورش بلخ نسبی اگر باغ سفید
نزول اجلال پہنچا یا اویس نے کور اگر حاضر ہوا مقام عصیان میں توسی طرح دریا اوس
قلعہ کے جو نہایت تسانت اور ستوری میں تھا مقیم رہا اور دولت اوس قلعہ کی تسخیر میں
حیران ہوئے کیونکہ بہت مضبوط قلعہ تھا آخر لاکر ایک تیرہ ماہ شاہ کی چال میں آئی وہ قلعہ
کہ ایک ایچی پاس اویس کے پہنچ کر یہ کہلا بھیجا کہ قلعہ سہ ماہہ نہ اکل سکے روزین تیرے
پاس آدن گا پھر بادشاہ نے شہر میں داخل ہو کر ایک جماعت کو جو تیار بند تھی قلعہ کو دہ

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا

۲۱۶ کی اس کے بعد ایک جماعت بہادر دن کی بھی اودن لوگوں فی قلعہ کی باہر جا کر یہ غل مجاہد یا کہ شاہ آئے بادشاہ آئی اویس یہ غل شکوہ اسلحہ استقبال کی دروازہ پر قلعہ کی آیا شیخ منصور نے اس کو لپیٹ گیا اویس میگ نے خجراوہ کی مارا وہ ہلاک ہوا اور بہادر جو دہان قریب تھے اودنوں فی جلدی کر کی اویس کی پاس پیچکر اس کو قتل کیا اودنہین دوتن روزین اوسکی بہائی یوسف شاہ فی قلعہ دی دیا مرزا بابر نے یوسف شاہ کو بھی قتل کیا اسی اثنا میں ایک شخص نے جو مخصوص مرزا علاء الدولہ سی تھا مرزا بابر کے پاس آکر یہ عرض کی کہ جناب مرزا علاء الدولہ اس لڑائی میں غائب ہو گئے ایک جماعت سپاہ کو حکم ہوا کہ اس کو ڈھونڈو غرضیکہ مرزا علاء الدولہ کو اسکندریہ کے گہرین سی ڈھونڈ کر پکڑ لائی مرزا بابر نے ایک اپنا مستعد اس کے محافظت کی واسطی مامور کیا اور درمیان ششہ ہجری کے جانب استر آباد کی نبضت فرمائی وہاں سی منصور مظفر ہو کر جانب بسطام کے گیا چند روز وہاں قیام کیا

بیان متوجہ ہونی مرزا سلطان محمد کا دوسری دفعہ

جانب خراسان کی اور مارا جانا موضع چناران میں
آخر سال سنہ مذکور میں مرزا سلطان محمدی دوسری دفعہ لشکر آراستہ کیا اور بیدہ شیرازی جانب خراسان کی حرکت کی مرزا بابر نے درمیان ولایت بسطام کی بہہ خبر سنکر رہے مولانا کو جو امن ایام میں سمرقند سی آیا تھا اپنی بہائی مذکور کے پاس روانہ کیا اور کہا کہ مجھ کو صلح کرنے منظور ہی مولانا مذکور کی باب صلح میں بہت جدوجہد اور کوشش بلیغ کی جب اس طور پر صلح ہوئی کہ ولایت خراسان کی آمد داخل دیوان عراق ہو اور تمام قلعہ و مرزا بابر کی میں خطبہ اور سکے بنام ولقب مرزا سلطان محمد کے جاری کیا جادی — مرزا بابر نے بعد مہاجرت خجاب خواجہ مولانا کے اعتماد صلح پر کر کے بسطام سی جانب نازندان کی کوچ کیا — اسی اثنا میں خبر متواتر پہنچے کہ مرزا سلطان محمد فی دفتر عہد و پیمان کا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی

بیان کا عراق نسیان پر رکھ کر سپاہ فراوان کی اسفراین میں آگیا ہے مرزا بابر پہنچ کر شکر ۲۱۰
 بہادران صفت لشکر سپاہ بیکر سپاہ عراق سی مقابلہ کرنی کی ارادہ حرکت میں آیا اور مرزا سلطان
 محمد ہی اسفراین سنی لشکر مقابلہ پر آیا موضع جاران پر دوز لشکر دن کا مقابلہ ہو اوس دن
 مرزا سلطان محمد کی یہ حالت تھی کہ نفس نفیس ہی سپاہ خراسان پر تاخت لڑتا تھا اور
 بموجب اس شکر سے بہر جا کہ باز در افراختی و سر خیم در پائش انداختی و جد ہر
 جاتا دو چار کا سر اوڑا ڈالتا تھا اور مرزا بابر سپاہ عراق پر متوجہ تھا ہے بہ تیر و نان
 بشمشیر تیز و بر آردہ از دشمنان رستخیز و آخر الامر مرزا سلطان محمد نے قلب
 سپاہ مرزا بابر پر حملہ کیا وہاں رگہ رگہ لڑا اور بموجب حکم بہائی قضا کی مار گیا
 عراد سکی جو متقیں بر سکی تھی اور مدت اوسکی سلطنت کی نیا بت اور استقلال کے تمام
 دش برس ہوئی تھے جب مرزا بابر نے ایک بہائی کو قتل کر ڈالا دوسری بہائی کی واسطے
 جو ملار الدولہ لشکر میں قید تھا حکم دیا کہ اوسکی آنکھوئیں سلای پہر دو چا پنچ انداز دیا گیا

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کی اور

مرحبت کرنی بلدہ ہرات کو اور جو واقفہ کہ گذرا

علم افتاب اشراق مرزا ابو القاسم بابر کی بعد نشست نامدار کے راہ تو ن سہی جانب عراق
 کے آئے جب بوبک ہمایون فی سات سادت اور اقبال کے دار العبادة یزدین نزول
 اجلال فرمایا — مرزا سلطان کے لیر دین سہی لیر نظام الدین احمد — اور امیر سلطان صہیز
 جو کہ دو بی امیر فرزند شاہ کے تھے — اور خواجہ غیاث الدین پیر احمد خوانی اردو سے
 اعلیٰ میں آکر حاضر ہوئے اور زمین چوم کر سادت حاصل کی پھر مرزا بابر جانب سلطنت
 شیراز کی آیا وہاں بیکر عیش و نشاط اور چین اور آئے جب چار مہینی اس طرح پر
 عیش میں گذر چکے خبر آئے کہ سپاہ مرزا جہان شاہ کی نے قدم اپنی مدد بابر لگا کر

بیان جانی مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کے

۲۱۸ سادہ لے لیا ہی اور لڑا وہ محاصرہ قم کا رکھتی ہی پہنچے خیر خستی ہے بادشاہ کے غصہ کی آگ
 بڑھ کر آئی مرزا مغیر الدین سنجر کو اپنا نائب بنا کر شیراز میں چھوڑا اور آپ جانب ممالک
 عراق کے کوچ کیا اتنا راہ میں ایک ایلی نے ہرات سے آکر پہنچو دی کہ مرزا اطلاع الدولہ سے
 سعادنت امیر یادگار شاہ ازلات کے اور اپنی قربار اور تواضع کے مدد سے خود چکی ہے
 اور آپ ولایت خراسان میں فتنہ اور فساد برپا کر رکھا ہے بادشاہ نے مہم خراسان کے
 انتظام عراق سے اولیٰ اور نائب جانی جمہرات کی روز سولہ رجب کو مرحمت کی بامیون
 تاریخ کو بزدین پہنچا حکومت اوس ولایت کی مرزا خلیل سلطان بن مرزا محمد چلا گیا کہ وہ
 پہرہ دانی سے کوچ کر کے پیر کے روز بار دین تاریخ ماہ شعبان کو ہرات میں داخل ہوا قبل
 پہنچی بادشاہ کے مہم مرزا اطلاع الدولہ کے بھی امیر پیر محمد ویش ہر لدا سبی کی اور بسبب سعی
 اور ارادہ خراسان کے انجام کو پہنچ چکی تھی اور وہ جانب سیستان کی اور وہاں سے جانب رے
 کی چلا گیا تھا اس واسطیٰ مرزا بابر نے چن اوڑا نے اور عیش کرنے اور صبح اور شام
 شراب پینے میں کاٹنی شروع کے سچ ہے ہر وقت خوش کو دست دہ منعم شہار
 کس را وقت نیست کہ انجام کار حسیت ۵۰ اور در میان ۵۵ آٹھ سو ستاون ہجری کے
 مرزا سنجر اور اور حکام بلاد فارس اور عراق کے بسبب صدمات سپاہ ترکمان کی ہلاک کر
 دارالسلطنت ہرات میں پہنچی مرزا ابوالقاسم بابر نے کوئی حال پر رحم فرمایا اور تہ دین
 تاریخ ماہ ربیع الاول ۵۵ آٹھ سو ستاون ہجری میں حضرت ولایت منقبت ارشاد
 پناہ شیخ ہارون حق را تحقیقہ والدین عمر نے انتقال پایا مرزا بابر بادشاہ نے اون کے
 گھر پر جا کر اون کی اولاد کی پرستش کی اور سہراہ خازہ کے بادشاہ گیا ملک بگوری پرسی
 اور ترک شیخ کے خازہ کو کدیا دیا اور چند قدم بادشاہ تابوت کوٹھا کر لیا بعد ازاں
 بموجب وصیت انحضرت کی اور بموجب اتفاق مرزا بابر اور مرزا ارکان کی سید خاندان شاہ نے
 نے نماز اون کی خازہ کی پڑھوائی اور مہر بن مہر اول کا موقوف آئین شریع شریعت کی خاک میں

بیان متوجہ ہونی بادشاہ کا جانب استرآباد کے

مین سپر دیکھا — اسی سال مین خواجہ غیاث الدین دپیر احمد بادشاہ کی غضب مین گرفتار ہوا ۲۱۹
اور شاہ در راہ مین شہادت پائی اور در میان مزار شیخ رفیع مقداد زین العابدین خونی قدس سرہ
کے مدفون ہوا

بیان متوجہ ہونی بادشاہ کا جانب استرآباد کی واسطی تسخیر عراق کی

پہر کوچ کرنا جانب ماوراء النہر کی اور مارا جانا خلیل سلطان کا
مزار ابو القاسم بابر نی در میان ششہ آبدہ مستاد ن مجری کے دوسری فخر خیال تسخیر
عراق اور آذربایجان کا دین کیا اور ارادہ انتقام لینی کا مزار جہان شاہ ترکمان سی دین تہان
بدیع کرنے سپاہ فرادان کی تیسرین رجب کو جانب استرآباد کی حرکت کی جب مقام جوتان
پر پہنچا ایک شخص نے جو مزار خلیل سلطان کے دوستوں مین سی تھا بادشاہ سی آکر عرض کے
کہ شاہ نیرادہ ہمراہ معتمدین کے گئے گیا ہے اور ارادہ غدرد کا کرکتاب ہے فوراً فرمان
جاری ہوا کہ اس امر کی تحقیق کی جاوے امراء نے یہ تحقیق اور غفیش کے جرم مزار خلیل سلطان کا
نمازت کیا چنانچہ مزار خلیل سلطان کو اپنی بتعین کے ماہ رمضان مین مارا گیا اور بادشاہ نے
ماہ رمضان اوس مکان مین تمام کیا اوایل شوال سنہ مذکور مین کوچ کیا پندرہویں ذی قعدہ کو
استرآباد پر پہنچا یہ موسم بارش کی خطہر جان مین گذارے جب موسم بارش کی تمام ہو چکی
جانب قتیہ الاسلام بلخ سی ایچی نے آکر عرض کی کہ سلطان ابوسعید نے حجوں سی عبور کیا ہے
اور امیر بیردرویش اور ادسکا بہائی امیر علی مقابلہ پر اوس کے لگی تھے دوزو بہائی شہید ہوئے
اب سپاہ ماوراء النہر کی باہر بلخ کی پڑی ہوئی ہے مزار بابر نے یہ خبر سکر واسطی فخر اوس
فتہ کے تسخیر عراق سی اس ہم کو ہم اور انسب جا کر جانب ماوراء النہر کے کوچ کیا جب
آب مرغاب سی عبور کر چکا اوس وقت بلخ سی یہ خبر آئے کہ سلطان سعید نے آب مرغابی
عبور کر کے اپنی دارالملک کو مدحبت کی مزار بابر نے بہت جلد کوچ کر کے غزہ رمضان

بیان فتح ہونے سیتان کا

۲۲۰ ۵۵۸ھ آٹھ سو اٹھادون ہجری میں قندھار اور غلج سب جو کیا صحیح و سالم ولایت حصار میں آیا وہاں سب جانب نوزد اک کی گیا اوس مقام میں خواجہ نظام الدین سوددد — اور مولانا جمال الدین فتح اللہ تبریزی بلور رسالت اردو ہایون میں پہنچی اور باب صلح میں کچھ عرض کیا اور کو خستہ مرصحت کی نہوی اور بادشاہ نے بعد قطع کوہ و صحرائی جو دہوین تاریخ ماہ شوال کو ایک فرسخ پر سمرقند سی نزدیک جلال نسر مایا اور قبل پہنچی مرزا بابر کے سلطان سعید نے بسبب استغواب علیجناب ولایت پناہ خواجہ ناصر الدین عبید اللہ قدس سرہ کے اور بسبب اتفاق اعیان اور اشتراک سمرقند کی ارادہ تھن کا کیا اور چار دیواری اور برج شہر کا خوب بند و بست کر دیا القصد چالیس روز تک محاصرہ رہا ان ایام میں ٹرائین ہی بہاری ہوئے اور امرار بابر ہی سی — امیر خلیل بندہ وک — اور مولانا احمد سیادل وغیرہ سمرقند یون کی قید میں پہرہ گرفتار ہو گئے — اور ارکان دولت سلطان سید سی امیر عبید اسلی ترخان اور امیر احمد افضل مو ایک جامعیت کی خراسانیوں سی ٹرائی میں مشغول ہوئے وہ وہاں گرفتار ہوئے بعد ازاں نیک اندیش لوگوں نے بیچ میں بڑ کر دونوں بادشاہوں میں صلح اس طرح پر کرادی کہ وہ دونوں ملکوں میں صد صلح مقرر ہوئی اور جانبین سی قیدی ایک دوسری کی چھوڑ دے گئی مرزا بابر نے درمیان ماہ ذالحجہ کی جانب فرہا کی کوچ کیا — امیر شیخ حاجی کو بلخ میں — اور امیر علی فارسی کو سان اور جابر یک میں — اور امیر شیخ ذوالنون اور اسکے بہائی مشتاق احمد کو اندخر میں حاکم مقرر کیا جو تہی محرم ۵۵۹ھ آٹھ سو اٹھ سو اٹھ ہجری میں داخل ہرات ہوا اور عیش و عشرت میں مشغول ہوا

بیان فتح ہونی سیتان کا اور امیر ہونا مرزا سنجر کا

شہر مرو میں اور سوائی اسکی اور واقعات

ادیل ۵۵۹ھ آٹھ سو اٹھ سو اٹھ ہجری میں مرزا ابوالقاسم بابر نے امیر خلیل بندہ وک کو سپاہ لائیتا

بیان انتقال پانا مرزا بابر کا

لاہنبا دیکر جانب سستان کی روانہ کیا سب اسکا بہن تہا کہ حاکم دہان کاشا حسین دہ ملک ۲۲۱ خدمت بادشاہ عالمگیر کی بجائے لاتا تہا جب امیر خلیل سستان پر جا کر پڑا شاہ حسین اب مقابله کی نہ لاکر ہیاگ گیا تمام ملک غیر ذر کا قبضہ ہستدار امیر خلیل میں آگیا اور انہیں ایام میں ہین اپنی ایک نوکر کے ہاتھ سی مارا ہی گیا اسکا سر کاٹ کر امیر خلیل کے پاس لائے۔ اسی سال میں پھر مرزا بابر نے نظر التفات مرزا سنجر کی حال پر ڈالی اور اسکو ولایت مرد اور باخان کا حاکم کر دیا اسی اشار میں ایک جماعت مازندرانوں نے جو کہ قلعہ عادیں مجوس تہی خروج کر کی داروغہ قلعہ کو قتل کیا اور مخالفت اور عصیان کا جھنڈا بلند کیا جلال الدین محمود نے جو کہ داروغہ مشہد کا تہا قلعہ پر جا کر اچانک دہست کیا تاریخ مبسوط میں اسکا حال لکھا ہوا ہی۔ اور اوایل ۱۰۳۸ھ سوتر لیٹہ ہجری میں مزاج مرزا بابر کا صد اعتدال سی منحرف ہو گیا اور روز بروز صوبت مرض کی زیادہ ہوتی جاتی تہی اطباء بہت تدبیریں کیں تب گو نہ صحت حاصل ہوئی اسی اشار میں درمیان اوہین دنوں کے دو دم دارستاری ظاہر ہوئے لوگوں نے اسکا ظاہر ہونا کسی حادثہ عظیم پر حل کیا چنانچہ وہ حادثہ یہ ہوا جو ذکر کرتا ہوں

بیان جانی مرزا ابو القاسم بابر کا مشہد مقدس میں

اور انتقال پانا اس دار فانی سے

مرزا ابو القاسم بابر پچیسویں ماہ شعبان ۱۰۳۸ھ سوتر لیٹہ ہجری کو بارادہ کوچ مشہد مقدس کے باغ مختار میں گیا تمام رمضان اور ماہ شوال اس مقام پر گئے ناما اوایل ذی قعدہ میں جانب مشہد مقدس کی کوچ کیا چودہویں ماہ مذکور کو چار باغ مشہد میں فرود کش ہوا دوسرے روز زیارت امام شہتم علی موسی رضا رض کے مقبرہ کی دہان کی مجاہدوں کو روپیہ بہت دیا اس اشار میں درمیان ارکان دولت کی چند دفعہ نزاع اور مخالفت ہوئی آخر الامر

بیان انتقال پانا مرزا بابر کا

۲۲۲ ایک دوسری مین صفائی ہو گئی اور ان ایام میں بادشاہ نے شراب پینی چوڑی تہی اکثر اوقات
گوئیوں اور قوالوں کا گانا سناتا تھا ایک روز بادشاہ ایک مکان دنگٹ اور مقام دھنڈ
میں اوتر اگرنگاہ ایک فقیر زیدہ موسیٰ نزدیک بادشاہ کی آیا اور ایک ترجیع بند اوسنی
نہایت نادر بیوفائی دنیا کی مضمون کا بڑا قریب پچاس بند کی اوسین تہی اور ہر بند پر بیہ شعر تھا
سے این ہر مطلق کن فیکون ۶ شہر نہت پیش اہل جنون ۶ بہ ترجیع بند وہ فقیر
بڑا کہ غائب ہو گیا ہر چند کہ ملازمین بادشاہ کے ادھر ادھر ہوندا ہیں پتا نہ معلوم ہوا کہ
کہان چلا گیا غرضیکہ بابر نے وہ موسم جاروی کی مشہد میں گزارے تیسری تاریخ ماہ ربیع
الاول ۹۶۱ھ سو اکتھ بجری میں کہ آفتاب برج حوت میں تھا جانب مقام انگڑا لگان
کے گیا چند روز اس مقام میں صید فکلی میں مشغول رہا پھر دہانج جلد مشہد مقدس میں آیا
اور بیہ شعر زبان پر لایا سے توبہ زنی کردم و آمد بہار ۶ ساتی توبہ شکم آرزوست ۶
نور دن کو حکم دیا کہ فصل سرد اور شمع رخون کی طیار کرو چنانچہ اوس مغل میں چند خادم و
منتر فغان گلندار کے ماتھے سیئی اوسی روز بوقت صبح کہ بچسپوین ریح انسانی کے تہی عین
نشاط اور حالت مستی میں پیش میں سوار ہو کر ایک ساعت بطور سیر گیا بعد ازاں محبت فرما کر
تخت دولت پر متمکن ہوا ناگاہ مزاج ہالون منتظر ہوا اور بغض امار پر تہر کر کے حرم سر اسے
میں آیا گھر میں آکر اوسی روز فوت ہوا — دوسرے روز امار عالی گھر نے تجھیز و تکفین
اور شہر یار عالمقدار کی کر کے ایک گنبد میں قریب روضہ امام موسیٰ رضا کے دفن کیا
اجبار بیان کرتے تہی کہ اوسکے بن نہیں سی بدوزہر کی آتی تہی اور بغض متقی اس امر کو ایک عا
حل کرتے تہی کیونکہ وہ بادشاہ گایان بہت دیا کرتا تھا دش برس بابر نے ولایت
جو جان پر بدایت سلطنت کی کی اور سات برس تک تمام فرامان اور ماموران اور طہارتان
حکومت کرتا رہا تاریخ وفات مرزا بابر کی یہ ہے ۶ شیر کی کشمیر شد ملک جهان
ناگاہ قادی در دلش میل جان ۶ ہر کس کہ تاریخ وفاتش پرسد ۶ برگوی کہ سر نہادشہ بابر خان

بیان متفق ہونی امراء کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر بیان متفق ہونی امراء کا سلطنت مرزا شاہ محمود پر

اور محل حال اون وقایع کا جو اون ایام میں گزری

اوسے روز کہ جس دن مرزا بابر کا انتقال ہوا امراء و ارکان دولت نے مرزا شاہ محمود کو تخت سلطنت پر بٹھلایا اور امیر حسین علی جانب ہرات کی چلا گیا اور بڑا بہائی اوسکا امیر شیخ ابوسعید واسطی کسی مصلحت کی جانب خرس کی گیا۔ اور شیخ زادہ دیر قوام بسبب استہ عامر اسنچو کی جانب مرو کی گیا بعد اٹھارہ دن گذرنے اس حادثہ کی مرزا شاہ محمود طرف سلطنت ہرات کی نصبت فرما ہوا اتنا راہ میں شیخ زادہ نے مروسی آکر عرض کی کہ مرزا اسنچو دیر عیسہ سرکشی اور خلافت کا رکھتا ہے۔ اور ہرات سی یہ خبر ای کہ جس روز خبر وفات مرزا بابر کی ہرات میں پہنچی وہاں کا داروغہ نہایت مضطرب اور پریشان ہوا چنانچہ اوسنی محافظت مرزا ابراہیم کی مین کی کی وہ بادشاہ زادہ جو وہاں مجبور تھا داروغہ کو غافل پاکر نکل پہاگکا اب وہ جانب آب مرغاب کی چلا گیا مرزا شاہ محمود نے چیسویں جادی الاول کو باغ مختار میں نزول فرمایا بعد چند روز کی وہاں کسی کوچ فرما کی باغ راغان میں پہنچا اسی اتنا رہن امیر شیخ ابوسعید نے ولایت خرس سی ہرات میں آکر ظلم اور تعدی شروع کی اور اسٹہ شماری رعیت کی کروا کے روپہ خراج کا زیادہ مقرر کر کے محصل واسطی تحصیل روپہ کے مقرر کردی اور بھتیلہ اردن نے بہت لوگوں کو شکستہ میں پہنچ دئے اسلئے وہ بیمارہ اپنی خدا تعالیٰ سی طالب اسرار کے ہوئے کہ کوئی غلطی مہاری واسطی پہنچ تاکہ اس عذاب سے بچو چوڑادی غرضیکہ دعا اون بچاروں کے قبول ہوئی کہ امیر شیر حاجی نے اکیسویں جادی الاخر کو مرزا شاہ محمود کو شہر میں پہنچایا اور درواری شہر کے مضبوط کر کی حکم دیا کہ ستر شماری کار دیہ کوئی کسی کو نہ لے اور جو کسیکو دیا ہو وہ پہرے لے اور شیخ ابوسعید کی نوکران کو چہاں کہیں کوئی یاد سے فوراً لوٹ یوسے اسلئے ایک جماعت کنیر ملازمین شیخ ابوسعید کی لٹ گئے اوس رات کو لوگوں نے شہر کی بہت

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کی

۲۲۷ محافل کی — امیر شیخ ابوسعید جو باہر شہر کی تہا سہراہ اپنی بہائی امیر حسن علی کی قریب طلح صبح کے عازم کنارہ آب مرغاب کا ہوا اور امیر شیر حاجی نے خلق کثیر امداد اور سببا ہوں کی اور اسکی تعاقب میں روانہ کی پہ فوج نزدیک تو فوز زباط کے اور اسکی پاس جا پہنچی وہ شیخ ابوسعید پکڑا گیا اور قتل ہی کیا گیا اسی نشانہ میں کنارہ آب مرغاب سسی یہ خبرائی کہ شاہنشاہ مرزا ابراہیم نے بہت لشکر جمع کیا ہے وہ ہرات پر چڑھائی کر لیا ارادہ کرتا ہے — امیر شیر حاجی نے یہ خیال کیا کہ امداد ترخانانی بسبب ہتر ضار سماء مہد علیا کو ہر شاہ آغا کی کہ وہ مرزا ابراہیم کو نسبت مرزا شاہ محمود کی بہت چاہتی ہے وقت ٹرائی کی اور اسکی طرف مایل ہو جاوین گئے پہلوان حسین دیوانہ سسی متفق ہو کر یہ لڑا دہ کیا کہ جتنی ترخانے میں ان سبکو پہلے ہی قتل کر ڈالنا چاہئے اسلئے ایک روز سب امداد ترخانوں کو باغ زانغان میں یہ بہانہ ایک مشورت لینے کی طلب کیا امیر احمد فیروز شاہ اپنی شہر اور عقل سسی مار گیا وہ تو کسی جانب بہاگ گیا اور امیر شیر حاجی اور پہلوان حسین دیوانہ نے قصد امداد ترخانوں کا کیا امیر اویس نے سہ اپنے بیٹے یوسف ترخان کے ایک چھری امیر حاجی کی پیٹ میں ماری وہ اس کے اوپر گر پڑا امیر اویس سواپنی بیٹے یوسف ترخان کے — اور حسد ترخان — اور محمد ترخان اوس روز ماری گئے اور اوسے روز پہلوان حسین دیوانہ متوجہ جانب خواف کی ہوا کیونکہ وہ اس کے جاگیر تہی راہ میں امیر احمد فیروز شاہ سسی ملا اور سنی اس کو وہاں قتل کیا — اور امیر شیر حاجی نے بعد قتل کرنی امداد کو رین کی مرزا شاہ محمود اور مہد علیا کو قطع اختیار الدین میں حبس کیا اور اپنی پیٹ کے علاج میں مصروف ہوا

بیان متوجہ ہونی مرزا ابراہیم کا جانب ہرات کی

اور جلوس فرمانا او پر تخت سلطنت کی

جب کنارہ آب مرغاب پر لشکر خذہ اثر پاشا ہرادہ ابراہیم کی جمع ہو گیا علم غمیت کا

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا

غزیت کا جانب دار سلطنت ہرات کی بلند کیا امیر شیر حاجی یہ خبر سنکر ہمارے کا بٹنا ہجڑہ کے ۲۲۵
 باغ مختار کی طرف چلا گیا اور مرزا ابراہیم منگل کی صبح ساتویں ماہ رجب کو اوس شہر کے
 قریب پہنچا مرزا شاہ محمود نے جانب مشہد کی کوچ کیا اور امیر شیر حاجی قلعہ برنو کی طرف
 ہٹا گیا شاہزادہ محمود نے باغ مختار میں آکر قدم تخت سلطنت پر رکھا اور خلق اللہ کی
 وعدہ عدل اور انصاف کا اور دوزخ کی جوار و ظلم کا کیا بد چیز روز کی یہ خبر متواتر ہوئے
 کہ مرزا شاہ محمود نے بہت لشکر جمع کر لیا ہے اب وہ ارادہ دار سلطنت ہرات کا رکبتا ہے
 اس واسطی درمیان اواسط ماہ شعبان کی بقصد جنگ نمایاں کی کوچ کیا۔ نواحی رابط
 میں امیر شاہ ملک بھی مرزا شاہ محمود سے مل گیا جنگ عظیم اور بھاری لڑائی وقوع میں آئے
 اول دفعہ بابر یون کا غلبہ ہوا آخر الامر سب سنی احمد ترخان کے اون کی جانب شکست ہوئے
 اور مرزا شاہ محمود دوسری دفعہ پیشہد کی طرف چلا گیا اور مرزا ابراہیم منگل واسطی تعاقب
 و شمول کی قیام کیا۔ نادرات سنی یہ ہے کہ بوقت چاشت بروز دوشنبہ پچیسویں
 ماہ شعبان کو درمیان دار سلطنت ہرات کی یہ خبر پہنچی کہ مرزا شاہ محمود نے فتح پائی اور بعد
 تھوڑی عرصہ کی یہ خبر آئی کہ مرزا ابراہیم منگل نے نصرت اور فتح پائی اور دوپہر کو ایک اعلیٰ
 مرزا سلطان ابوسعید کا یہ کہہ کر کہ گیا کہ کل کی روز بادشاہ ذوالقادر مرزا سلطان ابوسعید
 اس شہر میں تشریف لاوین گے

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا اور سوار اسکی جو حادث گداری

و واضح ہو کہ سلطان ابوسعید جب سنی کے تحت سمرقند پر جلوہ فرما ہوا تھا ارادہ تیر خراسان
 کا ملک تمام ممالک ایران کا کرتا تھا جب اوسنی خبر وفات مرزا ابراہیم منگل کی اور یہی زیادہ مدد
 کرنی لگا اور حاکم ملخ امیر شیخ حاجی کی بھی استدعا اس امر کی ہوئی اس واسطی ریاست نصرت
 آیات بہت جلدی حرکت میں آئے پچیسویں شعبان کو سلطان پر پہنچی بس مولانا احمد

بیان آنی مرزا سلطان ابوسعید کا

۲۲۶ بیاد دل جو کہ جانب مرزا ابراہیم سی کو تو ال قلعہ اختیار الدین کا تھا پہلی شہر کی اوسی غفلت کی آخر کار می غفلت قلعہ ہی پر قانع ہوا دوسری روز سلطان سید فی باغ میں آکر ڈیرا کیا اور ایک قاصد پاس مولانا احمد کی بھیجا اور فرمایا کہ تو میری اعلیٰ عت قبول کر جناب مولوی مذکور نے جواب دیا کہ میری ولی نعمت نے یہ خانہ جلوس سپرد کیا ہی جب تک کہ وہ زندہ ہی مقہ در نہیں جو کفران نعمت اور امانت میں خیانت کروں یہ بات سنکر غصہ ہوا اور حکم دیا کہ قلعہ کا محاصرہ کر دے مگر اوسے کچھ فائدہ نہ ہوا کیونکہ وہ قلعہ بہت مضبوط تھا اسی اشار میں بعض معتمدین نے بادشاہ مذکور کی خدمت میں عرض کی کہ مرزا ابراہیم سی کی قاصد ہیشہ سماء مہد علیا کو ہر شاد آغا کے پاس آکر یہاں کی خبریں پوچھ کر چلے جاتی ہیں اس واسطی اوسنی اس عورت کو نوین تاریخ ماہ رمضان میں شہید کیا بعد اس واقعہ شینہ کی ایریشیر حاجی قلعہ برنوسی ہرات میں آکر سلطان سید سی ملاحظہ نظر غایت کا ہوا مگر اوس برنوسین بعد ایریشیر حاجی کی اوز ہی گل کہلا وہ یہ ہے کہ ایریشیر حاجی نے بروقت متوجہ ہونی کے جانب ہرات کی وہ قلعہ ایک انہی کسی ستم کو سپرد کیا اور آپ اس جانب کو چلا آیا ایک روز قریب شام کے ساتھی برکت نامی لکب شخص خد بکر ان اوس قلعہ کی دروازہ پر لکیر آیا می غفلت نے اوس کو منع کیا کہ ہم اندر نہیں جائے دیتے اوس نے کہا کہ ایک شب بیان قیام کروں گا یہر چلا جاؤں گا غرضیکہ وہ اندر قلعہ کے آیا جب پھر رات گئی اوس شخص نے گندہ جوائی ساتھ لایا تھا قلعہ کی دیوار پر سی لٹکا کر اپنی یار کو جو قلعہ کی بیچی مجتمع تھے اوپر چڑھا کر باتفاق اون لوگوں کے نوازشی کے اور ماندہ ملائی ناگہان کے کو تو ال کی سپر پہنچا وہ پچارہ دو چار زخم کھا کر جان بچا کر ہلاکا اور برکت فی اوس قلعہ کو اپنے قبضہ میں کر لیا سلطان سید نے یہ خبر نا خوش جب سنی اور یہہ ہی سنی میں آیا کہ مرزا عبداللطیف کی اولاد نے بلخ سی خروج کیا بت نوین تاریخ ماہ شوال کو جانب بلوار انہر کے مہرکت کی اور ایک جاہت امداد کی موفج دہی دفع اعدا کی روانہ کی اون لوگوں نے نہ جم بلخ میں پہنچ کر مرزا احمد مذکور عبداللطیف سی لڑائی کی اوس کو قتل کیا۔ لیکن بہائی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی

بہائی اوسکا مرزا جو کی جان بچا کر موکر کسی بہاگ گیا اور سلطان سیدنی بہہ موسم جاڑے کے ۷۲۷
قبتہ الاسلام بلخ میں بسر کی

بیان جانی مرزا ابراہیم کا جانب مازندران کی اور

شکست کہاں سپاہ مرزا جہان شاہ ترکمان کا

جب مرزا شاہ محمود موکر مرزا ابراہیم سی بہاگ کر جانب مازندران کی گیا چند روز اوس
ولایت میں پہر کیا اور حاکم اوس ملک تھی جسکا نام امیر بابا حسین تھا ذات لایقہ بجالایا
اور اسباب سلطنت شانبرادہ کا مرتب کر دیا اور مرزا ابراہیم کو جب جمعیت سپاہ مرزا
محمود پر اطلاع ہوئی بسرعت تمام جانب راہ اور بازرسی طرف استر آباد کی حرکت
کی اور اوس جانب سی مرزا شاہ محمود بھی بہادران صفت شکن سپہراہ لیکر راہ عقبہ سی
حدود مازندران میں پہنچا مرزا شاہ محمود پہنچ کر سکر متحیر ہوا اور باتفاق امیر بابا حسین کے
ارادہ بہاگنی کا کیا لیکن مرزا ابراہیم نے مرزا جہان شاہ ترکمان کے آنی کی خبر کا مطلقاً
اعتبار نہ کیا اور بستور سہو کو چ کرتا ہوا ایک دستہ پر استر آباد سی نزدل کیا پھر وہاں
سی ایک جماعت بہادر دن کے بطور رسم جاسوسی کی اپنی آگے روانہ کی جب اون لوگوں نے
تھوڑی سی مقدار مسافت طی کی ناگاہ قراولان سپاہ مرزا جہان شاہ سی علاقہ ہوئے
اونسی لڑائی ہوئی اسی حال میں مرزا ابراہیم نے اپنی تین سوکر میں پہنچا یا دیکھا کہ کام
ہاتھ سی جاتا رہا لاچار ارادہ بہاگنی کا کیا ترکمانوں نے تعاقب اونکا کر کے بہت دور کو
نشل سلطان حسین دلا میر فرور شاہ اور امیر سادات خاند شاہ کو موہ یا نسلو نفر کی ہلاک
کیا اور تھوڑے گز دکشتوں کو قید کیا اور مرزا ابراہیم مد چند لوگوں کی بزرگشت نے نوین
ماہ صفر ۱۰۶۲ھ سو باسٹھ ہجری میں دریاں در سلطنت ہرات کی آ یا حاکم اوس
دیار کا امیر ترخان شہر ایط نیاز اور رسین اتیا رورم و دیار کی بجا لایا اور سولہ احمد سال

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات کی

۲۲۸ قلعہ اختیار الدین سی آکر قہمبوس ہوا مگر بخلافت متوقع کم اتفاق اور بی غایتی بادشاہ سی ظہور میں آئے پہلی مولانا حصار مذکور میں گیا اور آخر ماہ میں مخالفت ظاہر کی اور احمد ترخان نے ہر چند سی کی کہ مولوی مذکور دوسری دفعہ قلعہ سی باہر نکلے لیکن ہرگز اسی تدبیر پیش نہ گئی اس انتشار میں مرزا ابراہیم نی باتفاق شیخ نور الدین محمد بن شیخ بہار الدین عمر نے خواجہ محمد کو اور سید خاند شاہ کو واسطی رسالت کی پاس سلطان سید کے بھیجا اور احاطت اور انقباد ظاہر کیا اور تہماس صلیح کی کی مرزا سلطان ابو سیدنی دن لوگوں کی بہت تعظیم اور تکریم کے اور تہمس مرزا ابراہیم کی قبول کی اس شہر طبرکہ شاہزادہ سپاہ ترکمان کی دفع کرنے میں موافقت کرے۔ اس سال کی اول میں چند حاکم جو دعویٰ استقلال کا درمیان حدود دہلی خراسان کے رکھتی تھی اونکی تفصیل یہ ہے۔ — مرزا جہان شاہ ترکمان درمیان ہرات کے — اور مرزا شاہ محمود درمیان طوس کی — اور مرزا علاء الدولہ کہ بعد چند سال کے دشت قچای سی آیا تھا درمیان ایبورد کی — اور مرزا ابراہیم درمیان شہر ہرات کے — اور مرزا اسنجر درمیان مرو کی — اور مرزا سلطان ابو سید درمیان بلخ کی — اور ملک قاسم دہ اسکن بن قرا یوسف باتفاق امیر خلیل کی درمیان سیستان کی — اور مولانا احمد سیادل درمیان قلعہ اختیار الدین کی — اور امیر بیزادہ درمیان قلعہ حسن کی — اور امیر بابا حسن درمیان قلعہ عماد کی — اور امیر شیخ حسن بن شیخ نور درمیان خیوشان کی — اور امیر اویس بن خاند شاہ درمیان قلعہ طیس کی — آتی شخص زادہ بادشاہ مستقل ہونی کا اس سال میں رکھتی تھی

بیان آنی مرزا علاء الدولہ کا درمیان ہرات

کی اور بیان بعض وقایع اور حوادث کا

در ضحیح ہو کہ مرزا علاء الدولہ مدت تک مالک نولستان میں سرگردان پیرا کی جب وفات

بیان آنی مرزا علار الدولہ کا درمیان ہرات کے

خبر وفات بانی اپنی بیای کی سسٹی راہ خوارزم سی ایوردین آیا اور اپنی آنے کی خبر پہنچی کے ۲۲۹
 ہاتھ زبانی اپنی بیٹی مرزا ابراہیم کو کہ بھی مرزا ابراہیم فی حسب ظاہر خوش ہو کر ترکات لایقہ
 پیشکش کی اور مرزا علار الدولہ عازم ہرات کا ہوا مرزا ابراہیم برسہم استقبال لینی کو آیا
 آب سنجاب پر دونو کا ملاپ ہوا بعد ملاقات کی درباب امور سلطنت کی باتیں ہوئیں
 حاصل اوشش مشورہ کا یہ ہوا کہ مرزا ابراہیم لشکرین رہی اور مرزا علار الدولہ ہرات
 میں جا کر چند روز آرام کری چنانچہ وہ جمعہ کی روز ساتویں تاریخ جماد الاخر کو اپنی آباد جدو
 کی تختگاہ پر پہنچا اور عیش و عشرت میں مشغول ہوا ہر ایک آدمی کو انعام عطا کیا ابھی وہ
 چین سی بیٹھنی نہ پایا تھا کہ مرزا ابراہیم کی پاس سی ایک قاصد آیا عرض کی کہ سپاہ ترکمان
 کی قریب آگئی ہے مناسب نہیں ہے کہ آپ شہر میں توقف کیجی اسلئے مرزا علار الدولہ
 نہایت رنج و الم میں درمیان غرہ شبان کی طرف کوستان غور کے پہاگاہ بد او سکے
 پہاگ جانی کی ساکنین ہرات کو بہت خوف سپاہ ترکمان سی ہوا اسطر حکا تہلکہ رعایا میں
 برپا ہوا کہ شہر اسکی بیان نہیں ہو سکتی او با شون کی بن آئی شہر خوب ٹوٹا اسلئے تارمین
 مرزا جہا نشاہ ترکمان قصبہ کو سویہ کی پاس پہنچا جب اسسٹی علار الدولہ کے پہاگ جانی اور
 رعیت میں تسکین دینے کی خبر سنی ایک ہتھالت نامہ ہرات میں بھیجا اور امیر پیر زاد پنجری
 کو واسطی دار دعلی اسسٹ شہر کے روانہ کیا اور آپ پندرہویں تاریخ ماہ شبان کو تختگاہ
 حضرت خاقان سید پر جلسہ فرمایا او خلعت کو درمیان سایہ عنایت اپنی کی جدی دست
 بعد ازان ارادہ تسخیر قلعہ اختیار الدین کا کیا مولانا احمد دیا ول خیر روز سرکش رہا اور لام
 امن لیکر باہر آیا ملحوظ نظر عنایت کا ہوا۔ اسی تارمین درمیان مرزا علار الدولہ
 اور مرزا ابراہیم کی جو کوستان غور میں پہاگ گئے تھے سبب اون سیوں کی جو تاریخ
 مبسوط میں لکھی ہیں مخالفت اور نزاع واقع ہوئے اور سبب عذر رسد بعض ترخانوں
 کے مرزا ابراہیم اپنی باپ کی قید میں مقید ہوا۔ اسلئے تارمین امیر عبد اللہ خواجہ ترخان

بیان ہو جانا صلح کا درمیان اون دن و اون بادشاہوں کی

۲۳ جو واسطی تبلیغ رسالت کی اردو سی سلطان سعید میں گیا تھا مرصحت کر کے آیا اور سکو بقید ہونا شاہزادہ کا برا معلوم ہوا اسلئے اوسنی تمام اہل اور خانہ اون کو اپنی ساتھ متفق کر کے مرزا ابراہیم کو قید سی خلاصی دی جب یہ خبر مرزا جہان شاہ کو پہنچی اوسنے ایک جالاک آدمی مرزا علاء الدولہ کے بلائے کی واسطی روانہ کیا اوسنی فور عظیم تصور کر کے سیفیت ہرات میں جا کر بروز عید الضعی ملاقات کی اور سپر بادشاہ فی غایت فرمائی۔ اسی اشار میں سلطان سعید۔ اور مرزا جہان شاہ نے قاصد دن کو بیچ میں ڈالکر صلح کر کے اور احمد ترخان بھی ایک فوج اپنی سپہراہ لیکر مرزا ابراہیم سی روگردان ہو کر ہرات میں چلا آیا بادشاہ ترکمان نے اوسپر بھی رحمت اور غایت کی

بیان ہو جانا صلح کا درمیان اون دن و بادشاہوں کی اور

جلد چلا جانا مرزا جہان شاہ کا جانب ملکیت آذربایجان کی

جب مرزا جہان شاہ فی چہ مہینی کامل بلکہ ہرات میں چہ سی گذاری ناگاہ خبر پہنچی کہ سلطان سعید مرزا سلطان ابوسعید لشکر کثیر لیکر کنارہ آب مرغاب سی توجہ اسی جانب ہوا اور لشکر مرغیات سی گذر کر قصبہ اوبہ پر نزول اچال فرمایا ترکمانوں کو اس خبر کی سنی سے بہت حیرت اور پریشانی عاید حال ہوئے اور مرزا جہان شاہ سپہراہ اہل اور سپاہ کے طرف ہرات رو دی بہت جلد گیا مرزا پیر بوداق کو جو بڑا شجاع اوسکے اولاد میں تھا براہ ایک فوج کے بطور ترادوی کے بیجا رہ لوگ دست بردار کر قیامت اثر سمرقند سی تہک گئی۔ اسی اشار میں جانب آذربایجان سی خبر مرضش بادشاہ ترکمان کی سنی میں یہ آئے کہ مرزا حسن علی نے جو کہ اوسکا بیٹا تھا اور سبب بد لوبی کے جو اوس سی طہور میں آئی تھی وہ قید کیا تھا اب اوسنی قید سی رہائی پا کر تمام آذربایجان کو اپنی مکت و تصرف میں لاکر استقلال پد کیا اسواسطی قصد مرصحت کا یعنی ٹھہر کر سید عاشور کو جو اوسکی

بیان لڑنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم اور مرزا سنجری
 اور سکی مخصوص بن منسلک تھا واسطی صلح کروانیکی اردوی سلطان ابوسعید میں روانہ ۲۳۱
 کیا جب مشارالہ بوسیلہ امرار کے پایوس حضرت اعلیٰ سہی مشرف ہوا صلح اور صفائی
 کی گفتگو درمیان میں آئی سلطان سعید نے فرمایا کہ صلح جانین اسطرح ہوگی کہ مرزا
 جہان شاہ حکومت آذربایجان بر قناعت کری اور مملکت عراق اور خراسان سہی
 دست بردار ہو اس باب میں گفتگو بہت ہوتی رہی آخر کو اسطرح صلح ہوگی کہ مرزا اچھا
 نے ولایت خراسان بلکہ سمنان تک ثواب سلطان سعید کی حوالہ کے اور عنان مہیش
 جانب آذربایجان کی منقطع کی ترکمانوں نے مرز علی آباد سہی کہ ادون ایام میں یقین
 اور نکادہ تھا اوایل ماہ صفر ۱۰۶۳ھ آہستہ ستر لیسٹھ ہجری میں جانب عراق کی کوچ کیا
 اور اتنا راہ میں جس جائے پہنچی آبادی کا اثر نہ چھوڑا اور سلطان ابوسعید مجبہ کے دوز
 پندرہویں ماہ مذکور کو درمیان ہرات کی پہنچا — اس سالین درمیان ہرات کے
 قحط عظیم واقع ہوا ہزار ہا آدمی بھوکا مر گیا

بیان لڑنی سلطان سعید کا مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم

اور مرزا سنجری اور پاناستیخ کا اونیس

جب مرزا سلطان ابوسعید نہایت حشمت اور شوکت سہی درمیان بلکہ ہرات کی پہنچا
 قریب دہر اسوار کے اپنی پاس لکھ کر باقی سپاہ کو جانب سمرقند کی روانہ کر دیا —
 اور مرزا علاء الدولہ اور مرزا ابراہیم احمد مذا سنجری نے یہ خبر پا کر اسپین خط و کتابت
 جاری کی تینوں بادشاہراوی نواحی سمرخس میں مجتمع ہوئے اور ارادہ کرنے کا
 تینوں نے دہمیں ٹھہرنا سلطان سعید نے یہ حال شکوہ تہوڑا سالشکر جو اس کے
 پاس تھا ادکنی مقابلہ کو گیا — اتنا راہ میں ایمر سعید ارغون اور امیر سلطان احمد
 تر تاش سمرقند سہی آکر بادشاہ سہی مل گئی درمیان ماہ جاد الاول کی نواح سمرخس پر

بیان نسب بایون صاحب قران ثانی کا

۲۳۲ درون سپاہ کا مقابلہ ہو اگرچہ بادشاہ زادوں مذکورین نے خیر شکست سلطان سید کی مشہور کر دے تھی مگر اوسنی تلوار کشی کر کے اعداء پر تاخت لاکر سبکو متفرق کر دیا۔
 مرزا عطار الدولہ سے اپنی پسرا براسیم کی بہاگ لیا اور فرزند سبجو گرفتار ہو کر مقتول ہوا اور وقت سلطان ظفر نیاہ نے ہرات کو مرصحت کی اور ایک عید گاہ دارالسلطنت ہرات میں بنائے۔
 اسی اثنا میں سلطان صاحب قران منور سلطنت و اخلاق ابو الفارسی سلطان حسین بہادر خان نے خطہ جرجان پر استیلا پایا۔ سپاہ ترکمان کو اوس ولایت سی ضرب تیغ و سنان باہر کیا اور آپ ضبط مملکت میں مصروف ہوا۔ پوشیدہ زہر ہے کہ اس مقام میں تھوڑا سا حال نسب سلطان صاحب قران کا اور ذکر ابتدا احوال اوس شاہ کا۔
 تازمانہ مستوی برونے کی ولایت جرجان پر لاتی اور مناسب ہے ہوا سطلی وہ حال مختصر لکھتا۔

بیان نسب بایون صاحب قران ثانی کا اور حال محل اوس شاہ کا

واضح ہو کہ والدہ بشہر مدلت شاعر صاحب قران کا مکار منور الدولہ والدینا والدین ابو الفارسی۔
 سلطان حسین بہادر خان سلطان غیاث الدین منصور کے امیرزادہ بالقرار بن عمر شیخ بہادر بن قطب السلطنت و اخلاق امیر تیمور گورکان بن اور والدہ سلطان غیاث الدین منصور کی قتل سلطان بگیم تہین اور باب قتل سلطان بگیم کا امیرزادہ علی ابن امیرزادہ اسکندر قرم بک بگیم ایسی تھا جو کہ چھ پشت کی بعد چکیر خان تک پہنچتا ہے اور والدہ شارا بہاگ۔
 بی بی فاطمہ بنت امیر کبیر بن خطل بن سورون بن باب کیلکائی بن قرمہ خان۔ اور بی بی فاطمہ کے والدہ قتل خانم بنت اسین تیمور خان ہے۔ اور والدہ قتل خانم کی لکھنہ خانہ ہے یہ دختر مقب اسالکین شیخ شمس الدین محمد سکین کے تھی اور وہ خباب شیخ الواحد کے بیٹی ہیں۔ اور عبد الواحد بیٹا خواجه عبد الہادی کا ہی اور وہ خلف الصدق خواجه عبد اللہ انصاری رضی۔ اور والدہ سلطان مجرور کی فیروزہ بگیم بنت حضرت صاحب قران امیر تیمور

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

امیر تیمور گورکان ہی — اور والدہ فیروز بیگم کی قتل سلطان بیگم نبت مرزا میران شاہ ۲۲۳
 — اور والدہ قتل سلطان بیگم کی اور دن سلطان نبت سیو غمیش خان بن دشمن جہ خان
 بن قید و بن تور خان بن اوکدای قحان تہی القصہ صاحب قران صاحب عالی گہر جانب
 اپنی باپ اور جانب اپنی والدہ سی بنجیب الطرفین سلطان الحانین ہے — پیدا لیش
 صاحب قران ثانی کی درمیان محرم ۸۳۲ھ سو بیالیس ہجری کی باہر شہر ہرات کی
 محلہ سرپل تولکی میں ہوئی — اور ایام بچہ پن سی نشانیان بادشاہت کین اوکے
 ناحیہ حال سی پیدا ہوتین جب چودہ برس کی عمر ہوئے مصاحبت میں ابوالقاسم بابر
 کے رہنی لگا — اور اون ایام میں کہ مرزا بابر نے باہر سمرقند کی سلطان سید سی
 صلح کی سلطان صاحب قران ثانی بسبب قربت قرابت کی مرزا سلطان ابوسعید سی
 اختلاط پیدا کر کی شہر میں چلا گیا بعد چند روز کے سلطان سعید نے بسبب خروج
 مرزا سلطان اولیس بن مرزا محمد بن مرزا بالقراء کے اور تانہ زادوں پر بھی بے اعتماد
 ہو کر سلطان صاحب قران کو مہ تیغہ او سکے قرابتوں کی محسوس کیا بعد علیا فیروزہ
 بیگم نے جب ولایت خراسان میں پہنچے جسٹنی جانب باورار الہی کی متوجہ ہوئی جب سمرقند
 میں پہنچی سلطان سمرقند سی اپنی بیٹی کی محضی کی استعداکی سلطان سعید فی منظور فرما کر
 صاحب قران ثانی کو قید خانہ سی محضی دیکر سہراہ او سکے والدہ کے جانب خراسان
 کے روانہ کر دیا لیکن پہنچا نہراہہ پہر دوسری خدمت صاحب مرزا بابر کے ہوا بعد وفات
 مرزا بابر کی اوسنی مرو میں جا کر مرزا اسنجر کی بیٹی سی اپنا نکاح کیا — اور جب کہ مرزا
 شاہ محمود مہر کہ مرزا ابراہیم سی بہاگ کہ جانب استرا باو کی گیا مرزا اسنجر فی اس آبادہ
 زاوی کو اپنا نایب نیا کر مرو میں چھوڑا اور خان غمیت جانب مشہد کی ہوئے
 بعد غایب ہوئی مرزا اسنجر کے درمیان سلطان مذکور اور حسن ارادت کی جو بد خلق آدمی
 تھا کہ درت پیدا ہوئی اوس بادشاہراہی نے حسن ارادت کو قید کیا اور اسے سلطنت

بیان نسب ہمایون صاحبقران ثانی کا

۲۳۸ و اقبال کا اپنی سرپرکھا اور بعد مراد محبت مرزا سنجری کی سبب غدر بعضی اہل عصیان کی مدد سے کوچ کیا صحرا گرد مدت تک رہا اور ان ایام میں کرامیر بابا حسن درمیان ولایت جرجان کے سپاہ ترکمان سی گر نیران ہو کر مر مرین آیا قریب ایک گانہ کی سلطان صاحب قران سی جنگ سخت ہوئی اور سلطان نے فتح پائی بابا حسن گرفتار ہو کر مارا گیا بعد ازاں سلطان صاحب قران نے خان غرغیت جانب ولایت جرجان کی معصفت کی جب فیروز غزنی پاس پہنچا امیر محمد خداید اور درمیان سلک امر اور مرزا بابا کے منتظم تھا جانب اسفہرین اور جوین سی اگر خدمت سلطان میں حاضر ہوا پھر وہاں سی باہتگی قطع مسافت کرنی شروع کی دوسری طرف سی حسین سید ہی لشکر غیر متناہی لیکر جنگل جرجان سی باہر آیا منزل سلطان وین میں ملاقی فریقین ہوئی اور دونوں لشکر مانند دریا کے جوش و خروش میں آکر ٹکرائے اور بہادر و نانی اپنی بہادری و شجاعت کی دلو جابی نہر ہا آدمی مارا گیا زمین اوس مہر کی اہل شجاعت کی خون سی یا قوت رمانی ہو گئے اور فضا ر صحران کشتون اور مردون کے لاشون سی ٹیلی بندہ گئی انجام کار فتح سلطان کی ہوئی اور حسین سید مدد اپنی ہمایون اور اعوان و انصار کی گرفتار ہوا جانب یاسا کی اوس کور و ان کیا — سلطان صاحب قران ثانی نے اوایل ذی الحجہ ۸۶۲ھ اٹھ سو باسٹھ ہجری میں درمیان خطہ استر آباد کی اگر قدم ہمایون سی تحت سلطنت کور و نانی دی اور خلق اللہ سی عدل و انصاف کا وعدہ کیا خطبہ اور سکس بادشاہ کے نام کا جاری ہوا — جب سلطان سید نے اس فوج کی اطلاع پاس فخلق درویش الہی کو داسطی تہیت فتح استر آباد اور داسطی استحکام قواعد محبت کی پاس سلطان صاحب قران سادقہ کی روانہ کیا مشارالہ بعد قطع منازل اردوی اعلیٰ میں پہنچے انواع فوارش خسروانسی مخصوص ہوا کہ جبہ خواہش جانب سلطان سید ہی کے طرف سی تہی مگر اوسنی اپنی قول کا خلاف کیا اور وعدہ وفا کیا کیونکہ بعد فرغت یانی کے انتظام خراسان سی سہی محمد مشتاق کو جانب مار دکنہ کی جو تخت تصرف گماشتہ صاحبقران

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

ساجقان کے ہتی بیجا اسد اسعلیٰ عبا رکد ورت اور نغا لفت کا جانبین من دوبا لا ہوا ۲۳۵
چنانچہ آگے بیان ہوگا

بیان بعض وقایع سلطان ابوسعید کا

جب سلطان سعادت نشان فی خاطر مهم غافلین سی فارغ کی ارادہ تسخر حصار برنو کا کیا
اور ایک جماعت فوج کو ادسکے محاصرہ کا حکم دیا ادس نشان زمین کہ ملازمین حضرت علی کی
اس مہم میں مشغول تھے برکت فی اوپر ہالی حصار کی برگان ہوکر اونکو قتل کیا جو لوگ
کو بچ گئے تھے اونہوں فی اوسی تنوہم ہوکر صبحی اوٹھ کر تیغ کشی کر کے ادسکی ہی ٹکڑی
ادڑا دئے اور سردسکا کاٹ کر جانب ہرات کی پہنچا بسبب اس خدمت شائستہ
کی منظور نظر اتفاقات سلطان سعید کے ہوئی — اور ایک واقعہ یہ گذر کر مرزا ابراہیم
مورک سلطان سعید سی جب بہاگ تودہ ولایت دہان میں پہنچا دہان سپاہ جمع کر کے
قصہ خراسان کا اوسنی کیا اتنا در راہ میں مرخص ہوکر مرگیا در میان ماہ شوال ۸۳۵
آٹھ سو تہتر ہجری کے کنش اوسکی ہرات میں آئی مدرسہ علیا گوہر شاد بگیم میں فون
ہوا — اسی سال میں خدائے فی سلطان پسندیدہ خصال کے ایک لڑکا پیدا ہوا
بسبب اسکے کہ وہ لڑکا مسماۃ رقیہ سلطان بگیم بنت مرزا علاء الدولہ کسی پیدا ہوا تھا
مرزا شہ رخ نام رکھا گیا — اسی سال میں بوجہ اشارہ شہزادہ کی امیر علی فارسی
متوجہ واسطی تسخر عماد کی ہوا جب اوس نواح میں پہنچا محمد دیوانہ کہ جانب میر بابا حسن
سی جسکا مقتول ہونا ہو پر بیان ہوا کہ تو ال ادس شہر کا تھا قدم لطاعت اور انقیاد
سی پیش آیا امیر علی فارسی نے حسب الحکم بادشاہ کی برج اور چار دیواریں
ادس قلعہ کی دہا کر دیران کردی — اور اسی سال کی آخر میں مرزا شاہ محمد نے بعد ہائے
سپاہ ترکمان سی جوستان میں پڑا ہوا تھا در میان اوس لڑائے کی کہ در میان خلیل مند کہ

بیان آنی مرزا خلیل منہد و کہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۶ اور حاکم کابل امیر بایا کی بولے تہی شریعت شہادت کا پایا — اور در بیان اوایل
۹۲۷ آٹھ سو چوٹھ بھجری کے سلطان سعیدنی بہ خبر سنی کہ ایک فوج سیاہ ظفر نیاہ
صاحب قران حجابہ نے حدود سنیر وار تک تاخت لاکر لوگوں کو لوٹ لیا ہی اسلے امیر علی
فارسی اور حسن شیخ تیمور کو فوج دیکر سلطان سعیدنی جانب مازندران کی پیجا اور آپ
بہی بروز چار شنبہ ماہ جاد الاول میں اسلے بھی گیا سلطان صاحب قران نے جب
ابو سعید کی آنے کی خبر سنی چند سوار جو آ رہا تھیکہ برسبیل استحال مخالفون کا استقبال
کیا جب خراسان کے نزدیک پہنچا وہاں سنا کہ سلطان سعید مد لشکر جانب مازندران
کے جاتا ہے اسلے مراجعت کی تاکہ اسباب لڑائی کا خوب مرتب کر کی اچھی طرح پر
و دشمنوں کے دخیہ میں مشغول ہو — اسی اثنائین بعض امداد اور لشکری سلطان صاحب قران
سی منحرف ہو گئی اسلے اس میں شائبہ راہ فی زمانہ سازی کر کے جانب لڑائی کی کوچ کیا
سلطان سعیدنی بہ خبر سنکر استرا با دین آکر چند روز عیش نشا ط کیا پھر وہ ولایت اپنی
فرزند سعادتمند مرزا سلطان محمود کو سپرد کر کی جانب ہرات کی مراجعت کر گیا

بیان آنی مرزا خلیل منہد و کہ کا واسطی محاصرہ بلدہ فاضرہ

ہرات کی اور بیان بعض حالات و حکایات کا

امیر خلیل منہد و کہ زمانہ سلطنت مرزا بابرسی اتیک والی سیستان کا تھا جب اسنی سنا
کہ سلطان سعید جانب مازندران کی گیا ہی خیال استقلال کا دماغ میں لاکر مہم جیت لیا
سیستان کے دار السلطنت ہرات کا قصد کیا باشندگان اوس بلدہ نے اسلے آنی سے
مطلع ہو کر برج اور شہر نیاہ مضبوط کی امیر خلیل بادہوین رمضان کو باہر ہرات کے
پہنچا سیستانیوں نے لڑائی فی شروع کے بعد چند روز کے بروز جمعہ ساکنان ہرات
تنگ ہو کر ازراہ غر و نیاز باہر آئی اس فریب سی باہر نکلا تلوار کشی کی سیستانیوں کو بھگادیا

بیان آنی مرزا خلیل بند و کہ کا واسطی محاصرہ ہرات کی

۱۳۷۷ بھگا دیا اور ایسی دہشت امیر خلیل بند و کہ کی دلپر بیٹھی کہ کسی منزل پر اوسنی بھگے ہو کر آرام نہ کیا
 — اور سلطان سعید نے جب مہجرت خطہ ماہذراں سہی کی خبر جرات خلیل بند و کہ کے
 سنکر بہت غایت تمام ہرات میں آکر اون لوگوں پر جنہوں نے خلیل بند و کہ کو بھگا دیا
 نہا بہت غایت اور مہربانی کی اور ایک فوج واسطی استیصال امیر خلیل بند و کہ کے
 جانب سیستان کی روانہ کی جب یہ سپاہ وہاں پہنچی خلیل بند و کہ شہر میں مقیم ہو گیا
 اور لشکر نصرت اثر نے محاصرہ شہر کا کیا — امیر خلیل نے جب دیکھا کہ طاقت مقابلہ کی
 مجھیں نہیں ہی حلقہ عبودیت کا کان میں ڈاکٹر سپہ لار لشکر کی خدمت میں حاضر ہوا دوسرے
 بادشاہ کی خدمت میں دریاں ماہ ذاکج کی اوسکو پہنچا یا بادشاہ نے قلم معفر کا اسکے
 من ہون پر کہنچا اور اپنی بڑے امیر دن میں منتقم کیا اور واسطی ضبط انتظام ولایت سیستان
 کے شاہ بھی کو جو ایک بادشاہ ہراہ اوس ملک میں تھا حکم دیا — اور درمیان ۶۵۸
 آٹھ سو پینہٹہ ہجری کی مرزا علاء الدلہ جو مرکہ سلطان سعید شاہ کی بہا لگا کوہ دیابان میں پہنچا
 تہا گنارہ قلم پر فوت ہوا نیش لہ کے لاکر مہد علیا گوہر شاہ آغا کی مدد میں دفن کے
 — اسی اثنا میں جانب ماوراء النہر سہی خبر آئی کہ مرزا محمد جو کی دلہ مرزا عبد اللطیف بھاونت
 امیر نوسید کی جہنڈا نفلت کا بلند کر کے اطراف اوس ولایت میں غارت اور تاراج
 کر رہا ہی — اسواسطی سلطان گیتیستان بیرون جاد الاول کو جانب ماوراء النہر کی روانہ
 ہوا — اور مرزا جو کی خبر متوجہ ہوئی سلطان سعید کی سنکر بہا لگا کر قلعہ شہر خیمین
 متعین ہوا سلطان سعید نے جیون سہی عبور کر کے باہر قلعہ کے جا کر محاصرہ اوسکا گیا
 جب قریب فتح اور طفر ہوا فوراً جانب خراسان سہی ایک ایچی آیا اوسنی عرض کے
 کہ سلطان صاحب قران ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان نے جانب ماہذراں کے
 توجہ فرمائی ہے سلطان سعید نے یہ خبر سنکر امیر سید اسیل ارغون — اور امیر سید
 مراد کو جانب خراسان کی روانہ کیا تاکہ حدود اوس مملکت کی محافظت کریں اور کفایت

بیان آنی مرزا خلیل منہ دککا واسطی محاصرہ ہرات کی

۲۳۸ آئی صاحب قرآن کی بیہوشی کہ درمیان ۸۶۵ھ آٹھ سو سینہتر ہجری کی سلطان مذکور فی ہرم
جہانگیری اور کشور کشائی قدم مبارک رکاب میں لاکر جانب ولایت استرآباد کی کوچ
فرمایا جب اوس مملکت میں پہنچی مرزا سلطان محمود لشکرنا سدوم سامنی لیکر مقابلہ پر آیا
لڑائی بہت سخت ہوئی فتح کا نفاہارہ صاحب قرآن ثانی کے لشکر میں بجایا گیا
مرزا سلطان محمود بہر اسی عبدالعلی جانب خراسان کی ہلاک گیا اور سلطان صاحب قرآن
اوسط شہنشاہ میں دارالفتح استرآباد میں آیا بعد چند روز کے عیش و عشرت میں مشغول
ہو کر عبدالرحمن ارغون کو واسطی ضبط مازندران کی مقرر کر کے جانب ہرات کی متوجہ ہوا
— سید اصریل ارغون — اور امیر احمد حاجی اور سید مراد نے ماسوا را کی اور جو امرار
سلطان سید کی نواح نیشاپور و سنبردار میں رہتی تھیں انہوں نے جب متوجہ ہونی بادشاہ
مذکور کی خبر جانب بلخہ ہرات سنی شہر میں جا کر اسباب محقق اور قلعہ داری کا اچھی طرح
مرتب کیا سلطان صاحب قرآن نے کامیاب و کامران ہو کر پہلے قلعہ سرخس کو فتح کیا
بعد ازاں دارالملک خراسان کی کوچ کیا پیر کے روز چوبیسویں ماہ ذیقعدہ کو سہ سپاہ
فراوان باغ زراغان میں آکر فروکش ہوا اور بخیاں اس امر کے کہ شاید مردمان شہر
بدن لڑائے بعد جنگ کی دروازے شہر کے گولہ دین سپہ سالار کو حکم لڑائی کا نہ دیا
جب گیارہ روز اس طرح پر گزر چکی اور ساکنان ہرات کی دہن وہ خیال بھی نہ آیا
اوسوقت باغ زراغان سبھی کوچ کر کے الگ کہستان کے طرف گیا دان قیام کر کے
سپاہ کو حکم دیا کہ لڑائی کر دیناں روز تک سپاہ فی محاصرہ کیا مگر ہرات مفتوح نہ ہوئی
اوسوقت بادشاہ مذکور ستائیسویں ذی الحجہ کو لقبہ جنگ جانب سلطان سید
کی کنارہ آب مرغاب کو کوچ کیا — اور اوس جانب سلطان سید نے جب خبر
محاصرہ ہرات کی سنی مرزا محمد جو کی سبھی ایک کو نہ صلح کر کے آب جیون سی عبور کیا
سلطان صاحب قرآن فی سبب پریشانی اپنی سپاہ اور اختلاف رائی امر کی لڑنا مناسب

بیان کوچ کرنی سلطان سعید کا جانب ترکستان کی

نامناسب نہ جانکر اشترا باد کو کوچ کیا اور سلطان سعید نے بدفتح قلعہ خرس کی ارادہ جرجان ۲۳۹

کا کیا سلطان صاحب قرآن ثانی بنی جبر متوجہ ہونی اوس بادشاہ کی سنکر حدود جرجان تک گیا اور سبب نہ پانی صلاح وقت کی جانب اراق کی گیا سلطان سعید نے اشترا آباد میں آکر عیش و عشرت کی اور امیر خلیل مندو کہ کسی جب کئی دفعہ دن ایام میں علامات غداور نفاق کے ظاہر ہوئے سو اوسکی اولاد کی جانب یاسا کی روانہ کر دیا جب سلطان سعید نے انتظام خطہ جرجان سے فراغت پائی دوسرے دفعہ پیردہ کی حکومت سلطان محمود کو محنت کی اور آپ کوچ فرما کر اپنی دارالسلطنت کو آیا باسیون ریح الاخر ۶۶۷ھ سو پہاڑیہ بھری میں درمیان باغ سفید کی نزدل جلال نسر مایا۔ خواجہ موالدین دیوانہ اور نشیون کے بڑی طرح سی قتل کیا

بیان کوچ کرنی سلطان ابوسعید کا جانب ترکستان کی بعض حوادث کی

سلطان سعید نے قصد ہتھیال مرزا محمد جری کی جرنلاد ماوار النہرین درمیان میدان عیان کے جولان کرتا تھا ستائیسویں جہاد الاول کو دارالسلطنت ہرات سے حرکت کی بعد قطع منازل قلعہ الاسلام بلخ میں پہنچا چند روز دن توقف کر کے نوین رجب کو چون سہی جانب سمرقند کی پہنچا وہاں سے شاہر خیزہ میں گیا اور سبب اسکے کہ مرزا محمد جری نے اوس قلعہ کو نہایت مضبوط کر رکھا تھا تو گون کو حکم دیا کہ مقابل اوس کے ایک کوٹ بنا وادماپ جانب سمرقند کی معاودت کر گیا مدت غیبت سلطان سعید میں درمیان خراسان کے وبار عظیم برپا ہوئی اور بہت خلق اللہ سبب طاعون کے ہلاک ہوئی اور اوایل ۶۷۷ھ سو ۶۷۷ھ بھری کے میں بادشاہ مذکور نے جانب قلعہ شاہر خیزہ کی کوچ کیا قریب ایک سال کی محاصرہ اور مقابلہ رہا آخر الامراہل قلعہ سبب ہونی قوت کی ہلاک ہونے لگی سبھی ملکہ حضرت ولایت پناہ خواجہ ناصر الدین عبید اللہ کی خدمت میں بہ حال

بیان آنی سلطان حسین دہخان کا دوسری دفعہ ملک خراسان میں

۲۴۲ عرض کیا اونہون نے اردوی سلطان عالی قزلباش میں شریف لیا کر اور جانب خراسان میں
 امان حاصل کی پہر قلعہ شہر خیزہ میں آکر بروز جمعہ نوین ماہ محرم ۹۷۸ آہٹہ سوار شہر ہجرت
 میں مرزا محمد جوگی کو مجلس بابین میں حاضر کیا اوس بادشاہ نے اوسکی حال پر رحمت
 اور شفقت فرما کر جانب ہرات کی مراجعت کی اور بامیون ریح الثانی کو عین اقبالی
 و کامرانی سی باغ سفید میں پہنچا اور مرزا محمد جوگی کو قلعہ اختیار الدین میں قید کیا وہ قید میں
 ہلاک ہوا اس سال میں ہی در بیان ہرات اور مضامات اوسکی کی بیماری طاعون کے
 پھیل رہی تھی اور سلطان سعید بادغیس پر چڑھائی کر کے گیا تھا

بیان آنی ابوالغازی سلطان حسین دہخان صاحب انکا دوسرے دفعہ ملک خراسان میں

اور لڑنا اوس بادشاہ کا نواحی ترشیر سرپر مرزا سلطان ابوسعید سی
 جب اس سال میں سلطان حسین بہادر صاحب قران نے پہر جانب ہرات کی چڑھائی کے
 ادن ایام میں سلطان ابوسعید بادغیس کے ہم پر گیا ہوا تھا یہ خبر وہ سنکر بہت حیران
 و پریشان ہوا وہ انسی اوسنی کوچ کر کے برابر ولایت خوشیج کے نزول کیا اور امراء
 مدلت کو حکم دیا کہ تم لوگ صاحب قران نہ کورسی اردیر محمد علی بخشی کو نو لکا سردار
 مقرر کیا نواحی ترشیر برتلاقی فریقین ہوئے سلطان صاحب قران آہٹی سوار جہاز ساتھ
 یکدم خراسان کے سامنے آیا اس جانب ایکھزار پانسو تہی صف آراستہ ہوئی جانبین کی مدد
 نے بہا دی دھلائی گڑی ہوئی لگی سوائے آواز تیر یا توار کے کچھ نہ سنی میں آتے تھے
 اوس روز سلطان صاحب قران مثل شیر تریان کی صف انداز تاخت لاکر اپنی ہاتھ سی
 زرا دی خراسان کی لشکر کی قتل کے بعد سلطان سعید کی تاب مقابلہ کی نہ لاکر ہلاک گئے
 اور بہت لوگ مارے گئے اور جو باقی رہے تھے وہ سلطان نہ کور کی لشکر میں آئے سلطان
 صاحب قران بعد اس فتح نامہ دار کی مشہد مقدس کو گیا وہ ان سی جانب مدد کی اور مدد سی

بیان محل حال مرزا جہانشاہ ترکمان کا

۲۴۱ مروجی جانب ولایت خوارزم کی اور درمیان موسم نرستان کی ۶۹۸ھ آٹھ سو اتر ہجری میں
چڑائی مرد پر کی اور موسم بہار دار السلطنت میں گذاری اور درمیان ۶۹۸ھ آٹھ سو اتر ہجری کے
بادشاہزادہ کی ختنہ کی باعث جشن کیا اور بڑی شادی بادشاہ نے رچائی اور درمیان
۶۹۸ھ آٹھ سو اتر ہجری کی ایک ایچی نے جانب آذربائیجان سی اگر عرض کی کہ مرزا جہا
والی دہان کا حسن بیگ کی آٹھ سو مارا گیا

بیان محل حال مرزا جہانشاہ ترکمان کا اور بیچیا

سلطنت کا حسین بیگ بن قسرا عثمان کو

جن ایام میں کہ مرزا جہان شاہ سلطان سعادت پناہ سی صلح کر کے خراسان سی جانب
آذربائیجان کی آیا مرزا پیر بوداق جو کہ بڑا شجاع اور سکی اولاد میں تھا جانب یاز فارس
کی نکل گیا اور باپ سی مخالفت ظاہر کی مرزا جہان شاہ نے کئی دفعہ خط اور سکو لکھی
مگر کچھ فائدہ نہ ہوا مرزا پیر بوداق مطلقاً مقام عصیان سی گذر آخراً لامر محرم مرزا جہان
کے فی جو کہ والدہ پیر بوداق کے ہتی شیراز کو گئی اور سنی جاکر اور سنی بیٹی مخالفت کر
نصیحت کی اور سچی کر نبداد میں لائی مرزا پیر بوداق نے تہوڑی مدت دار اسلام نبداد میں
رہ کر پھر دوسری عصیان اور مخالفت باپ سی ظاہر کرنے شروع کی اسلئے مرزا جہان شاہ
سپاہ کثیر لیکر جانب نبداد کی گیا مرزا پیر بوداق نے شہر کے برج اور چار دیواری
منضبط کر کی شہر بند کر دیا اور متعین ہو گیا قریب ڈھائی برس کے محاصرہ رہا اس سبب سی
شہر میں قحط اور گرانی اتنی ہوئی کہ کوئی گناہ اور بے شہر میں زندہ نہ رہا سو قحط اتنی
شہر میں مرزا جہان شاہ کی پاس ایچی بیچ کر امان طلب کی اور سنی میں دی نبداد یونان سے
دروازہ کھول دیا اور عایدان کی بھوک اور دوسری مرزا جہان شاہ میں ہلاک کر جان لی اور
مرزا پیر بوداق چین سی بیٹھا ہوا تھا اور سکو بیہ خیال تھا کہ میرا باپ میری سی بہ بڑی

بیان محل حال مرزا جہان شاہ ترکمان کا

۲۸۲ پیش آدی گا۔ اسی اثنا میں مرزا جہان شاہ نے اپنی بیٹی محمدی کو سو ایک جماعت کی اور سکی قتل کی واسطی مامور کیا اون لوگوں نے پیر بوبات کے محل میں جا کر تلوار کشی کی اور ایک ہی حلہ میں اوسکا کام تمام کیا جب اوسں پ قضا فی بیٹے کو مار کر چھٹے صبح کی نعبد استقبال ایر حسن بیگ کی جو بہت اوسے مخالفت کرتا رہتا تھا کوچ کیا اور حسن بیگ نے دشمن کی متوجہ ہونی کی خبر شکر ایک پہاڑ کے درہ میں نزدیک کیا۔ مرزا جہان شاہ فی ہے منازل اور محل قطع کر کے صوبے پوش اور ازروم میں نزدیک لشکر دشمن کی منزل کی ہر چند کہ ایر حسن بیگ نے رسل و ہایل در باب راضی کرنے اور خوشنودی مرزا جہان شاہ کی کوشش کی مگر اوسنی یہ بات صفت اور کم طاقتی جہان شاہ پر حل کی۔ اور تاجستان اور تیرماہ اوس موضع میں لبر کی جب جاڑا بہت شدت سی ٹوٹ کر پڑا سپاہ تنگ ای اور در باب رحبت کی سپاہ نے عرض کی حکم ہوا کہ چلے جاؤ اور بادشاہ خود سو ایک فرج خواص اور مقررین کے چند روز اوسے مکان پر پڑا ایر حسن نے غفلت میں اوسکو پا کر دو ہزار سوار لیکر دردی جہان شاہ میں پہنچا اور سوقت جہان شاہ حیران ہو گیا مرزا یوسف مقابلہ پر گیا مگر تاب ایک حملگی ہی نہ لاسکا باپ کو جا کر خبر دی مرزا جہان شاہ ناچار سوار ہو کر ہلکا اور حسن بیگ نے اور سوقت روانہ ہو کر محمدی۔ اور یوسف مرزا کو جو کہ دو بیٹے جہان شاہ کے تھے گرفتار کی اور ایک جماعت ترکمانوں کی قتل کی اور چند لوگوں نے حسن بیگ کی لشکر سی ہلاک کر سب طمع گھوڑے اور جامہ کی مرزا جہان شاہ کا تعاقب کیا غمیکہ اوسکا بھی سر کاٹ کر تنہا ہی جد کیا کپڑے اوسکی اوتار کر گھوڑے کو چین کر ادٹی چلی آئی بعد دو تین روز کے کسی آدمی نے کپڑی بادشاہی کسی سپاہی کی پاس پہچان کر حال اونکا دریافت کیا جب معلوم ہوا کہ جہان شاہ مارا گیا حسن بیگ نے یہ خبر شکر جہان شاہ کی محمدی کو بھی قتل کیا اور دوسرے اسکے بیٹے مسی یوسف بن جہان شاہ کی بہو نہیں سلامی پھر دای امراء اور ارکان دولت نے جب مرزا جہان شاہ کی قتل ہونی کے خبر سنی

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا تورت قلاق سی نجیال تسخیر مملکت کی
 خبر سنی اوسکی بڑی بیٹی حسن علی کو تخت سلطنت پر بٹھلایا اوسنی تخت پر بیٹھتی ہی اکیسوا ۴۳
 استی آدمی کا سوزنیہ مقرر کیا اور ایک عرضی اسمفون کی کہ حسن بیگ نی میری باپ
 قتل کر کی استیلا پایا ہی آپ اس طرف تشریف فرما ہو جی درگاہ سلطان سعید میں روانہ
 کی اور ایک لشکر مرتب کر کی اوسکا نام جولی رکھا اور اکثر اہل ار جہا نشاہی کو نی جواد
 باب کے وقت کی امیر تہی نظر سی او کو ڈال دیا

بیان کوچ فرمانا سلطان سعید کا تورت قلاق سی
 نجیال تسخیر مملکت آذربایجان اور عراق کے
 واضح ہو کہ موسم زمستان ۸۷۷ھ سو بہتر ہجری میں سلطان سعید نہایت شوکت
 اور حشمت سی بلکہ مرد میں مقیم تھا جب خبر سلطہ ہونی میر حسن بیگ کی سنی اور ایک
 عرضی امیر زادہ حسن علی کی یہی درباب طلب سلطان سعید کے پہنچی اوس خباب نے
 خوش ہو کر ارادہ تسخیر عراق اور آذربایجان کا کیا — ادلائر مرک عبدالرحیم صدر کو جانب
 سمرقند کی روانہ کیا تاکہ شرح مقبول ہونی میرزا جہان شاہ کی حضرت ولایت پناہ
 خواجہ ناصر الدین عبید اللہ سی عرض کری اور اوسنی یہ عرض کری کہ آپ خطہ مردین
 تشریف لائے تاکہ سلطان سعید آپسی درباب تسخیر عراق کے کچھ گفتگو بی دست کیا چاہی
 ہیں جب صدر مذکور نے ملازمت اوس بزرگ کی میں حاضر ہو کر بنیام سلطان سعید کا پہنچایا
 حضرت خواجہ قشلاق مردین تشریف لائی اور سلطان سعید نے بعد یعنی شورت کی
 ارادہ متوجہ ہونے عراق کا کیا وہ حضرت جانب مادر انہر کی مرصبت فرما گئی اور آیات
 فقر آیات اوایل ماہ شبان مہ سپاہ خادان جانب آذربایجان کے روانہ ہوئی سلطان
 سعید فی منزل کا یوش پر پہنچ کر چند روز اس مقام میں آرام فرمایا اور اسی جابی سے
 بعضی اہل ارادہ اور سرداروں کو مدد علی ضبط ملک فارس اور عراق کی مامور فرمایا اکثر لوگ

بیان کو چ فرما سلطان سعید کا خیال تسخیر آذربایجان اور عراق کی
 ۲۴۴۴ اور امرامین سی نہایت آسانی اور بدون مشقت کی حاکم ہو گئی اور مال و اسباب اور لایٹ
 کا اپنی ضبط میں لاکر لشکر بادشاہ میں بھیجا جن ایام سی کہ سلطان سعید فی جانب آذربایجان کے
 کوچ کیا تھا وقت پہنچی کا یوشس کے الچی اور قاصد متواتر اور بی درپی حسن بیگ کے
 اردوی میں پہنچے تھے اور وسیلہ امرامین کے کلمات محبت انگیز بادشاہ کی خدمت میں عرض
 کرتے تھے اس واسطی سلطان سعید نے نزل کا یوشس میں ایچون کے ہاتھ حسن بیگ کو
 ایک کلاہ اور ایک شمشیر طلائی بطور خلعت دی بھیجی اور یہہ پیام دیا کہ جب مابعد دولت ملک
 آذربایجان میں پہنچیں اور کو چاہی کہ آستان سلطنت پر حاضر ہو جو صحت وقت جو عمل میں
 آوے گا بعد از ان کا یوشس سی بادشاہ نے کوچ کیا جب ملک ری پر پہنچی جانب
 آذربایجان سی یہہ خزانے کا میرزا دہ حسن علی دیران و تباہ ہو گیا بیان اسکا یہہ ہے
 کہ میرزا دہ حسن علی ولد مرزا جہان شاہ موضع فرید پر بقصد قتال اور جنگ ایر حسن بیگ
 کے سپاہی ہوا تھا اس مقام پر امیر شاہ علی — اور امیر ابراہیم شاہ کو ایک فوج سپاہ
 اپنی سی دیکر واسطی خزاوی کے بھیجا یہہ لوگ چونکہ مرزا حسن علی سی سے متفرق ہی طریق
 بیرونی کا انہوں نے اختیار کیا یعنی امیر حسن بیگ سی جو مخالف تھا جا ملی جب ان لوگوں
 کی مجاہدی کی خبر امیرزا دہ حسن علی کی اردو میں پہنچی بعضی حسن بیگ کی لشکر میں چلی گئے
 اور تھوڑے آدمی اردو علی میں چلے آئے حسن بیگ فی یہہ خبر بادشاہ کی آنی کی سنکر
 ترابع اران میں جا کر قیام کیا ابھی بادشاہ سلطانیہ ہی پر پڑا ہوا تھا کہ جانب امیر فرید اور
 تمام امرامین کے جانب سی جو تبریز میں مقیم تھے ایک عرضی اس مضمون کی آئی کہ بہت
 جلد آپ اس جانب کوچ فرما کر ہماری پاس تشریف لائے سلطان سعید فی کعبہ سی اس
 خبر کے یوسف شیرازی کو واسطی داروغہ کی تبریز کی روانہ کیا اور بنفس نفیس درمیان
 کی نزل پر توقف فرمایا اس مقام پر امیرزا دہ حسن علی سد اپنی بیٹے سلطان علی اور
 اپنی بہائی یوسف کھول کی محبت بعضی امرامین ترکمان کی خدمت میں بادشاہ کی اگر حاضر ہوا

بیان ویران ہونی سپاہ خراسان کا

۲۴۵

حاضر ہوا غایت اور لطافت خسروانسی اختصاص پایا

بیان ویران ہونی سپاہ خراسان کا اور

شہادت پانی سلطان سعید گورکان کا

بعد محبت یوسف بیگ کی سلطان سیدنی درباب تین مقام فروکش ہونے کی
امر اور ارکان دولت سی مشورہ کیا بادشاہ کی رائے میں یہ بات بھری قراغین
رہنا چاہی اس واسطی ریات عالیات اس جانب کو گئی جب قریب ایک فرسخ کی
شکر پہنچا سب قلت غلہ اور نالج وغیرہ کی ارباب رائی اور صاحبان تدبیر نے
صلاح اور مناسب وقت یہ تصور کیا کہ طرف محمود آباد کی کوچ کرنا چاہی تاکہ شیردہا
اردو سے اعلیٰ میں اگر حاضر ہو یہ ارادہ کر کے لشکر کی لوگوں نے جنگل کی طرف کوچ کیا
اور بس صحرائیں گہائیں زہر دار بہت اوگی ہوئے تھے جس چارپایہ نے وہ گہائیں
کہائی فوراً مر گیا جب محمود آباد پر بدستواری تمام بادشاہ کا لشکر جا کر پڑا غلہ کا بہت قحط
ہو گیا چنانچہ ایک من غلہ دس دینار کی عوض بھی نہ ملتا تھا اور امیر حسن بیگ نے
ہر چار طرف سی راستوں کا ایسا بندوبست کر رکھا تھا کہ کوئی شخص جانب خراسان یا عراق
یا فارس سی اردو میں اعلیٰ میں آکر نہ مل سکتا تھا چند روز تک جانب شیردان کسی کشتی
غلہ لا کر لاتے رہی اس طرح گذارا ہوا اور گھڑے قوی حسینی تھے سب ضعیف ہو گئی
چل نہ سکتی تھے اور ترکمان لوگ جو کہ بادشاہ کا احاطہ کئے ہوئے تھے ان کی گھوڑی
قریب اور چالاک تھے وہ لوگ اردو یا یون پرتاخت لاتے تھے جسکو پاتے
عالم عدم کو روانہ کر جاتے بعد ازاں یہ ہوا کہ ناگنا شیردان شاہ فی بواسطہ
وعیدہ اور تہید امیر حسن بیگ کی تقارہ مخالفت کا بجا یا اس سبب لشکر بادشاہ کا
جانب لہو بیک کے حرکت میں آیا اتنا راہ میں دلدل اور کچڑا لسی آئے کہ جنگل تمام

بیان وفات پانی سلطان سعید گورکان کا

۲۴۶ اسی مقام سے لشکر کی لوگ چان بروجی اور موضع ناسپین نزول کیا اور بارہویں صیبت
 ششہ آٹھ سو تہتر ہجری کو امیر سید مراد کو واسطی قراولی کی مدد نہ کیا وہ تھوڑی ہی دور گیا
 تھا کہ ناگاہ چار سو سوار آئے اور سکولی امیر بیگ ترکمان جو ان کا سپہ سالار تھا آگے
 آیا سید مراد سے کہا کہ مرزا سلطان ابو سعید سو برس کی دشمنوں کو دوست رکھتا ہی اور
 سو برس کی دوستوں کو دشمن سمجھتا ہی اب بدون اس کی لڑائی کرے یا صلح کہاں جانتا ہی
 چاہی کہ کل کے روز امر از بزرگ اس جانب آدین کیونکہ کل کو امیر حسن بیگ واسطی ہم صلح کے
 سو اپنی خواص اور مقربین کی اپنی تین اسجائے پہنچا دیگا یہ سنکر سید مراد نے حیرت
 کی — دوسری روز امیر سید فرید موفوج اور امراد عظام کے گیا ترکمان لوگ ہی
 آئے وہ لوگ چونکہ بہت تھوڑے تھے امیر سید فرید فی السبب غرور کی اور نیرتخت کی
 برخیز کہ امیر سلطان ارغون نے اس کو اس حرکت سے منع کیا اور سنی نہ سنا اسی شانہ میں
 امیر حسن بیگ نے سو تین ہزار سوار نیزہ گذار کی گین گاہ سی باہر نکلا سپاہ خراسان پر حملہ
 کیا اور قریب پانسو آدمی کے قتل کر ڈالی اور امیر سید فرید گرفتار ہوا پچی بوی تھواری لشکر
 میں بہاگ کر آئے ایک عزیز نے اس مقام پر چند شعر کہی ہیں وہ یہ ہیں —

قضا جو	لشکر سلطان ابو سعید شکست	زکس مان کہ میر ستارہ و ماہست
بشیر دان	جو نہ بردماند بر لب آب	نہر کی کہ نہ آنجا مقام دنی راہست
گذشتہ	بود زار و رجب دہ و شش روز	قدر نوشت کہ دستش نہ ملک کو تاہست
لطیفہ است	عجائب کہ لشکر اورا	از ان حسن زد و تاریخ شیر دان شاست

بعد از ان سلطان سعید فی واسطی صلح اور صفائی کے بیادیت پناہ امیر خیات الدین
 محمد کو پاس حسن بیگ کی بھیجا اور پچی اونکی اپنی والدہ کو ہمراہ افکار اولاد رسولی سید ابہام
 تمی کے بھیجا حسن بیگ نے ان کو گون کے بہت غرت کی اور چاہتا تھا کہ صلح ہو جاد سے
 کہ ناگاہ سید اردبیلی جو کہ امیر حسن بیگ کی جانب سے بطور رسالت اردوی سلطان سعید میں

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا

مین گیا تھا آیا اور عرض کی کہ خراسانی نہایت بد حال اور پریشان اور کسرا سید ہر ہی مین ۲۴۷
مطلقاً تم صلح نہ کرنا کیونکہ وہ لوگ مغرب ویران اور تباہ ہوا چاہتی مین اسلے ایر حسن بیگ
نے مہد علیا اور سید ابراہیم کو بے نیل مقصود رخصت کیا اور صلح نہ ٹھہری اور امیر غیاث اللہ
مومک کو اپنی نظیر غایت مین شامل کر کے علم سرداری ساری کا غایت کیا اور سوت ترکمانوں
نے حرکت کی اور بعض امداد خراسان بوفائی کی راہ علی کر کی حسن بیگ سی آملی سلطان سعید
نی یہ حال دیکھ کر بہت غم اور رنج کا لشکر لیکر ہانگنا اختیار کیا پس ان حسن بیگ نے
بہنی مقصود بیگ اور زبیل بیگ نی سلطان سعید کا تقاب کر کی اور سکو گرفتار کیا آدھی
رات کی وقت اپنی باپ کی لشکر مین بادشاہ کو حاضر کیا اور مخاطبوں ہر شیار کو سپرد
کیا اور نہونی خوب طرح سسی جگڑ کر بادشاہ کو کہہا بہ دور در کے ایر حسن بیگ نے سلطان
سعید کو طلب کیا جانبین مین گفت و شنود بہت رہی ام حسن نہ چاہتا تھا کہ بادشاہ کو قتل
کرے مگر آخر کو امداد ترکمان کے بہکانی اور قاضی سردان کی اعدا سسی بامیون رجب
ہرسال مین اوس بادشاہ کو قتل کیا — مولانا جلال الدین دوانی نے سلطان سعید
کی تاریخ مقتول ہونے کی یہ لکھی ہے سے سلطان ابو سعید کہ در فقر خسرو سے*
چشم سپہ پر جوان چو اندید مید الحق چکو نہ گشتہ گشتی کہ گشتہ بود۔ ہ تاریخ نسال
مقتل سلطان ابو سعید

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید کا جو بعد

شکست کی واقع ہوا اور حال اوسکی اولاد کا

وامنح ہو کہ جس وقت مرزا سلطان ابو سعید نی ارادہ بہا گئی کا کیا در میان لشکر خراسان کے
اثر قیامت کی نمودار ہوئے ایسی بہا گچی بہائی کو بہائی کا پاس نہ تھا بیٹی کو باپ
کی کچھ پرواہ نہ تھی خاندہ کو جو رداور بچوں سسی اور سوت محبت نہ تھی ہر ایک شخص کو

بیان تہوار اساحال لشکر سلطان سعید کا

۲۴۸ اپنی جان بچانی دشوار ہوئی اور ترکمانوں نے بادشاہ کی لشکر میں پہنچ کر ہتھیار اورتاراج کا بندک اپنی خیمہ اور ڈیرا بادشاہ کا اپنی جائے ہی پر کھڑا ہوا تھا کہ امیر حسن بیگ آپہنچا اوسے سپاہ کو ان امور ناشائستہ کے اختیار کرنی سے منع کیا اور حکم دیا کہ تمام خزانہ اور اسباب شہابی کی محافظت کرو اور بادشاہ کی جیون اور رحم کے محافظت کا حکم دیا بموجب حکم امرار اور لشکرے خراسان کی مرزیا دگار محمد کے چٹھی کی نیچی مجتمع ہو گئے اور بعضی اطراف جہان کو ہلک گئی اور وہ جماعت نوابوں اور مخصوصوں سلاطین سعید کے کہ پنجہ تقدیر میں مبتلا ہو کر مقید ہو گئے تھے بسبب اتفاقات امیر حسن بیگ کے طوق ذریعہ نیرسی خلاص ہوئی ہر ایک اپنی اپنی جائے پر پہنچا مگر میرک عبدالرحیم صدر بسبب اپنی عاشق نامہ ہواد کی یاسا کو پیچھا گیا — مرزا سلطان ابو سعید نے بعد اپنی رحلت کی گیارہ بیٹے اپنی چچی چوڑی اور کئی تفصیل یہ ہے — مرزا سلطان احمد — مرزا سلطان محمد — مرزا سلطان محمد — مرزا شاہ رخ — مرزا انج بیگ — مرزا عمر شیخ — مرزا ابابکر — مرزا سلطان مراد — مرزا سلطان خلیل — مرزا سلطان دلہ — مرزا سلطان عثمان — زون لوگون مفضلہ بالا کا یہ حال ہے کہ مرزا سلطان محمد اور مرزا شاہ رخ جنگ امیر حسن بیگ میں گرفتار ہو کر ایک قلعہ میں دریاں عراق کے مجموعہ ہوئے بعد تہوار میں ت کی جس سبب مخلصی پائے لیکن نہایت نفسی سبب اوس ولایت میں گنہگار کرتے تھے دریاں ۸۹۹ آٹھ سو ننانوین ہجری کے مرزا شاہ رخ نے عثمان غریت جانب خراسان کی سطوف کی جب ولایت ساری میں پہنچا جانب منفرت خدای ماری کی انتقال کیا اور سبکی نشد دریاں ہرات کی لاکر کنبہ مہر علیا کو ہر شاد آغامین دفن کیا اور غائب مرزا سلطان محمد دریاں ۸۹۹ نو سو پانچ ہجری کے کی موجود ذرندہ تھا — اور مرزا سلطان محمود جو کہ دلفار شد سلطان سعید کا تھا بروز دیران ہونے اردو کی اعلیٰ کی جانب خراسان کے چلا گیا تھا جب ولایت ہرات

بیان تہوڑا سا حال لشکر سلطان سعید اور اوسکی اولاد کا

ہرات میں پہنچا اوس سچا نسب سبب بلند ہونی جنہی حکومت سلطان صاحبقران کے ۲۸۹
 جانا مناسب نہ جانکر اپنی بڑے بیای سلطان احمد مرزا کے پاس جو کہ حاکم سمرقند کا تھا
 چلا گیا — مرزا سلطان احمدنی اپنی برادر مذکور پر شفقت اور غایت کی اخلاص مرزا
 سلطان محمود سبب ترغیب اور تحریص ملازمین کی بہانہ سفار سمرقند سی سوار ہو کر
 جانب ولایت حصار کی گیا اور حکومت اس ملک کی اور مملکت بدخشان اور قنداز اور
 بغلان کے اوسکی اوپر متعین ہوئی اور بعد اسکے کہ مرزا سلطان احمدنی درمیان غرہ و قبیحہ
 ۹۹۹ھ آہٹ سوننا نوین ہجری کی اس عالم سی انتقال کیا مرزا سلطان محمود نے خطہ سمرقند
 ہی اپنی ولایت میں ملا لیا اور درمیان ۱۰۰۰ھ نو سو ہجری کے ماہ محرم میں وہ ہی فوت ہوا
 اوسنی چار بیٹی بھی چھوڑی جسکی یہ تفصیل ہے مرزا سلطان مسعود — مرزا باسنقر
 — مرزا سلطان علی — مرزا سلطان ولس بعد وفات سلطان محمود کی مرزا سلطان
 ولایت حصار میں بادشاہ ہوا — اور مرزا باسنقر سمرقند میں حاکم ہوا اور مرزا سلطان
 علی کی آنکھوں میں سبب اسکے کہ وہ مخالفت کی راہ چلتا تھا سلائی کینچ دی گیا اوسکی آنکھوں کو
 کچھ آسب نہ پہنچا وہ بوقت پانی فرصت کی سمرقند سی جانب بخارا کی پہاگ گیا اور
 لشکر فرہم کر کے جانب بگتھاہ صاحبقران مغفرت پناہ کے متوجہ ہوا — اور مرزا
 باسنقر تاب مقابلہ کی نہ لایا شہر کی اغریب گیا بوقت فرصت قند میں جا کر امیر
 خسرو شاہ سی پناہ لی یہ شخص سلطان محمود کی برکشید دن سی تھا — اور مرزا سلطان
 علی سند سمرقند پر سنگن ہوا ۱۰۵۰ھ نو سو پانچ ہجری میں جس زمانہ میں کہ نیاث الدین
 ابن ہمام الدین سورخ نے اپنی تصنیف سی ایک کتاب تاریخ کی مسمی خلاصہ الاخبار
 لکھی جسکا ترجمہ یہ مینی کیا ہے اوس زمانہ میں مرزا سلطان علی اپنی ۱۰۵۰ھ ہجری میں
 بادشاہ سمرقند کا تھا — اور جب مرزا باسنقر درمیان قند کے پہنچا امیر خسرو شاہ نے
 اس بادشاہ زادی کو بادشاہ بنایا اور مرزا سلطان مسعود سی تمام مخالفت میں آ کر

بیان تہجور اساحال لشکر سلطان سعید اور اولاد اوسکی کا

۲۵۰۔ مقابلہ کیا وہ چونکہ مقابلہ اور مقابلہ کی طاقت نہ رکھتا تھا خراسان کی طرف توجہ ہوا سلطان صاحب قرآن نے اوسکا آغا غنیمت جانکر نہایت شفقت اور مہربانی اوسکے حال پر فرما کر ایک عورت سی جوسر پر وہ خانہ ان شاہی سی تھی بادشاہ ہرادی کا نکاح کر دیا۔ بعد چند مدت کی کہ مرزا سلطان مسعودین دولت و اقبال میں کہ درمیان دار السلطنت ہرات کے اوقات اپنی سبکدوشی میں سلطان صاحب قرآن نے لشکر فراوان اوسکو دیکر جانب قندز کی روانہ فرمایا شاہزادہ کوچ کر کی جب قریب مقصد کی پہنچا امیر خسرو شاہ نے اردوسی اعلیٰ میں رسل و رسائل بھیج کر تائب داری اور اطاعت ظاہر کی مرزا سلطان مسعود اوس فریبی اور غدار کی فریب میں آکر جانب قندز کی چلا گیا اوسجا بے وہ کفران نعمت اور بدسلوکی سی پیش آیا اسلی سمرقند میں آیا پھر ہرات میں آکر متوطن ہوا درمیان ۹۰۵۔ شہنہ نوسو پانچ ہجری کی ہرات میں موجود تھا۔ پھر خسرو شاہ نے جب جانب مرزا سلطان مسعود سی خاطر جمع اپنی کر لے مرزا باستقر کو فریب دینی کا ارادہ کیا چنانچہ ماہ محرم سنہ مذکور میں اوس شاہزادہ عادل و فاضل نیکو نہاد پاک اعتقاد کو شہر مت شہادت پلایا اور باستقلال تمام دلائل قندز اور بلخ اور بدخشان اور صہارین آپ حکومت کرنے لگا اور سرنخوت کا آستان تک ملن کیا۔ اور مرزا سلطان میں بن مرزا سلطان محمود اون فتوردن میں جو مذکور ہوئے ترکستان میں چلا گیا درمیان ۹۰۵۔ شہنہ ہجری کی سہراہ اپنی والدہ کے رشتہ داروں کی ایام سبکدوشی میں تھا۔ اور مرزا انجلیک بن مرزا سلطان ابو سعید اپنی والدہ کے حیات میں کابل اور غزنے کی حکومت کرتا تھا ۹۰۵۔ شہنہ نوسو پانچ ہجری میں اوس حکومت میں مشغول تھا۔ سلطان ابو سعید نے مملکت بدخشان کی اپنی بیٹی مرزا ابو بکر کو جو کہ ہر شہنشاہ تھا دیدی تھی شاہزادہ مذکور اپنی والدہ مذکور کے حیات میں درمیان اوس خطہ کے حکومت کرتا تھا بعد وفات سلطان سعید کی بھی ظل عاطفت سلطان صاحب قرآن میں مدت تک حکومت کرتا رہا

بیان تہوار ساحل لشکر سلطان سعید کا اور اوسکی اولاد کا

کرتار با آخر کار حقوق رعایت سلطان صاحب قران مذکور کی طاق نسیان پر رکھ کر ۲۵۱
 برسر مخالفت ہوا آخر کار جنگ آسار میں گرفتار ہوا آخر ماہ رجب ۸۳۵ آٹھ سو چوراسی
 ہجری میں فوت ہوا۔ اور سلطان سعید فی ولایت اندخان کی مرزا عرض کو دیدی
 تہی شاہزادہ مذکور ایام حیات اپنی والدہ کے میں اور بعد وفات بھی انتظام ولایت
 اور حکومت اوس سرزمین میں مقیم رہا یہاں تک کہ درمیان ۸۹۹ آٹھ سو ننانوے
 ہجری کی کبوترخانہ کی چہت پرسی بھی کر کر رہی ملک بقا کا ہوا اور بٹیا اوسکا مرزا باب
 باتفاق جمع لہار اور اعیان کے تحت سلطنت پر بیٹھا۔ اور مرزا سلطان مراد
 بموجب حکم اپنی باپ کی چند سال حکومت میں وقت ہار میں مقیم رہا اور جن ایام میں کہ
 عراق کے تحت تصرف نہ گان سلطان سعید کی آگئی تہی شاہزادہ حسب فرمان شہر
 کرمان کا ہوا تھا شاہزادہ میں خبر و اقوال بادشاہ عالیجاہ کے سنکر جانب کرشنیر کی صحبت
 کر آیا لیکن بسبب مخالفت یوسف ترخان کی بدون اس کے مقصد کو پہنچی سلطان صاحب
 کی نیاہ میں آگیا اوسنی جانب سمرقند کی پاس مرزا سلطان احمد کی بیچد با شاہزادہ نے
 جب بہائی سی شفقت اور مہربانی نہیکہی پہر خراسان میں آیا اور چند روز مشمول نظر تر
 سلطان صاحب قران کا رہا آخر کو درمیان ماہ صفر ۸۳۵ آٹھ سو اسی ہجری کے
 سہراہ ملازمین و محضرت کی قلعہ بنو گو گیا۔ اور مرزا سلطان طلیل بوقت وفات اپنی
 باپ کے بلکہ ہرات میں مقیم تھا جب سلطان صاحب قران نے درمیان خراسان کے
 جہند اسطنت کا بلند کیا شاہزادہ کو جانب مادر النہر کی بھجوا دیا اوسنے اوس ولایت
 میں خود ج کر کی ایک امیر کی ماتہ سی جو لہار سلطان احمد سی ایک امیر تھا شہادت کا
 پسیا یعنی مقتول ہوا۔ اور مرزا سلطان ولد درمیان لہار ولایت کی ایام سیر کرتا تھا
 یہاں تک کہ فوت ہوا۔ اور مرزا سلطان عمر بوقت وفات اپنی والدہ کے درمیان ولایت
 سمرقند کی تھا بعد تہوڑی مدت کی بسبب کوس مخالفت کی جو اوسنی ظاہر ہوئی تھے

بیان جلوس فرمانی سلطان حسین بہادر خان کا تخت خراسان پر
 ۲۵۲ سلطان احمد فی شہر بزرگنی کا اسکے حق میں حکم دیا وہ بادشاہ زادہ اوس مقام میں کہ مرزا
 ابوبکر نے نواح مرو میں سپاہ طغریاہ سلطان صاحب قرآن شی شکت کہاں ہی تھی اپنی بہائے
 ابوبکر سی آکر ملا اوسی ولایت میں بعض ملازمین صاحب قرآن کے ہاتھ آکر قتل کر کے
 ہرات میں لائی درمیان قلعہ اختیار الدین کے مجوس کیا درمیان ماہ رجب ۸۵۸ آہٹ سو
 تراسی ہجری کی جانب برنو کی اوسکو پیچید یا اور زجر اوسکی پر نہ آئے کیا ہوا

بیان جلوس فرمانی سلطان صاحب قرآن ثانی ابوالغازی سلطان حسین

بہادر خان کا تخت سلطنت ولایت خراسان پر
 واضح ہو کہ جب سلطان سعید مرزا سلطان ابوسعید ولایت آذربایجان میں مقابلہ و قتالہ
 لشکر قیامت اثر ترکمانوں کی عاجز ہو گیا اودن ایام میں ریات نصرت آیات سلطان
 صاحب قرآن فی طرف خراسان کی تہنیت فرمائی اور جب گرفت اور ابورد کے اردو علی
 کا مقام ہوا امیر تاج الدین حسن علی اور امیر فی نظیر فی جو درمیان ہرات کی ہمدہ حکومت اور
 دارو علی اوس شہر کا رکبتی کی نظام اور ضبط برج اور بارہ میں مشغول ہوئی اور خراسانی سلطان
 صاحب قرآن کی جانب سمرقند کی پہنچی — چنانچہ مرزا سلطان احمد نے لشکر بہت فراہم
 کر کے بارادہ خلک اور لڑائی کے جھجھکی سی عبور کیا اسی اشار میں خبر واقعہ شہادت سلطان
 سعید کی شہر ہو گئی اور سلطان صاحب قرآن نے عنان قصد کی جانب دار السلطنت
 ہرات کی موڑی ہفت اقبال فی زبان حال یہ ندا سنائی سے تحت جمشید و تاج
 افروز دن و آرزو مند بادشاہ کا رکبتی چہ مرزا سلطان احمد نے بعد تحقیق کرنے
 خبر وفات سلطان سعید کی جانب سمرقند کی مراجعت کی اور مرزا سلطان محمود نے جمہورت
 کی روز دوسری تاریخ ماہ رمضان ۸۵۸ آہٹ سو تہتر ہجری کو ہرات میں آکر تین یا چار
 روز اوس عہدہ میں قیام کیا جب دکھا کہ حق کی حق اور گروہ کی گروہ خلق اللہ کی درگاہ

بیان بعض احوال بطریق اجمال کے

درگاہ صاحب قرآن میں چلی جاتی ہیں سلطنت خراسان سی دل برداشتہ ہو کر باقی ۲۵۳
امیر قزلباش کی ماوراء النہر کی طرف کوچ کیا۔ اس وقت امیر شیخ ابوسعید خان نے
حضرت سلطان صاحب قرآن کی طرف سے عہدہ دار ذعلی ہرات کا پاکر شہر میں آکر
عدل و انصاف کرنا شروع کیا بدہ کی روز آئین تاریخ ماہ مذکور کو اکابر اور شرف
اوس شہر کی بادشاہ کی استقبال کی واسطی گئے پہاڑ بادلیگاہ کی شمال میں قدسوں
ہوئے اور اوس بادشاہ نے ہی سب اہل علم اور اہل فضل پر نوازش فرمائی روز جمعہ
دسویں تاریخ کو بعد ہرات میں خطبہ بادشاہ مذکور کی نام کا پڑا گیا اور سب کنین
ہرات کی زبان حال نے یہ شعر گایا سز و گرجا کیل آید بین فرزدگون منظر
کمند آفاق را خطبہ بنام شاہ و دین پرور باد اور صاحب قرآن نے بعد ادائی نماز
کے اوس روز تاریخ زاغان میں جا کر تخت سلطنت روز فردن کو جلوس ہایون سی
آراستہ کیا اور غلغلہ تہنیت کا اور فریاد مبارکبادی کی چپ در است سی بلند ہوئے
اور بادشاہ نے عدل و انصاف خلق اللہ پر بہت کیا اور اہل علم و فضل کو انعام
و اکرام سی مغز و مہنا ڈکھیا

بیان بعض احوال کا بطریق اجمال کے

جب بادشاہ نے تسخیر مملکت خراسان سی فراغت پائی امیر شیخ زاہد طارمی کو مقرر
مازندران پر بھیجا مشا راہ نے دامن جا کر حدود اوس مملکت کا خوب ضبط اور انتظام
کیا وہ غبار فتنہ اور فساد کا جو بڑی پائی بادشاہ کے نبی سلطان سعید مرزا نوچر نے
کہ بعد واقعہ قزلباش کے نواحی دلایت رستدار اوٹھار کیا تھا آتب تیغ آتش باؤسی بجایا
اور اوس کو قتل کیا اور انہیں اوقات میں مرزا محمد سلطان مشہور بنام مرزا کنجک کہ خواہراؤ
سلطان صاحب قرآن کا تھا سراپنی والدہ اور اپنی والدہ مرزا سلطان احمد بن مرزا سعید احمد

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا

۲۵۴ ابن مرزا ایران شاہ جانب آذربایجان سی پینچ انواع مرحمت اور عاطفت بادشاہ نسی
اختصاص یاب ہوا — اور نہین ایام میں والدہ بادشاہ کی مہر علیا فرزند سلیم چودھویں
محرم ۱۱۸۷ آٹھ سو چوہتر ہجری میں عالم خانی سسی طرف عالم جادوئی کے انتقال کر گئی
بادشاہ کو اس کے فوت ہوئی سسی بہت رنج لاحق حال ہوا کہ چہ خیابان میں دفن کی گئے

بیان نہضت کرنی مرزا یادگار محمد کا اور پتر شکست

کہانی حضرت سلطان صاحب قرآن سے
جب کہ مرزا جہان شاہ ترکمان درمیان ولایت خراسان کے ہوا سلطان سید کی صلح کی
توجہ جانب آذربایجان کی ہوا مرزا یادگار محمد بن مرزا سلطان محمد بن مرزا اسفندی سب
اشارہ اپنی چچی سماء پانیدہ سلطان سلیم کے کمر بی ادسکی تہی درمیان سائیرایت
مرزا جہان شاہ کے نہضت کی شانہ زادہ نہ کو درمیان زمانہ حیات مرزا جہان شاہ کے
اوس مملکت میں نہایت فراغت سسی ایام بسر کرتا تھا اور بعد قتل اوس بادشاہ عالیجاہ کے
بھی امیر حسن بیگ نے نسبت شانہ زادہ مذکور کے ستر ایل تعظیم اور اخرام کی کیا مینگی معی
کہیں اور جب جانب سلطان سید سسی اوس سسی اپنی خاطر جمع کر کے بعض امراء خراسان کو ساتھ
لشکر خدادان کے ہمراہ یادگار محمد کے کر کے اوسکو درمطی تسخیر ولایت خراسان کی بھیجا
شانہ زادہ یادگار نہ کو درمطی علم جاگیر اور کشتہ کشائی کا بلند کر کے جانب اپنی مقصد اور مطلوب کے
روان ہوا مازندران میں گیا مازندران میں چچک شیخ زاہد طارمی کو اوس ولایت سسی پہلکا دیا جب
یہ خبر صاحب قرآن نے سنی فورا سید امیر مبارز الدین دلی بیگ اور امیر ناصر الدین
عبدالحق کو بر سبیل ایثار کی سو سپاہ صف شکن و درمطی و خود دشمن کے نامہ دیا ان
امیر دن نے راہ نیشاپور سسی جا کر چند روز سلطان پر ڈیر گیا اور سلطان صاحب قرآن نے
بعد روانہ کرتی امراء مذکورہ کے شانہ زادہ امیر مرزا انجیک کو بھی عقب میں ان کی روانہ کیا

بیان نہضت کرنی مرزا یار دگدار محمد کا

روانہ کیا یہ شانہ راہ ہی مقام سلطان پر ادون امیر دہ سی جا کر ملا سب متفق ہو کر ۲۵۵
 آگے بڑھے ادون ایام میں مرزا یار دگدار محمد استر آباد سی اس طرف کو بڑھ چکا تھا جب یہ
 لوگ مقام شور آب پہنچے تو جب حکم اور فرمان کی کہ سلطان صاحب قران کی جانب
 سی آ رہا تھا کہ وہ فہر دس میں کہ جائے محکم تھے متخص ہوئے — اور مرزا یار دگدار محمد بھی
 اوس پہلے کے نیچے پنچا اوس کوہ کو کمال تسانت اور مضبوطی میں پا کر دوان ٹرنا مناسب
 نہ جانکر جانب اسفراین کی چلا گیا اوس جانب سی سلطان صاحب قران جو تہی تاریخ
 ربیع الاول ۱۲۸۶ ہجری کو حسن ساعات میں بلدہ ہر ت سسی داسطی مقابلہ اعدا کی نکلا
 جب بعد علی مرامل کے مشہد مقدس میں فروکش ہوا حکم دیا کہ کسی نجوبی سی اچھی تاریخ
 اور نیک ساعت داسطی کو چ کے اور آگی بڑھنے کی داسطی دریافت کیجائی خباب
 مقرب البھرت سلطان نے عرض کی کہ نجوبی سی نیک ساعت پوچھنی اور دریافت کرنی میں
 فایہہ متصور نہیں ہے کیونکہ اگر خس ہو ہی یا نیک ہو ہی بہر تقدیر توقف اور دیر کو چ میں ہو گے
 حضرت صاحب قران نے بھی مقرب البھرت سلطان کی کے رائے سنواری اور دشمن کے
 جانب چڑائی کی جب کہ مرزا یار دگدار محمد بھی سامنی سی آ گیا اوس وقت مرزا کجیک اور
 اعداء مذکورہ بالا جو کہ متخص تھے حرکت میں آئے بطور ایثار حضرت صاحب قران کے
 لشکر میں آ موجود ہوئے بعد ازان صفین لشکر کے بطور نمیدہ اور مسیرہ اور قلب کی اراستہ
 کین اور دوسری طرف سی مرزا یار دگدار محمد نے ہی اپنی لشکر کو اراستہ کیا تلوار اور نیزہ
 کے ٹڑائی ہوئے یہ از گرد سپاہ و شعلہ تیغ و رخشنده مثال برق درینع و
 رزگردیلان و خون لشکر بہ کم گشت زمین و جرخ اخضر و اور سلطان شجاعت
 شہار نے بھی اوس روز اپنی ہا درسی مثل اسفندیار کے دہلای القصہ سلطان
 صاحب قران نے بعد شکست دینی مخایفین کے موضع چاران میں اپنی ضیمہ میں
 آکر مقام کیا اور ایک جماعت اعداء مرزا یار دگدار کی مثل امیر سلطان حسن اور امیر نظام

بیان پیر مقابلہ پر آنی مرزا یادگار محمد کا
 ۲۵۷ احمد ناسی وغیرہ کی درگاہ عالم پناہ میں چلے آئے اور بادشاہ مجاہد فی الدینی حال پر محنت
 اور مہربانی فرمائی اور ایک اور جماعت ادھنیں اور ایک مثل شیخ بھلول کاشانی
 اور شیخ سعید طغانی اور محمد کوکلتاش خان کی لڑائی میں اسیر اور مقید ہوئے
 چودہ روز بادشاہ نے دہان قیام فرما کر امیر حسن شیخ نور کو دلائے ست استر آباد کے
 رحمت فرما کر جانب برات کی مراجعت کی

بیان پیر مقابلہ پر آنی مرزا یادگار محمد کا

اور پیدا ہونی اور حوادث و وقایع کا

جب صاحبقران کامیاب و کامران ہو کر اپنی دار السلطنت برات میں رونق افروز ہوئے
 اور چند روز بعد اوقات اور اقبال گذری جانب دہان کا خزانے کے امیر حسن بیک نے
 اپنی رشتہ داروں کی سمراہ ایک فوج ترکمانوں کے واسطی مدد مرزا یادگار محمد کی بھیجی
 اور شاہزادہ بسبب اون لوگوں کے مدد دینی کی مضبوط اور پھر لڑنی کو نامادہ ہو گیا ہے
 اور خیال تسخیر خراسان کا رکھا ہی اس واسطی سلطان صاحب قرآن نے بڑی بری امیر اپنی
 ملکیت کی یعنی ناصر الدین عبدالخالق اور شیخ ابوسعید خان اور پیر علی ترکمان کو لشکر کثیر دیکر
 واسطی دشمن کے روانہ کئی اور بعد اسکے جب یہ خبر سنی کہ لشکر خالفین کا حدود متیا پور
 اور سبدرار تک آگیا ہی اون امداد کے بھی بطور ایلیا متوجہ خود بھی جو بعد ملائی ہوئی امداد
 مذکور کی بلکہ سبدرار کو روانہ ہوا کیونکہ اون ایام میں لشکر مرزا یادگار محمد کا اوسماتے
 پڑا ہوا تھا اون لوگوں نے جب صاحب قرآن کی قریب آ پہنچی کی خبر سنی قاضی بیک کو
 قلعہ سبدرار میں چھوڑ کر ارادہ ہاگنی کا کیا اور جانب جاجرم کے سب ہاگ کر چلی گئے
 سپاہ مخالفت فی سبدرار میں پہنچ کر ایک ہی حملہ میں قلعہ فتح کیا اور قاضی بیک کو پکڑ
 باز بھجیر کیا اور شتر آدمی قوم ترکمان بے ایمان سی قتل کئے اور وقت تعاقب دشمنوں

بیان متوجہ ہونی صاحبقران یسکا واسطی لڑائی مرزایا دگار محمد کے
 دشمنوں کا کیا جب مقام پنج دمنہ پر لشکر بادشاہ کا پہنچا ایک فوج مخالفین کی اولان ۲۵۷
 نصرت پناہ فی سرکار آئی کی اور بہت لوگ لہکان دولت مرزایا دگار محمد کی مثل نعمت
 خوارزمی اور قاسم دولت وغیرہ عالم تھا کو راہی گئی بعد ازاں اردوسی علی فی اوس
 منزل سسی کوچ کیا جب خطہ جاجرم پر خیمہ شاہی اہستادہ ہوا سپاہ کے ایسروں نے
 بیوفائی پر کرماندہ کر دشمنوں سسی لیجانا بہتر جان کر اکثر مل گئے۔ سلطان صاحبقران
 اس صورت میں قیام اسجائی پر مناسب نہ جانکر رحبت کی محنت سلامتی سسی مشہد مقدس
 میں پہنچا پھر دامن سسی بھی حرکت کر کی نواحی بل خاتون پر پہنچا تقارن اس حاکمی عبداللہ
 اسطبلانی جو واسطی ضبط امور دیوانی اور مہمات سلطانی کے دارالسلطنت ہرات
 میں بھی چوڑا گیا تھا ظلم اور تعدی رعیت پر کرنے شروع کے رعیت اسکی ناتہ سسی
 تنگ آکر حضرت خاقان مرزا شاہ رخ بہادر مغفور کے خانقاہ پیر جواد کے رہنی کا
 مکان تھا ہجوم کر کے چڑھائی کی اور دامن لوگوں نے پہنچ کر بہتر یہی کنی شروع گئی اللہ
 اپنی جان بچانے کی واسطی خایف ہو کر گہر میں جا چھا غرضیکہ قتل نے ہی ایک گونہ
 تسکین پائی جب یہ خبر صاحب قران ثانی نے منزل بل خاتون پر سنئی حکم ہوا کہ استمال
 نامہ ساکنین ہرات کی لکھو اور وہ سب نامی جناب بقرب بھرت سلطانی کے ناتہ
 شہر میں سجوائی غرضیکہ اس شخص نے ہرات میں جاکر لوگوں پر عدل اور انصاف کیا
 مابری اب رعیت کو کچھ تسکین اور آرام ہوا اسے کتا دشمنیت اور دست عدل عالم راہ
 کشید ہیبت اوپائی تیغ در زنجیر بعد ازاں بادشاہ ہی ہرات میں داخل ہوئے

بیان متوجہ ہونی سلطان صاحبقران ثانی کا
 واسطی لڑائی مرزایا دگار محمد کی اور تسکیت کہانے
 جب صاحبقران سعادت مند فی خیر روز ہرات میں عیش سسی گزارے سستی میں آیا کہ مرزایا د

بیان جلوس فرما نما مرزا یادگار محمد کا

۲۵۸ حدود جو شاہی پر آگیا ہی اور مقدمہ شہد کا رکھتا ہی اس واسطی را پات ظفر نپاہ باغ سی
جانب مشہد مقدس کے روانہ ہوئی مقام النک شہر تو پر حیا م خدام عالی مقام بادشاہ
ہوئی اوس مقام پر بہت فوج اور اکثر سپاہ ہیاگ کر اردو مرزا یادگار محمد سی جانی
اس واسطی خاطر مایون پر یہ گذرا کہ چند روز زمانہ سازی اور طوائف میں تاخیر کرنی بہتر ہے
اور شہر تو سی کوچ فرما کر درمن کلہ کوہ پر بادشاہ نے قیام کیا رانی بادشاہ کی یہ تہ
کہ حرم میری جندی قلعہ میں قیام کریں تو بہتر چاہیہ اس واسطی ایک قاصد اوس قلعہ کو توال
مسیحہ لومی کے پاس روانہ کیا کو توال لے جواب دیا کہ اگر سلطان صاحب قران
بیمیت ایک یا دو نفر کے پہان شریف لاوین تو دروازہ قلعہ کا کھول دیتا ہوں والا نہ
ہرگز نہ کھولوں گا بادشاہ نے علامت نفاق اور نفیض کی اوس کے جواب سی معلوم کر کے
وہ ارادہ نسخ کیا اور متوجہ کنارہ آب مرغاب کا ہوا بعد پہنچی اوس بلکہ کی راسے عالی
متردد اور پریشان تھے کہ آپ کس جانب کو کوچ کر دیں اسی اشار میں امیر مظفر برلاس
حاکم قیصر کی طرف سی ایک قاصد آیا اور اور اپنی امیر کا پیغام یہ سنایا کہ ایک عجمت
قوم اور لات کے کہ اس جانب مجتمع ہیں چاہتے ہیں کہ آپ وہاں شریف لاکر اوس کے
بادشاہوں وہ لوگ آپ کی خدمت کرنے کو کمر بستہ حاضر ہیں بادشاہ نے قبول
فرما کر خان غریمت قیصر کی طرف منطف کی جب شہر مار عالی قدار اوس مقام پر
پہنچ گئے — امیر مظفر برلاس — اور احمد آقبر قاسم — اور سلطان علی ایچکے اسے
بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوئے بقدر مراتب غایات بادشاہ نے سی مختص ہوئے

بیان جلوس فرما نما مرزا یادگار محمد کا

تحت سلطنت خراسان پر

جبکہ سلطان صاحبقران نے نک شہر ندسی جانب قلعہ نیرہ ترک کی کوچ فرمایا مرزا یادگار

بیان مشورت کرنی صاحبقران کے جناب مقرب الحضرت سی

یادگار محمد ابھی الٹک ننگ دکان میں تھا کہ پانیدہ سلطان بیگم نے سبب اغوار کرنی امیر فرید ۲۵۹
برلاس اور سلطان احمد چہار شنبہ وغیرہ کے ہرات میں آکر اوس شہر کو واسطی اپنی بہتی
کے ضبط اور اپنی محنت قبضہ کیا مرزا یادگار محمد نے جب یہ خبر سنی جند اعلیٰ اور
نخوت کا جانب دار سلطنت ہرات کے ملند کیا اور مہر بیچی کے ہرات کی شمال سی
تھا قب میں ملازمین شہر یار کی کنارہ آب مرغاب تک تاخت لایا پہر دمان سی جناب
شہر ہرات کی مہر بیت کی اکابر اور اشراف اور امیر و اعیان شہر کی واسطی استقبال
کے دوری اور اعزاز تمام پایا مرزا یادگار محمد زور شنبہ نوین محرم شنبہ ۱۰۸۷ھ میں پختہ
بحری میں کہ وہ دن بہت نیک تھا باغ زراغان میں آیا اور امرار ترکمان پر جو کہ اقرار بار
حسن بیگ سی تہی غایت فرما کر واسطی رہی اوس جماعت کی مقام دلکش اور موضع
روح افزا میں کیا اور آپ عیش و عشرت اور شراب خواری میں مشغول رہی لگا
امرا و ظالم نہاد نے دروازے فتح اور فساد کے رعیت کی حالی پر کہو لے بہت
لوگ ظلم اور تعدی کے سبب اون ظالموں کی پیچ سی جان بکا کر ہاگ لگی اور جلا
وطنی اونہوں نے اختیار کی سلطان خلیل دلا حسن بیگ نے ہمراہ ایک فوج ترکمانوں
کے ولایت خراسان میں درمیان الٹک ننگ دکان کے آکر اقامت اختیار کی اور
فتنہ اور فساد اوسنی دمان پہلایا اسلئے دعار مظلومین کی تیر بہت ہوئی نبی سلطان
صاحب قران نے دہنی جانب سی ایغار کر کی پہر تحت چین لیا

بیان مشورت کرنی سلطان صاحبقران کی

جناب مقرب الحضرت و السلطانی سی دربار متوجہ ہوئی ہرات
جب خبر ظلم اور تعدی ترکمانوں کی آمد کثرت غفلت مرزا یادگار محمد کی چہہ دفعہ
صاحب قران نے پسند یہ صفات نی سنی خیال مہر بیت کا جانب دار سلطنت

۲۶۰ ہرات کی ماسطی مخلصی رعایا کی آفات اور بلیات ظلم سی دین ٹہرا کر امیر صاحب تدبیر
 مینی مقرب الحضرت و السلطانی کو بلا کر جو دین خیال آیتا ہوا کوشہ میں لجا کر سنایا اور
 موافق تجویز کی کسی سی یہ بہید نہ کہا اور کوچ کیا سے شدہ دان از مینہ سلطان فرخ روزگار
 فتح و نصرت برین و محبت و دولت بریاری جب لنگر کو کن پر ڈیرا ڈالا سلطان
 صاحب قرآن نے امرار اور ارکان و دولت کو بطریق مشورت جمع کر کے بہید من کا
 ظاہر کیا انک یہ بہید کیونکہ کہا تھا سب حاضرین مجلس نے بادشاہ کی راہ کو آفرین
 کہی اور یکبار متوجہ جانب دار سلطنت ہرات کی ہوئی اتنا راہ میں شیرم قرار دلنے جو کہ
 قبل اسکی بوجہ حکم چہاں نہاہ کی بطور جاسوسی ہرات کو گیا تھا اوسنی آکر عرض سکے
 کہ میں خیابان تک گیا تھا بعضی آدمیوں کی مینی پوچھا تھا کہ حال شہر کا اب کس طرح ہے
 لوگوں کی بیان کیا کہ شہر میں غدر پچ رہا ہی اور مرزا یادگار محمد دستور مہود باغ زراغان
 میں اپنی لایام بدون مشورہ اور قح کے بہین گذارتا چین کرتا ہے اور باغین کو ہی بہین

بیان ہنجی بادشاہ کا باغ زراغان میں

اور مارا حسانا مرزا یادگار محمد کا

جب خبر غفلت مرزا یادگار محمد اور سپاہ ترکمان کی دوسری نوبت سلطان صاحب قرآن
 فی سنی پہاڑ ہی آٹھ سو مرد شجاعت شعار جو اسکے سواری کی ساتھ رہتے تھے
 یکے بہت جلد اٹھار فرمائی اتنا راہ میں ٹہر کر مشورہ کیا اور بہی تجویز ٹہرائی کہ ایک امیر کو
 حکم دیا کہ تو بہت تر باغ زراغان میں جا کر دروازہ باغ کا توڑ ڈالی والا نہ موافق مقتضای
 اپنی رائے کرنا — اور امیر مظفر بلاس — اور امیر شیخ ابو سعید خان —
 اور امیر ابراہیم بلاس — اور درویش علی ارلات کو قریب ڈیر سو آدمی دیکر
 اوسکی عقب میں روانہ کئے اور حکم دیا کہ جب دروازہ باغ کا کہول تو فوراً اس امیر کو

بیان مارا جانا مرزا یادگار محمد کا

امیر کو ہماری پاس روانہ کر بھیجنا چاہا یادگار امیر خورشید نے امرار مذکورہ میں سی آکر خبر دی ۲۶۱
 کہ دروازہ باغ کا فتح ہوا سلطان مذکور نے فتح اور نصرت کی خبر پا کر امیر مبارز الدین
 دلی بیگ اور امیر ناصر الدین عبدالخالق کو جانب گہرا میر جلال الدین فیروز شاہ کے
 کہ مسکن امیر علی جلالیہ کا تھا یہی تھا کہ اگر مشارا لہ بہادر سی سی پیش آوی دست بردی
 اوسپر کرین اور دولنگ اور بیک کو ایک جماعت اوزبکوں کے دیکر اوس دروازہ
 باغ پر روانہ کیا جو کہ قریب مسجد جامع کو ہر شاہ بیگم کے واقع ہی اور مرزا کجنگ
 حکم دیا کہ تو دروازہ بزرگ پر توقف کرنا اور جانب سلطنت انتساب مرزا سلطان
 احمد کو واسطی ضبط اوس دروازے باغ کی جو جانب دار ابوالولید کی واقع ہے
 متین کیا اوسوقت بادشاہ موبد و منصور مویشی نفر کے ہمراہ اپنی خادموں کے
 توارین سنگین کردا کی باغ زراخان میں آیا بخلات متوقع اوس باغ پر آکر ادن امرار
 اور لشکریوں کو جہان جہان متین کیا تھا کہ کسی دہان نہ پایا کیونکہ وہ لوگ بسبب خوف
 اور دہم کے الگ الگ کہیں کہیں چھپ گئے تھے بادشاہ کی حکم کے بموجب جہان
 بھیج گئے تھے دہان نہ پائے گئے بلکہ یہاں تک قربت تھی کہ وہ لوگ جو بادشاہ کے
 ہمراہ تھے ساتھ سی بہاگ بہاگ کر ایک ایک شخص درختوں کی اوٹ میں چھپا جاتا تھا
 انمختصر نواحی محل قدیم میں ایک خیمہ بادشاہ کا نظر پڑا بادشاہ نے اپنی ایک مخصوص کو
 اشارہ کیا تاکہ وہ خیمہ میں جاوی شاید مرزا یادگار محمد اوس خیمہ میں ہر جانب
 مقرب المحضت السلطانی نے قدم بہادر کی کا آگے رکھا اور امیر نظام الدین بابا علی کو
 اند خیمہ کے بھیجا مشا را نہ بعد جست و جو کی جب مرزا یادگار دہان نہ پایا باہر آباد قوت
 جانب مقرب المحضت السلطانی با اتفاق بادشاہ کی دروازہ کو شک پر گئے
 صاحب دہان ماننے نے نوکروں کو حکم دیا کہ تم لوگ اوپر جا کر تلاش کرو مگر بسبب
 کثرت دہم کی اون لوگوں کے پاؤں نہل سکتے تھے اور نہ زبان چل سکتے تھے کسی نے

بیان جلوس فرمائی صاحبقران تحت ہرست پر

۲۶۳ جواب ہی دنیا پر بادشاہ نے مکر زکوہ دن کسی کہا کہ اوپر جاؤ یا دگر محمد کو ڈبوئے کر لاؤ جواب
مقرب المحضت السلطانی نہایت شجاعت اور مردانگی سہی پیش آیا اور تلوار برہنہ ہاتھ میں
لیکر اوپر گیا بعد ازاں سلطان صاحب قرآن نے امیر قلعہ کو بھی اس کے پیچھے حکم چڑھنے کا
دیا اسی شان میں قہر اسماعیل فرار شایع سہی باہر جا کر چند شمع روشن کر کے لایا اور قوت
بہت لوگ محل پر چڑھ گئے حاجی علی پیادہ نے مرزا یا دگر محمد کو مسند پر بیٹھا ہوا پایا
فرز اکبر لیا وقت اوترنے کی اس کو شکسہی امیر قلعہ نے اس سے تباہ زدہ مذکور کو لیلیا
کر بیان اس کا کہ کچھ کچھ سلطان صاحب قرآن کے سامنے لا حاضر کیا ہے تراک گفت
کہ در باغ عیش مسند نازید می شبانہ عزد و خواب صبح گاہی کنید۔ اس وقت بادشاہ نذرہ
نہ گوہر کے روح غالباً گویا قالب سہی نکل گئے تھی اور نہایت کسمپرسی اور حیران تھا جب
بادشاہ کے دوبہ ہوا صاحب قرآن نے فرمایا کہ اسی بے حمیت بی حیا اور بے شرم
مجبور شرم نہ آئی کہ توئی تحت شاہرخی پر جلوس کیا اور بادجو دیکہ تمام زیر حکومت
ساری اباد و اجداد کی رہے ہیں اور توئی ترکمانوں کو رعیت پر مسلط کیا اور آپ عیش و عشرت
میں مشغول ہوا سلطان صاحب قرآن کا ارادہ اس کے قتل کا نہ تھا لیکن امرار نے بغیر قتل
بادشاہ نذرہ کے کوئی راسی نسوی کیونکہ وہ جانتی تھی کہ اس کے زندہ رہنے میں اپنے
جان کا زیان اور ضرر ہے اس لئے وہ مارا گیا۔ مولانا مال الدین عبد الواسع نے اس کے
تاریخ وفات یہ لکھی ہے ۷۰ شہر صفر شہید ۱۰ شہر صفر ۷۰ از سال شہادت
دہد باز خبر ۷۰ جب یہ خبر ان ترکمانوں کو جو باغ زبیدہ وغیرہ میں اقامت رکھتی تھی
پہنچی اس وقت کو کچھ کر کے بعدین فرار جانب عراق کی ہیاگ گئے اور امیر علی جلایر
کہ مدار الہام مرزا یا دگر کا تھا دوسری روز یا ساکوروانہ ہوا

بیان جلوس فرمائی صاحبقران کا دوسرے دفعہ

بیان مخالفت احمد شقاق کا تحت سلطنت وجہان بینی دار السلطنت ہرات پر

دوسرے روز بعد قتل کرنے مرزا یادگار محمد کی سلطان صاحب قرآن تحت ہرات پر
ملک ہوئے تمام امراء عالی تبار ریفیع بقدر کمر خدمت کی بازہ کر حاضر ہوئی۔ بعد مجلس
سلطان صاحب قرآن مذکور اور حوادث جو گزری وہ یہہ بین — کہ جبکہ مرزا سلطان
ہرات سی جانب حصار سدوان کی پہنچا توڑی ہی زمانہ میں اوسنی شوکت اور خشمیت بہم
پہنچا کر ارادہ کشور کشائی اور ملک گیری کا دین ٹہان کرشکر راستہ کیا اور شہر بلخ پہلے
فتح کیا بادشاہ اودن ایام اوس خرابی کہ دینیہ میں مشغول تھے کہ ترکمانوں نے غرآن
میں برہان کے تھی جب خبر ستولی ہوئی شاہزادہ کی حضرت صاحب قرآن نے سنی تمام
ہست واسطی مقابلہ اوس بادشاہزادی کے ہتیا ہوئے اور صدر جان اور مازندان
سی نوالی آب مرغاب تک واسطی اجماع لشکر کے حکم دیا اور اول ایک خط مشتمل
اور پرنصایح کے شاہزادہ کو پہنچا لیکن مرزا سلطان محمود نے ہرگز اوس پر عمل کیا اور اسے
کا خوان ہوا جب بادشاہ نے دیکھا کہ کس طرح نہیں مانتا لاچار تلوار برہنہ کر کی جانب
قتبہ الاسلام بلخ کی کوچ کیا مہم تلافی طرفین اور محاربہ شدید کے بادشاہ فی فتح پائے
مرزا سلطان محمود پہاگ گیا اس لڑائی کو اوس وقت کی بیلیوان جنگ عظیم شمار کرتی
میں بد فتح کے بادشاہ نامدار نے بلخ مذکور کو اپنی احاطہ قدرت میں لاکر احمد شقاق کو
جو کہ ایک سردار سرداران عوان سی تھا رحمت کی آمد آب جانب دار السلطنت ہرات
کے مراجعت فرمائے

بیان مخالفت احمد شقاق کا اور متوجہ ہونا
سلطان صاحب قرآن کا بلخ پر اور فتح پانا

بیان مقتول ہونا مرزا سلطان ابوسعید کا

۲۶۱۷ جب بادشاہ نے حکومت اور کھنڈالی پنج کے احمد شقاق کی سپرد کر کی نہضت اور
مرحیت جانب ہرات کی سرمایہ تہوڑے عرصہ کی وہ نیک حرام اپنی دلی نعمت سی
پہر گیا اور کفران نعمت اختیار کر کی اولاد سلطان سید سی یلگیا بہ بات بادشاہ بہت
گران گذرے بہت شکنج پر پہنچا جب بہت تنگ کیا اور شہر کا معاہدہ بہت فلون
تک رہا اور لڑائی بھیجی اور گوپن کے ہوئے اور سوقت اور شقاق نے عرض کے
کہ میں ہتھیار ہس گناہ سی کرتا ہوں اگر بادشاہ میرا گناہ معاف فرما دیں تو میں دروازہ
کہولہ دن چانچہ بادشاہ نے گناہ اور سکاماف کیا اور شہر پنج پہر دوسری دفعہ فتح کیا
پہر فتح درمیان ششہ بھری کے ہوئے

بیان تہوڑا سا احوال مرزا ابوبکر بن مرزا سلطان ابوسعید اور مقتول ہونا اور اس کا حسب الحکم صاحبقران کے

در ضحیح ہو کہ والدہ اسیر زادہ ابوبکر کی اولاد بادشاہان بدخشان سی تھی اور سلطان
سید نے اپنی ایام حیات میں سلطنت بدخشان کے شانہ زادہ مذکور کو دیدی تھی بعد
واقواد کے اس کی حشمت اور شوکت اس کی بہت بڑھ گئی لیکن اس بادشاہ زادی نے
ملک بدخشان پر قناعت کنی علی الدوام تسخیر ممالک کا ارادہ رکھتا تھا اور یہ قطعہ
جواد کے تصنیف سی ہے ہر وقت بڑھتا رہا ہے جو سجدہ درگین من بدخشان
زچیم تا بدخشان درگین باد و بہ کوستان سمندم رچہ جولان و مرا میدان ہمدون
زمین باد و بہ القصد شانہ زادہ مذکور کے دفعہ بہاویوں سی لڑا اور کے دفعہ صلح کے
آخر الامداد ہر شانہ زادہ سلطان محمود کے مسلط ہوا اور قلعہ شادمان کو سواد کے
مضافات کے تسخیر کیا بعد ایک مدت کی سلطان محمود سی شکست پہا کہ بادشاہ صاحب
قوان کے خدمت میں آیا بادشاہ نے اس کا آنا بہت مبارک تصور کیا اور نیرت و اکرام

بیان مقتول ہونی مرزا سلطان ابوسعید کا

و اگر ام اوستی ملاقات کی اور طرح طرح کی التفات اور عنایت اس کے حال پر ۲۶۵
 کی وہ مدت تک ہر کام ہایون کے راہگو مفندون فی اسکو بیک کرمان سی بھگا دیا
 اور ثنائی الحال کو امیر سید مرید ازغون کو جو بگینا ہ تھا اوستی قتل کیا اور نواح ترندسی
 بقصد ملک خراسان کی چڑائی کی سلطان صاحبقران نے ایک فوج امر اور سرداروں
 کے ساتھ مرو کی جانب روانہ کی وہ لوگ شاہزادی سیڑی اوستی شکست کھائے
 اور قصد بخشان کا کیا مخرکو اس طرف کا جانا بھی مناسب نہ جان کر طرف کابل اور
 ہندوستان کی ارادہ آئینکا کیا اور حدود آبہ سندھ سی جانب کرمان کی گیا اور وقت
 ببر علی ولد علی شکر ترکمان ہی اوستی آملہ اوستی شاہزادہ کو ملک عراق کی موصی کو
 امیر بکیر مقیوب بیگ جو حاکم عراقن اور آذربایجان اور دیار بکر اور فارس کا تھا اور سیکی
 لشکر نے مقابلہ بادشاہزادے کا کیا کرمان سی شکست کھا کر قصد خراسان کا کیا
 جب بادشاہ صاحب تران کو یہ خبر پہنچی کہ بادشاہزادہ مرزا ابو بکر سیستان سی
 قصد خراسان کر رہا ہے بادشاہ بطور ایثار بھی مرزا ابو بکر کے گیا شاہزادہ نے
 دلایت فراتہ سی براہ بیابان قصد ترشیز اور سنبردار کا کیا اور بادشاہ نے اسکا
 تعاقب کیا جس منزل سی کہ وہ کوچ کرتا تھا اوس منزل پر شام کو ڈیر آباد شاہ کے
 لشکر کا ہوتا تھا اس طرح پرچار فرسخ تک اسیر آباد کے آگے گیا ایک روز غنچیز
 کنارہ آب جرجان پر اترے ہوئے تھے کہ ناگاہ لشکر بادشاہ کا نمودار ہوا جب
 لشکر بادشاہ نے اسکا احاطہ کر لیا ہوا گئے سکے بہت آدمی آب جرجان میں
 گر کر ہلاک ہوئی اور اکثر مقید ہوئے سپہ سالار اور ناکا جو بیر علی ترکمان اور بیرام اسکا
 بہائی تھا دونوں کو بادشاہ نے اپنی سامنی بلو کر فرمایا کہ اسی بد مخبوطم کیا چاہتی
 تھے اس رٹ کے خود پسند سی کہ اسکو بھی مثل اپنی بد بخت تمی کر دیا مگر یہ خبر
 نہیں کہ اب بھیب اور بخت تمہارا تمہارے مفاد نہیں رہا ہے اب اقبال تمہارا

بیان فوت ہونی سلطان صاحبقران کا

۲۶۶ مئی روگردان ہو گیا ہی اور فوراً بموجب حکم وہ قتل کے لگی اور بادشاہ زادہ ابوبکر سارے دن صحرائین گشت کرتا ہوا بیلاگا بیلاگا پہرا جب شام ہوئی لہوڑی کو وداع کر کے آپ جانب خراسان کی چلا رات کو راہ بھول گیا چند عورتوں سی غل مچا کر راہ خراسان کی اوسنی درخت کی جب حد فیروز غنڈین پہنچا چند آدمیوں نے اوسکو پہچان لیا کہ یہ مرزا ابوبکر ہی وہاں اوں لوگوں نے اوسکو طمع دیکر اور دم اور فریب سی روک لیا جب بادشاہ مراجعت کر کے مدرس حدین آیا بادشاہ نبرد سی کو دہان لجا کر حاضر کیا اوسنی بہت بخیر سی عرض کی کہ مجھ کو فقط اپنی اہل اور اقربا میں رہنی دو میں بادشاہت نہیں چاہتا میرے تین قتل کردہ بادشاہ کی کہیں یہ ارادہ اوسکی قتل کا نہ تھا مگر سرداروں نے یہ فقط بادشاہ کو سنایا قطعہ سے ترا نیزد جو بردشمن طغسداد و بکا م دوستانش سرحد اکن و دیگر خواہی ثواب نیک مردان و طمع از جان میر اور ارما کن و چانچہ شہسہ ہجری میں قتل کیا گیا

بیان فوت ہونی سلطان ابوالغازی حسین بہادر خان صاحبقران کا

اور بیٹہ نیا تخت سلطنت پر بدیع الزمان اور مرزا مظفر حسین کا بلا اشتراک واضح ہو کر شاہی بیگ خان بن بدیع سلطان بن ابوالخیر خان نے جب سلطان علی بادشاہ اور اوسکے والدہ کو قتل کیا اور مادرالمنہ کو تعزیت لولاہ سلطان سید سی محضی دیکر آپ متعزیت ہو گیا اوسوقت طمع ملک خراسان کی کی سلطان صاحبقران ابوالغازی سلطان حسین بہادر خان ہی درمیان ۹۱۱ھ نو سو گیارہ ہجری کی واسطی دفعہ شاہی بیگ خان اور امراء اوزبکیہ کی مدد لشکر گردون شکوہ کے متوجہ مادرالمنہ کا ہوا اور مقام بابا اہمی پر جو بادغیس سی ایک مقام ہی پہنچا آخر روز شنبہ سولہ دسمبر ۹۱۱ھ نو سو گیارہ ہجری میں بعد غروب آفتاب کی وفات پائی بعد چار روز کی نقش سلطان صاحبقران کے ہرات میں لائی اوس گنبد میں کہ اوسنی واسطی اپنی آپ طیار کردار کہا تھا مدفون کیا

بیان فوت ہونی سلطان صاحبقران ثانی کا

۲۶۷
 مدفون کیا اوسنی اٹھتیس برس کچھ اوپر سلطنت کی اور شتر برس کی اوسکی عمر ہوئی ایام
 سلطنت میں بیس روز مفلوج یعنی فاج زدہ رہا فوت سودی کی نہ کہتا تھا اور سکو شوق
 فوج کی لڑائی کا اور کبوتر دن کا اور مرغون سکے لڑائی کا بہت تھا جہاں جاتا ہمراہ اس کے
 کاکین کبوتر دن کی چلتے تھیں اور تخت روان پر سواری کرتا اس کے اولاد کسی چودہ
 شخص میں وہ یہ ہیں — بدیع الزمان مرزا — مظفر حسین مرزا یہ دونو بادشاہ ہوئے
 — کبک مرزا — ابو الحسن مرزا — فرید خان حسین مرزا — محمد قاسم مرزا یہ
 لوگ جنگ اوزبک میں ماری گئی — شاہ غریب مرزا — حیدر مرزا — ابراہیم حسین
 مرزا — محمد حسین مرزا — ابو تراب مرزا — ابن حسین مرزا — محمد معصوم مرزا
 — فرخ حسین مرزا — یہ بھی ایام حیات اپنی والدہ کے آئین فوت ہو گئی تھی لیکن مرزا
 مرزا — اور مظفر حسین مرزا اب اپنی باب کی ہرات میں آئی اور شہرکت تحت سلطنت پر
 دونو بار سبھی بعد ایک سال کے شاہی بیگ خان اوزبک کی خراسان میں اگر انسی
 لڑائی کی اور فتح پائی ۹۱۳ھ نو سو تیرہ ہجری میں بدیع الزمان مرزا جانب قندھار کے
 چلا گیا پھر وہاں سی شرار تبریز میں نواب اسماعیل بہادر خان کے پاس چلا آیا اوس
 نواب نے اسکو تبریز میں رہنے کو مقام دیا اور ہر روز ایک ہزار دینار روزیہ مقرر کر دیا
 وہ سات برس تک تبریز میں رہا ۹۱۴ھ ہجری تک رہا اور سلطان سلیم بادشاہ نے
 درمیان ۹۱۳ھ نو سو تیرہ ہجری کی رحلت کی — بعد محمد حسین مرزا آخر ایام حیات تک
 بسبب استدعا شاہ اسماعیل کے حکومت استراہاد کی کرتا رہا — اور تین برس چھ ماہ
 شاہی بیگ خان نے درمیان خراسان کے سلطنت کی اور درمیان ۹۱۹ھ نو سو
 ہجری کی ابو المظفر شاہ اسماعیل بہادر خان نے لشکر کشی خراسان پر کی ہزار جمعہ چھ سو
 شبان کو خراسان پرستولی ہوا — اب اس مقام سے سبب اسکی کہ اور تارخچون
 ترجمہ ہو کر بہت حال چپ چکا ہی اس خاندان کا حال تمام کرتا ہوں — اور وہ

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۶۸ بادشاہ جو امیر تیمور کی اولاد سی دہلی کے ہوئی جنگی اولاد میں سی اب ہماری زمانہ میں ابو الطغر سراج الدین بہادر شاہ بادشاہ تخت نشین دہلی کی میں اونکا حال اسو علی مینی نہیں لکھا کہ ایک تاریخ منلیہ الگیزی زبان سی ترجمہ اردو میں ہو کر مدرسہ دہلی میں چھپ چکی ہے وہ کافی ہی اب مجھ کو ادون بادشاہوں کے حال کی لکھنی کچھ ضرور پیش

بیان بادشاہان ترکستان کا جو بعد وفات پانی ابو الفدا کی گذری اور سوامی اوسکی اور بادشاہ مصر کے ۱۸۴۷ عیسوی تک

ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد

دا ضحیح ہو کہ ناصر احمد نے کرک سی دیار مصریہ پر خروج کر کی اپنی ذطایف اور آمد فی محمول کی اوسپر مقرر کر کی بند و بست اپنا کیا مگر افسوس کہ اوسنی ظلم بہت کرنا شروع کر دیا تھا جب اوسنی دیکھا کہ خلق محبسی نبی ہو گئی ارادہ کیا کہ اب اپنی ولایت کرک کو مر حبت کرنا چاہا رعایا مصر نے اوسکی بیعت کا خلق کر دیا دریاں ۱۸۴۷ ہجری کی مقتول ہوا وہ دریاں چلا حاکم بامر اللہ بن مستکفی کے مقتول ہوا

ملک صالح اسماعیل ابو الفدا بن ناصر محمد

صالح اسماعیل بعد وفات ناصر احمد کے بادشاہ مستقل ہوا اوسنی تین برس دہ مہینی بادشاہ کی بعد ازان وہ بھی بقضا الہی فوت ہوا اصلاح صفدی فی اوسکے مرنے کا مرثیہ لکھا ہے

جسمین یہ دو شعرین ۷

مضی الصالح المرجو للناس والندا ومن لم یزل یلقی المنی بالمناع
فیا ملک مصر کیف حالت بعدہ ادا نحن اثنینا علیک بصلح

بیان بادشاہان ترستان کا

یہ بادشاہ دریاں چرتی ربیع الاول ۳۴۶ھ عات سو چالیس ہجری کی خلافت حاکم ۲۶۹
بامرالدین فوت ہوا

ملک کامل شعبان ولد ناصر محمد

کامل شعبان سی تمام رعایا بہ نسبت اوراد کے بیانیوں کی زیادہ خوش تھے اسی اوسکی
زیادہ توقیر ہوئے اور بادشاہ مقرر کیا گیا ماہ ربیع الاول میں وہ تخت نشین ہوا ابن بابہ
نے اوسکی حق میں شکر کہا میں از انجملہ یہ دو شعر میں سے

جبین سلطاننا المر جی مبادک الطالع البدیع
یا بمحجۃ الدھرا زتبدی ہل دل شعبان فی دبیع

اوسنی جب بد خلتی رعایا میں رتنی اور برائی کرنی شروع کی اسلئے ایک برس ایک مہنی
پندرہ روز بادشاہ کرکی غایب ہو گیا پہر اوسکا تپانہ ملا ۳۴۷ھ سات سو ستائیس ہجری
میں وہ گم ہوا تھا دریاں خلافت حاکم کے

ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد

مظفر حاجی بد اپنی بیانی کامل شعبان کی بادشاہ ہوا وہ مسکبر اور ظالم تھا رعایا میں اوسکی
مثال ایک بھڑی سی دی جانی اوسکے صحبت میں ڈال دیا اور پاجی لوگ رستے اوباشوں کو
اپنی پاس پھلانا اور علماء سی پر بنیر کرنا اسلئے ایک برس اٹھ مہنی دس روز اوسنی بادشاہ
کی کیونکہ بعد اس مدت کی اوسکو بادشاہت سی رعایا نے برط کرکی بکرے کی طرح
زمین پر ڈال کر فروغ کیا وہ بارہویں رمضان ۳۴۷ھ سات سو اٹھتالیس ہجری میں قتل ہوا

ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۰ ناہر حسن پہ بادشاہ داہم انحر اور بدتدبیر آدمی تھا تین برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئی تھی پہر مغزول کیا گیا لیکن بعد مدت کی پہر سلطنت ملی بعد ازان مقتول ہوا اسی فی ایک جامع مسجد در میان رمیکہ کے پڑی بنائی ہے اوسنی دس برس چار مہینی چند روز سلطنت کی جماد الاول ۶۲۷ شہ سات سو باسٹھ ہجری میں مقتول ہوا دن ایام میں خلافت معتقد باللہ ابن مستکفی کے تھی

ملک صالح ولد ناہر محمد

صالح بعد اپنی بہائے ناہر حسن کے مقتول ہونے کی تخت نشین ہوا بعد تین برس اٹھ مہینی کے اوسکو بھی رعایائی مغزول کیا اسکے زمانہ میں دزرار کو بہت دخل کار و بار سلطنت میں تھا وہ در میان ۵۵۷ شہ سات سو پچپن ہجری کے ادایل ایام خدمت معتقد میں مغزول ہوا

ملک منصور محمد بن حاجی ولد ناہر محمد

منصور محمد بعد اپنی بہائی مسبق الذکر ارض طیبہ کا بادشاہ ہوا اوسنی دو برس تین مہینی اپنی لیاقت اور نیک رویہ سی گذارے بعد ازان وہ بھی مغزول ہو کر قلعہ الجبل میں مقید ہوا اوس قید میں در میان ۵۸۷ شہ اٹھ سو ایک ہجری کے فوت ہوا اوسکی ولایت ایام خلافت معتقد میں توکل تھے

ملک شرف شعبان بن حسین بن ناہر محمد

اشرف شعبان بڑا سخی اور نامور اور کریم بادشاہ گذار ہی وہ بڑا شجاع اور استوار تھا علماء کی بہت قدر کرتا اور خلافت شرع کچھ کہیں نکرتا چودہ برس در مہینی چند روز اوسنی خلافت کی پانچوین ماہ ذیقعدہ ۵۸۷ شہ ہجری میں در میان ایام خلافت توکل

بیان بادشاہان ترکستان کا

متوکل بن مقصد کی مقتول ہوا

۲۷۱

ملک منصور علی بن اشرف شعبان

منصور علی ایام بلوغ میں بادشاہ ہوا پانچ برس چار مہینی اوسنے سلطنت کی بعد ازان
دسین صفر ۸۳۷ سات سو ترسی ہجری میں درمیان ایام خلافت متوکل کی مین فوت ہوا

ملک صالح حاجی بن اشرف شعبان

صالح حاجی اوسکی بعد بادشاہ ہوا کید بر فرقی نی اوسکو عہدہ پاسبانی رعایا سی منزل
کیا بعد ازان اوسنی اوسپر فتح پاکر پھر بادشاہت کی ان دو نو مین بہت لر بیان جو مین
اوسنی اس عہدہ سی دست برداری کی وہ دورہ خلافت متوکل کا تھا

ملک ظاہر برقوق

اوسنی بڑی دہوم دہام سی سلطنت کی مگر بعد اس عیش عشرت کی رنج بہت اٹھایا سولہ
برس چار مہینی پندرہ روز اوسنی سلطنت کی پھر ماہ شوال ۸۴۷ آٹھ سو ایک ہجری میں
ایام خلافت متوکل مین فوت ہوا

ملک ناصر فرج ابوالسعادت بن برقوق

ناصر فرج جب تخت پر بیٹھا اسکی ایام حکومت میں رعیت نی بہت نقصان در تکلیف
اٹھای کیونکہ تیمور لنگ نی اسکے عہد میں اگر بہت مال رعایا کا لوٹا اذرعورتوں کو کھڑ لیا
اور مردوں کو قتل کیا ناصر نہ کور ہی اوسکے لڑنے کی واسطی نکلا جب دیکھا کہ مقابلہ

بیان بادشاہان ترستان کا

۱۰۷۲ اوسے کرنی کی طاقت نہیں لاچار ہو کر اپنی بلاد کی طرف بھاگ آیا — مقرر شاہ شہور
نے ناصر مذکور کے حقیق شکر کہی ہیں جنین کے یہہ دد بھی میں سے

مضی الظاهر السلطان اکرم المالت الی دہ یوتی الی الخلد فی الدرج
وفا لواء استقامتی شدۃ بعد موتہ فاما کذہم دبی وما جاسوی الفرج

جب اس کے ایام سلطنت میں بہت فتنے اور فساد برپا ہوئے اوسوقت اوسنی آپ
حکومت سی اپنی تین مغزول کیا لیکن پھر بادشاہ ہوا قریب سات برس کی اوسنی حکومت
کی دمشق میں درمیان گیارہویں صفر ۸۷۸ھ آٹھ سو پندرہ ہجری کی امام ستین باللہ بن
متوکل بن متوکل ہوا

ملک منصور عبد الغزیز بن برقوق

منصور عبد الغزیز بود اس کے حاکم ہوا یہی اس کا اوسکا نبد و بست اچھی طرح ہونے نہ پایا تھا
کہ اس کے بیٹے نے آکر سب جمعیت اس کی متفرق کر دی اور اس کو اسکندریہ کی طرف نکال دیا
اوسے آئے اس کو درمیان ۸۷۸ھ آٹھ سو پندرہ ہجری کے قتل کیا یہ وہ سال ہی جس میں خلیفہ
متوکل دالی مصروف ہوا تھا

ملک مویہ ابو النصر شیخ محمودی ظاہری

ابو النصر شیخ عبد مغزول بنی ستین عباسی کی خلیفہ ہوا اوسنے آٹھ برس پانچ مہینے سلطنت کی
درمیان ۸۷۸ھ آٹھ سو چوبیس ہجری کی فوت ہوا دن ایام میں متعذ بن متوکل عباسی
مصر کا خلیفہ ہوا

ملک مظفر احمد ابو السعادت ابن المویہ

مظفر احمد کی دد برس کی عمر تھی جب بادشاہ ہوا اس کے اوسکا وزیر رسمی طہر اور ریاست کا

بیان بادشاہان ترکستان کا

امور ریاست کا نبد و لبست رکھتا تھا اوسنی سات مہینی چدرور سلطنت کی اسی سالین ۲۷۳
اوسکا ذکر جاتا رہا

ملک ظاہر طغر ابو الفتح

ظاہر طغر کی امداد ہی چونکہ جاری تھی اور وہ عالی ہمت اور عقلمند محب علماء و فضلاء کا تھا
اسلئے وہ مستقل ہو کر بادشاہت کرنے لگا اوسنی تیرا توین دن بادشاہت کے
بعد ازان پانچویں ماہ ذی الحج سنہ ۸۶۳ کور کو فوت ہوا

ملک صالح محمد بن طغر

صالح محمد حالت بلوغ میں بادشاہ ہوا اوسنی چار مہینی دور بادشاہت کی بعد ازان
وہ بھی سوزل ہوا بیماری طاعون مینی و بامین مبتلا ہو کر ۸۶۵ھ آٹھ سو چیس ہجری میں
فوت ہوا اون ایام میں معتقد کی خلافت تھی

ملک شہرف ابو نصر ربیبی الدقماقی

شہرف ابو نصر اچھی چلون پر چلا یہ بڑے بادشاہ بن گئے ان شہرف
سنی کا اوسکو بہت شوق تھا اور رمضان وغیرہ میں روزہ دہار رہتا مینی تمام سال
روزہ سی رکھتا اوسکی ایام حکومت میں خبر یہ قبرس فتح ہوا سولہ برس چدرور
اوسنی حکومت کی ۸۶۷ھ آٹھ سو اکیس میں در بیان خلافت معتقد کی فوت ہوا

ملک عبد الغریر ابو المحاسن یوسف بن الاشرف

عبد الغریر ابو المحاسن سبب سعادت بحث کی تحت پر بیٹھا لیکن مدت دراز تک اوسکو

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۴ سلطنت نصیب ہوئی سوزول ہو کر اسکندریہ میں جا کر مارچ الاول کی دسویں تاریخ ۸۴۴ء
آٹھ سو چالیس ہجری میں درمیان ایام مستند کی خلع او کے بت سسی ہوا تھا

ملک ظہر ابو سعید علی حقیق علای ابن ایال

ظہر ابو سعید او کے بعد تخت نشین ہوا یہ بڑا سخی تھا تیمون پر حسان اور اکرام کرتا اور فقیر
محتاجوں کے حاجتیں پوری کرتا ساڑھ چودہ برس سلطنت کر کے وہ بھی راہی ملک بقا
کا ہوا (۳) صفر ۸۵۷ء آٹھ سو ستادون ہجری میں فوت ہوا آخر خلافت مستند کے
اور تمام خلافت مستغنی بن متوکل کے اور اکثر خلافت قائم مابراہم بن متوکل کی انہی دیکھی تھی

ملک المنصور عثمان ابو السعادت ولد ابو سعید

منصور عثمان فی چالیس روز بادشاہت کی بعد از ان او کی حکومت سسی بھی خلع ہوا
اسکندریہ میں آ رہا تھا او سجائی فوت ہوا

ملک شرف ابو نصر انیان علای ناصر

اشرف ابو نصر نے بادشاہ ہو کر خوب چین اور آئی او کے پاس ایک ٹوڈی بہت
خوبصورت مساء سکیمہ تھی او کو پیار کرتا تھا چلی کسی کے یہ بادشاہ نہ سنا تھا
سخی بہت بڑا تھا اور باوجود امی محض ہونی کے نظامین اسی کم ہوئی ہن او کو لکھنا
پڑنا کچھ نہ آتا تھا آٹھ برس وہ جنہی چہ روز اسنی خلافت کی کیونکہ (۱۵) پندرہویں
جماد الاول ۸۶۵ء کو وہ فوت ہو گیا وہ درمیان خلافت مستند مابراہم بن متوکل کی تھا

ملک مؤید احمد ابو الفتح والاشراف ابو النصر

بیان بادشاہان ترکستان کا

مؤید احمد کی باپنی ایام حیات میں اوسکو ولی عہد کر دیا تھا اوسنی بھی اپنی باپ کی بعد ۲۰۵
اوسکی اچھی طرح پر پروردی کی وہ یگانہ روزگار اور سب بادشاہان مصر نہ کورہ باکسی
نیک نیت بادشاہ گذرا اوسکو علم بھی تھا اور وہ رئیس بھی تھا انتظام ملک اور تدبیر نزل
اور تدبیر ملک اور اخلاق سب اوسکو خوب آتے تھے مگر افسوس کہ زمانہ ناخوار
اوسکے ساتھ بدی کی زمانہ نے مساعادت نہ کی پانچ مہینی چار روز کے بعد بہت رنج
والم اوسکو پہنچا اور تمام عیش اوسکا تبدیل نہ کیست رنج ہو گیا آخر کار لوگوں نے اوسکا
بھی قلع کیا دسویں رمضان ۹۵۸ھ آٹھ سو پینہ ہجری میں اوسکی سلطنت سی خلع ہوا تھا

ملک ظاہر ابوسعید خاشخ قدم ماصری مؤید می

ظاہر ابوسعید کو علم وزارت و ان شریف کا بھی کچھ کچھ آتا تھا بسبب سعادت محبت
کے اوسکو تخت ملا لیکن طامع بہت تھا اوسمیں خضایل نیک اور محاسن محمودہ بہت
تھے چھ برس پانچ مہینی سلطنت کر کے دسویں ربیع الاول ۸۶۲ھ مات بیامی ہجری میں
در بیان خلافت مستجد کے فوت ہوا

ملک ظاہر ابوسعید بلبای علای

جس روز کہ ظاہر ابوسعید نے وفات پائی اوسی روز یہ ظاہر ابوسعید علای تخت نشین
ہوا مگر اوسکو سلطنت میں کچھ دخل سوائی نام بادشاہت کی نہ تھا پچاس روز وہ سب
چمیں اور اگر جلدی سفر دل ہو کر اسکندریہ میں مقیم ہوا اوسجاے وفات پائی

ملک ظاہر ابوسعید قرغیا

ظاہر ابوسعید قرغیا نے بادشاہ ہو کر رعیت پروری اور عدل و داد گستری کی یہ نیک

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۶ خصلت تھا مگر اسکو نغز و میاٹ کے مقابلہ کی واسطی رسیان سلطنت فی اماند کیا تھا جب اسکندریہ پر پہنچا داعی اجل کو لبیک کہہ کر خدا کے دربار میں جا حاضر ہوا اوسنی دوجہنی بادشاہت کی کچھ ہی دنیا کے عیش و آرام مثل بادشاہان سابق کی دیکھنی نہ پایا

ملک ناصر ابو نصر قایتبا سے ظاہر ہے

اشرف ابو نصر قایتبا نے بادشاہ ہو کر رعایا کو نیک خصلت اور حسن انتظام سنی خوش کیسا یہ بادشاہ اچھا منظم اور نیک گذرا ہی برا حلیل القدر بادشاہ تھا اپنی انا حسرت سنی اوسنی مدت دراز تک سلطنت کی عمارت اور مسجدین اوسنی بہت بنوائیں انشیل برس اور قریب چھ مہینی کے اوسنی بادشاہت کی مورخ لکھتی ہیں کہ اوسنی کوئی ظلم یا بی انصاف نہیں کرے اتنی مدت تک مصر کی بادشاہت کرتا رہا پہر اپنی سوت سنی بروزد و شبہ ماہ ذیقعدہ ۹۱۰ء نو سو ایک ہجری میں فوت ہوا اوسنی خلافت مستغبر کے اور اکثر ایام خلافت متوکل عبد العزیز کے دیکھی

ملک ناصر محمد ابو السادات ولد قایتبا سے

ناصر محمد اپنی باپ کے والی حکومت پر لیکن حادثات زمانہ نے مدت اوسکی نہ بڑھنی دے دو دفعہ وہ تولی ہوا لیکن پہلی دفعہ بعد بادشاہ بننے کی غرض سے ہو گیا تھا اسکو کینون کی صحبت پہنچی تھے اشراوت اور نیک آدمی کے صحبت پر کینون کو شرف دیتا تھا اسید اسلی پہ شراو سکے حق میں کسی شاعر نے بہت اچھا کہا ہے

۱۲۵۱ برس سلطنت کر کی (۲۵) برج ۹۰۰ء میں مدینان خلافت ستمک یحیوب کے فوت ہوا

بیان بادشاہان ترکستان کا

۲۷۷

ملک شرف قاصوہ غلام قاینبائے کا

اشرف قاصوہ ایک سردار سرداران لشکر سی تہا در میان حکومت ماحر کی وہ مستولی ہوا اور
اخبار اور حال کی نوشتہ گم ہو گئی اسیلی نہ اس کی موت کی خبر نہ زندگی کہ کیا کچھ اوسپر گذرا

ملک ظاہر ابو سعید قاصوہ مامونا صر کا

ظاہر ابو سعید قاصوہ جب بادشاہ ہوا اس کے فراج میں عیش و آرام اور صفائی اور
چین سارگی تھی یہاں تک کہ لشکر فی اوسپر جب ہجوم کیا وہ کہیں چپ گیا اسلے ایک
برس آٹھ مہینی اوسنی ہی سلطنت کر لی پھر فوت ہوا در میان خلافت مستمک سابق
کے وہ موجود تھا

ملک اشرف حبسلاط

اشرف حبسلاط بعد ازاں تخت نشین ہوا اوسنی سلطنت سی بہت نفع اٹھایا مگر
کہ ایک ہی برس اوسکو سلطنت نصیب ہوئے خلافت مستمک میں موجود تھا

ملک عادل سیف الدین طومان بای

عادل سیف الدین طومان بای کا اب دورہ چمکا اوسنی بڑا رتبہ اقبال کا پایا تھا
مگر افسوس کہ چار ہی مہینی سلطنت کی تھی کہ قتل ہوا خلافت مستمک میں یہ حادثہ گذرا

ملک شرف ابو النصر قاصوہ غوری

اشرف ابو النصر قاصوہ مذکور بڑا صاحب مردت اور فتوت تھا وہ برا شجاع اور
مہیب اور قوی اور طاقت ور تھا مگر سخت دل اور بیرحم اتنا تھا کہ اس کی تعین ہم

بیان بادشاہان مصر کا

۲۷۸ کہہ سکتی ہیں کہ تمام حارین و ظالمین سی زیادہ سخت دل آدمی تھا اور سکو ظلم اور جور کے بہت خوشی اور حرص تھی ایسکے ایک منبہین نے تمام بلاد میں فساد اور ظلم کر رکھا تھا اور بہت خلق اللہ کو ایذا پہنچاتی تھی کیونکہ جب بادشاہ ظلم کا خواہش مند ہو تو عمال وغیرہ پہلے کرین گی جب اسکی سلطنت کو پندرہ برس اور نو مہینی چند روز ہو چکی اور سوقت سلطان سلیم نے اس پر چڑھائی کی اور اس ظلم کا عوض بھی خوب چکھایا مگر اسکا حال معلوم نہ ہوا کہ کہاں گیا وہ ۹۲۲ء نو سو بائیس ہجری میں گم ہوا تھا اور اب ہم میں فتلا متراکی تھا

ملک اسرطومان بائی بہتجاغوری کا

بعد اسکی گم سہنی کی بجائی اپنی چچا کی شہر طومان بائی قائم مقام ہوا اور سکو بھی سلطان سلیم نے قتل کر کے جمیع بلاد پر اپنا قبضہ کر لیا یہ شخص آخر خاندان دولت چرگس کا تھا جو کہ ایک فرع دولت ترکستان کی گذرے ہیں اور سوقت سی مصر خاندان عثمانیہ کی زیر حکم ہوا جنکا حال آگے لکھتا ہوں

بیان دولت عثمانیہ کا

عثمان

اول اس خاندان کا بادشاہ عثمان بیگ غازی بن ارطغرل گذرا ہی اوسنی بروہ کو فتح کیا اور سعیت اسکی در میان ۶۹۹ء چہ سو ننانوین ہجری کے ہوئی اسکی زمانہ میں مولیٰ آدہ بابلی اور شیخ عاشق باستان شیخ مخلص بابا یہ عالم تھے اس بادشاہ نے زبان ترکی میں ایک کتاب بھی نظم میں تصنیف کی ہے اس بادشاہ فی ستائیس برس بادشاہت کی در میان ۷۲۶ء چہ سو چھی کے فوت ہوا

سلطان اورخان

بیان بادشاہان مصر کا

۲۷۹ اسکی بعد بیٹا اسکا سلطان اور خان تخت نشین ہوا اسکی بیعت خلافت درمیان ۶۲۶ء
سات سو چھپیس ہجری کی ہوئی اسکی زمانہ میں مولوی غلام الدین اسود — اور داد
قیصری — اور محسن قیصری — اور شیخ قارجہ احمد قدس سرہ یہ عالم مشہور تھے
اس بادشاہ نے پنتیس برس بادشاہت کی ۶۱۱ء سات سو اٹھہ ہجری میں فوت ہوا

مراد اول

عبدالزمان اسکا بیٹا مراد اول ابن سلطان اور خان تخت نشین ہوا اسکی بیعت سلطنت
درمیان ۶۱۱ء سات سو اٹھہ ہجری کی ہوئی اسکی زمانہ میں جمال الدین محمد
افسری — اور شیخ حاجی یکتا شن قدس سرہ بڑی خاندان شریف کی فاضل گذری
ہیں اسنی تئیس برس سلطنت کی ۶۹۱ء سات سو اکیانوین ہجری میں فوت ہوا

بازید اول

اسکو بلدرم بھی کہتے ہیں وہ بیٹا مراد اول کا تھا درمیان ۶۹۱ء سات سو اکیانوین ہجری
کی اسکی بیعت خلافت ہوئی اسکے زمانہ میں مولوی شمس الدین محمد عتاری اور دونو
بیٹی اسکی یعنی محمد شاہ اور یوسف ملی — اور شیخ ابوالخیر محمد جزی — اور حافظ الدین
محمد رازی صاحب الفتاویٰ — اور محمد بن یعقوب صاحب قاموس — اور
مولوی بدر الدین مشہور ابن قاضی سماونہ اور مولیٰ عبداللطیف بن ملک — اور
مولیٰ حسن باشتابن مولیٰ غلام الدین اسود شارح مراجع الارواح کا اور مصنف افتتاح
کا — اور مولیٰ حاجی بشتاب مصنف کتاب الشفا فی الطب کا — اور شیخ امیر
سلطان — اور شیخ حاجی بیرام — اور شیخ قطب الدین ارنیقی — اور شیخ عبدالرحمن
بسطامی یہ فاضل و عابد و زاہد گذرے ہیں اسنے پچیس برس سلطنت کی ۸۱۶ء

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۰ سولہ ہجری میں فوت ہوا
محمد

اوسکے بعد محمد اول کی بیعت درمیان ۱۶۷۸ھ آٹھ سو سولہ ہجری کی سوہی یہ سلطان محمد اول
— بایزید اول کا بیٹا ہی وہ درمیان زمانہ مرزا شاہ رخ کے موجود تھا اور اوسکی زمانہ
میں مولانا برہان الدین حیدر علامہ نقازالی کا شاگرد — اور فخر الدین عجمی — اور مولی یعقوب
اصغر — اور مولی قرا یعقوب یہ عالم گزری ہن اوسنے نو برس سلطنت کی ۸۲۵ھ آٹھ سو
چھپیس ہجری میں فوت ہوا

مراد ثانی

مراد ثانی ابن سلطان محمد بعد مرنے اپنی باپ کی درمیان ۸۲۵ھ آٹھ سو چھپیس ہجری کی تخت
خلافت پر بیٹھا اوسکے وقت کی فاضل یہ گزرے ہن — مولی کورانی — قح الدین تروانی
— مولی محی الدین کا فنجی — مولی سراج الدین محمد بن عمر حلبی اوسنے کئی حاشیہ شرح
متوسط پر لکھی ہن جو کہ ایک شرح کا فید کے مشہور ہی — مولی شرف الدین بن کمال
قصری — مولی سید احمد قری — مولی سیدی علی الجمعی اسنی ایک حاشیہ میر تشریف
کی حاشیہ پر جو قطبی شرح شمسہ برہی درمیان منطق کے لکھا ہے — اور علاء الدین
قونج حصاری — اور شیخ مجدد بآق بقی — اور شیخ ابن کاتب مصنف محمدیہ کا
اوسنے تیس برس بادشاہت کی درمیان ۸۵۵ھ آٹھ سو پچپن ہجری کے فوت ہوا

محمد ثانی

پہر اوسکا بیٹا یعنی محمد ثانی ابن مراد ثانی درمیان ۸۵۵ھ آٹھ سو پچپن ہجری کے تخت پر
بیٹھا اوسنے شہر قسطنطنیہ فتح کیا اوسکی زمانہ میں امیر الخ مرزا خاندان تیوریسی
سلطنت کرتا تھا یہ علماء اوسکے زمانہ میں گزری ہن — مولی علی قوشچی — مولی علی
طوسی — مولی محمد بن قرا مرزا مشہور بنام ملا خسرو — مولی خواجہ زادہ — مولی

بیان بادشاہان مصر کا

نحیب زاوہ — مولیٰ شمس الدین خیالی — مولیٰ مصلح الدین قسطلانی — مولیٰ فضل ۲۸۱
زاوہ — مولیٰ شمس الدین احمد مشہور بنام دیکفور — مولیٰ ملا مصنفک — مولیٰ حاج بابا
— مولانا سنان باشا اور دونو بہائی اسکے مینی معقوب باشا — اور احمد
باشا اور مولا علی حلبی بن یوسف بن مولیٰ انصاری اور مولیٰ حسن حلبی بن محمد شاہ
بن مولیٰ قاری ۲ سواران علماء کے جو شاہیخ اسکے زمانہ میں تھے وہ یہ ہیں شیخ
آق شمس الدین — شیخ ابن وفا شیخ علاء الدین خلوتی خلفا رسیدیحی سی اور اسکے
خلفا زمین سی شیخ عبد اللہ مشہور ہی اوسنی کہتیں برس بادشاہت کی ۸۶۷ھ آٹھ سو
چھاسی ہجری میں فوت ہوا

بابیرید ثانی

بابیرید ثانی ابن محمد ثانی ابن مراد ثانی عثمانی معاصر سلطان حسین بقرہ کا ہی وہ بعد وفات
اپنی بامعشتا کے درمیان ۸۷۷ھ آٹھ سو چھاسی ہجری کی حکومت پر بیٹھا اسکے زمانہ میں یہ
لوگ فاضل گذرے — مولیٰ لطفی توقانی — مولیٰ ادریس بلیسی — حکیم محمد شاہ
قزوینی — مولیٰ محمد بن حاج حسن — مولانا عبد الرحمن ابن علی بن مویہ — مولیٰ انخی
یوسف — مولیٰ یوسف مشہور قاضی نباد کا جسنی ہنج البلاغہ تصنیف کے سی اور
مولیٰ یعقوب بن سیدی علی شارح الشرح کا — اور اسکے وقت میں مشایخ یہ گذری
ہیں — سید ابراہیم مشہور امیر افندی — سید احمد بخاری فزہ نقشبند بہ مین کا —
اور شیخ سبیل افندی — اور شیخ جمال الدین خلیفہ خلوتیہ کا — اوسنی تیس برس
بادشاہت کی ۹۱۸ھ نو سو تہارہ ہجری میں فوت ہوا

سلیم اول بن بابیرید عثمانی غازی

اسکے بعد سلیم اول بن بابیرید بادشاہ ہوا یہ بادشاہ جلیل القدر اور سعادت مند تھا اسکو

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۲ بلاد بطور ورثہ اوسکی ابا راجا دوسری پہنچی — اوسنی ملک مصر اور شام فتح کیا اور باقی بلاد اسلام پرستوں کی ہو گیا جو لوگ اوسکی مخالفت تھی اوں کو اوسنی سردار قحی دی اور ملک اور سلاطین اطراف کو مغلوب کیا نو برس آٹھ مہینی سلطنت کی درمیان ۹۲۶ء نو سو چھپیس ہجری کے فوت ہوا وہ آخر خلافت ستک میں تھا اوسنی مصر پر چار برس حکومت کی دیار مصر پر اوسکی طرف سے امیر الامار خیر بک نیابت کرتا تھا ۹۱۵ء نو سو اٹھارہ ہجری میں اوسکی بعیت خلافت ہوئی اوسکے زمانہ میں یہ عالم گذرے ہیں — مولانا علی حلی جالی — مولیٰ شہور ابن کمال وزیر — مولیٰ محمد شاہ حلی انصاری اور بہائی اوسکا محی الدین حلی انصاری اور محمد بن خلیب قاسم مصنف روضہ کا اور شیخ محمد شہور بیشخ زادہ محشی تفسیر ضیاء کی کا جسنی ایک شرح قصیدہ بردہ کے بھی لکھی ہے

سلیمان ثنائی بن سلیم

پروا کے بعد بیٹا اوسکا سلطان سلیمان ثنائی بن سلیم حلوہ آرائی تحت سلطنت ہوا یہ شخص شرع اور احکام خدا کا تھا اوسنی جہاد بہت کے ہیں وہ واقع میں سلیمان اس زمان کا گذرا ہے اپنی خاندان کے سلاطین پر اوسنے بڑا احسان کیا تھا چنانچہ یہی باعث اوسکی فتوح کا تھا کہ جہاں جاتا تھا وہ ملک فتح کرتا تھا اگرچہ خونریزی بھی کرتا تھا لیکن دین کی حمایت میں ساعی رہتا اور اوسکو یہ منظور تھا کہ دین محمدی کو شیوع ہو اوسنی انچاس برس حکومت کی اوسکی دفاع سے علی اور مشایخ کو بہت رنج ہوا تھا چنانچہ شہزادے اوسکی مرثیہ ہر طرح سے کہی میں لڑا نجد ایک مفتی ابوسعود مفسر قرآن شریف فی اوسکا مرثیہ لکھا ہے جسکا اول شعر یہ ہے

اصوت صاعقة ام نفخة الصور قاله دض فدل ملت من نقرنا قود
یہ د شعر ہے اوسی قصیدہ کے ہیں

بیان بادشاہان مصر کا

آدم ذالک نعی سلیمان الزمان ومن قفت او امره فی کل مامور ۲۸۳
ومن ومن ملاء الدنیا مما بتہ وسفرت کل جبار و تیمود
یہ بادشاہ در میان ایک چہاد کی تیرہویں صفر ۹۴۷ ہجری کو فوت ہوا وہ تاریخ تیسویں
ماہ اگست ۱۵۶۶ عیسوی کی تھی اس کی زمانہ میں یہ لوگ فاضل گدڑی میں مولیٰ سعدی
جلبی — مولیٰ محمد مشہور جو بی زادہ — مولیٰ مہود ابو السہود — مولیٰ بستان جلبی
— مولیٰ چلی — مولانا محمد مشہور طاش کبری زادہ — شیخ ابراہیم خطیب مصنف
ملعی الابحر کا اور شاہین یہ تھی شیخ محمد چلی نقشبندی شیخ مرکز خلیفہ خلوتہ کا

سلیم ثانی ابن سلیمان

سلطان سلیم ثانی بڑا بادشاہ تھا وہ اپنی باپ سلیمان مذکور کی وفات کی بعد بادشاہ
وہ حلم اور بردبار آدمی تھا اوسنی بھی مثل اپنی والد کی طریقہ چہاد کا جاری رکھا اور شہر
کے فتح کرنی میں کوشش کرتا رہا اس کے شان و شوکت بڑے رتبہ کو پہنچ گئے تھر ملک
میں اور عرب میں سب اس کے مطیع ہو گئی تھے آٹھ مئی میں شعبان ۹۵۲ نو سو بیاسی ہجری
میں مطابق تیرہویں دسمبر ۱۵۴۷ استرہ سو چون عیسوی میں فوت ہوا اسی سال میں
نران کرکوس بادشاہ ملک فرانس کا فوت ہوا تھا اوسنے آٹھ برس ایک مہینی سلطنت کی
جزیرہ قبرس اوسنی فتح کیا تھا در میان ۹۴۷ نو سو چہتر ہجری کے اس کی بہت بیوی
تھی اس کی زمانہ کی علماء یہ تھے مولیٰ حامد چلی — مولیٰ عبد الکریم زادہ — مولیٰ
قاضی زادہ — مولانا علی چلی مشہور غیاثی زادہ — مولانا شاہ چلی — ان سب
علماء میں سے بڑا عالم محمد چلی بن حاجی حسن تھا

مراد ثالث بن سلیم ثانی

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۴ سلطان مراد بعد وفات اپنی والدہ سلیم ثانیہ کی بادشاہ ہوا اور اسکے پاس لشکر بہت تھا اسلئے اوسنے بہت شہر فتح کی خصوصاً تبریز اوسنی فتح کی اور روان اور تمام بلاد اذربائیجان کی اور شروان اوسکی زیر حکومت ہو گئی تھی ۹۸۲ھ نو سو بیاسی ہجری میں اوسکی بیعت خلافت ہوئی یہی بادشاہ محمد خدا بندہ بن شاہ طہاسب سیڑا تھا بعد فتح پانے کے اوسنی اوسکی ملک کو خراب ویران کیا اور سب محبت اوسکے متفرق کر ڈالی اوسکی زمانہ میں مولی محمد بن جوئی زادہ اور قاضی مولی علامہ محمد جلی جو کہ لشکر و دم کا قاضی تھا اور علامہ ذکریا نقضی بن سیرام مشہور فاضل تھے کہیں برس اس بادشاہ نے حکومت کی چھی تاریخ جماد الاول ۱۰۳۰ھ ہجری میں مطابق شربونین جوئی ۱۵۹۵ھ پندرہ سو پچانوین عیسوی میں فوت ہوا تیسری ہجری کی تمام ایام حکومت اور امیل بری چوتھی بادشاہ کی فرانس ایام حکومت اوسنی دیکھی تھی

محمد ثالث ولد مراد

سلطان محمد بن مراد اپنی والدہ مراد کی بعد وفات کی ۱۵۹۵ھ پندرہ سو پچانوین عیسوی میں تخت نشین ہوا اور برس اوسنی حکومت کی بعد از ان اپنی بہنوں کو اس شخص نے قتل کر کے بعدہ اخقا میں ایسی روپوشی اختیار کی کہ بہر صورت کسیکو نہ دیکھی اٹھارہ دین رجب ۱۰۳۰ھ ہجری میں مطابق باصیون دسمبر ۱۶۲۳ھ عیسوی میں وفات پائی

احمد بن محمد

سلطان احمد بن محمد بہت نیک بخت بادشاہ ہوا خارجیوں کو اوسنی ڈبوئے ڈبوئے قتل کیا اور جہتی وزیر سرکش اور منور اور مفسد تھے انکو قتل کیا ہمیشہ جبکہ وہ بادشاہ رہا مرن شریفین کے نیار کی تعمیر اور مرست کرنا دیا یہاں تک کہ سو نوین ذی قعدہ ۱۰۲۶ھ ہجری میں مطابق پندرہ جون نومبر ۱۶۱۶ھ سو بہ سی سترہ عیسوی کو فوت ہوا تیرہ برس اوسنی حکومت مصطفی برادر احمد کور

بیان بادشاہان مصر کا

سلطان مصطفیٰ بہائی احمد مذکور کا بعد وفات اپنی بہائی کی تخت نشین ہوا اوسنی بڑی چین وارام ۲۸۵
سہی سلطنت کی اور عیش میں لیا پڑا کہ سب روپیہ بیت المال کا خرچ کر ڈالا بعد اوسکے اوسکا
بہائی عثمان بن احمد اوسکے مقابلہ کے واسطی اوٹھا اوسنی بڑا تھلکا اوسکی سلطنت میں ڈال دیا
اسکے رعایا فی اوسکی بہت سی خلع کیا اوسنی دو برس سلطنت کی دود فوجت پر اس حصہ میں
بیٹھا یہ خلع ثانی پندرہویں ذی قعدہ ۳۲۲ھ ہجری کو مطابق دسویں ستمبر ۱۶۲۳ عیسوی ہوا

عثمان بن احمد

عثمان شہید مذکور بہائی مصطفیٰ مذکور کا تھا یہ در بیان ایام حکومت اپنی چچا کی اوسکو تخت پر
اونار کر آپ حکومت کرنی لگا تھا اون ایام میں یہ لڑکا بالغ تھا مگر اوسنی خلائق کی تہ
نیک سلوک اور انتظام کی باتیں برتین کہ سب لوگ شہب تہی وہ بہت عالی اور بلند رتبہ
رکھتا تھا مگر اوسکے وقت میں فتنی اور فساد بہت ہوئی ہیں یہاں تک کہ اوسنیں دینین
وہ شہید ہوا اوسکی مرنی کسی رعیت کو بہت رنج لاحق ہوا تھا اوسنی چار برس چار مہینے
سلطنت کی آہوین رجب ۳۲۱ھ ہجری میں مطابق اونیویں ذی قعدہ ۱۶۲۲ عیسوی کی شہید ہوا

مراد رابع بن احمد

سلطان مراد صاحب نصرت داماد امیر مغزول کرنے اپنی چچا کی تخت پر بیٹھا اور بغداد کا
اوسنے کئی دفعہ محاصرہ کیا یہاں تک کہ آخر کو اوسپر غالب آیا اوسکو شراب خواری کے
بہت ہوس اور حرص تہی رات دن شراب کی نشہ میں جوڑ رہتا تھا اس کثر شراب
خواری کی سبب ایک بیماری میں مبتلا ہو کر پندرہویں شوال ۳۲۹ھ ہجری مطابق ساتویں
فروری ۱۶۲۷ عیسوی کو جان بحق ہوا

ابراہیم بن احمد

سلطان ابراہیم بن احمد بعد وفات اپنی بہائی مراد رابع کے قید خانہ سے نکل کر تخت پر

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۶ بیہا اوسنی نظر رعایت حال رعیت پر بہت کی اور مثل اپنی اجداد کی جہاد میں مصروف ہوا
مگر آخر کو جب وہ بھی خلاف دستور بائین مل میں لانی اور کسی کی نصیحت پر کان نہ دہری لگا
اوسوقت امرار کبار دولت عثمانیہ نے اوسکو مغز دل کیا پر قتل کر ڈالا دش برس اوسنی
حکومت کی اٹھارہ دین رجب ۵۹۹ھ ہجری مطابق اٹھائیسویں جولائی ۱۶۴۹ء عیسوی کو
مقتول ہوا

محمد رابع بن ابراہیم

سلطان محمد رابع بن ابراہیم جب سلطنت کی تخت پر رونق افروز ہوا صیر سن تہا ملکہ اسکے
پیشانی سی روشنی سعادت کی تانبہ تہی اوسنے بہت شہر فتح کئے اور اکثر قلعہ نصار اسکے
کی زیر حکم اپنی کرائے فرنگیوں کی چہین لے عبدالزان بولوب میں مشغول ہو کر یہ دہریہ اور
حکومت اوسنی خاکین ملا دی سب چہین دار آرام اوسکا مبدل رنج ہو گیا نصار اسکے نے
نقویت پاکر اوسپر فتح بائی اسکے لشکریوں نے اوسکی آزدہ ہو کر اوسکو بہت ملامت
کی آخر کار اوسکو تخت پرسی اوتار دیا اوسنی اٹھیس برس حکومت کی سات برس
جی کر راہ ملک نقاک کی ملی کی ماہ جماد الاول ۱۱۰۴ھ ہجری مطابق جنوری ۱۶۸۷ء عیسوی
میں وفات پائے

سلیمان ثالث بن ابراہیم

سلطان سلیم بن ابراہیم جب تخت نشین ہوا اوسکو شوق تعمیر مکانات اور نایاب کتب کا بہت
اوسکی ایام حکومت میں بہت فتنہ اور فساد برپا ہوئے چنانچہ نصاری نے یہی
مسلمانوں کے شہرہ دن کی طمع کی اوسکی وزیر کو پرد علی مصطفیٰ فی فرنگیوں کا مقابلہ
کر کے اوسکو شکست دی اور بادشاہ مذکور اس امر کا کچھ ہی خیال نہ تھا کیونکہ وہ
ایسی راہ ہی پر نہ چلتا تھا تین برس وہ بھی بادشاہت کر کے چھیویں ماہ رمضان
۱۱۰۵ھ ہجری مطابق تیسویں جنوری ۱۶۹۱ء عیسوی کو فوت ہوا

بیان بادشاہان مصر کا احمد ثانی بن ابراہیم

سلطان احمد بن ابراہیم اوسکی بعد بادشاہ ہوا اوسنی رعیت پروری اور داد گستری کر کے
تنبکہ لوگوں کی دلوں سی رخ کیا اسیکی ایام سلطنت میں کو بر دغلی وزیر مذکور جو فرنگیوں سے
لڑتا ہوا فوت ہوا اوس بادشاہ نے چار برس حکومت کی بعد ازان گیا روین حماد الاخر
۱۱۰۶ھ گیارہ سو چہرہ ہجری مطابق ستائیسویں قہوری ۱۶۹۵ھ سو اسی پچانوین عیسوی
کو فوت ہوا

مصطفی ثانی بن محمد

سلطان مصطفی بعد اوسکی بادشاہ ہوا اسنے اور شہرہ دن کی حاکموں سی تحفہ دتی یف
بین دین کی رسم پیدا کی تھی لیکن اوسکی ایام حکومت میں ہی بہت فساد ہوئی اور لشکریوں
نے ہی اوسکا مقابلہ کیا یہاں تک کہ اوسکو تخت پرسی اور مار دیا اور مفتی گیر کو قتل
کیا اوسنی نو برس سلطنت کی ایک برس بعد مغرول ہوئی کی وہ ہی ۱۶۰۰ھ گیارہ سو سو اسی
ہجری میں مطابق ۱۱۰۳ھ استرہ سوتین عیسوی کی فوت ہوا

احمد ثالث ابن محمد

سلطان احمد ثالث جب تخت پر بیٹھا اوسنی اپنی بہائی کی دشمنوں کو چن چن کر قتل کیا
اور فرنگیوں سی اوسنی سازش کر لی تھی چنانچہ حمایت میں آ رہی تھی اور بحکم کی طرف
اسباب حرب اور جنگ اسی ہیج دیا تھا اسیسی امروا مہیات اوسی ہوئی کوشکریوں
نی حصار کو ارادہ کیا کہ اوسکو سلطنت سی مغرول کر دین اسلی اوسنے آپ ہی اپنی
تین دنائی سی مغرول کیا ستائیس برس اوسنے بادشاہت کی بعد مغرول ہوئی سکے
چہر برس اور زندہ رہا ۱۱۰۸ھ گیارہ سو اٹھتالیس ہجری مطابق ۱۶۰۶ھ استرہ سو

بیان بادشاہان مصر کا

۲۸۸ سو چھتیس عیسوی میں فوت ہوا

محمد خامس بن مصطفیٰ ثانی جو محمود بھی کہتی ہیں

سلطان محمد خامس کی شان و شوکت بہت بڑھ گئی تھی اوسنی تواریخ اور نیری بواکر شہنشاہ کا مقابلہ کیا اور اودن پر غالب آیا پچیس برس اوسنی بادشاہت کی ستائیسویں صفر ۱۱۶۸ گیارہ سو اٹھسٹھ ہجری مطابق تیر سو پین دسبر ۱۷۵۴ء سترہ سو چون عیسوی میں فوت ہوا

عثمان ثالث بن مصطفیٰ ثانی

سلطان عثمان ثالث جب تخت پر بیٹھا اوسنے دیکھا کہ سلطنت بہت متزلزل اور مضطرب ہو رہی ہے اسلی اوسنی کوشش کر کی اصلاح سلطنت کی اور شراب خواری سی لوگوں کو معافیت کی چار برس سلطنت کر کی بہت مال اور بیچی چور کر پندرہویں صفر ۱۱۷۸ء گیارہ سو اکتر ہجری مطابق انیسویں اکتوبر ۱۷۶۴ء سترہ سو ستادان عیسوی میں فوت ہوا

مصطفیٰ ثالث ابن احمد

جب تخت سلطنت پر بیٹھا اوسنی اہل ذمہ کار فامیت اور آسائش سی پہنچایا اور اسکے ایام سلطنت میں مصر سی حکومت باشوہ منقطع ہوئی اس ریاست کی متولی غلام ہوئے جسکی حکومت کو لمانیہ کہتی ہیں سترہ برس وہ بھی حکومت کر کی ۱۱۸۸ء گیارہ سو اٹھاسی ہجری مطابق ۱۷۷۴ء عیسوی میں فوت ہوا

عبد المجید بن احمد

سلطان عبد المجید عبد اسکے تخت نشین ہوا اور اسکے سر پر تاج شاہی فرین کیا گیا ایام حکومت میں

بیان بادشاہان مصر کا

حکومت میں علاموں کی انتہی سی لوگ بہت ظلم سہتی تھی کیونکہ ان کا حمایتی علی بیگ مشہور تھا جس کا ۲۸۹
خوف رعیت بہت مانتی تھی جب یہ بادشاہ حکومت کرنی لگا بادجو اس کی کہ بہت نرم خواہ
کم آزار آدمی تھا اور مکان سی باہر ہی نہ نکلتا تھا اگر رعیت کو تاسایش اور آرام پہنچا یا اور جو اپنے
ظلم جو تھی تھی یکھم موقوف ہوئی اس کے ایام سلطنت میں ملک فرانس میں لشکر دن کو قوا
اور فن رائج کی سکھائی گئے پندرہ برس دوسلطنت کر کی ۱۸۲۱ء ہجری میں مطابق
۱۸۹۹ء سترہ سو نو اسی عیسوی کی فوت ہوا

سلیم ثالث بن سلطان مصطفیٰ

سلطان سلیم بہت نیک عزم اور عقلمند اور استوار آدمی تھا اس کی وقت میں تریب تھا
کہ پھر سلطنت اس خاندان سی جاتی رہی جو وہ والی تخت نہ ہوتا اس کی بادشاہ بنی سی
لشکریں اور رعایا کی دلوں میں تاب و طاقت پیدا ہوئی اس کے ایام حکومت میں فرانس
کی ہمشدی فرنگی مصر پر غالب ہوئی اور ہونے قاہرہ میں گیس کر غلامان خارجہ کو مقول
کیا بعد ازاں فرنگی وہاں سی نکل گئے اور بعد چند واقعات اور جنگ کی محمد علی پاشا قاہرہ
متولی ہوا جب بادشاہ نہ کورنے ترتیب اور انتظام کیا کرنا شروع کیا لشکریں نی دیکھا
کہ یہ رائے بی فائدہ ہی اس کی بعد ۱۸۲۵ء سوتیس برس کی اس کو معزول کر دیا اور پھر فرقہ طور شہ نے
اس کو قتل کیا وہ درمیان ۱۸۲۳ء بارہ سوتیس ہجری مطابق ۱۸۲۵ء عیسوی کی مقتول ہوا

مصطفیٰ رابع بن عبد المجید

سلطان مصطفیٰ رابع بعد اس کے تخت نشین ہوا لیکن وہ فتنہ و فساد جو اس کی وقت میں
واقع تھا ہنوز فرو نہوا تھا چونکہ یہ بھی اپنی چاند کور کی قتل ہونے میں معاون و شریک تھا
اس کے بعد چند روز کے وہ بھی اپنی نرا کو پہنچا یعنی قتل کیا گیا ۱۸۲۳ء بارہ سوتیس ہجری

بیان بادشاہان مصر کا

۲۹۰ مطابق ۱۲۵۵ ہمارہ سوائٹھ عیسوی میں مقتول ہوا

محمود ثانی بن عبد المجید

سلطان محمود ثانی اوسنی مرت تک بادشاہت کی اوسکو اوسکی چچا سلطان سلیم فی پرورش کیا تبارہ تربیت یافتہ آدمی تھا اپنی جداد کی طور پر اوسنی ہی جہاد کے مہمیں برس اوسنی حکومت کی ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن ہجری میں مطابق ۱۲۳۹ ہمارہ سوائٹھ عیسوی کی تھو

عبد المجید بن محمود یہ وہ بادشاہ ہی جو بالفعل موجود ہے

سلطان عبد المجید بعد سلطان محمود ثانی کے ۱۲۵۵ بارہ سو پچپن ہجری میں تخت سلطنت پر جلوہ آرا ہوا وہ موافق شرع شریف کی حکومت کرتا ہی اور بالفعل ۱۲۷۴ عیسوی میں وہ ہی بادشاہ مصر کا ہی اپنی وقت تک حاکمان مصر کے تاریخ تمام کر چکا ہوں اب کچھ تھوڑا سا حال محمد علی پاشا کا جو متولی شہر قاہرہ کا لکھتا ہوں

محمد علی پاشا

دانشجو کہ گرجہ شہر اور مصر اور مورین حال مصر نے محمد علی پاشا کی تفریق سب پنج سی اچھی لکھی مگر حاصل کلام اوکئی کا یہ ہے کہ شجاعت اور بہادری اور دیرے میں یہ شخص بیشک قوی اور مضبوط اور دل جلا آدمی ہے لیکن بعض قواعد اوسکی ملک میں بہت خراب اور فظلم کرنے کے قوانین میں جنسی خلاصہ اوسکے ظلم کا یہ بہت ہوا ایک شخص جسنی اوس ملک کی سیر کی ہے یوسف خان کمال پوش وہ اپنی کتاب میں دہان کی حالات میں یہ لکھتا ہے کہ ایک روز میں سوار ہو کر واسطی پاشا دیکھی شہر کے گیا آدمیوں کو میلی اور کیفیت کٹری پہنی ہوئی پایا اکثر دن کو کانا دیکھا بعد دریافت معلوم ہوا کہ لوگ دہان کے

بیان بادشاہان مصر کا

دوران کی اپنی اولاد کی ایک آنکھ یا اگلی دانت بخوف گرفتاری نوکری فوج محمد علی ۲۹۱

پاشا کی پہرہ توڑ دلتی میں اس عیب کی سبب نوکری بادشاہی سہی کہ بدتر غلامی سہی ہے
 بچاتے ہیں کوئی شخص نوکری فوج شاہی میں خوشی نہیں قبول کرتا شاہ زبردستی نوکر
 رکھتا ہے کیونکہ مجرذوکر ہونی کے سپاہی کے ہاتھ پر داغ غلامی موجب حکم بادشاہ
 کے دیا جاتا ہے چاندنی فوج کی مانند خانہ آئی نوکری مٹی انیٹ سہی نبی ہے اونچا د
 ادسکا ایسا کہ کوئی آدمی سید ہانہ کھڑا ہو سکے وسعت اتنی کہ ایک سو ادوسرا نہ سکے
 شام کو گوشت چادل کا ہر سہ پک کر طباقوں میں لگا کر ایک طباق میں لیکر شکر یوں کو
 شریک کرتے ہیں اس طرح کہانی کو مٹا ہے غرضیکہ قوانین اس بادشاہ کے سفیر لوگ
 برہی بیان کرتے ہیں ان ایام میں محمد علی پاشا نے برودی فروشی بالکل معرسی موقوف
 کروادی ہے خدا کری سچ ہو کیونکہ اخبار میں چپا ہے دلانہ اس شہر میں برہہ فروشی
 بہت کثرت سہی ہوتی تھی عمر محمد علی پاشا کی ۱۸۰۱ء اٹھارہ سو ستالیس عیسوی میں
 اکاشی برکی ایک بیٹا اوسکا محمد خلیل بہت ہوشیار منتظم کار و بار سلطنت ہی —
 محمد علی پاشا کو شوق رواج دینی علوم کا اور خیال فواید عام کا بہت رہتا ہے ہمارے
 زمانہ میں جو ۱۸۰۴ء اٹھارہ سو ستالیس عیسوی میں اس سال تک بہت علوم زبان فرنج
 سہی عربی میں ترجمہ کروا کے چھپوا دئے ہیں اور بہت اہل علم و فضل اوسکے پاس جمع ہیں
 اور چند لوگوں کو مرتبہ سہی اوسنی پارس میں جو دار السلطنت ملک فارس کی ہے دسلی
 سیکھتی علم و اکثری وغیرہ کی بھجوا کر علوم کھلوایا اب وہ لوگ اوسکے پاس تنخواہ و روزنہ
 پاتے ہیں ایک مدرسہ جو بادشاہی ہے اوسمیں درس تدریس اودنی پارس کے میں
 سوارازین وہ خود بھی خلق اللہ کی خیر خواہی میں اپنی ذات سہی مصروف رہتا ہے فقط

تاریخ المختصر فی احوال البشر کا نقشہ

تنبیہ

واضح ہو کہ ان نقشبات کی دیکھنی والی کو چاہی کہ اگر کہیں بادشاہوں کی ناموں میں کچھ فرق پادوسی یا انکہ ابو الفدا کی لکھتی کی مطابق نام نہویا انکہ اوسکی ایام حکومت میں اختلاف ہو وہ کچھ اور بیان کرتا ہوا در ان نقشبات میں اور تہ او مندرج ہویا انکہ تقدیم و تاخیر ہو تو اوسکو غلط نہ تصور کرے کیونکہ اکثر جایی پر ایسا ہی ہوا ہی سبب اسکا یہ ہے کہ ابو الفدا ایک مورخ ہے اوسکی نزدیک جو تحقیق ہوا اوسنی اپنی تاریخ میں لکھا ہے اور حمزہ اصفہانی اوسنی پہلی کا ایک مورخ معتبر ہے جسکی کتاب بسی یہ نقشبات میں طیار کے میں اوسکی نزدیک ہی جو مستبر اور محقق حال دریافت ہوا ہی اوسنے اپنی کتاب میں مندرج کیا ہی اگر نقشبات صرف کتاب ابو الفدا اسی طیار کے جاتے تو کچھ فائدہ مقصور نہ تھا بلکہ مکرر مطالب کی ہوتی اب اس صورت میں دو تاریخیں ہو گئیں حمزہ اصفہانی کی کتاب بسی یہ نقشبات طیار کی گئے انہیں اور ابو الفدا میں کچھ اختلاف ہی لیکن بہت نہیں ہے بروقت دریافت حال کی معلوم ہو جاوے گا جو صاحب ان نقشبات سی جس کی کا حال دریافت کرنا چاہے اوسکو خانہ صفی ابو الفدا میں دیکھ کر اوسکی تقایم دیکھ لے اور جن بادشاہوں کا حال ابو الفدا نے نہیں لکھا اور وہ تہہ میں موجود ہے اوس خانہ میں لفظ ت لکھا گیا ہے تہہ میں دیکھ لے

نقشہ اول انبیاء کا جنکا ذکر ابو الفدائین آیہی اور حکام نبی ہر ایل کا

۲۹۳

صفحہ	نام	صفحہ	نام
۱۶	حضرت ہود علیہ السلام	۱۷	آدم علیہ السلام
۱۹	صالح علیہ السلام	۲۰	اولاد آدم علیہ السلام
۲۱	ابراہیم خلیل علیہ السلام	۲۱	شیت علیہ السلام
۲۵	اولاد ابراہیم علیہ السلام	۲۱	صافی ابن شیت
۳۷	بیان نوح علیہ السلام کا	۲۱	انتقال پاناسیت علیہ السلام کا
۳۹	اسماعیل ابن ابراہیم علیہ السلام	۲۱	ولادت نوح علیہ السلام
۴۰	تعمیر کعبہ	۲۱	ادریس علیہ السلام
۴۱	اسحاق علیہ السلام	۲۲	بیان حضرت نوح علیہ السلام ولادت کی
۴۱	عیسیٰ — یقوب علیہ السلام	۲۲	طوفان کا بیان
۴۲	ذکر ایوب علیہ السلام کا	۲۶	پیدائش سام حام یافت وغیرہ
۴۳	یوسف علیہ السلام	۲۷	وفات نوح علیہ السلام
۴۶	شعیب علیہ السلام	۲۷	پیدائش خلیل علیہ السلام
۴۷	موسیٰ علیہ السلام	۲۸	زبانوں کا اختلاف
۵۰	قانون کا حال		

حکام بنی اسرائیل

نام	ایام حکومت	صفحہ	نام	ایام حکومت	صفحہ
حکام بنی اسرائیل		۵۴	انصبن	۶۰ سال	۶۰
یوشع بنی ۳	۲۸ سال	۵۵	آلون	۱۰ سال	۶۰
فنجاس	۲۸ سال	۵۴	عبدون ابن ہال	۶۰ سال	۶۰
کلاب ابن یونا	۵۴ سال	۵۴	غلبہ ابل فسطین کا	۶۰ سال	۶۰
کوشان	۸ سال	۵۴	شمسون بن مانوخ	۶۰ سال	۶۰
عشال	۶۸ سال	۵۸	زمانہ فتور کا	۱۰ سال	۶۱
عظون	۱۸ سال	۵۸	سمی عالی حاکم ہرا	۶۱ سال	۶۱
اموذ	۸ سال	۵۸	شمویل بنی ۳	۱۱ سال	۶۱
یتکار ابن عوث	۱ سال	۵۸	شادل بادوینی حاکم اور پش	۲ سال	۶۲
یابین	۱۰ سال	۵۹	رڑی علوت اور جالت		۶۲
باراق ابن ابی نم	۵۹ سال	۵۹	داود بنی ۳ کا حال		۶۲
سماتہ دبورا	۵۹ سال	۵۹	ایش پرشت بن علوت	۳ سال	۶۳
کدعون بن یورش	۶۸ سال	۵۹	داود ۴	۶۴ سال	۶۴
ایماخ	۳ سال	۵۹	سلیمان ابن داود ۴	۶۴ سال	۶۴
یوا آیر الجرش	۲۲ سال	۵۹	تیریت المقدس کے جو بیت داود		۶۴
بنی عون کی قبضہ میں	۸ سال	۶۰	بلقیس بادشاہ اور کیا کاح سلیمان کے ہونا		۶۵
یفیع الجرش	۶ سال	۶۰	رجم ابن سلیمان ۳	۱۴ سال	۶۵

۲۹۴
 یہاں مذکور تمام حکام بنی اسرائیل کی تاریخ حکومت اور ان کے حالات و واقعات درج ہیں۔ ان کے بارے میں مزید تفصیلات کے لیے دوسرے صفحات پر ملاحظہ فرمائیں۔

۷۴	سال ۱۱	یہو باقیم ابن یوشیا	۶۶		برہم غلام سلیمان ۷۷
	سال ۱۰۰	یخنیو ابن یہو باقیم	۶۷	سال ۴	افیا ابن رجم
۷۲		خزانی ۳	۶۷	سال ۱۱	آسا ابن افیا
۷۲		دانیال بنی ۳	۶۵	سال ۱۵	یہوشافاط ابن آسا
۷۲		ارمیا بنی ۷	۶۸	سال ۸	یہورام بن یہوشافاط
۷۴	سال ۱۱	صدیق	۶۸	سال ۴	احزیابو ابن یہورام
		اسحابی سلطنت بنی اسرائیل تمام ہری	۶۸	سال ۱۷	سہارہ قلیا ہو جا دو گر بنی زکریا
۷۶	سال ۱۱	ملوک سبط کا حال جنوں کے	۶۸	سال ۱۸	یلاش ابن احزیابو
۷۲		بخت نصر کا حاکم ہونا	۶۸	سال ۱۹	امسیاہو ابن یورش
۷۴		بیت المقدس کی ویرانی	۶۸	سال ۲۰	غریابو ابن امسیاہو
۷۷		عزیر بنی ۷	۶۷	سال ۱۶	یوشم ابن غریابو
۷۸		ذکر یونس ۷ ابن متی	۶۹	سال ۱۶	احز ابن یوشم
۷۹		ذکر ارمیا بنی ۳ کا	۶۹	سال ۱۶	خزیا ابن احز
۸۲		ذکر زکریا اور یحییٰ ۷ کا	۷۲	سال ۵۵	نشا ابن خزیا
۸۴		ذکر حضرت عیسیٰ ۳ کا	۷۲	سال ۲	آمون بن نشا
۹۱		ذکر تباہ ویران ہونا بیت المقدس کا دوسری دفعہ	۷۳	سال ۱	یوشیا ابن آمون
۱۰۳		سکندر ابن قلیس	۷۳	ماہ ۳	یہویا ناز ابن یوشیا
۱۱۶		ملوک طرائف			

مصر کے فرعونوں کا نقشہ

بادشاہان مصر کا نقشہ نینو اور بادشاہوں کا جو فرعون کہلاتے تھے سب کے قطعی اور قطعی اور قطعی بادشاہ بن

بر	نام بادشاہ کا	صفحہ	بر	نام بادشاہ کا	صفحہ
۱	بصر ابن عام ابن نوح	۱۴۴	۱۴۵	ولید بن دوش	۱۴۵
۲	مصر ابن بصر	ایضاً	۱۵۰	ایان ابن ولید	ایضاً
۳	قطب ابن مصر	ایضاً	۱۶۰	دارم ابن الزیان	ایضاً
۴	اتزیب ابن مصر	ایضاً	۱۷۰	کاسم ابن سعدان	ایضاً
۵	صا ابن مصر	ایضاً	۱۸۰	ولید ابن مصعب	ایضاً
۶	تذرا اس	ایضاً	۱۹۰	ملکہ دو کوہ قطبیہ عجوز	۱۴۸
۷	مالیق ابن تذرا اس	ایضاً	۲۰۰	درکون ابن کبوس قطبی	ایضاً
۸	حرا با ابن مالیق	ایضاً	۲۱۰	نوذس	ایضاً
۹	کلکی ابن حرا با	ایضاً	۲۲۰	تفاش	ایضاً
۱۰	حریبا ابن مالیق	ایضاً	۲۳۰	مرنیا	ایضاً
۱۱	طولیس	ایضاً	۲۴۰	استانڈس	ایضاً
۱۲	ملکہ جریان مہیرہ طولیس	ایضاً	۲۵۰	مطوس ابن میکاکیل	ایضاً
۱۳	ملکہ زلفا	ایضاً	۲۶۰	مالوس	ایضاً
			۲۷۰	ماکیل	ایضاً
			۲۸۰	بولہ بینی شیشاق	ایضاً
			۲۹۰	فرعون اعرج	ایضاً
			۳۰۰	بخت نصر	۱۴۹
			۳۱۰	کسر خوش ابقان	۱۴۹
			۳۲۰	مخار سب طویل	ایضاً
				اسکی ایام حکومت میں بقراہ حکم تھا بعد اوسکی فارس کی زیر حکم مصر گیا اور زور فارس کی حکومت کرتی رہی جبکہ اسکا رومی ظاہر ہوا اور فارس کی شہر ہوئے	

بہر قطعی بادشاہ

اسکی نام جو
اسکی سارہ اور
بہر قطعی بادشاہ
تھے وہی تھے

حکما ریونان کا نقشہ

نقشہ اون حکما ریونان کا جنکا ذکر ابوالفدا بین آیا ہے

صفحہ	نام	صفحہ	نام
۲۰۶	حکیم فلوطیس	۲۰۴	تھالیس الطی
ایضاً	حکیم فوس اجانیلی	ایضاً	ابیدتیس
ایضاً	سکون متصب	ایضاً	فیثاغورس
۲۰۷	سقراطیس	ایضاً	حکیم اقراط
ایضاً	منظر الاسکندی	ایضاً	حکیم سقراط
ایضاً	مورطس	۲۰۵	افلاطون
ایضاً	مفسس حمصی	ایضاً	ارسطاطیس یا ارسطو
ایضاً	شرودیلوس	ایضاً	حکیم ہیادس
ایضاً	بطلمیوس — اور جالیوس	ایضاً	حکیم برقلس
۲۰۸	حکیم اقلیدس مصنف تخریر اقلیدس	۲۰۶	سکندر فردوسی
		ایضاً	زفروریوس

نقشہ جہان کی امتوں کا جو ابو الفدا میں مذکور ہیں

۲۹۸

صفحہ	نام امت	صفحہ	نام امت
۲۳۶	عراق کا حال	۱۹۷	امت سریان اور پرت صائین
۲۳۷	ایام جاہلیت کی عربوں کا حال	۱۹۹	امت قبط
۲۳۹	تقیم قبایل عرب کی	ایضاً	امت فارس
۲۳۹	عرب ابیدہ کا بیان	۲۰۲	یونان کی لوگوں کا بیان
۲۴۰	عرب عاربہ کا حال	۲۰۸	امت یہود
۲۴۱	نبی حمیر بن سبا کا حال	۲۱۶	امت نصاری
۲۴۳	نبی کبلان ابن سبا کا حال	۲۲۲	سرشازوں کا بیان
۲۴۸	نبی عمر بن سبا کا ذکر	۲۲۶	ہندوستان کی لوگوں کا بیان
ایضاً	نبی اشعر بن سبا کا حال	۲۳۰	باشندگان سندھ کا بیان
۲۴۹	نبی عامر کا بیان	۲۳۱	امت سودان
۲۴۹	عرب مستربہ کا بیان	۲۳۳	چین کی لوگوں کا حال
۲۵۸	حال اصحاب خیبر کا جو کہ کوسار کرنی آئی تھے	ایضاً	بربر کا حال
		۲۳۵	امت عاد کا بیان

حکام طبرستان کا نقشہ

بر	نام	تقداد حکومت	سند وفات	سند جلوس	صفحہ
۱	حسن بن زید علوی	۱۹ سال ۹ نوم	۲۷۰	۲۵۰	
۲	محمد بن زید	۱۸ سال		۲۷۰	
۳	محمد بن مارون			۲۸۷	
۴	اسمعیل بن احمد	۱۳ سال		۲۸۸	
۵	ناصر	۲۲ سال ۳ نوم ۱۰ قدردوز	۳۰۴	۳۰۱	
۶	انصار بن شیرویه			۳۱۶	
۷	مرداویج جلی	۱۱ سال ۳ نوم ۲۱ نوم	۳۲۳	۳۱۹	
۸	علی بن بویہ			۳۲۱	
۹	حسن بن بویہ	۶ سال ۵ نوم		۳۲۳	

یہ جدول بادشاہان مندرجہ کتاب ہذا کی تاریخ خمرہ صفہانی سی طیارگی
ہی بعض بادشاہ جس ولیم ہدی اخل میں خکا حال کتاب ہذا میں نہیں لکھا گیا

طبقہ اول فشیہ اویہ			
لبر	نام بادشاہ	تقدیم حکومت	صفیہ کتاب
۱	اوشینج فشیہ او	۹۷ سال	فارسی لوگ اسکو اور سکی باہمی مسمی وکرت کو بنی تصور کرنے میں
۲	طہورت بن نوبجان	۹۸ سال	بانی شہر بابل وغیرہ کا
۳	جمشید بن نوبجان	۹۸ سال	اسنی ایک پل و جلع پر بنایا تھا جسکو کندرنے توڑ کر خراب کیا پھر دیانہ بن سکا
۴	بیوراسپ بن اردنہ	۹۹ سال	اسکو خکا کہتی ہیں
۵	فریدون ابن افیان	۱۰۰ سال	اسکی تین برسکی ایام حکومت کی بعد حضرت ابراہیم خلیل ۴ ظاہر ہوئے تھے
۶	نوجیر	۱۰۱ سال	اسکی ایام حکومت میں حضرت موسیٰ ۴ ظاہر ہوئے
۷	ازاسیاب ترکی	۱۰۲ سال	یہ مدت مفسد تھا اسنی عمارت خراب کن کوئی آجی نہیں تذکرین رعایا کو بہت تکلیف دے
۸	ذوا بن طہاسپ	۱۰۳ سال	خارج رعایا سی اسنی تکلیف موقوف کر دیا تھا مگر اور کندہ کی رہنما میں مصروف رہا ازاسیاب سے سب خارجی خراب سے ہوئی بنائیں
۹	گرشاسف	۱۰۲ سال	

طبقہ اول تمام ہوا اس طبقہ میں نوبادشاہ گزری مین جنون نے دوبرار چار سو ستر
یا بموجب بیان بہرام ابن مردان شاہ کے دوبرار سات سو چونتیس برس کی عرصہ
میں بادشاہت کی ہے واضح ہو کہ تاریخ فارس کی قبل ظہور اہل اسلام کے بہت اہتر
اور خراب مثل تاریخ ہندوستان کے ہندوؤں کے ہے اکثر مورخین نے تاریخ
فارس کے ایک کتاب خدای نامہ سی نقل کے ہی چونکہ اوسمیں ایسی تعداد ایام
حکومت کی لکھی ہے کہ جسکا اعتبار نہیں آتا اور عقل میں بھی وہ نہیں آسکتی اسلی
تاریخ جو قبل ظہور اسلام کے ہے غیر متبر معلوم ہوتے ہے اور یہ بات بھی واضح
کہ اہل فارس کے نزدیک اول شخص دنیا میں جسی نسل پہلی یعنی والد شبر کیو مرث
گلشاہ گذرا ہے جیسکہ ہندوؤں کے نزدیک برہما جو اور مسلمانوں وغیرہ کے
نزدیک حضرت آدم کا گذر ہے مین اسطرح پر اہل فارس کیو مرث کو کہتے ہین
کہ وہ اول اول دنیا پر تھا اوسنے تیس برس بادشاہت زمین کی کے ہے بعد اسنے
اوسنے ایک بیٹا اور ایک بیٹی چھوڑے تہی نام ٹر کے کا مشی تھا اور ٹر کے کو شیانہ
کہتے تھے شتر برس تک ان دونوں کے اولاد نہ ہوئے بعد انقضای سیاد مذکورہ بالا کے
اٹھارہ نیچے اوسنی پیدا ہوئے پچیس برس کی عرصہ میں پیدا ہوئی تہی بعد ان مشی
اور شیانہ کی مرنی کی چورانون برس آٹھ مہینی تک دنیا بدون بادشاہ کے پڑی رہے
کوئے مالک نہا کیو مرث کے فوت ہوئی سے اوشمنج کے بادشاہ ہونے تک دو سو
چورانون برس آٹھ مہینیے دنیا مین حاکم رہی بعد ازان اوشمنج بن فردال بن سیامک
بن مشی بن کیو مرث بادشاہ ہوا اوسنے چالیس برس بادشاہت کے
اون بادشاہوں کی تعداد ایام حکومت ابوالفدا نے سبب غیر متبر ہونے
کے چھوڑ دی تہی جو مینی جدول ذیل مین لکھ دے ہے

۱۰۲

جلقبہ دوسرا کیانیہ ملوک فارس کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد اہام حکومت	صفحت
۱	کیقباد بن زو	۱۰۳ سال	تعمیرات کرنا رہا اور دسواں حصہ پیداوار زمین حاصل کر کے اس سے مقرر کیا
۲	کیکاوس	۱۵۰ سال	۱۰۳
۳	کیخسرو	۶۰ سال	۱۰۵
۴	کیکلسرپ	۱۲۰ سال	۱۰۶
۵	کیشتیا	۱۲۰ سال	۱۱۰
۶	کی اردشیر بن اسفندیار	۱۱۲ سال	۱۱۱
۷	خانی نبت اردشیر	۱۱۲ سال	۱۱۲
۸	دارا ابن بہمن	۱۱۲ سال	۱۱۲
۹	دارا ابن دارا	۱۱۳ سال	۱۱۳
۱۰	سکندر	۱۱۳ سال	ایضاً

۵۵

اس دوسری طبقہ میں مکمل نو بادشاہ فارس کی گزرے ہیں جنکی اول نام پر لفظ کے ہوتا تھا اور انہوں نے سات سو اٹھارہ برس تک حکومت تفصیل مذکور کے ہی بعد اونکی سکندر رومی نے چودہ برس حکومت کی اسکے بعد ردیون اور ذرارہ فارس کی حکومت کا چوں برس تک دورہ مکمل آٹھ سو برس دارا کے زمانہ سی تا اختتام دورہ ردیون کے گزرے

طبقہ تیسرا اشغانیہ

نمبر	نام بادشاہ کا	تقداد ایام حکومت	صفحہ
۱	غملک بن دارا	۱۰ سال	اسکا ذکر ابوالفدا فی بنین لکھا
۲	اسٹک بن اشکان	۲۰ سال	۱۱۷
۳	شاہ پور بن اشکان	۶۰ سال	ایضاً اسکی زمانہ میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام ظاہر ہوئے اور عراق میں آسمانی ایک ہنر نکالی گئی
۴	بہرام ابن شاہ پور	۱۱ سال	۱۱۸
۵	بلش ابن بہرام	۱۱ سال	ایضاً

۶	هرمز بن بلاش	۱۹ سال	۱۱۸	سنه ۵۲۵ سندی مین فوت هوا
۷	نرسی بن بلاش	۲۰ سال	ایضاً	سنه ۴۰۶ ایضاً
۸	فیروز بن هرمز	۲۱ سال		
۹	بلاش ابن فیروز	۱۲ سال		
۱۰	خسرو بن بلادان	۲۱ سال		
۱۱	بلاشان	۲۲ سال	۱۱۸	سنه ۵۲۵ سندی مین فوت هوا
۱۲	اردوان بن بلاشان	۳۳ سال	۱۱۸	سنه ۴۳۷ سندی مین فوت هوا پیش پرورش تها
۱۳	اردوان کبیر بن اشکانان	۳۳ سال		چهارمین
۱۴	خسرو بن اشکانان	۱۵ سال		پنجمین
۱۵	بیا فرید بن اشکانان	۱۵ سال		ششمین
۱۶	بلاش ابن اشکانان	۲۲ سال		هفتمین
۱۷	گودرز بن اشکانان	۲۳ سال		هشتمین
۱۸	نرسی ابن اشکانان	۲۴ سال		نهمین
۱۹	اردوان شتانی	۳۱ سال	۱۱۸	دهمین

طبقہ چوتھا اکاسریہ

نمبر	نام بادشاہ	تقداد ایام حکومت	صفحہ	
۱	اردشیر بن بابک	۴۴ سال ۵۶۱۰	۱۱۹	سین رسکت ملک طولعیسی ارطام را بدادی تباد کرشکی چو فرورین حکومت بخی تره اوسه می گیره برین ان رتی بین
۲	شاپور بن اردشیر	۳۲ سال ۱۵ یوم	۱۲۰	اسکی زمانه میں مانی بنی کا ذب ظاہر ہوا تھا
۳	ہرمز ابن شاپور	۲ سال	۱۲۰	یہ پہلوان اور شجاع دیبا در تہا سہ سکندری مین فوت ہوا
۴	ہرام بن ہرمز	۳۳ سال ۳۳ ماہ	۱۲۰	شروع ۵۶۲ سکندری کے فوت ہوا
۵	ہرام ابن ہرام	۴ سال	۱۲۱	۵۶۱ سکندری مین فوت ہوا
۶	ہرام ابن ہرام ابن ہرام	۴ سال ۴ ماہ	ایضاً	۵۶۵ سکندری مین فوت ہوا
۷	زسی ثانی ہرام ابن ہرام	۹ سال	ایضاً	۵۶۷ سکندری مین فوت ہوا
۸	ہرمز ابن زسی	۷ سال	ایضاً	ابوالفضل نے لکھا کہ سہمی نوی برین سلطنت کی ہی سہ سال فوت ہوا عمرہ صفوانی سات برس تبتا مای
۹	شاپور بن ہرمز	۲۲ سال	ایضاً	عقلمند تہا انتظام اوسکو اچھا آتا تھا
۱۰	اردشیر بجا شاپور کا	۴ سال	۱۲۴	آسمانی نیک چہٹ کا لباس مہیچا مہ چہٹ کی وہ پنہا تھا تاج اوسکا سنبر تھا
۱۱	شاپور ابن شاپور	۵ سال	ایضاً	
۱۲	ہرام بن شاپور کرمان شاہ	۱۱ سال	۱۲۵	اوسکو کرمان شاہ بھی کہی بن اوسی تمام عمر میں کہی کی موی زسی بد اوسکی مہنگی نام نہا شون کا عروسیان نہ نکلی کہی

انصاف اوسی دیکھا تھا

۱۳	یزدگرد ایشتم بن بہرام	۱۱ سال ۵۶۰۵ ۱۸ روز	۱۲۵	اوسکو محمود اور ایشتم اور خالم بہی کتی بن
۱۴	بہرام گور بن یزدگرد	۱۹ سال ۵۶۱۱	۱۲۵	اوسکی بہت قمار و سان ترکان اور دم اور ہندوستان کے چوتھی بن اوسکی دھنشا سہی
۱۵	یزدگرد ابن بہرام گور	۴ سال ۵۶۱۸ روز	۱۲۶	اور کج بہت لبتا تھا راجا اوسکی بڑی کج تھی
۱۶	فرز بن یزدگرد	۱۷ سال	ایضا	ابو انصاری ۱۷ برس لکھی بن ہستی کی شہر لکھی بن ایک نہیں دوسرا ہند بہ ایک ری بن
۱۷	بلش ابن فرز	۴ سال	۱۲۸	
۱۸	قباد بن فرز	۱۱ سال	ایضا	اسکی زبان میں ہر دک کا قری کا دہ ظاہر ہوا تھا جسے زنا باج کر دیا تھا
۱۹	کسری بن قباد	۸ سال	۱۲۹	سات شہر اوسنی آباد کی مین اور بہت شہر فتح کے تھے
۲۰	ہرمز بن کسری	۱۲ سال	۱۳۳	اسکی گہر میں تین ہزار سو بی اور بارہ ہزار گویا کافی بجائی والی تھیں اور چھ ہزار
۲۱	کسری بن ہرمز بن کسری پرویز	۳۸ سال	۱۳۴	آدمی کا پیرہ اوسکی گہر رنگ تھا اور آٹھ ہزار پانسو گویا اوسکی اصل
۲۲	قباد بن کسری بن شیرویہ	۵۸ سال	۱۳۹	میں خاص اوسکے سواری کی تھی اور نوسو ساٹھ ماہی اور بارہ ہزار چھ
۲۳	اردشیر شروہ	۱ سال ۵۶۶	۱۳۹	بارہ داری کی دہلی اور مہی ہزار اوس نہان ابن مندر کو اوسنی ماہی کی سانی
۲۴	ہوران دخت بنت کسری	۱ سال ۵۶۸	۱۴۱	دلو کر قتل کیا اور اوسکے بال بچی سستی قیمت کر دخت کی
۲۵	فرز خوشنشدہ	چند روز	ایضا	
۲۶	ارزمن دخت بنت پرویز	۵۶ سال	ایضا	
۲۷	خوزاد خسرو ابن پرویز	۱ کیال	۱۴۲	
۲۸	یزدگرد بن شہریار	۲۰ سال	۱۴۳	

چار ہزار چار سو نو برس اور نو مہینی بائیس روز کے عرصہ میں ان چھپا سٹھ بادشاہوں نے حکومت فارس کی کی و وضع ہو کہ ابتداً ظہور تاسل اور پیدائش دنیا سی آخر ایام دولت ملک فارس تک یہ بادشاہ جوان چار صد و لون میں مذکور ہوئے گذرے ہیں جنکی تعداد چھپا سٹھ ہے

اسجائی سی جد ولین روم کے لکھا ہوں

نقشہ ملک مقدونہ کا جو بعد سکندر کی ہوئی

نمبر	نام بادشاہ کا	تعداد ایام سلطنت	صفہ
۱	بطلیموس بن ارنب	۴۰ سال	۱۵۰
۲	بطلیموس بن پوسمب الالب	۳۸ سال	۱۵۱
۳	بطلیموس صانع	۲۶ سال	ایضاً
۴	بطلیموس محب الالب	۷ سال	۱۵۱
۵	بطلیموس نجومی فیفتوس	۴ سال	ایضاً
۶	بطلیموس محب ام	۵ سال	ایضاً
۷	بطلیموس صانع ثانی	۹ سال	ایضاً
۸	بطلیموس مخلص	۷ سال	ایضاً
۹	بطلیموس سکندری	۲ سال	ایضاً
۱۰	بطلیموس سید بطس	۹۰ سال	۱۵۱

۱۱	اسکندر روس	۳ سال	۱۵۱	۲۲۳ سکندری میں فوت ہوا
۱۲	بطلمیوس حدیری	۸ سال	۱۵۲	۲۳۱ سکندری میں فوت ہوا
۱۳	بطلمیوس جیٹ	۳۰ سال	۱۵۲	۲۶۰ سکندری میں فوت ہوا
۱۴	قلو بطرانبت مخ	۲۲ سال	ایضاً	بیمعورت علم دوست تہی لقتب اظلاطون اور ارمطو اور بقراط کے اور کسے جمع کردائیں

ان تیرہ بادشاہوں نے تین سو چار برس کی عرصہ تک حکومت کی ابو الفدا دوسو پچتر برس بتلاتا ہے

نقشہ ملوک و میہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تقداریم حکومت	صفحہ
۱	یویوس	۷ سال	۱۵۳
۲	اغسطس قيصر	۵۶ سال ۳۴ برس	ایضاً
۳	جباریس	۲۲ سال	ایضاً
۴	جباریس عابس	۴ سال	۱۵۴
۵	فلورنس	۴ سال	ایضاً
۶	نیرون	۲۴ سال	ایضاً
۷	طاس استیانوس	۳ سال	ایضاً
۸	دوہلیانوس	۱۵ سال	۱۵۵
۹	طرایابس	۱۹ سال	ایضاً

اصغانی کتابی کہ اسکی بیانیہ بیالیسویں سال عود کی بی بی سح عمر
پیدا ہوئی اور انونہا کتابی کہ اکیسویں سال میں پیدا ہوئی

اسکی وقت میں مسیح سماں پر چلی گئی یہہ ہا شہر طریہ کا

اسنی بقوب جوری کو قتل کی مصاری کی مار کا حکم دیا
بہ شخص اول قاتلین مصاری سی شمار کیا جاتا ہے

اسنی شہنشاہ اور بوس کے کو اور ایک جہا نصاری کو قتل کیا

ان شخصوں نے ماننا رکھتے تھے کہ ان کی پود دیو کے برابر
ہیں انھیں کو جلا یا

اسکے زمانہ میں یوحنا حواری کاتب انجیل کا جزیرہ قسطنطینین

۱۰	ادرباش	۱۴ سال	ایضاً	اسنی ہی باقی ماندہ مکاتبت المقدس کی خراب گئی
۱۱	انطونیوس	۱۳ سال	۱۵۵	اسنی پیر کریت المقدس کی تعمیر کردی اور اسکے ایلیانام لکھا
۱۲	مرقس	۱۹ سال	۱۵۵	
۱۳	قودس	۱۳ سال	۱۵۶	
۱۴	سورس	۱۸ سال	۱۵۷	
۱۵	انطونیوس	۷ سال	۱۵۷	
۱۶	انطونیوس ثانی	۴ سال	۱۵۷	اسکی آخر ایم سلطنت میں جالینوس حکیم فوت ہوا
۱۷	اسکندر بابائیس	۳۱ سال	۱۵۷	
۱۸	کسمس	۳۱ سال	ایضاً	
۱۹	غردیانس	۶ سال	ایضاً	
۲۰	فیلقس	۶ سال	ایضاً	
۲۱	دقیقبوس	۲ سال	ایضاً	اسکی بیوی محاکمہ ہال گئی تھی جب اسکی نصاریٰ کو قتل کرنا مشغول بن گیا تھا
۲۲	غلس	۱۵ سال	ایضاً	
۲۳	قلودیس	۱ سال	۱۵۸	
۲۴	بلیس	۲ سال	۱۵۸	
۲۵	ابر دیس	۷ سال	۱۵۸	
۲۶	دقلیانس مقیمائیس	۱۹ سال	۱۵۸	ان دونوں بادشاہوں نے نصاریٰ کو دہشتہ دہشتہ کر دیا اور قتل کیا اور قتل کیا تھا
۲۷	قروقیس	۵ سال	۱۵۸	
۲۸	دقلیانس	۱ سال	۱۵۸	
ان تین شوبیاسی برس چہ ہستی میں اٹھائیس بادشاہوں نے حکومت کی				

نقشہ ملوک قسطنطنیہ کا

نمبر	نام بادشاہ کا	نقشہ احوال حکومت	صفحہ
۱	قسطنطین اعظم بن سیلانی	۱۵۸ سال	یہاں قسطنطین شہزادہ ایسٹین بپتسمی ہو کر: مذہب نصرانی قبول کیا تھا
۲	قسطنطین	۱۵۹ سال	
۳	یوئانیس بن قسطنطین	۱۶۰ سال	ایضاً
۴	اداس بن نوحا	۱۶۰ سال	
۵	تیدوسیوس صیغر	۱۶۰ سال	
۶	رتقیانس مسابہ بنی ریا	۱۶۱ سال	رتقیانس کے مسابہ بنی ریا تہی ان دونوں کے ساتھ مل کر حکومت کیا
۷	ایون اکبر	۱۶۱ سال	
۸	ایون اصغر	۱۶۱ سال	
۹	زنین ارمیاتی	۱۶۱ سال	
۱۰	نسطاس	۱۶۱ سال	
۱۱	یوسطینس	۱۶۲ سال	کلید رما کا بانی یہی ہے
۱۲	یوسطینس	۱۶۲ سال	
۱۳	یوسطینس ثانی	۱۶۳ سال	ایضاً
۱۴	طبازنئیس	۱۶۴ سال	ایضاً
۱۵	مورقیس	۱۶۵ سال	ایضاً
۱۶	فوقاس	۱۶۵ سال	ایضاً
۱۷	ہرقل اور اوسکاٹیا	۱۶۵ سال	ایضاً

اس تین سو پانچ برس کے عرصہ میں ہستہ بادشاہوں نے مذکورہ بالا نے حکومت کی

تیسرے

دفعہ ہو کہ خزہ صفہانی فی اپنی کتاب میں دیکھ سہی ایک فصل نقل کی ہی جسکی ترجمہ کرنی کی بہت ضرورت
 حکومت معلوم ہوتی ہی ہذا ترجمہ اس فصل کا بعینہ کرتا ہوں دیکھ گہا ہی کہ میں ایک بادشاہ روم کی کتاب
 سی نقل کرتا ہوں۔ کہ قسطنطین بن سیلانی عرب کی تاریخ مقرر ہونی کی قبل دروستا نوین
 برس اول تھا اکیس برس اوسنی بادشاہت کی۔ پہراو سکی بعد بیٹا اورسکا قسطنطین۔ ابن قسطنطین
 چوبیس برس تک حکومت کرتا رہا بیہ تاریخ عرب کی مقرر ہونی دو سو چاسہ برس اول تھا
 اور دو سو بیالیس برس پہلی عرب کی تاریخ کی فوت ہوا وہ درمیان ۲۵۰ سنہ سکندری مر تھا اور
 قسطنطین ابن سیلانی درمیان ۳۶۰ سنہ سکندری کی فوت ہوا۔ بعد اسکے بلیونیس نے بطوس
 کیا دو برس تک حکومت کرتا رہا اسکے سلطنت دروستا چالیس برس شمل تاریخ عرب کی ہو چکی تھی
 اسکے بعد تیدوس نے دس برس چہر مہینی حکومت کی اوسکی بعد بلیونیس دس برس نو مہینی تک
 حاکم رہا۔ اوسکی بعد غورنیوس اور انطیلیوس اور تیدوس چہر برس کی عرصہ میں تینون بادشاہوں کے
 حکومت تمام ہوئی۔ ان کی بعد ارتقادس ابن تیدوس بادشاہ ہوا اوسنی تیرہ برس اور تین مہینی سلطنت کی
 ۔ بعد از ان تیدوس بن ارتقادس نے بیالیس برس ایک مہینی حکومت کی۔ بعد از ان بلیونیس اور
 بلیونیس نے اٹیس برس بادشاہت کی بعد از ان لادی اکبر نے سولہ برس حکومت کی۔ پہراو
 رصونی ایک برس۔ پہر زرن نے سترہ برس پرستاس نے ستائیس برس چار مہینی حکومت کی
 ۔ پہر انطیلیس نے نو برس گیارہ مہینی بادشاہت کی۔ پہر قسطنطینس بادشاہ ہوا اوسنی اٹھتیس سال
 تین مہینی حکومت کی سپر خدا محمد مصطفیٰ ص اوسکی ایام حکومت میں پیدا ہوئی تھے اوسکی بعد صفطاس بادشاہ
 اوسنی پانچ برس تین مہینی حکومت کی۔ اوسکی بعد قسطنطینس بادشاہ ہوا اوسنے بیس سال چار مہینی حکومت
 کی نبی ص نبوت اوسکے زمانہ میں ہوئے تھے۔ پہر قسطنطینس بادشاہ ہوا اسکے آخر ایام حکومت

حکومت میں ہجرت نبوی ہوئی تھی جسے سال ہجری شروع ہوا اوسنی آٹھ برس حکومت کی۔
 بعد ازاں ہرقل اور اسکا بیٹا جو شام پر لڑا تھا بادشاہ ہوئی اوسکی زمانہ میں نبی ص نے اسل فانی سے
 رحلت فرمائی کتیس برس اوسنے بادشاہت کی۔ پھر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا اوسکی ایام حکومت
 میں حضرت عثمان ابن عفان رضی اللہ عنہ ہجرت شہید ہوئی اور جنگ صفین بھی اوسکے ایام حکومت میں ہوئے
 پچیس برس بادشاہت کی۔ اوسکی بعد قسطنطین بیٹا ہرقل کے جوڑوکا بادشاہ ہوا سترہ برس
 اوسنے حکومت کی۔ پھر قسطنطین ابن ہرقل بادشاہ ہوا عبد الملک بن مروان کے وقت میں وہ
 بادشاہ ہوا تہا دس برس اوسنی حکومت کی۔ پھر لاوی بادشاہ ہوا اوسکو ایون بھی کہتے ہیں اوسنے
 تین برس حکومت کی۔ بعد ازاں طراس نے سات برس بادشاہت کی پھر اسطینوس زمانہ عمر
 بن عبد العزیز کی میں بادشاہ ہوا اوسنے چھ برس بادشاہت کی۔ پھر سٹاسینوس نے دو برس بادشاہت
 کی۔ پھر تھوڈس نے دو برس۔ پھر لاوی بادشاہ ہوا اوسکے ایام حکومت میں خلفا رنی امیہ کے
 خاندان میں بادشاہت نہ رہی تھی اوسنی پچیس برس تین مینی بادشاہت کی۔ بعد ازاں لاوی قسطنطین نے
 پانچ برس حکومت کی۔ پھر قسطنطین ابن لاوی بادشاہ ہوا اوسنی دو مینی کم دس برس حکومت کی۔ پھر
 قسطنطین نے چھ برس سات مینی بادشاہت کی۔ اوسکے بعد ساہ ملک ارنبہ بادشاہ ہوئے
 یہ وہ مورخ ہیں جنہیں باپسی ملک چین لیا تھا اوسنے پانچ برس بادشاہت کی۔ پھر نفور امام مارون شہید میں
 بادشاہ ہوا اوسنی آٹھ برس نو مینی بادشاہت کی پھر ستر دین نفور باوہ ہونہی دو مینی بادشاہت کی۔ پھر نیائل ابن ہرقل
 سات برس پانچ مینی تک بادشاہت کرتا رہا۔ بعد ازاں نوفیل بن نیائل امام درامون بادشاہ ہوا اسی برس تین مینی بادشاہت کی
 بعد ازاں۔ اوسکا بیٹا نیائل بن نوفیل اور والدہ اوسکی ایام توکل بادشاہت کیا اسی برس حکومت کرتی رہی۔ اس بادشاہ
 کی وقت ہی خانہ ابن سی بادشاہت جاتی رہی اور عقبہ کی قبضہ میں رہی مگر عبد میں لیل مصلی دریاں ۲۵۳ ہجری کے شاہ
 ہوا اوسنی بیس برس سلطنت کی بعد ازاں ایون بن لیل امام محمد بن دریاں ۲۵۳ ہجری کے بادشاہ ہوا۔ پھر روس بن لیل امام
 محمد بن دریاں ۲۹۹ ہجری کے بادشاہ ہوا اوسنی ایک برس دو مینی سلطنت کی ایک ہجرت اوسکی نکلا تھا جبکہ جسکے ہلاک ہوا۔ بعد ازاں
 قسطنطین بن ایون بادشاہ ہوا بارہ برس سلطنت کرتا رہا اوسپر قسطنطین ابن امیرش غالب آیا بیٹا اوسکا دس سالہ اسلام میں تھا

بعد وفات ابنی باب کی ہالگ کر اوس میں چلا گیا جب ملک پر غالب آگیا اور رطلون جو کہ سلطنت میں رہا اور قسطنطین
 بن ایون صاحب ابور غالب آئے اور ہونے اوسکو قتل کیا بعد اوسکے متولی بنی قسطنطین ابن ایون دریاں ۲۵۳ ہجری کی سلطنت ہوا

نقشہ ملوک عرب عراق کا جنکو بحینین کہتے ہیں

نمبر	نام بادشاہ کا	نقشہ اولیام حکومت	صفحہ
۱	ملک بن فہم		۱۶۹
۲	خدیجہ بن مالک بن فہم	۶۰ سال	۱۷۰
۳	عمر بن عدی	۱۸ سال	۱۷۲
۴	امراء العقیس بن عمر بن عدی	۱۴ سال	۱۷۳
۵	عمر بن امر العقیس	۶۰ سال	۱۷۴
۶	امراء العقیس بن لہد ابن عمرو	۲۱ سال	۱۷۴
۷	نہان ابن امر العقیس	۳ سال	ایضاً
۸	منذر ابن نہان	۴ سال	ایضاً
۹	منذر ابن منذر	۷ سال	۱۷۵

زمانہ اوسکا ملوک طوہیف کا زمانہ تھا یعنی بعد سکندر
کی اوسکو ایک شخص مسی سیمہ کی قتل کیا تھا

اسی شخص نے اول لشکر کشتی کرنی کی تہہ برنگالی

ارد شیر کی زمانہ میں ۱۴ برس وہ ہنسی اور شاہور کی
دقت میں آئیں ۳ برس وہ ہنسی حکومت سنے

شاہ پور ابن ارد شیر کی زمانہ میں ۲۳ برس
اور ہرمز بن شاہ پور کی دقت میں ۲ برس
ہنسی بہرام کی زمانہ میں ۹ برس ۳ ہنسی - بہرام
ابن بہرام کی زمانہ میں ۲۳ برس - بہرام ثالث کے
زمانہ میں ۳۱ برس ۶ ہنسی - سرکی بن بہرام
ابن بہرام کی زمانہ میں ۹ برس ہرمز ابن زرسی
کے زمانہ میں تیرہ برس شاہ پور ذی الاکتاف
کی دقت میں ۲ برس ۵ ہنسی حکومت کی اس طرح
اسی بادشاہان اسے دیکھیں

شاہ پور ذی الاکتاف اور ارد شیر اور شاہ پور ابن
شاہ پور کے زمانہ میں تھا

نہی آگ میں عمروں موقوف کو عطا یا اور بہرام گ کی
اول نکالے

یہ بابی خورنی اور سیر کا ہی

یزدگرد ابن بہرام گور اور فردر ابن یزدگرد کی زمانہ
میں تھا

یہ قباد بن فردز کی زمانہ میں

۱۰	نعمان ابن اسود	۴ سال	۱۷۵	قباد بن فیروز کی زمانہ میں موجود تھا
۱۱	ابو یفرب علقمہ الذہلی	۳ سال	ایضاً	ایضاً
۱۲	امراء القیس ابن نعمان	۷ سال	ایضاً	ایضاً
۱۳	منذر ابن امراء القیس منذر ابن ماسد ابن شیبہ بن	۲ سال	ایضاً	نوشیروان کے وقت میں ہی ۲۶ برس تک حکومت کرتا رہا
۱۴	حارث ابن عمر		ایضاً	نوشیروان کے زمانہ میں ہے
۱۵	منذر ابن امراء القیس ثانی			اسکی وقت میں امراء القیس تھے اور نوشیروان کے زمانہ میں تھا
۱۶	عمر ابن منذر	۷ سال ۶۶۰	۱۷۶	نوشیروان کے زمانہ میں تھا
۱۷	فابوس بن منذر	۴ سال	ایضاً	نوشیروان کے زمانہ میں تھا
۱۸	فیثہرت	۱ سال		ایضاً
۱۹	منذر ابن نعمان	۴ سال	۱۷۶	ایضاً ہرگز ابن نوشیروان کی زمانہ میں ہی اوسنی تین برس حارثی تخت سلطنت کے
۲۰	نعمان ابن المنذر	۳ سال	ایضاً	اوسکو کسری پرویز نے قتل کیا
۲۱	ایاس ابن قبصہ	۷ سال	ایضاً	اسکی ایک برس چھی مہنی حبس کی بعد نبی حبس ہوٹ ہوئے تھے
۲۲	زادسی	۷ سال	ایضاً	بوران نبت پرویز کی ایک سال طوبی تک شاہ ۶۰
۲۳	منذر ابن نعمان ابن منذر	۸ سال	ایضاً	
۲۴	بوران نبت پرویز	۷ سال		ایام ابو بکر رضہ اور عمر رضہ کے میں بوران نہ کر رہی تھی جہت کی حکومت سات مہنی کے
۲۵	یزد گرد بن شہر یار بن یزید	۱۹ سال		حضرت عمرو اور حضرت عثمان رضہ کے وقت میں وہ بادشاہ جہت کا ہوا

نقشہ ملوک عثمان کا جو اسلام کی ظاہر ہو چکی ہے سوبر اول شہادت کرتی ہے

نمبر	نام بادشاہ	تقدیم حکومت	صفحہ	
۱	حفصہ بن عمرو	۵ سال ۶۳ھ	۱۷۷	چار سو برس قبل ہنور اسلام کی وہ سلطنت کرتا تھا
۲	عمرو بن حفصہ	۵ سال	ایضاً	چند کلیساؤں کی باغی ہوئی ہیں ایک کلیسا حالی شہر ہے
۳	ثعلبہ بن عمرو	۷ سال	۱۷۸	اوسنی ایک کوشک اور حوض بنایا
۴	حارث بن ثعلبہ	۲ سال	ایضاً	
۵	جبلہ بن حارث	۱۰ سال	ایضاً	اسنی پل اور راہ وغیرہ کی بنیاد ڈالی
۶	حارث بن جبلہ	۱۰ سال	۱۷۸	
۷	مندر بن حارث	۳ سال	ایضاً	
۸	نعمان ابن حارث	۱۵ سال ۶۶ھ	ایضاً	
۹	مندر ابن الحارث	۳ سال	ایضاً	
۱۰	جبلہ ابن حارث	۳ سال	ایضاً	
۱۱	ایہم ابن حارث	۳ سال	ایضاً	
۱۲	عمرو بن الحارث	۷ سال ۶۶ھ	ایضاً	
۱۳	حفصہ اصغر	۲ سال	ایضاً	
۱۴	نعمان ابن منذر	۱ سال	ایضاً	
۱۵	نعمان ابن عمرو	۲ سال	ایضاً	

۱۶	جلد ابن نمان	۱۶ سال	ایضا	
۱۷	نمان ابن الایہم	۲۱ سال	ایضا	
۱۸	حارث ابن ایہم	۲۶ سال ۵ ماہ	۱۷۹	
۱۹	نمان ابن حارث	۲۸ سال	۱۷۹	
۲۰	منذر ابن نمان	۱۹ سال	ایضا	
۲۱	عمرو بن نمان	۳۳ سال ۴ ماہ	ایضا	
۲۲	بحر بن نمان	۱۲ سال	ایضا	
۲۳	حارث ابن حجر	۲۶ سال	ایضا	
۲۴	جلد ابن حارث	۱۷ سال ۱ ماہ	ایضا	
۲۵	حارث ابن جلد	۲۱ سال ۵ ماہ	ایضا	
۲۶	نمان ابن حارث ابو کرب	۳۷ سال ۳ ماہ	ایضا	
۲۷	ایہم ابن جلد	۲۷ سال ۶ ماہ	ایضا	
۲۸	منذر ابن جلد	۱۳ سال	ایضا	
۲۹	شراحیل بن جلد	۲۵ سال ۳ ماہ	ایضا	
۳۰	عمرو بن جلد	۱۰ سال ۶ ماہ	ایضا	
۳۱	جلد ابن حارث	۴ سال	۱۷۹	
۳۲	جلد ابن ایہم	۳ سال	۱۷۹	

تمام اہل غسان میں ۳۲ بادشاہ گزرے ہیں جنکا نام اوپر مذکور ہوا انہوں نے چھ سو سو ۶۱۶
برس کی عرصہ میں تفصیل مذکور سلطنت کی ہے

نقشہ ملوک حمیر یعنی بادشاہان عرب یمن کا

نمبر	نام بادشاہ کا	تقدیم حکومت	صفحہ
۱	قطان بن عابر بن شالح بن نوح		۱۶۳
۲	یہرب ابن قطان		۱۶۳
۳	یشجب بن یہرب	ایضاً	
۴	عبد شمس ابن یشجب	ایضاً	
۵	حمیر ابن سبا		۱۶۴
۶	دانشل بن حمیر	ایضاً	
۷	اسکک بن دانشل	ایضاً	
۸	یغفر ابن اسکک	ایضاً	
۹	عامر بن باران	ایضاً	
۱۰	نخان ابن یغفر ابن اسکک	ایضاً	
۱۱	اشمخ بن نمان المعافر	ایضاً	
۱۲	شداد بن عاد	ایضاً	
۱۳	نقمان ابن عاد بن طاط ابن سبا	ایضاً	
۱۴	ذر سد	سال ۱۵۰	۱۶۵
۱۵	حات ابن ذر سد	سال ۱۶۵	ایضاً
۱۶	ذوقبر بن اصعب ابن الریش	ایضاً	

ایکو حار الرش کہتی ہیں اور یہی تیج اول ہی

۱۷	ذوالناربرہہ ابن افریقین	۱۶۵ سال	۱۶۵
۱۸	افریقس بن ابرہہ	۱۶۶ سال	ایضاً
۱۹	ذوالاذعار بن دینار	۱۶۵ سال	ایضاً
۲۰	شتر جیل بن عمرو	۱۶۵ سال	ایضاً
۲۱	الہداد بن شتر جیل	۱۶۵ سال	ایضاً
۲۲	بلقیس بنت الہداد	۱۶۶ سال	۱۶۶
۲۳	ناشر بن شتر جیل	۱۶۵ سال	ایضاً
۲۴	شمر مرعش	۱۶۵ سال	ایضاً
۲۵	ابو مالک بن شمر	۱۶۵ سال	ایضاً
۲۶	اقرن بن ابی مالک	۱۶۶ سال	۱۶۶
۲۷	ذو حشبان بن اقرن	۱۶۶ سال	ایضاً
۲۸	تبع بن الاقرن بن شمر	۱۶۶ سال	۱۶۶
۲۹	الحکیم بن تبع	۱۶۵ سال	ایضاً
۳۰	ابو کرب اسد	۱۶۰ سال	ایضاً
۳۱	حسان بن تبع	۱۶۰ سال	ایضاً
۳۲	عمر بن تبع	۱۶۶ سال	ایضاً
۳۳	عبد کلال	۱۶۶ سال	ایضاً
۳۴	تبع بن حسان بن الحکیم	۱۶۵ سال	ایضاً
۳۵	حارث ابن عمر	۱۶۵ سال	ایضاً
۳۶	مرتد بن عبد کلال	۱۶۵ سال	۱۶۵

عمرہ اصغریٰ فی اسکا ذکر نہیں کیا

یہ تبع بنانی کہلاتا ہی ابو الفدا کہتا ہی کہ کمران — اور
مریقا یہ دو بادشاہ ابو مالک کی بعد اور گزرے ہیں

اسکو تبع اصغر ہی کہتی ہیں

۳۷	ولید بن مرثد	۷ سال	ایضا
۳۸	ابرقبہ بن الصباح		ایضا
۳۹	صہبان ابن محرت	۵ سال	ایضا
۴۰	عمرو بن تبع	۷ سال	ایضا
۴۱	ذو شناتر	۶ سال	ایضا
۴۲	ذو زواس	۶ سال	ایضا
۴۳	ذو جہن	۷ سال	ایضا
۴۴	ارباط	۱۶۸	
۴۵	ابنہ الاستیم ابن صاحب نیل	۳ سال	ایضا
۴۶	کیوم	۷ سال	ایضا
۴۷	سروق	۱۲ سال	ایضا
۴۸	سیف بن ذی زین		

شاہ پور کی وقت بن تھا

۲۰۲
وضع ہو کہ بعد شاہان حیر کہ ۴ شخص ذہرا میں سے ایک
عوض میں گذری تین شخص حبشہ کی بادشاہ ہوئی اور
ابنہ نفر فارس کے پیر اہل اسلام کی علی بن آیا دہ
حبشہ کے یہ ہیں

انکی بعد پر قبیلہ حیر کو سلطنت نصیب ہوئی

نقشہ اون بادشاہوں کا جو جرہم کی اولاد سی مالک بجاز کی ہوئی

بزر	نام بادشاہ	صفحہ	بزر	نام بادشاہ	صفحہ
۱	جرہم	۱۸۰	۷	مضاص بن عبد السبح	۱۸۰
۲	عبد یلیل بن جرہم	ایضا	۸	عمرو بن مضاص	ایضا
۳	جرشم ابن عبد یلیل	ایضا	۹	حارث ابن مضاص	ایضا
۴	عبد الدان بن جرشم	ایضا	۱۰	عمرو بن الحارث	ایضا
۵	ثعلبہ ابن عبد الدان	ایضا	۱۱	بشر ابن الحارث	ایضا
۶	عبد السبح بن ثعلبہ	ایضا	۱۲	مضاص بن عمرو بن مضاص	ایضا

نقشه لرین عربکا جو دکنی تہہ شہرین

صفحہ	نام
۱۹۲	یوم خزار
۱۹۳	یام نبی دایلی
۱۹۳	یوم واردات
ایضاً	یوم قضیۃ یوم الخاق
ایضاً	یوم عین ایاخ
ایضاً	یوم مرج حلیمہ
۱۹۴	یوم الکلاب الاول
ایضاً	یوم ادارہ
۱۹۵	یوم احرخان
ایضاً	یوم شعب جبلہ
۱۹۶	یوم فی قار

ملوک کسدہ کا نقشہ

صفحہ	نام بادشاہ
۱۸۰	حجر آکل لمار بن عمر
۱۸۱	عمرو بن حجر
ایضاً	حارث ابن عمر
۱۸۲	حجر ابن الحارث
۱۸۲	شراحیل بن الحارث
۱۸۲	سدی کرب ابن الحارث
۱۸۲	امراء القیس شاعر
۱۸۳	حارث بن ابی سمر اور سمری کا مال
بادشاہان متفرقہ حجاز کی بہہ گذری ہیں	
۱۸۳	عمرو بن علی ابن حارث
۱۸۴	زبیر ابن جابر بن ہبل
۱۸۶	کلیب بن ربیعہ ابن الحارث
۱۸۸	زبیر ابن خدیجہ بن ہوداد
۱۹۰	قیس ابن زبیر البسی

نقشہ تواریخ ملوک تفریش کا معہ خاندان امویہ اور عباسیہ درملوک
مصر و افریقیہ کی جو بعد انتقال ولایت فرمانی رسول اللہ کی بادشاہی

نمبر	نام بادشاہ	تقدایام حکم	سال جلوس	سال وفات	صالحیت الوالہ	حال ضروری
۱	ابوبکر الصدیق رضی	۲ سال ۳ ماہ ۸ روز	۱۲ برس اول ۱۱ شہری ۱۶ جولائی	۶۲ سال اول ۱۱ شہری ۲۵ جولائی	۳۰	عمر کنی تربیہ برسی عمری ۱۱ م برسلان فرس کی دغ برائ بادشہ برسلان اولی حکومت
۲	عمر بن الخطاب رضی	۱۰ سال ۶ ماہ ۱۸ روز	۱۳ شہری ۳۲ شہری ۳۶ شہری	۶۲ سال ۶ شہری ۲۵ جولائی	۳۸	عمر تربیہ برسی عمری اولی ام کوکب ایر لومین
۳	عثمان بن عفان رضی	۱۰ سال ۱۱ ماہ ۲۲ روز	۲۳ شہری ۳۲ شہری ۳۶ شہری	۵۸ سال ۱۸ شہری ۲۵ جولائی	۴۰	بیاسی برسی عمری عمری
۴	علی ابن ابیطالب رضی	۵ سال ۴ ماہ ۳ روز	۳۵ شہری ۵۶ شہری ۲۳ جولائی	۱۴ سال ۱۸ شہری ۲۵ جولائی	۴۱	نہ بیہ برسی عمری
۵	حسن بن علی رضی	۶ ماہ	۴۰ شہری ۵۶ شہری	۵۶ شہری ۲۵ جولائی	۴۱	۵۶ سال برسی عمری

اب خاندان امویہ میں خلافت ای پندرہ بادشاہ اس خاندان کے گزریے انکی

عامل مصر اور شام اور حجاز اور ہند اور چین اور خراسان اور مشرق اور مغرب

اور اندلس اور تمام اطراف و قطار میں پہلی گئی تھے اولیٰ نقشہ یہ ہے

نمبر	نام بادشاہ	تعداد اہل حکومت	سنہ جلوس	سبب وفات	صفہ دیوانہ	حالی ضرورے
۱	سعادید بن ابی سفیان	۱۹ سال ۵۶ ۵۶۳ ۲۵ روز	۵۶ ۵۶۳ بحری	جینہ ۵۶ ۵۶۳ بحری	۴۴۶	رہبر برکی عمر ہوا دینی اول سجدین حج بنایا اور قاصد مقرر کے
۲	یزید ابن معاویہ	۳۸ سال ۸۰ ۵۶۸	۳۸ ۸۰ بحری	۳۸ ۸۰ بحری	۴۵۸	اتالیس برکی عمر ہوا دینی ہوی دمشق میں فوج یہی قاتل حسین ۳۱ ہر
۳	سعادید بن یزید	۳۰ سال ۲۲ ۵۶۸	۳۰ ۲۲ بحری	۳۰ ۲۲ بحری	۴۶۷	۲۳۳ تیس برکی عمر ہوا دینی آپ خلافت چھوڑ دے تھی
۴	عبد اللہ ابن ابی سیر	۹ سال ۱۱ ۵۶۸	۹ ۱۱ بحری	۹ ۱۱ بحری	۴۶۸	یوسف ابن حجاج فی او کو قتل کیا تھا
۵	مروان ابن الحکم	۱۸ سال ۱۰ ۵۶۸	۱۸ ۱۰ بحری	۱۸ ۱۰ بحری	۴۶۹	اسکی بیوی او کا گلا گھونٹ کر مار ڈالا تھا بہت مفسد آدمی تھا
۶	عبد الملک ابن مروان	۳۸ سال ۴۰ ۵۶۸	۳۸ ۴۰ بحری	۳۸ ۴۰ بحری	۴۷۱	بانی شہر داس کا ساٹھ برکی او کی عمر ہوئے
۷	ولید ابن عبد الملک	۹ سال ۵۶ ۵۶۸	۹ ۵۶ بحری	۹ ۵۶ بحری	۴۸۰	عمر او کی اتالیس برکی ہوئی
۸	سلیمان ابن عبد الملک	۲۶ سال ۵۶ ۵۶۸	۲۶ ۵۶ بحری	۲۶ ۵۶ بحری	۴۸۲	بنیالیس برکی عمر ہوئی
۹	عمر بن عبد العزیز	۲۵ سال ۵۶ ۵۶۸	۲۵ ۵۶ بحری	۲۵ ۵۶ بحری	۴۸۶	اس شخص نے براکتا اور گلا لیا دینی علی رض کے ظہور میں ہی موت کر دئی تھی
۱۰	یزید ابن عبد الملک	۲۵ سال ۵۶ ۵۶۸	۲۵ ۵۶ بحری	۲۵ ۵۶ بحری	۴۸۸	

۱۱	ہشام ابن عبد الملک	۱۹ سال ۵۶۸ ۲۰ یوم	۱۰۴ سہ ہجری	۶۰۵ ۱۲۵ ۲۰ فروری ۶۴۳	۴۹۱	ترسین برکی عمر بائی
۱۲	ولید بن یزید بن عبد الملک	۱ سال ۵۶۸ ۲۱ یوم	۱۰۵ ۳۰ ۱۲۵ سہ	۶۰۵ ۱۲۶ ۱۰ اپریل ۶۴۴	۴۹۶	
۱۳	یزید ابن ولید بن عبد الملک	۵۶۸ ۹ یوم	۱۰۶ ۲۸ ۱۲۶ سہ	۶۰۵ ۱۲۶ ۳۰ اکتوبر ۶۴۴	۴۹۹	عمراد کی چالیس برکی موہی
۱۴	ابراہیم ابن ولید	۵۶۸ ۲۱ یوم	۱۰۶ سہ	۶۰۵ ۱۲۶ نومبر ۶۴۴	۵۰۰	اسکو شاہ اکثر نوح نہیں کہتی بقیہ بادشاہ شمار کرتے ہیں ابو اسحاق ابوالفضل علی علیہ السلام
۱۵	مروان ابن محمد بن مروان	۵ سال ۵۶۱	۱۰۷ سہ سہری	۶۰۵ ۱۲۷ ۲۰ جولائی ۶۴۵	۵۰۱	اوسمہ برکی عمر بوی بیہ آخر خلیفہ خلفا زبیری امیہ کا تھا

بعد اخلیفوں کے سورن کا آیا اوین نستیس خلیفہ سوہی چین کی زبیم من

نمبر	نام بادشاہ	تقدیر و ایام حکومت	سنہ ہجری	سنہ وفات	صیغہ ابوالفضل	حال خردی
۱	سفاح	۴ سال ۵۶۸ ۱۰ یوم	۱۰۷ سہ سہری	۱۰۷ ۱۳ ۶۴۵	۵۰۷	اسنی بن امیہ کی خاندان کو نہت زمانہ کیا اور ایک ایک کو دھونڈ کی قتل کیا
۲	منصور ابو جعفر	۲ سال ۱۱ ماہ ۸ یوم	۱۰۷ سہ سہری	۱۰۷ ۱۵ ۶۴۵	۵۱۵	بابائے بغداد
۳	مہدی ابن منصور	۱۰ سال ۵۶۱ ۱۲ یوم	۱۰۸ سہ ہجری	۱۰۸ ۱۵ ۶۴۶	۵۲۹	

۴	نادی یحییٰ بن محمدی	سال ۵۶۱ ۱۵ یوم ۱۶۸ سنة هجری	۵۳۴	
۵	ہارون رشید ابن محمد	سال ۵۶۲ ۱۶ یوم ۱۷۰ سنة هجری	۵۳۴	طرس کے تیسری کی پتالیس بریک عمر پائے
۶	امین محمد بن رشید	سال ۵۶۵ ۲ یوم ۹۳ سنة هجری	۵۵۰	
۷	مامون عبداللہ بن رشید	سال ۵۶۵ ۲۲ یوم ۱۹۸ سنة هجری	۵۵۴	علم نجوم جانتا تھا
۸	معتصم باللہ ابن رشید	سال ۵۶۸ ۲ یوم ۲۱۸ سنة هجری	۵۷۷	ہجری شہر ستر کا
۹	واسطی باللہ بن معتصم	۲۲۷ سنة هجری	۵۸۲	۳۶ برسی عمر ہوئی
۱۰	متوکل علی اللہ	سال ۵۶۹ ۹ یوم ۲۳۲ سنة هجری	۵۸۵	۴۱ برسی عمر ہوئی
۱۱	مستقر باللہ بن متوکل	سال ۵۷۶ ۲ یوم ۲۴۷ سنة هجری	۵۹۲	
۱۲	ستقین باللہ بن محمد بن معتصم	سال ۵۷۹ ۱ یوم ۲۴۸ سنة هجری	۵۹۵	
۱۳	مؤید باللہ بن متوکل	سال ۵۸۶ ۲۵ یوم ۲۵۱ سنة هجری	۵۹۸	

۱۳	مهدی بالله بن داغ	۵۶۱۱ ۲۰ یوم	۲۵۵ هجری	۱۸ ۲۵۶ ۲۸۶۲ ۲۸۶۲	۴۰۳
۲۵	مقتد بالله بن متوکل	۱۲۷ سال ۵۶۴	۲۵۶ هجری	۱۹ ۲۵۶ ۱۱۵ ۸۹۲	۴۰۶
۱۶	مقتد بالله بن موفق بن متوکل	۱۰۸ سال ۵۶۸ ۲۳ یوم	۲۵۹ هجری	۲۲ ۲۵۹ ۲۸۹ ۹۰۲	۴۲۱
۱۷	مکتفی بالله بن معتضد	۷ سال	۲۸۹ هجری	۱۳ ۲۹۵ ۱۱۲ ۹۰۸	۴۲۸
۱۸	مقتدر بالله بن معتضد	۲۷ سال ۵۶۲ ۱۰ یوم	۲۹۵ هجری	۲۸ ۳۲۰ ۲۹۳ ۲۹۳	۴۳۳
۱۹	قاسم بالله بن معتضد	۵ سال ۵۶۵ ۲۱ یوم	۳۰۰ هجری	۳۳ ۳۵۹ ۱۲۲ ۹۵۰	۴۴۰
۲۰	راضی بالله بن معتز	۷ سال	۳۲۷ هجری	۱۶ ۳۶۹ ۱۹ ۹۵۰	۴۴۶
۲۱	متقی بالله بن معتز	۵ سال	۳۲۹ هجری	۳۳ ۳۵۹ ۱۲۲ ۹۵۰	۴۷۹
۲۲	ستغنی بالله بن مکتفی	۵۶۱۶	۳۳۳ هجری	۳۳۸	۴۸۷
۲۳	مطیع الله بن معتز	۲۹ سال ۵۶۵ چند یوم	۳۳۴ هجری	۳۵۷ هجری	۴۹۱

۲۴	طایح لشکرین مطیع	سال ۳۶۳ هجری	۱۹ شوال ۳۸۱ کرمز دل	۴۲۶
۲۵	قادر بالله بن اسحاق بن مقدس	سال ۵۴۱ هجری	۱۲ ذی الحجه ۳۸۱ ۳۱ نوامبر ۶۱۰۳۱	۴۵۱
۲۶	قایم بامر الله بن القادر	سال ۴۲۲ ۵۶۸ ۲۵ یوم هجری	۱۰ شوال ۲۴۶ ۱۹ می ۱۴۵	جلد ۲۰
۲۷	مقتدی بامر الله بن محمد بن قایم	سال ۱۹ ۵۶۸	۲۶۴ ۱۰۹۳	۱۱۰
۲۸	سبط الله بن مقتدی	سال ۲۲۸ ۵۶۸ ۱۱ یوم هجری	۲۸۵ ۱۲ ۶۸	۱۳۵
۲۹	مشرش بالله بن مستظفر	سال ۵۶۶ ۲ یوم هجری	۵۱۰ ۲۹ ۱۱۳۵	۱۹۵
۳۰	ارشاد بن مشرش	سال ۵۲۷ هجری	۵۲۷ ۳۱ ۶۱۳۶	۲۳۲
۳۱	مقتدی بامر الله بن مستظفر	سال ۴۲۸ ۵۶۸ ۱۶ یوم	۵۲۸ ۵۵۵ ۱۱	۲۳۲
۳۲	المستخف بالله بن المقتفی	سال ۵۵۳ هجری	۹ رجب الاول ۵۴۶ ۲ نوامبر ۱۱۶۰	۲۹۱
۳۳	المستخفی بنور الله بن المستخف	سال ۵۶۲ ۵۶۷	۲ ذی الحجه ۵۴۵ ۲۹ ۱۱۶۰	۳۱۳

۶۶ بر سکی عربی

۳۶	انصار الدین اللہ بن مستفی	۴۶ سال	۵۷۳ ۴۲۲ ۱۶ اکتوبر ۱۲۲۵	۳۳۷	قریب تر برسی عمر پائے
۳۵	خاہر باللہ بن ناصر	۵۹	۴۲۲ ۱۴ ربیع ۶۲۳ ۱۱ جون ۱۲۲۵	۲۷۹	
۳۶	ستف باللہ بن خاہر	۶۲ سال	۴۱۵ ۱۴ ربیع ۶۲۰ ۶ جون ۱۲۲۵	۲۸۱	
۳۷	ستف باللہ بن استف		۱۲ صفر ۶۵۶ ۲۰ فروری ۱۲۵۵	۲۸۱	

بیان اون خلفاء عباسیہ کا جو دالمی مصر گذرے ہیں یعنی جنکی بعیت
خلافت کی مصر میں بھی ہوئے وہ شترہ ہتی جنکی یہ نام ہیں

نمبر	نام بادشاہ	تقدیر و ایام سلطنت	سنہ جلوس	صفحہ کتاب	
۱	ستف باللہ بن خاہر	۱۷ سال	۴۲۳ سنہ	۲۸۱	
۲	حاکم بامر اللہ	۱۷ سال	۴۴۰ سنہ	۴۰۷ ۱۳ سطر	یہ ہارون رشید کی اولاد میں ہی اسٹہ بچی میں فوت ہوا
۳	مستفی باللہ بن حاکم	۱۷ سال	۷۰۱ سنہ	۶۹۵	سات سو چوبیس بچی میں درمیان مصر کی آیا تو میں دریا شہر اسٹہ ۱۳۵۷ میں فوت ہوا
۴	داتق باللہ بن محمد الحکم بن ادرک القبطی	۴۰ سال	۷۰۱ سنہ		اسکو بعضی مورخ خلیفہ بن کنتی بنی خلیفہ تارکزی بن ایام منصور بن اوسکی بعیت کا ضلع ہوا وہ سال جب سنہ ۱۳۵۷ میں فوت ہوئے اور سنہ ۱۳۵۷ میں بچی
۵	حاکم بامر اللہ بن استف	۱۷ سال	۷۰۱ سنہ		سنہ ۱۳۵۷ میں فوت ہوا

۶	مستوفی بن سلفی	۱۰ سال	۴۵۴ شده	شده ۶۲ بجری مطابق شده ۱۳۹۱ عین فوت شده
۷	توکل علی الله بن متصد	۵ سال	۴۶۴ شده	شده ۹ بجری مطابق شده ۱۴۰۵ عین فوت شده
۸	مستقیم بالله زکریا بن ابراهیم بن حاکم	۱۴ سال	۸۰۸ شده	شده ۸۲۵ بجری عین فوت شده
۹	دانش بالله بن مستقیم ابراهیم			شده ۸۸۸ عین فوت شده
۱۰	ستین بالله بن توکل			شده ۳۲ بجری مطابق شده ۱۴۲۹ عین فوت شده
۱۱	متصد بالله بن توکل	۳۴ سال		شده ۲۰ بجری مطابق شده ۱۴۴۱ عین فوت شده
۱۲	مستغنی بالله بن توکل	۲۰ سال		شده ۸۰ مطابق شده ۱۴۵۱ بجری عین فوت شده
۱۳	قایم بالله بن توکل	۴ سال		شده ۸۹ بجری عین ادکاخ طبع شده
۱۴	متصد بالله بن توکل	۲۵ سال		شده ۸۴ بجری مطابق شده ۱۴۴۹ عین فوت شده
۱۵	توکل علی الله الی ابن عبد العزیز	۱۹ سال		شده ۹۰ بجری مطابق شده ۱۴۹۶ عین فوت شده
۱۶	استمک بالله یعقوب بنی مستقر			شده ۹۲۶ بجری عین مطابق شده ۱۵۲۲ عین فوت شده
۱۷	توکل علی الله بن استمک یعقوب			شده ۹۵۰ بجری مطابق شده ۱۵۴۳ عین فوت شده

بیان دولت غلامان فاطمیہ کا یعنی ان غلاموں نے مصر میں بادشاہ کی وہ گیارہ مہینے یہ لوگ سب تخلص کی بادشاہ ہو گئی ہتے

نمبر	نام بادشاہ کا	تقدیم نام حکومت	سن جلوس	سن وفات	صفیہ ابو القاسم	حال ضروری
۱	مزدین اللہ ابی تیمر	۲۵ سال	۳۸۱ ھ	۴۰۵ ھ	۴۰۲ ھ	شہر قاہرہ مصر اور سیکیا لیبیا جو ابی
۲	الغزیر باد ابو نصر نزار بن نصر	۲۱ سال	۳۶۵ ھ	۳۸۶ ھ	۳۸۱ ھ	۱۲ سال ۸ ماہ عمر پائی
۳	حاکم بامر اللہ ابو علی منصور بن غریزہ	۲۵ سال	۳۸۶ ھ	۴۰۷ ھ	۴۰۷ ھ	۱۶ سال ۹ ماہ کی عمر پائے
۴	ظاہر لاغز دین اللہ ابو محمد علی بن الحاکم	۱۰ سال	۴۱۱ ھ	۴۲۷ ھ	۴۲۷ ھ	
۵	مستنصر باد ابو تیمر بن ظاہر	۱۰ سال	۴۲۷ ھ	۴۳۸ ھ	۴۳۸ ھ	۱۰۶
۶	مستنصر باد ابو القاسم احمد ولد المستنصر	۷ سال	۴۳۸ ھ	۴۴۵ ھ	۴۴۵ ھ	۱۲۲ ھ
۷	امیر با حکام اللہ ابو علی منصور ولد المستنصر	۲۹ سال	۴۴۵ ھ	۵۲۳ ھ	۵۲۳ ھ	۱۴۰ ھ
۸	حافظ دین اللہ عبد الحمید بن محمد بن مستنصر ولد عم آخر	۱۰ سال	۵۲۳ ھ	۵۳۴ ھ	۵۳۴ ھ	۲۲۳ ھ
۹	الظاهر باد ابو اسماعیل بن حافظ	۵ سال	۵۳۴ ھ	۵۳۹ ھ	۵۳۹ ھ	۲۵۷ ھ

۱۰	فایز نجر الدین عیسی ولد خا فر	۴ سال ۵۶۱ ۱۵ کرم	۵۴۷ رجب ۵۵۳	۲۷۱ ۲۹۰
۱۱	عاضد الدین ابن یوسف بن حافظ	۷ سال ۵۶۵	۵۵۳ ۵۶۷	۲۹۰

بیان دو خاندان الوسیه جو مادرش با گردن دینی یمن دشمن خجلی بنیام مین

نمبر	نام بادشاہ	تقدیر و حکومت	سنہ جلوس	سنہ وفات	صفحہ
۱	ملک ناصر صلاح الدین یوسف بن ایوب	۳۳ سال	۵۶۲ سنہ	۵۸۹ صفر سنہ	۳۰۵ ۳۲۶ ۳۳۰ ۳۳۵ ۳۸۵
۲	ملک عزیز عثمان بن صلاح الدین	۶ سال	۵۸۹ سنہ	۵۹۳ محرم سنہ	۳۸۹ ۴۰۳
۳	ملک منصور محمد بن غور بن عثمان	۱ سال چند ماہ	۵۹۳ سنہ	۵۹۶ سنہ	۴۰۲
۴	ملک عادل سیف الدین ابوبکر ابن ایوب	۱۹ سال	۵۹۶ سنہ	۶۱۵ طیالفر سنہ	۹۰۹ ۲۱۱ ۲۵۰
۵	ملک کمال محمد ولد عادل	۲ سال	۶۱۵ سنہ	۶۳۵ رجب سنہ	۲۵۱ ۵۲۱
۶	ملک عادل ابوبکر ولد کمال	۲ سال	۶۳۵ سنہ	۶۳۷ سنہ	۵۳۰

۳۳۱

۷	ملک صالح ایوب نجم الدین ابن کامل	۹ سال ۵۶۹	۶۳۷	۵۲۵ ۵۳۰ ۵۳۲ ۵۵۲ ۵۵۳	فرخیزان کجائی بن مقول
۸	ملک معظم توران شاه دلدار صالح	۵۶۲ چند روز	۶۳۷	۶۳۸	۵۵۷
۹	ملک شجره الدین کنیزک ملک صالح	۵۶۳	۶۳۸	۶۵۵ ۵۵۸	۶۵۵ بجری بن بارک پهلای کنیزک ارمنی یا ترکمانی
۱۰	ملک آفریسیوس بن یوسف	۵ سال	۶۳۸	۵۶۰	۶۵۲ سید بن ادریس بیت سی طبع هوا

بیادشاهان تیرکیه کاجود و کردیه کی غلام تپه و تپه ایس گنری بن جکی بنیه نام من

نمبر	نام بادشاه کا	ایام سلطنت	سند خط	سند دفتار	صفحه
۱	ملک مغز الدین ایک ترکمانی صاحبی	۶ سال	۶۳۸	۵۴۰ ۵۶۹ ۶۵۵	مقول بوکر مراد اسنی ملک شجره الدین ایانک کجائی
۲	ملک منصور علی بن مغز	۶ سال	۶۵۵	۵۷۳	آخر ۶۵۵ مرقظ فی اوسکو گرفار کیا
۳	ملک مظفر قظر مغزی	۱۱ سال ۱۳ یوم	۶۵۷	۵۵۲ ۵۹۵	۱۷ دقعه ۶۵۸
۴	ملک ظاہر کن الدین بیر بن علی بن قدری	۷ سال ۱۰ یوم	۶۵۸	۵۵۸ ۵۹۵	۲۸ محرم ۶۷۶

۱۵	ملک ناصر احمد ولد ناصر محمد			۴۲۵ شماره	۲۶۸ ت
۱۶	ملک صالح اسماعیل ابوالفضل بن ناصر محمد	۴۲۵ شماره	۴۲۶ شماره	۴۲۵ شماره	۲۶۸ ت
۱۷	ملک کمال شهاب بن ناصر محمد	۴۲۶ شماره	۴۲۷ شماره	۴۲۶ شماره	۲۶۹ ت
۱۸	ملک مظفر حاجی ولد ناصر محمد	۴۲۸ شماره	۴۲۹ شماره	۴۲۸ شماره	۲۶۹ ت
۱۹	ملک ناصر حسن ولد ناصر محمد	۴۲۸ شماره	۴۲۹ شماره	۴۲۸ شماره	۲۶۹ ت
۲۰	ملک صالح ولد ناصر محمد	۴۲۸ شماره	۴۲۹ شماره	۴۲۸ شماره	۲۶۹ ت
۲۱	ملک منصور محمد بن حاجی ولد ناصر محمد	۴۲۸ شماره	۴۲۹ شماره	۴۲۸ شماره	۲۶۹ ت
۲۲	ملک شمس الدین شهاب بن حسین بن ناصر محمد	۴۲۸ شماره	۴۲۹ شماره	۴۲۸ شماره	۲۶۹ ت
۲۳	ملک منصور علی بن شهاب	۴۲۸ شماره	۴۲۹ شماره	۴۲۸ شماره	۲۶۹ ت
۲۴	ملک صالح حاجی بن شهاب	۴۲۸ شماره	۴۲۹ شماره	۴۲۸ شماره	۲۶۹ ت

۲۵	ملک ظاہر برقوق	سال ۶۴۵ ۱۵ یوم	شوال ۸۰۱ سنة	ایضا ت	
۲۶	ملک شرف بن ابوالسلاطین بن برقوق	سال ۶۴۵	۱۱ صفر ۸۱۵ سنة	۲۴۱ ت	
۲۷	ملک منصور عبدالعزیز بن برقوق		۸۱۶ سنة	۲۴۲ ت	
۲۸	ملک یونس ابوالنضر شیخ محمود ظاہر سے	سال ۶۴۵	۸۲۲ سنة	۲۴۲ ت	
۲۹	ملک مظفر احمد ابوالسلاطین ابن المویہ	۶۴۵ چند روز	۸۲۳ سنة	۲۴۲ ت	
۳۰	ملک ظاہر طہری النقیح	۳۹ یوم	۵ ذی الحجہ ۸۲۴ سنة	۲۴۳ ت	
۳۱	ملک صالح محمد بن طہر	۶۴۵ ۵۶۲	۸۲۵ سنة	۲۴۳ ت	
۳۲	ملک شرف ابوالنضر دقلاقی	سال ۶۴۵ چند روز	۸۲۶ سنة	ایضا ت	
۳۳	ملک عبدالعزیز ابوالحسن یرسف ابن الاشرف	سال ۶۴۵ چند روز	۸۲۷ سنة	ایضا ت	
۳۴	ملک ظاہر ابوسید علی جقق ابن ایان	سال ۶۴۵	۸۲۸ سنة	۲۴۴ ت	

۳۵	ملک منصور عثمان ابوالسعاد ولد ابوسعید	۸۵۴	۲۴۴	ت
۳۶	ملک شرف ابوالنضر انبال علائی ناصر	۸۶۵	۸۶۵	۱۵ طوال الضات
۳۷	ملک محمد احمد ابوالفتح وند ابوالنضر	۸۶۵	۸۶۵	۱۰ انصال الضات
۳۸	ملک الظاهر ابوسعید خنقدم ناحری ممدی	۸۶۵	۲۴۵	۲۴۵ ت
۳۹	ملک ظاهر ابوسعید بلبلار	۵۰	۸۸۲	۲۴۵ ت
۴۰	ملک ظاهر ابوسعید قرینا	۸۶۵	۲۴۵	ت
۴۱	ملک شرف ابوالنضر قاتینا ناحری	۸۶۶	۲۴۶	۲۴۶ ت
۴۲	ملک ناصر محمد ابوالسعاد ولد قاتینا	۸۶۶	۲۴۶	۲۴۶ ت
۴۳	ملک شرف قاضود برک قاتینا		۲۴۶	ت
۴۴	ملک ظاهر ابوسعید قاضود ناحری	۸۶۸		الضات

۴۵	ملک شہرت جہلاط	سال			۲۷۷ ت
۴۶	ملک عادل سیف الدین طومان باک	۳۷۷			ایضاً
۴۷	ملک شہرت ابوالنضر قانصوہ غوری		۹۲۲		ایضاً
۴۸	ملک شہرت طومان باک ہیتیجا غوری کا				۲۷۸ ت

نقشہ خاندان عثمانیہ کا رخ خاندان بادشاہ کتیس گزری میں خجکی بیہ نام میں

نمبر	نام بادشاہ کا	یام حکومت	جلوس	سنہ وفات	صفحہ
۱	عثمان	۲۷۷ سال	۶۹۹	۷۲۶	۲۷۸ ت
۲	سلطان اورخان	۳۵ سال	۷۲۶	۷۶۱	۲۷۸ ت
۳	مراد اول ابن اورخان	۳۵ سال	۷۶۱	۷۹۱	۲۷۹ ت
۴	سلطان بائزید اول	۲۵ سال	۷۹۱	۸۱۶	ایضاً
۵	سلطان محمد اول	۹ سال	۸۱۶	۸۲۵	۲۸۰ ت

۶	سلطان مراد ثانی	۳۱ سال	۸۲۵	۸۵۵	۲۸۰
۷	سلطان محمد ثانی	۳۱ سال	۸۵۵	۸۸۶	۲۸۱
۸	سلطان بایزید ثانی	۳۲ سال	۸۸۶	۹۱۸	۲۸۱
۹	سلیم اول بن بایزید عثمانی غازی	۹ سال ۵۸۸	۹۱۸	۹۲۶	۲۸۱
۱۰	سیدمان ثانی بن سلیم	۹ سال	۹۲۶	۹۴۳	۲۸۲
۱۱	سلیم ثانی ولد سیدمان	۸ سال ۹۸۵	۹۴۳	۹۸۲	۲۸۲
۱۲	مراد ثالث	۳۱ سال	۹۸۲	۱۰۱۳	۲۸۲
۱۳	محمد ثالث ولد مراد	۹ سال	۱۰۱۳	۱۰۲۲	۲۸۲
۱۴	احمد بن محمد	۳۱ سال	۱۰۲۲	۱۰۵۳	۲۸۲
۱۵	مصطفی برادر احمد کور	۶ سال	۱۰۵۳	۱۰۶۰	۲۸۲

۱۶	عثمان ابن احمد	۵۶ سال	۱۹-۲۰ ۱۶۲۲	۲۸۵ ت	
۱۷	مراد رابع بن احمد	۱۲ سال	۲۳-۲۴ ۱۶۲۳	ایضا	
۱۸	ابراہیم بن احمد	۱۰ سال	۲۴-۲۵ ۱۶۲۴	ایضا	
۱۹	محمد رابع بن ابراهیم	۷ سال	۵۵-۵۶ ۱۶۲۵	۲۸۶ ت	
۲۰	سیمان ثالث بن ابراهیم	۳ سال	۲۸-۲۹ ۱۶۲۸	ایضا	
۲۱	احمد ثانی بن ابراهیم	۱۶ سال	۳۰-۳۱ ۱۶۲۹	۲۸۷ ت	
۲۲	مصطفی ثانی بن محمد	۹ سال	۹۵-۹۶ ۱۶۳۰	ایضا	
۲۳	احمد ثالث بن محمد	۷ سال	۳۲-۳۳ ۱۶۳۱	ایضا	
۲۴	محمد بن مصطفی ثانی اسکو محمود بن کبیری	۱۵ سال	۳۴-۳۵ ۱۶۳۲	۲۸۸ ت	
۲۵	عثمان ثالث ابن مصطفی	۱۶ سال	۳۶-۳۷ ۱۶۳۳	۲۸۸ ت	

۲۷	مصطفی ثالث بن احمد	۱۴ سال	۱۱۸۸ شماره ۱۴۴۲	ایضا	
۲۸	عبدالمجید بن احمد	۱۵ سال	۱۴۴۲ شماره ۱۶۸۹	ایضا	
۲۸	مصطفی سلیم ثالث بن سلطان	۱۹ سال	۱۴۸۹ شماره ۱۲۲۳	۲۸۹ ت	
۳۹	مصطفی رابع بن عبدالمجید	چند روز	۱۸۰۸ شماره ۱۲۲۳	۲۹۰ —	
۳۰	محمود ثانی بن عبدالمجید	۲۲ سال	۱۲۵۵ شماره ۶۱۸۳۹	ایضا —	
۳۱	عبدالمجید بن محمود		۱۸۰۲ شماره ۷	۲۹۱ —	پسداد به فضل حکومت ارتباطی شماره ۱۸۰۲ مین جودی

حکام خراسان کا نقشہ

الم ۳

نمبر	نام بادشاہ کا	ولادت	وفات	کتاب صفحہ	کیفیت
۱	ابو مسلم ناقل الدولہ	۱۵ رمضان ۱۲۹	۱۳۷	۵۰۴ ۵۰۵ ۵۱۲	۳۱ ہجری میں دریا مد کی آکر اتر ا ابو خضر منصور اوسکو دروز چار شہنشاہ جو ہن شہان ۳۱ ہجری میں قتل کیا
۲	ابو داؤد خالہ بن ابرہیم اندلسی	۱۳۷	۱۳۷		اپنی موت سی مرا خلیفہ منصور اوسکو دالی خراسان کا بد قتل ابو مسلم کی کیا تھا
۳	ابو عصام بن سلیم	۱۴۰			ایک برس ایک مہینی اوسنی پہر حکومت کی
۴	عبد الجبار بن عبد الرحمن	۱۴۱			۱۴۲ میں موقوف ہوا
۵	حازم ابن خزیمہ	۱۴۱			۱۴۹ میں موقوف پہر شہنشاہ میں دالی ہوا
۶	ابو مالک سید بن عبد اللہ انخراعی	۱۴۹	۱۵۰		منصور کی طرح سی حاکم ہوا اور مدین وفات میں رہا
۷	حمید ابن قحطبہ	۱۵۱	۱۵۹	۵۲۵	حالت حکومت میں فوت ہوا
۸	عبد اللہ حمید	۱۵۹			چہ مہینی اوسنی ہی خراسان کی حکومت کی
۹	ابو عون عبد الملک بن یزید				دو دفعہ پہر دالی ہوا ایک دفعہ ۱۴۴ میں چہ برس حکومت کی دوسرے دفعہ ۱۵۹ میں

۱۰	معاذ ابن مسلم	۱۶۱ھ	جبکہ بعض خوسانی سیڑھی کیا تھا اور فوت ۱۱ ہوا اور اسی طرف سے ایک خلیفہ مسی سلم بن سالم ناکر زور میں پہنچا یا تھا
۱۱	زہیر ابن مسیب رضی	۳۳۶ھ ۱۶۳ھ	مشکل کی روز تیسری چارواک خوسہ ۶۲۳ خوسان کا درسا ہو کر مرد پین آیا
۱۲	انفصل بن سلیمان البوابی الطوسی		۶۶۹ھ میں فوت ہوا اسکی عہد میں عہد فوت ہوا
۱۳	جعفر ابن محمد الاشعث انخراعی	۱۲۱ھ ۱۶۰ھ	پہر شید کی طرف سے حاکم ہوا
۱۴	احسن ابن قحطبه		در بیان ہ سوال ۱۶۳ھ کی تعداد کو چلا گیا
۱۵	عظیف بن عطا	۱۰۷ھ ۱۶۵ھ	یہ خوسان اور جرجان اور سحستان تینوں کا حاکم ہوا
۱۶	عمرہ بن مالک انخراعی	۵۵ھ ۱۶۶ھ	اوسنی انبی بی محمد کو روانہ کیا وہ مردین بقیہ کی روز باخون محرم سنہ مذکور میں آیا پھر عمرہ بن ۱۰۷ھ میں فوت ہوا
۱۷	انفصل بن یحییٰ	۱۳۷ھ ۱۶۶ھ	وہ حاکم خوسان اور سحستان اور جرجان اور کور بجل کا تھا یحییٰ ابن عاذ او سکا خلیفہ تھا
۱۸	منصور ابن زید بن منصور خالد المہدی	۱۴۱ھ ۱۶۹ھ	مشکل کے روز تاریخ و سنہ مذکور میں وہ آیا
۱۹	جعفر بن یحییٰ بن خالد		اوسنی انبی خلیفہ علی بن حسن بن قحطہ کو ناکر پہر شید کی اوسکو منور کیا

۲۰	علی بن عیسیٰ ابن ہمام	۲۰۰	۱۸۰	۵۵۸	ارسنی میٹھی کور دین پانچون جاد الاخر
۲۱	برقہ بن اعین	۱۹۲	۱۸۰	۵۵۸	۱۸۰ میں بیجا
۲۲	مامون	۱۸۹	۱۸۹	۵۵۸	۵۵۸ میں بیجا
۲۳	افضل بن سہل سلم	۱۹۶	۱۸۹	۵۵۸	۵۵۸ میں بیجا
۲۴	رجا بن ضحاک	۲۰۳	۲۰۳	۵۵۸	۵۵۸ میں بیجا
۲۵	طاہر بن یحییٰ	۲۰۵	۲۰۵	۵۵۸	۵۵۸ میں بیجا
۲۶	طلحہ ابن طاہر بن یحییٰ	۲۰۶	۲۰۶	۵۵۸	۵۵۸ میں بیجا
۲۷	عبد اللہ ابن طاہر	۲۱۲	۲۱۲	۵۵۸	۵۵۸ میں بیجا
۲۸	طاہر ابن عبد اللہ	۲۲۰	۲۲۰	۵۵۸	۵۵۸ میں بیجا
۲۹	محمد بن طاہر	۲۲۸	۲۲۸	۵۵۸	۵۵۸ میں بیجا

۳۰	عقوب بن لیث	۲۶۵	۶۱۴	متدی وقت مین حاکم ہوا
۳۱	عمر بن لیث	۲۶۵	۶۱۴	۲۸۰ء مین موقوف ہوا پھر ۲۸۰ء مین کابل بلخ مین در میان ۲۸۰ء مین بقید ہوا
۳۲	راغب بن ہرثہ	۲۶۸		۲۶۹ء مین موقوف ہوا
۳۳	اسمعیل بن احمد بن سلم	۲۸۰	۶۲۱	سومضافات اعمال خراسان کا دالی ہوا
۳۴	احمد بن اسمعیل بن احمد	۲۹۵	۶۲۲	اس سنین مین موقوف ہوا کتبی کی وقت مین تھا
۳۵	یوسف بن احمد بن اسمعیل	۳۰۱	۶۲۲	بیس برس حکومت کی آٹھ برس کی عمر مین حاکم ہوا
۳۶	نوح بن نصر لقب اوسکا امیر جمہ	۳۰۱	۶۸۵	۶۸۵ء مین پھر ۶۸۵ء مین حکومت کی
۳۷	عبد الملک بن نوح	۳۲۳	۶۸۵	۶۸۵ء مین پھر ۶۸۵ء مین حکومت کی

یونکہ اولاد نیش کا حال صفحہ (۷۵) سی (۸۵) صفحہ تک در میان تہ کی تا پیدا ہونی چنگیز خان
کی نیکہ چکا ہون اسلے اوسکی نقش کی کچھ ضرورت نہیں اب چنگیز خان کے اولاد کا نقشہ

لکھتا ہوں

نقشہ خلیفہ خانی

۱۴۴

نمبر	نام بادشاہ کا	صفحہ	سن ہجری	سن شمسی	تعداد
۱	خلیفہ خان ابن مسوک بہا	۸۶	۶۲۴	۵۹۹	۲۵ سال
۲	اوکہ آقا ابن خلیفہ خان	۹۸	۶۳۹	۶۲۶	۱۳ سال
۳	کبک خان ابن اوکہ آقا	۹۹	۶۴۵	۶۳۳	۱۲ سال
۴	سلگوقا ابن توینجان ابن خلیفہ خان	۱۰۰	۶۵۵	۶۳۸	۱۷ سال
۵	تولما خان ابن توینجان ابن خلیفہ خان	۱۰۰	۶۶۳	۶۵۵	۸ سال
۶	تیمورقا ابن بنی ادی تون حکم ابن تولماقا ابن توینجان	۱۰۱	۶۷۵	۶۶۵	۱۰ سال
۷	ہلاکو خان ابن توینجان ابن خلیفہ خان	۱۰۵	۶۶۳	۶۵۴	۹ سال
۸	اباقا خان ابن ہلاکو خان	۱۰۷	۶۸۱	۶۶۳	۱۸ سال
۹	گودار ابن ہلاکو خان نقبہ اسکا سلطان احمد	۱۰۹	۶۸۳	۶۸۱	۲ سال ۵۶۳
۱۰	ارغون خان ابن اباقا خان بن ہلاکو خان	۱۱۱	۶۹۰	۶۸۳	۷ سال

۱۱	سبج ترخان ابن باقا خان	۱۱۲	۶۹۴	۶۹۰	سال
۱۲	بابید دغان ابن ہلاکو خان	۱۱۴	۷۱۷	۶۹۴	سال
۱۳	ابوسعید بن اوجایتو	۱۱۶	۷۳۶	۷۱۷	سال
۱۴	اربیہ خان اولاد ارتق بک بن توپچان سی	۱۱۸	۷۳۶	۷۳۶	چند روز
۱۵	موسیٰ خان بن علی خان بن بابید دغان ابن ہلاکو خان	۱۱۹	۷۳۶	۷۳۶	چند روز
۱۶	محمد خان بن یقین بن لہجی تیمور بن سارنجی سوریک تیمور بن ہلاکو خان	۱۱۹	۷۳۶	۷۳۶	چند روز
۱۷	طہار تیمور خان گلجہر خان کے بہائی کی نسل سی ہے	۱۲۰	۷۵۴	۷۳۷	چند روز
۱۸	شیخ حسن بن تیمور تاش ایضاً		۷۳۸		
۱۹	جہان تیمور خان ابن درنگ بن کچا تو خان	۱۲۲			
۲۰	سیلان خان شیرکھن استوت ابن ہلاکو خان کے نواسہ بن	۱۲۳	۷۳۹		
۲۱	ملک اشرف بن تیمور تاش	۱۲۴	۷۴۲		

جہانزی خان کی اولاد کا حال سو فریت ناموں میں بادشاہ برکی خانیہ نے ارد کی اولاد
رکھی جس میں تک تہ میں مذکور ہے حاجت دہی لکھی کی نہیں اب خاندان کے
میں سے کسی کی صفحہ کی تہ میں لکھی ہوئی

نقشہ بادشاہان خراسان و سمرقند کا جو اولاد امیر تیمور میں گزری ہیں

۳۴۶

نمبر	نام بادشاہ کا	صفیہ	جلوس	وفات	
۱	امیر تیمور صاحبقران	۱۳۶۷	۷۷۱	۸۰۷	۳۶ سال بادشاہت کی
۲	مرزا خلیل سلطان	۱۶۲۷	۸۰۷	۸۵۷	ولایت آرمین فورت ہوا چند روز بادشاہت کی
۳	خاقان سید مرزا بنج بابا	۱۶۳۷	۸۰۷	۸۵۰	برائے شجاع دہر بادشاہ تھا ۳۷ سال ۷ ماہ بادشاہت کی
۴	مرزا علاء الدولہ	۲۰۰	۸۵۱	۸۶۵	۵۲ سال میں مرزا بنج بابا کی شکست لہا کر بہاگ گیا
۵	مرزا ابنج بیگ	۲۰۷	۸۵۲	۸۵۳	ابھی وہ قیام کر رہا تھا کہ مرزا بابر نے جلوس کیا
۶	مرزا ابوالقاسم بابر بادشاہ	۲۰۶	۸۵۲	۸۶۳	اسی گیارہ برس بادشاہت کی مگر ٹھٹھا بہرا کیا
۷	مرزا عبد اللہ	۲۱۳	۸۵۳	۸۵۷	بہر قتل کر نی اپنی باپ مرزا بنج بیگ کی دہر بادشاہ ہوا چند مہینے بادشاہت کی
۸	مرزا شاہ محمود	۲۲۳	۸۶۳		
۹	مرزا ابراہیم	۲۶۳	۸۶۲	۸۷۳	
۱۰	سلطان ابوسعید	۲۳۵	۸۶۳	۸۷۳	
۱۱	سلطان ابوسعید صاحبقران ابوالقاسم سلطان جین درہا	۲۳۶	۸۷۳	۹۱۱	دو دفعہ جلوس کیا قہر مرزا یادگار محمد
۱۲	مرزا یادگار محمد	۲۵۸	۸۷۵	۸۷۵	صاحبقران ثانی نے اس کو قتل کیا

نقشہ خاندان تیموری کا جنہوں نے ہندوستان کی بادشاہت کی اور وہ
بادشاہ خراسان میں تیمور کی اولاد سی گزری اور کوچھوڑتا ہوں

۳۳

نمبر	نام بادشاہ کا	جنم	وفات	تعداد ایام
۱	امیر تیمور	۷۸۱ھ	۸۰۷ھ	۲۶ سال
۲	نصیر الدین محمد بابر بادشاہ ابن محمد ابن سلطان ابو سعید مرزا ابن سلطان مرزا ابن میران شاہ مرزا - ابن امیر تیمور صاحب قرآن	۸۹۹ھ بجہ سے ۱۵۲۵ میرے	۹۳۷ھ بجہ سے ۱۵۶۳ میرے	۳۸ سال
۳	نصیر الدین محمد بایون بادشاہ	۹۳۷ھ ۱۵۶۳ھ	۹۶۲ھ	۲۵ سال تفصیل کے ۱۰ سال کو ۱۵ سال ۱۵ سال
۴	ابو الفتح جلال الدین محمد اکبر بادشاہ ابن بایون	۹۶۳ھ بجہ سے ۱۵۵۶ میرے	۱۰۱۴ھ بجہ سے ۱۶۰۵ھ	۵۱ سال ۶۶ سال ۹۶ سال
۵	ابو حفص نور الدین محمد جہانگیر یعنی شاہزادہ سلیم ابن جلال الدین محمد اکبر بادشاہ	۱۰۱۴ھ میرے ۱۶۰۵ھ میرے	۱۰۳۶ھ	۲۲ سال

یہ تمام بادشاہان ہندوستان کی بادشاہت کی

۶	ابو الطغرشلہ بن محمد نشاہجیان بادشاہ ابن اکبر	۱۰۷۳ سنة ۱۶۲۸ ہجری	۱۰۶۷ سنة ۱۶۲۲ ہجری	۱۱ سال
۷	محمد اورنگزیب عالمگیر بادشاہ ابن شاہجیان	۱۰۶۸ سنة ۱۶۵۵ ہجری	۱۱۱۸ سنة ۱۶۱۳ ہجری	۱۵ سال
۸	سلطان محمد مظہر بادشاہ نشاہجیان ابن اورنگزیب	۱۱۱۹ سنة ۱۶۱۴ ہجری	۱۱۲۴ سنة ۱۶۱۹ ہجری	۵ سال
۹	محمد نور الدین جہاندار شاہ ابن بہادر شاہ بادشاہ	۱۱۲۴ سنة ۱۶۱۹ ہجری	۱۱۶۷ سنة ۱۶۶۲ ہجری	۴۶ سال ۲۶ یوم
۱۰	فرخ سیر ابن عظیم شان ابن بہادر شاہ	۱۱۲۴ سنة ۱۶۱۹ ہجری		
۱۱	ناصر الدین محمد شاہ بادشاہ نشاہجیان ابن بہادر شاہ	۱۱۳۱ سنة ۱۶۲۶ ہجری	۱۱۶۷ سنة ۱۶۶۲ ہجری	۱۱ سال
۱۲	احمد شاہ ابن محمد شاہ بادشاہ	۱۱۴۷ سنة ۱۶۴۲ ہجری	۱۱۶۷ سنة ۱۶۶۲ ہجری	۶۷ سال ۱۵۳۳ عیسوی
۱۳	اغور الدین ابن نور الدین جہاندار شاہ ملقب عالمگیر ثانی ملقب ہوا	۱۱۶۷ سنة ۱۶۶۲ ہجری	۱۱۵۲ سنة ۱۶۴۷ ہجری	
۱۴	ابو الطغرشلہ مجاہد الدین شاہ عالم بادشاہ ابن عالمگیر ثانی	۱۱۶۷ سنة ۱۶۶۲ ہجری	۱۱۰۶ سنة ۱۶۰۱ ہجری	۶۱ سال ۱۰۶۷ عیسوی
۱۵	اکبر شاہ بادشاہ	۱۱۶۷ سنة ۱۶۶۲ ہجری	۱۱۵۲ سنة ۱۶۴۷ ہجری	
۱۶	ابو طغرشلہ ابن الدین بادشاہ	۱۱۶۷ سنة ۱۶۶۲ ہجری		

نشاہجیان کی تشریف رکھتی ہیں لفظ ابو طغرشلہ
جو کہ اس کے پیش اور عظیم اسی بارہ صدیوں
درمیان میں شہنشاہ کی کارکردگی پر توجہ دینا چاہیے

خاتمہ

الحمد لله والمنة ہر ہر ارشاد شکر ہی اوس خدا کا جس نے لکھا بادشاہ اس رو کی زمین بڑی بڑی
 قدرت والی بنا کر نیست و نابود کئی اور ہر ایک زمانہ کی مناسب ولایت جبار و قہار موجود ہے
 اما بعد اوپر راہی مطالعہ فرمائی و ان اس تاریخ کی پوشیدہ تر ہی کہ یہ تاریخ زبان
 عربی بن تصنیف ابو الفدا کی ہے جو کہ ملک حیات کا حاکم تھا جیسا کہ دیباچہ میں بندہ بیان
 کر چکا ہے لولا اسکا ترجمہ زبان لٹین یعنی یونانی زبان میں ہو کر درمیان ولایت کی چھاپہ
 گیس بعد ازاں جناب ڈاکٹر اسپرنگر صاحب بہادر پرنسپل مدرسہ و سکریٹری سوسیائی
 اردو شاہجہان آباد کی حکم سی اس بندہ کترین کریم الدین فی پانچ جلد کا ترجمہ اردو میں
 باین تفصیل کیا کہ جلد اول — اور دوم — اور جلد چارم — اور جلد پنجم اور
 جبہ ششم کا ترجمہ بندہ کا کیا ہوا ہے — اور جلد سہیم کا ترجمہ مولوی محمد میر صاحب فی کیا
 — اور تہ نہ نقشبندی یہ بندہ کی تالیف سی ہی اس تہمین بادشاہان دہلی کا حال
 جو خاندان تیموری کی گدھی میں باین کاظنین لکھا کہ تاریخ سیر المتاخرین اور تاریخ
 غلیہ میں درمیان اردو زبان کی چھپ چکا ہے اس میں لکھی کی کچھ ضرورت نہیں اور
 علاوہ ازین ایک تاریخ دہلی کی بندہ طیار کر رہا ہے بعد تمام ہوجانی کی اوسکا
 چاپ و چھپا بہت مناسب ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ واللہ الموفق والمعين

تمت تمام شد بحول اللہ تعالیٰ

چونکہ اس کتاب یعنی تاریخ ابولفہ میں ذکر وارت اور وقت ہر کمال کا اسی سالین لکھا گیا ہے
اسلی ضرور ہوا کہ ایک نقشہ سال اور سنون کا لکھا جائی تاکہ ہر ایک سال کا حال
بہت جلدی دیکھنی والی کو ملی وہ نقشہ یہ ہے

صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ
۱	۳۰	۱۴	۳۸۳	۲۸	۴۰۲	۴۰	۴۳۵	۵۲	۴۵۴
۲	۳۰۱	۱۵	ایضاً	۲۹	ایضاً	۴۱	۴۴۲	۵۳	ایضاً
۳	۳۰۲	۱۶	۳۸۴	۳۰	۴۰۳	۴۲	۴۴۴	۵۴	ایضاً
۴	۳۱۳	۱۷	۳۸۹	۳۱	۴۰۴	۴۳	۴۴۴	۵۵	ایضاً
۵	۳۱۶	۱۹	۳۹۳	۳۲	ایضاً	۴۴	۴۴۶	۵۶	ایضاً
۶	۳۲۳	۲۱	۳۹۴	۳۳	۴۰۵	۴۵	۴۴۹	۵۷	۴۵۵
۷	۳۳۱	۲۲	۳۹۵	۳۴	۴۰۶	۴۶	۴۵۱	۵۸	ایضاً
۸	۳۳۸	۲۳	۳۹۶	۳۵	۴۰۸	۴۷	ایضاً	۵۹	ایضاً
۹	۳۵۳	۲۴	۳۹۷	۳۶	۴۱۶	۴۸	۴۵۲	۶۰	ایضاً
۱۰	۳۵۷	۲۵	۴۰۰	۳۷	۴۲۴	۴۹	ایضاً	۶۱	۴۶۱
۱۱	۳۶۰	۲۶	۴۰۱	۳۸	۴۳۳	۵۰	ایضاً	۶۲	۴۶۵
۱۲	۳۸۱	۲۷	۴۰۲	۳۹	۴۳۴	۵۱	۴۵۴	۶۳	ایضاً

صفحة	سنة	صفحة	سنة	صفحة	سنة	صفحة	سنة	صفحة	سنة
٢٣	٢٤٦	٤٨	٢٤٨	٩٢	٢٨١	١٠٦	٢٩٢	١٢١	٢٩٢
٢٥	٢٤٠	٤٩	٢٤٠	٩٣	٢٨١	١٠٤	٢٩٢	١٢٢	٢٩٥
٢٦	٢٤١	٥٠	٢٤١	٩٤	٢٨٢	١٠٩	٢٩٢	١٢٣	٢٩٥
٢٧	٢٤٢	٥١	٢٤٢	٩٥	٢٨٣	١١٠	٢٩٢	١٢٤	٢٩٥
٢٨	٢٤٥	٥٢	٢٤٩	٩٦	٢٨٣	١١١	٢٩٢	١٢٥	٢٩٥
٢٩	٢٤٦	٥٣	٢٤٩	٩٧	٢٨٥	١١٢	٢٩٢	١٢٦	٢٩٥
٣٠	٢٤٦	٥٤	٢٤٩	٩٨	٢٨٥	١١٣	٢٩٢	١٢٧	٢٩٥
٣١	٢٤٦	٥٥	٢٤٩	٩٩	٢٨٥	١١٤	٢٩٢	١٢٨	٢٩٥
٣٢	٢٤٦	٥٦	٢٤٩	١٠٠	٢٨٥	١١٥	٢٩٢	١٢٩	٢٩٥
٣٣	٢٤٦	٥٧	٢٤٩	١٠١	٢٨٥	١١٦	٢٩٢	١٣٠	٢٩٥
٣٤	٢٤٦	٥٨	٢٤٩	١٠٢	٢٨٩	١١٧	٢٩٣	١٣١	٢٩٥
٣٥	٢٤٨	٥٩	٢٤٩	١٠٣	٢٩٠	١١٨	٢٩٣	١٣٢	٢٩٥
٣٦	٢٤٨	٦٠	٢٤٩	١٠٤	٢٩٠	١١٩	٢٩٣	١٣٣	٢٩٥
٣٧	٢٤٨	٦١	٢٤٩	١٠٥	٢٩٠	١٢٠	٢٩٣	١٣٤	٢٩٥

صفحة	—	صفحة	—	صفحة	—	صفحة	—	صفحة	—
٥٢٣	١٨٣	٥٣٤	١٤١	٥٢٩	١٥٩	٥٢١	١٢٤	٥١٢	١٣٥
٥٢٥	١٨٢	ايضا	١٤٢	ايضا	١٤٠	٥٢٢	١٢٨	ايضا	١٣٦
ايضا	١٨٥	٥٣٨	١٤٣	ايضا	١٤١	ايضا	١٢٩	٥١٥	١٣٤
ايضا	١٨٦	ايضا	١٤٢	ايضا	١٤٢	٥٢٣	١٥٠	٥١٦	١٣٨
ايضا	١٨٤	ايضا	١٤٥	٥٣٠	١٤٣	٥٢٢	١٥١	٥١٤	١٣٩
٥٢٤	١٨٨	ايضا	١٤٦	٥٣٢	١٤٢	٥٢٥	١٥٢	ايضا	١٤٠
ايضا	١٨٩	٥٣٠	١٤٤	ايضا	١٤٥	ايضا	١٥٣	ايضا	١٤١
٥٢٨	١٩٠	ايضا	١٤٥	ايضا	١٤٦	ايضا	١٥٢	٥١٨	١٣٦
٥٢٩	١٩١	ايضا	١٤٩	٥٣٣	١٤٤	ايضا	١٥٥	ايضا	١٣٣
ايضا	١٩٢	٥٢١	١٨٠	ايضا	١٤٨	٥٢٦	١٥٢	ايضا	١٣٢
ايضا	١٩٣	٥٢٣	١٨١	ايضا	١٤٩	ايضا	١٥٤	ايضا	١٣٥
٥٥٠	١٩٢	ايضا	١٨٢	٥٣٤	١٤٠	ايضا	١٥٨	٥٢١	١٣٦

ضو	ضو	ضو	ضو	ضو	ضو	ضو	ضو	ضو	ضو
٥٩٢	٢٢٣	٥٨٣	٢٣١	٥٤٤	٢١٩	٥٤٤	٢٠٤	٥٥١	١٩٥
ايضا	٢٢٢	٥٨٢	٢٣٢	٥٤٨	٢٢٠	٥٤٨	٢٠٨	ايضا	١٩٦
٥٩٣	٢٢٥	٥٨٦	٢٣٣	ايضا	٢٢١	ايضا	٢٠٩	٥٥٢	١٩٤
ايضا	٢٢٦	٥٨٤	٢٣٤	ايضا	٢٢٢	٥٤٩	٢١٠	٥٥٣	١٩٦
ايضا	٢٢٧	ايضا	٢٣٥	ايضا	٢٢٣	٥٤٠	٢١١	٥٥٢	١٩٩
٥٩٢	٢٢٨	ايضا	٢٣٦	٥٨٠	٢٢٤	ايضا	٢١٢	٥٥٥	٢٠٠
٥٩٦	٢٢٩	٥٨٨	٢٣٧	ايضا	٢٢٥	٥٤١	٢١٣	٥٥٦	٢٠١
ايضا	٢٥٠	٥٨٩	٢٣٨	ايضا	٢٢٦	ايضا	٢١٤	٥٥٨	٢٠٢
ايضا	٢٥١	ايضا	٢٣٩	٥٨١	٢٢٧	٥٤٢	٢١٥	٥٥٩	٢٠٣
٥٩٨	٢٥٢	ايضا	٢٤٠	٥٨٢	٢٢٨	ايضا	٢١٦	٥٤٣	٢٠٤
ايضا	٢٥٣	٥٩٠	٢٤١	٥٨٣	٢٢٩	٥٤٤	٢١٧	٥٤٤	٢٠٥
ايضا	٢٥٤	ايضا	٢٤٢	ايضا	٢٣٠	ايضا	٢١٨	٥٤٤	٢٠٦

صفر	سنة	صفر	سنة	صفر	سنة	صفر	سنة	صفر	سنة
٢٥٨	٣٢٠	٢٢٥	٣٠٨	٢٢٤	٢٨٤	٢١٢	٢٤١	٢٥٢	٢٥٥
٢٢٠	٣٢١	٢٢٦	٣٠٥	٢٢٤	٢٨٥	٢١٤	٢٤٢	٢٥٥	٢٥٤
٢٢٥	٣٢٢	٢٢٧	٣٠٤	٢٢٦	٢٨٦	٢١٦	٢٤٣	٢٥٦	٢٥٣
٢٢٩	٣٢٣	٢٢٨	٣٠٣	٢٢٨	٢٩٠	٢١٨	٢٤٤	٢٥٨	٢٥٨
٢٢٢	٣٢٤	٢٢٩	٣٠٢	٢٢٩	٢٩١	٢١٩	٢٤٥	٢٥٩	٢٥٩
٢٢٣	٣٢٥	٢٣٠	٣٠١	٢٣٠	٢٩٢	٢٢٠	٢٤٦	٢٦٠	٢٦٠
٢٢٤	٣٢٦	٢٣١	٣٠٠	٢٣١	٢٩٣	٢٢١	٢٤٧	٢٦١	٢٦١
٢٢٥	٣٢٧	٢٣٢	٢٩٩	٢٣٢	٢٩٤	٢٢٢	٢٤٨	٢٦٢	٢٦٢
٢٢٦	٣٢٨	٢٣٣	٢٩٨	٢٣٣	٢٩٥	٢٢٣	٢٤٩	٢٦٣	٢٦٣
٢٢٧	٣٢٩	٢٣٤	٢٩٧	٢٣٤	٢٩٦	٢٢٤	٢٥٠	٢٦٤	٢٦٤
٢٢٨	٣٣٠	٢٣٥	٢٩٦	٢٣٥	٢٩٧	٢٢٥	٢٥١	٢٦٥	٢٦٥
٢٢٩	٣٣١	٢٣٦	٢٩٥	٢٣٦	٢٩٨	٢٢٦	٢٥٢	٢٦٦	٢٦٦
٢٣٠	٣٣٢	٢٣٧	٢٩٤	٢٣٧	٢٩٩	٢٢٧	٢٥٣	٢٦٧	٢٦٧
٢٣١	٣٣٣	٢٣٨	٢٩٣	٢٣٨	٣٠٠	٢٢٨	٢٥٤	٢٦٨	٢٦٨
٢٣٢	٣٣٤	٢٣٩	٢٩٢	٢٣٩	٣٠١	٢٢٩	٢٥٥	٢٦٩	٢٦٩
٢٣٣	٣٣٥	٢٤٠	٢٩١	٢٤٠	٣٠٢	٢٣٠	٢٥٦	٢٧٠	٢٧٠
٢٣٤	٣٣٦	٢٤١	٢٩٠	٢٤١	٣٠٣	٢٣١	٢٥٧	٢٧١	٢٧١
٢٣٥	٣٣٧	٢٤٢	٢٨٩	٢٤٢	٣٠٤	٢٣٢	٢٥٨	٢٧٢	٢٧٢
٢٣٦	٣٣٨	٢٤٣	٢٨٨	٢٤٣	٣٠٥	٢٣٣	٢٥٩	٢٧٣	٢٧٣
٢٣٧	٣٣٩	٢٤٤	٢٨٧	٢٤٤	٣٠٦	٢٣٤	٢٦٠	٢٧٤	٢٧٤
٢٣٨	٣٤٠	٢٤٥	٢٨٦	٢٤٥	٣٠٧	٢٣٥	٢٦١	٢٧٥	٢٧٥
٢٣٩	٣٤١	٢٤٦	٢٨٥	٢٤٦	٣٠٨	٢٣٦	٢٦٢	٢٧٦	٢٧٦
٢٤٠	٣٤٢	٢٤٧	٢٨٤	٢٤٧	٣٠٩	٢٣٧	٢٦٣	٢٧٧	٢٧٧
٢٤١	٣٤٣	٢٤٨	٢٨٣	٢٤٨	٣١٠	٢٣٨	٢٦٤	٢٧٨	٢٧٨
٢٤٢	٣٤٤	٢٤٩	٢٨٢	٢٤٩	٣١١	٢٣٩	٢٦٥	٢٧٩	٢٧٩
٢٤٣	٣٤٥	٢٥٠	٢٨١	٢٥٠	٣١٢	٢٤٠	٢٦٦	٢٨٠	٢٨٠
٢٤٤	٣٤٦	٢٥١	٢٨٠	٢٥١	٣١٣	٢٤١	٢٦٧	٢٨١	٢٨١
٢٤٥	٣٤٧	٢٥٢	٢٧٩	٢٥٢	٣١٤	٢٤٢	٢٦٨	٢٨٢	٢٨٢
٢٤٦	٣٤٨	٢٥٣	٢٧٨	٢٥٣	٣١٥	٢٤٣	٢٦٩	٢٨٣	٢٨٣
٢٤٧	٣٤٩	٢٥٤	٢٧٧	٢٥٤	٣١٦	٢٤٤	٢٧٠	٢٨٤	٢٨٤
٢٤٨	٣٥٠	٢٥٥	٢٧٦	٢٥٥	٣١٧	٢٤٥	٢٧١	٢٨٥	٢٨٥
٢٤٩	٣٥١	٢٥٦	٢٧٥	٢٥٦	٣١٨	٢٤٦	٢٧٢	٢٨٦	٢٨٦
٢٥٠	٣٥٢	٢٥٧	٢٧٤	٢٥٧	٣١٩	٢٤٧	٢٧٣	٢٨٧	٢٨٧
٢٥١	٣٥٣	٢٥٨	٢٧٣	٢٥٨	٣٢٠	٢٤٨	٢٧٤	٢٨٨	٢٨٨
٢٥٢	٣٥٤	٢٥٩	٢٧٢	٢٥٩	٣٢١	٢٤٩	٢٧٥	٢٨٩	٢٨٩
٢٥٣	٣٥٥	٢٦٠	٢٧١	٢٦٠	٣٢٢	٢٥٠	٢٧٦	٢٩٠	٢٩٠
٢٥٤	٣٥٦	٢٦١	٢٧٠	٢٦١	٣٢٣	٢٥١	٢٧٧	٢٩١	٢٩١
٢٥٥	٣٥٧	٢٦٢	٢٦٩	٢٦٢	٣٢٤	٢٥٢	٢٧٨	٢٩٢	٢٩٢
٢٥٦	٣٥٨	٢٦٣	٢٦٨	٢٦٣	٣٢٥	٢٥٣	٢٧٩	٢٩٣	٢٩٣
٢٥٧	٣٥٩	٢٦٤	٢٦٧	٢٦٤	٣٢٦	٢٥٤	٢٨٠	٢٩٤	٢٩٤
٢٥٨	٣٦٠	٢٦٥	٢٦٦	٢٦٥	٣٢٧	٢٥٥	٢٨١	٢٩٥	٢٩٥
٢٥٩	٣٦١	٢٦٦	٢٦٥	٢٦٦	٣٢٨	٢٥٦	٢٨٢	٢٩٦	٢٩٦
٢٦٠	٣٦٢	٢٦٧	٢٦٤	٢٦٧	٣٢٩	٢٥٧	٢٨٣	٢٩٧	٢٩٧
٢٦١	٣٦٣	٢٦٨	٢٦٣	٢٦٨	٣٣٠	٢٥٨	٢٨٤	٢٩٨	٢٩٨
٢٦٢	٣٦٤	٢٦٩	٢٦٢	٢٦٩	٣٣١	٢٥٩	٢٨٥	٢٩٩	٢٩٩
٢٦٣	٣٦٥	٢٧٠	٢٦١	٢٧٠	٣٣٢	٢٦٠	٢٨٦	٣٠٠	٣٠٠
٢٦٤	٣٦٦	٢٧١	٢٦٠	٢٧١	٣٣٣	٢٦١	٢٨٧	٣٠١	٣٠١
٢٦٥	٣٦٧	٢٧٢	٢٥٩	٢٧٢	٣٣٤	٢٦٢	٢٨٨	٣٠٢	٣٠٢
٢٦٦	٣٦٨	٢٧٣	٢٥٨	٢٧٣	٣٣٥	٢٦٣	٢٨٩	٣٠٣	٣٠٣
٢٦٧	٣٦٩	٢٧٤	٢٥٧	٢٧٤	٣٣٦	٢٦٤	٢٩٠	٣٠٤	٣٠٤
٢٦٨	٣٧٠	٢٧٥	٢٥٦	٢٧٥	٣٣٧	٢٦٥	٢٩١	٣٠٥	٣٠٥
٢٦٩	٣٧١	٢٧٦	٢٥٥	٢٧٦	٣٣٨	٢٦٦	٢٩٢	٣٠٦	٣٠٦
٢٧٠	٣٧٢	٢٧٧	٢٥٤	٢٧٧	٣٣٩	٢٦٧	٢٩٣	٣٠٧	٣٠٧
٢٧١	٣٧٣	٢٧٨	٢٥٣	٢٧٨	٣٤٠	٢٦٨	٢٩٤	٣٠٨	٣٠٨
٢٧٢	٣٧٤	٢٧٩	٢٥٢	٢٧٩	٣٤١	٢٦٩	٢٩٥	٣٠٩	٣٠٩
٢٧٣	٣٧٥	٢٨٠	٢٥١	٢٨٠	٣٤٢	٢٧٠	٢٩٦	٣١٠	٣١٠
٢٧٤	٣٧٦	٢٨١	٢٥٠	٢٨١	٣٤٣	٢٧١	٢٩٧	٣١١	٣١١
٢٧٥	٣٧٧	٢٨٢	٢٤٩	٢٨٢	٣٤٤	٢٧٢	٢٩٨	٣١٢	٣١٢
٢٧٦	٣٧٨	٢٨٣	٢٤٨	٢٨٣	٣٤٥	٢٧٣	٢٩٩	٣١٣	٣١٣
٢٧٧	٣٧٩	٢٨٤	٢٤٧	٢٨٤	٣٤٦	٢٧٤	٣٠٠	٣١٤	٣١٤
٢٧٨	٣٨٠	٢٨٥	٢٤٦	٢٨٥	٣٤٧	٢٧٥	٣٠١	٣١٥	٣١٥
٢٧٩	٣٨١	٢٨٦	٢٤٥	٢٨٦	٣٤٨	٢٧٦	٣٠٢	٣١٦	٣١٦
٢٨٠	٣٨٢	٢٨٧	٢٤٤	٢٨٧	٣٤٩	٢٧٧	٣٠٣	٣١٧	٣١٧
٢٨١	٣٨٣	٢٨٨	٢٤٣	٢٨٨	٣٥٠	٢٧٨	٣٠٤	٣١٨	٣١٨
٢٨٢	٣٨٤	٢٨٩	٢٤٢	٢٨٩	٣٥١	٢٧٩	٣٠٥	٣١٩	٣١٩
٢٨٣	٣٨٥	٢٩٠	٢٤١	٢٩٠	٣٥٢	٢٨٠	٣٠٦	٣٢٠	٣٢٠
٢٨٤	٣٨٦	٢٩١	٢٤٠	٢٩١	٣٥٣	٢٨١	٣٠٧	٣٢١	٣٢١
٢٨٥	٣٨٧	٢٩٢	٢٣٩	٢٩٢	٣٥٤	٢٨٢	٣٠٨	٣٢٢	٣٢٢
٢٨٦	٣٨٨	٢٩٣	٢٣٨	٢٩٣	٣٥٥	٢٨٣	٣٠٩	٣٢٣	٣٢٣
٢٨٧	٣٨٩	٢٩٤	٢٣٧	٢٩٤	٣٥٦	٢٨٤	٣١٠	٣٢٤	٣٢٤
٢٨٨	٣٩٠	٢٩٥	٢٣٦	٢٩٥	٣٥٧	٢٨٥	٣١١	٣٢٥	٣٢٥
٢٨٩	٣٩١	٢٩٦	٢٣٥	٢٩٦	٣٥٨	٢٨٦	٣١٢	٣٢٦	٣٢٦
٢٩٠	٣٩٢	٢٩٧	٢٣٤	٢٩٧	٣٥٩	٢٨٧	٣١٣	٣٢٧	٣٢٧
٢٩١	٣٩٣	٢٩٨	٢٣٣	٢٩٨	٣٦٠	٢٨٨	٣١٤	٣٢٨	٣٢٨
٢٩٢	٣٩٤	٢٩٩	٢٣٢	٢٩٩	٣٦١	٢٨٩	٣١٥	٣٢٩	٣٢٩
٢٩٣	٣٩٥	٣٠٠	٢٣١	٣٠٠	٣٦٢	٢٩٠	٣١٦	٣٣٠	٣٣٠
٢٩٤	٣٩٦	٣٠١	٢٣٠	٣٠١	٣٦٣	٢٩١	٣١٧	٣٣١	٣٣١
٢٩٥	٣٩٧	٣٠٢	٢٢٩	٣٠٢	٣٦٤	٢٩٢	٣١٨	٣٣٢	٣٣٢
٢٩٦	٣٩٨	٣٠٣	٢٢٨	٣٠٣	٣٦٥	٢٩٣	٣١٩	٣٣٣	٣٣٣
٢٩٧	٣٩٩	٣٠٤	٢٢٧	٣٠٤	٣٦٦	٢٩٤	٣٢٠	٣٣٤	٣٣٤
٢٩٨	٤٠٠	٣٠٥	٢٢٦	٣٠٥	٣٦٧	٢٩٥	٣٢١	٣٣٥	٣٣٥
٢٩٩	٤٠١	٣٠٦	٢٢٥	٣٠٦	٣٦٨	٢٩٦	٣٢٢	٣٣٦	٣٣٦
٣٠٠	٤٠٢	٣٠٧	٢٢٤	٣٠٧	٣٦٩	٢٩٧	٣٢٣	٣٣٧	٣٣٧
٣٠١	٤٠٣	٣٠٨	٢٢٣	٣٠٨	٣٧٠	٢٩٨	٣٢٤	٣٣٨	٣٣٨
٣٠٢	٤٠٤	٣٠٩	٢٢٢	٣٠٩	٣٧١	٢٩٩	٣٢٥	٣٣٩	٣٣٩
٣٠٣	٤٠٥	٣١٠	٢٢١	٣١٠	٣٧٢	٣٠٠	٣٢٦	٣٤٠	٣٤٠
٣٠٤	٤٠٦	٣١١	٢٢٠	٣١١	٣٧٣	٣٠١	٣٢٧	٣٤١	٣٤١
٣٠٥	٤٠٧	٣١٢	٢١٩	٣١٢	٣٧٤	٣٠٢	٣٢٨	٣٤٢	٣٤٢
٣٠٦	٤٠٨	٣١٣	٢١٨	٣١٣	٣٧٥	٣٠٣	٣٢٩	٣٤٣	٣٤٣
٣٠٧	٤٠٩	٣١٤	٢١٧	٣١٤	٣٧٦	٣٠٤	٣٣٠	٣٤٤	٣٤٤
٣٠٨	٤١٠	٣١٥	٢١٦	٣١٥	٣٧٧	٣٠٥	٣٣١	٣٤٥	٣٤٥
٣٠٩	٤١١	٣١٦	٢١٥	٣١٦	٣٧٨	٣٠٦	٣٣٢	٣٤٦	٣٤٦
٣١٠	٤١٢	٣١٧	٢١٤	٣١٧	٣٧٩	٣٠٧	٣٣٣	٣٤٧	٣٤٧
٣١١	٤١٣	٣١٨	٢١٣	٣١٨	٣٨٠	٣٠٨	٣٣٤	٣٤٨	٣٤٨
٣١٢	٤١٤	٣١٩	٢١٢	٣١٩	٣٨١	٣٠٩	٣٣٥	٣٤٩	٣٤٩
٣١٣	٤١٥	٣٢٠	٢١١	٣٢٠	٣٨٢	٣١٠	٣٣٦	٣٥٠	٣٥٠
٣١٤	٤١٦	٣٢١	٢١٠	٣٢١	٣٨٣	٣١١	٣٣٧	٣٥١	٣٥١
٣١٥	٤١٧	٣٢٢	٢٠٩	٣٢٢	٣٨٤	٣١٢	٣٣٨	٣٥٢	٣٥٢
٣١٦	٤١٨	٣٢٣	٢٠٨	٣٢٣	٣٨٥	٣١٣	٣٣٩	٣٥٣	٣٥٣
٣١٧	٤١٩	٣٢٤	٢٠٧	٣٢٤	٣٨٦	٣١٤	٣٤٠	٣٥٤	٣٥٤
٣١٨	٤٢٠	٣٢٥	٢٠٦	٣٢٥	٣٨٧	٣١٥	٣٤١	٣٥٥	٣٥٥
٣١٩	٤٢١	٣٢٦	٢٠٥	٣٢٦	٣٨٨	٣١٦	٣٤٢	٣٥٦	٣٥٦
٣٢٠	٤٢٢	٣٢٧	٢٠٤	٣٢٧	٣٨٩	٣١٧	٣٤٣	٣٥٧	٣٥٧
٣٢١	٤٢٣	٣٢٨	٢٠٣	٣٢٨	٣٩٠	٣١٨	٣٤٤	٣٥٨	٣٥٨
٣٢٢	٤٢٤	٣٢٩	٢٠٢	٣٢٩	٣٩١	٣١٩	٣٤٥	٣٥٩	٣٥٩
٣٢٣	٤٢٥	٣٣٠	٢٠١	٣٣٠					

	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ	صفحہ
	۷۶۶	۳۹۴	۷۴۴	۳۷۵	۷۱۴	۳۵۶	۶۹۵
	۷۶۷	۳۹۵	۷۴۵	۳۷۶	۷۱۷	۳۵۷	۶۹۸
	ایضاً	۳۹۶	۷۴۶	۳۷۷	۷۱۸	۳۵۸	ایضاً
	۷۶۸	۳۹۷	ایضاً	۳۷۸	۷۲۱	۳۵۹	۶۹۹
	۷۶۹	۳۹۸	ایضاً	۳۷۹	۷۲۳	۳۶۰	۷۰۱
	ایضاً	۳۹۹	۷۴۸	۳۸۰	۷۲۴	۳۶۱	۷۰۲
	۷۷۰	۴۰۰	۷۵۰	۳۸۱	۷۲۵	۳۶۲	۷۰۳
جلد اول ترجمہ	فہرست نمونہ	تمام نمونہ	۷۵۲	۳۸۲	۷۲۶	۳۶۳	۷۰۴
	کے نقطہ	ابوالفدا	۷۵۳	۳۸۳	۷۲۷	۳۶۴	۷۰۴
			ایضاً	۳۸۴	۷۳۱	۳۶۵	۷۰۴
			۷۵۵	۳۸۵	۷۳۲	۳۶۶	۷۰۴
			۷۵۷	۳۸۶	۷۳۵	۳۶۷	۷۰۵
			۷۵۸	۳۸۷	۷۳۷	۳۶۸	ایضاً
			۷۶۱	۳۸۸	۷۳۸	۳۶۹	۷۰۷
			۷۶۲	۳۸۹	۷۴۰	۳۷۰	۷۰۸
			۷۶۳	۳۹۰	ایضاً	۳۷۱	۷۱۰
			۷۶۴	۳۹۱	۷۴۱	۳۷۲	۷۱۱
			ایضاً	۳۹۲	۷۴۲	۳۷۳	ایضاً
			۷۶۵	۳۹۳	۷۴۴	۳۷۴	۷۱۳

جلد دوم کی سنہ

۴۵۶

سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ	سنہ	صفحہ
۴۰۱	۳	۴۲۱	۳۸	۴۲۶	۶۶	۴۴۵	۱۰۴	۴۸۴	۱۳۷
۴۰۲	۵	۴۲۲	۳۹	۴۲۷	ایضاً	۴۴۶	۱۰۸	۴۸۵	۱۳۹
۴۰۳	۱۱	۴۲۸	۴۱	۴۲۸	۷۰	۴۴۷	۱۰۹	۴۸۶	۱۴۲
۴۰۵	۱۳	۴۲۹	۴۳	۴۲۹	۷۴	۴۴۸	۱۱۱	۴۸۷	۱۴۴
۴۰۶	۱۴	۴۳۰	۴۴	۴۵۰	ایضاً	۴۴۹	۱۱۲	۴۸۸	۱۴۷
۴۰۷	۱۵	۴۳۱	ایضاً	۴۵۱	۸۴	۴۷۰	۱۱۴	۴۸۹	۱۵۰
۴۰۸	۲۴	۴۳۲	۴۶	۴۵۲	۸۵	۴۷۱	ایضاً	۴۹۰	۱۵۲
۴۰۹	۲۶	۴۳۳	۵۲	۴۵۳	ایضاً	۴۷۲	۱۱۵	۴۹۱	۱۵۴
۴۱۰	ایضاً	۴۳۴	۵۳	۴۵۴	۸۷	۴۷۳	۱۱۶	۴۹۲	۱۵۶
۴۱۱	ایضاً	۴۳۵	۵۵	۴۵۵	ایضاً	۴۷۴	۱۱۷	۴۹۳	۱۶۰
۴۱۲	۲۹	۴۳۶	۵۶	۴۵۶	۹۲	۴۷۵	۱۱۸	۴۹۴	۱۶۴
۴۱۳	۳۳	۴۳۷	۵۷	۴۵۷	۹۶	۴۷۶	۱۲۱	۴۹۵	۱۶۵
۴۱۴	ایضاً	۴۳۸	۵۸	۴۵۸	ایضاً	۴۷۷	۱۲۲	۴۹۶	۱۶۸
۴۱۵	۳۴	۴۳۹	ایضاً	۴۵۹	۹۸	۴۷۸	۱۲۴	۴۹۷	۱۷۳
۴۱۶	۳۵	۴۴۰	ایضاً	۴۶۰	ایضاً	۴۷۹	ایضاً	۴۹۸	۱۷۵
۴۱۷	۳۶	۴۴۱	۵۹	۴۶۱	ایضاً	۴۸۰	۱۲۷	۴۹۹	۱۷۸
۴۱۸	ایضاً	۴۴۲	۶۱	۴۶۲	۹۹	۴۸۱	۱۲۸	۵۰۰	۱۸۰
۴۱۹	۳۷	۴۴۳	۶۳	۴۶۳	ایضاً	۴۸۲	ایضاً	۵۰۱	۱۸۲
۴۲۰	۳۸	۴۴۴	۶۴	۴۶۴	۱۰۳	۴۸۳	۱۳۳	۵۰۲	ایضاً

۳۷۱	۵۸۸	۳۱۳	۵۴۸	۲۵۹	۵۲۸	۲۲۲	۵۲۸	۱۸۸	۵۰۳
۳۷۲	۵۸۵	۳۱۵	۵۴۵	۲۶۰	۵۲۵	۲۲۴	۵۲۵	۱۸۵	۵۰۳
۳۷۹	۵۸۴	۳۲۱	۵۴۴	۲۶۷	۵۲۴	۲۲۸	۵۲۴	۱۸۴	۵۰۵
۳۸۵	۵۸۷	۳۲۲	۵۴۷	۲۷۱	۵۲۷	۲۲۹	۵۲۷	۱۸۸	۵۰۴
۳۹۲	۵۸۸	۳۲۴	۵۴۸	۲۷۲	۵۲۸	۲۳۲	۵۲۸	۱۹۰	۵۰۷
۳۹۵	۵۸۹	۳۲۷	۵۴۹	۲۷۵	۵۲۹	۲۳۴	۵۲۹	۱۹۲	۵۰۸
۳۹۷	۵۹۰	۳۲۸	۵۵۰	۲۷۷	۵۵۰	۲۳۸	۵۲۷	ایضا	۵۰۹
۳۹۹	۵۹۱	۳۳۳	۵۵۱	۲۸۳	۵۵۱	۲۴۱	۵۳۱	۱۹۳	۵۱۰
۴۰۰	۵۹۲	۳۳۴	۵۵۲	ایضا	۵۵۲	۲۴۳	۵۳۲	۱۹۴	۵۱۱
۴۰۳	۵۹۳	۳۳۴	۵۵۳	۲۸۸	۵۵۳	۲۴۴	۵۳۳	۱۹۷	۵۱۲
۴۰۸	۵۹۵	۳۳۸	۵۵۵	۲۹۲	۵۵۵	۲۴۵	۵۳۵	۲۰۲	۵۱۳
۴۱۱	۵۹۷	۳۴۰	۵۵۷	۲۹۴	۵۵۷	۲۴۵	۵۳۵	۲۰۷	۵۱۴
۴۱۴	۵۹۸	۳۴۱	۵۵۸	۲۹۵	۵۵۸	۲۴۶	۵۳۶	۲۰۸	۵۱۵
۴۱۷	۵۹۹	۳۴۷	۵۵۹	۲۹۸	۵۵۹	۲۴۷	۵۳۷	۲۰۹	۵۱۶
۴۲۲	۶۰۰	۳۵۰	۵۶۸	۳۰۰	۵۵۸	۲۴۸	۵۳۸	۲۱۱	۵۱۷
۴۲۴	۶۰۱	۳۵۳	۵۶۹	۳۰۲	۵۵۹	۲۴۹	۵۳۹	۲۱۲	۵۱۸
۴۲۵	۶۰۲	۳۵۴	۵۷۰	ایضا	۵۶۰	۲۵۲	۵۴۰	۲۱۳	۵۱۹
۴۲۸	۶۰۳	۳۵۸	۵۷۱	۳۰۴	۵۶۱	ایضا	۵۴۱	۲۱۵	۵۲۰
۴۲۹	۶۰۴	۳۶۲	۵۷۲	۳۰۶	۵۶۲	۲۵۴	۵۴۲	۲۱۸	۵۲۲
۴۳۲	۶۰۵	۳۶۸	۵۸۳	۳۱۱	۵۶۳	۲۵۸	۵۴۳	۲۲۰	۵۲۳

٧٧١	<u>٧٨١</u>	٧١٣	<u>٧٩٢</u>	٥٧٢	<u>٧٨٣</u>	٧٨٤	<u>٧٢٥</u>	٧٣٤	<u>٧٠٧</u>
٧٧٢	<u>٧٨٢</u>	٧١٢	<u>٧٩٣</u>	٥٧٣	<u>٧٨٤</u>	٧٨٥	<u>٧٢٦</u>	٧٣٥	<u>٧٠٨</u>
٧٧٥	<u>٧٨٣</u>	٧١٤	<u>٧٩٥</u>	٥٧٥	<u>٧٨٥</u>	٧٩٥	<u>٧٢٧</u>	٧٣٦	<u>٧٠٩</u>
٧٧٩	<u>٧٨٤</u>	٧١٥	<u>٧٩٥</u>	٥٥٠	<u>٧٨٦</u>	٧٩٦	<u>٧٢٨</u>	٧٣٧	<u>٧١٠</u>
٧٥١	<u>٧٨٥</u>	٧١٩	<u>٧٩٦</u>	٥٥٢	<u>٧٨٧</u>	٥٠٤	<u>٧٢٩</u>	٧٣٨	<u>٧١١</u>
٧٥٢	<u>٧٨٦</u>	٧٢٠	<u>٧٩٧</u>	٥٥٣	<u>٧٨٨</u>	٥٠٥	<u>٧٣٠</u>	٧٣٩	<u>٧١٢</u>
٧٥٣	<u>٧٨٧</u>	٧٢١	<u>٧٩٨</u>	٥٤٥	<u>٧٨٩</u>	٥١١	<u>٧٣١</u>	٧٤٠	<u>٧١٣</u>
٧٥٢	<u>٧٨٨</u>	٧٢٢	<u>٧٩٩</u>	٥٤٦	<u>٧٩٠</u>	٥١٢	<u>٧٣٢</u>	٧٤١	<u>٧١٤</u>
٧٥٥	<u>٧٨٩</u>	٧٢٣	<u>٧٤٠</u>	٥٤٧	<u>٧٩١</u>	٥١٥	<u>٧٣٣</u>	٧٤٢	<u>٧١٥</u>
٧٥٦	<u>٧٩٠</u>	٧٢٤	<u>٧٤١</u>	٥٤٨	<u>٧٩٢</u>	٥١٦	<u>٧٣٤</u>	٧٤٣	<u>٧١٦</u>
٧٦٠	<u>٧٩١</u>	٧٢٤	<u>٧٤٢</u>	٥٤١	<u>٧٩٣</u>	٥١٩	<u>٧٣٥</u>	٧٤٤	<u>٧١٧</u>
٧٦٢	<u>٧٩٢</u>	٧٢٤	<u>٧٤٣</u>	٥٤٢	<u>٧٩٥</u>	٥٢٥	<u>٧٣٦</u>	٧٤٥	<u>٧١٨</u>
٧٦٤	<u>٧٩٣</u>	٧٢٥	<u>٧٤٤</u>	٥٤٥	<u>٧٩٦</u>	٥٢٤	<u>٧٣٧</u>	٧٤٦	<u>٧١٩</u>
٧٦٠	<u>٧٩٤</u>	٧٢٦	<u>٧٤٥</u>	٥٤٦	<u>٧٩٧</u>	٥٢٦	<u>٧٣٨</u>	٧٤٧	<u>٧٢٠</u>
٧٦٢	<u>٧٩٥</u>	٧٢٦	<u>٧٤٦</u>	٥٤٧	<u>٧٩٨</u>	٥٢٧	<u>٧٣٩</u>	٧٤٨	<u>٧٢١</u>
٧٦٢	<u>٧٩٦</u>	٧٢٦	<u>٧٤٧</u>	٥٤٨	<u>٧٩٩</u>	٥٢٨	<u>٧٤٠</u>	٧٤٩	<u>٧٢٢</u>
٧٦٤	<u>٧٩٧</u>	٧٢٥	<u>٧٤٨</u>	٧٠٧	<u>٧٩٠</u>	٥٢٩	<u>٧٤١</u>	٧٥٠	<u>٧٢٣</u>
٧٦٢	<u>٧٩٨</u>	٧٢٤	<u>٧٤٩</u>	٧٠٩	<u>٧٩١</u>	٥٢٢	<u>٧٤٢</u>	٧٥١	<u>٧٢٤</u>

						۷۳۶	۷۱۲	۶۸۸	۶۹۹
						۷۳۷	۷۱۵	۶۹۳	۷۰۰
						۷۳۸	۷۱۴	۶۹۵	۷۰۱
						۷۳۹	۷۱۶	۶۹۶	۷۰۲
						۷۴۰	۷۱۸	۷۰۱	۷۰۳
						۷۵۱	۷۱۹	۷۰۳	۷۰۴
						۷۵۳	۷۲۰	۷۰۵	۷۰۵
						۷۵۸	۷۲۱	۷۰۵	۷۰۶
						۷۵۹	۷۲۲	۷۰۶	۷۰۷
						۷۶۰	۷۲۳	۷۰۸	۷۰۸
						۷۶۱	۷۲۴	۷۱۰	۷۰۹
						۷۶۲	۷۲۵	۷۱۶	۷۱۰
						۷۶۳	۷۲۶	۷۲۲	۷۱۱
						۷۶۴	۷۲۷	۷۲۶	۷۱۲
						۷۶۵	۷۲۸	۷۲۷	۷۱۳
						۷۶۶	۷۲۹	۷۲۸	۷۱۴
						۷۶۷	۷۳۰	۷۲۹	۷۱۵
						۷۶۸	۷۳۱	۷۳۰	۷۱۶
						۷۶۹	۷۳۲	۷۳۱	۷۱۷
						۷۷۰	۷۳۳	۷۳۲	۷۱۸
						۷۷۱	۷۳۴	۷۳۳	۷۱۹
						۷۷۲	۷۳۵	۷۳۴	۷۲۰
						۷۷۳	۷۳۶	۷۳۵	۷۲۱
						۷۷۴	۷۳۷	۷۳۶	۷۲۲
						۷۷۵	۷۳۸	۷۳۷	۷۲۳
						۷۷۶	۷۳۹	۷۳۸	۷۲۴
						۷۷۷	۷۴۰	۷۳۹	۷۲۵
						۷۷۸	۷۴۱	۷۴۰	۷۲۶
						۷۷۹	۷۴۲	۷۴۱	۷۲۷
						۷۸۰	۷۴۳	۷۴۲	۷۲۸
						۷۸۱	۷۴۴	۷۴۳	۷۲۹
						۷۸۲	۷۴۵	۷۴۴	۷۳۰
						۷۸۳	۷۴۶	۷۴۵	۷۳۱
						۷۸۴	۷۴۷	۷۴۶	۷۳۲
						۷۸۵	۷۴۸	۷۴۷	۷۳۳
						۷۸۶	۷۴۹	۷۴۸	۷۳۴
						۷۸۷	۷۵۰	۷۴۹	۷۳۵
						۷۸۸	۷۵۱	۷۵۰	۷۳۶
						۷۸۹	۷۵۲	۷۵۱	۷۳۷
						۷۹۰	۷۵۳	۷۵۲	۷۳۸
						۷۹۱	۷۵۴	۷۵۳	۷۳۹
						۷۹۲	۷۵۵	۷۵۴	۷۴۰
						۷۹۳	۷۵۶	۷۵۵	۷۴۱
						۷۹۴	۷۵۷	۷۵۶	۷۴۲
						۷۹۵	۷۵۸	۷۵۷	۷۴۳
						۷۹۶	۷۵۹	۷۵۸	۷۴۴
						۷۹۷	۷۶۰	۷۵۹	۷۴۵
						۷۹۸	۷۶۱	۷۶۰	۷۴۶
						۷۹۹	۷۶۲	۷۶۱	۷۴۷
						۸۰۰	۷۶۳	۷۶۲	۷۴۸
						۸۰۱	۷۶۴	۷۶۳	۷۴۹
						۸۰۲	۷۶۵	۷۶۴	۷۵۰
						۸۰۳	۷۶۶	۷۶۵	۷۵۱
						۸۰۴	۷۶۷	۷۶۶	۷۵۲
						۸۰۵	۷۶۸	۷۶۷	۷۵۳
						۸۰۶	۷۶۹	۷۶۸	۷۵۴
						۸۰۷	۷۷۰	۷۶۹	۷۵۵
						۸۰۸	۷۷۱	۷۷۰	۷۵۶
						۸۰۹	۷۷۲	۷۷۱	۷۵۷
						۸۱۰	۷۷۳	۷۷۲	۷۵۸
						۸۱۱	۷۷۴	۷۷۳	۷۵۹
						۸۱۲	۷۷۵	۷۷۴	۷۶۰
						۸۱۳	۷۷۶	۷۷۵	۷۶۱
						۸۱۴	۷۷۷	۷۷۶	۷۶۲
						۸۱۵	۷۷۸	۷۷۷	۷۶۳
						۸۱۶	۷۷۹	۷۷۸	۷۶۴
						۸۱۷	۷۸۰	۷۷۹	۷۶۵
						۸۱۸	۷۸۱	۷۸۰	۷۶۶
						۸۱۹	۷۸۲	۷۸۱	۷۶۷
						۸۲۰	۷۸۳	۷۸۲	۷۶۸
						۸۲۱	۷۸۴	۷۸۳	۷۶۹
						۸۲۲	۷۸۵	۷۸۴	۷۷۰
						۸۲۳	۷۸۶	۷۸۵	۷۷۱
						۸۲۴	۷۸۷	۷۸۶	۷۷۲
						۸۲۵	۷۸۸	۷۸۷	۷۷۳
						۸۲۶	۷۸۹	۷۸۸	۷۷۴
						۸۲۷	۷۹۰	۷۸۹	۷۷۵
						۸۲۸	۷۹۱	۷۹۰	۷۷۶
						۸۲۹	۷۹۲	۷۹۱	۷۷۷
						۸۳۰	۷۹۳	۷۹۲	۷۷۸
						۸۳۱	۷۹۴	۷۹۳	۷۷۹
						۸۳۲	۷۹۵	۷۹۴	۷۸۰
						۸۳۳	۷۹۶	۷۹۵	۷۸۱
						۸۳۴	۷۹۷	۷۹۶	۷۸۲
						۸۳۵	۷۹۸	۷۹۷	۷۸۳
						۸۳۶	۷۹۹	۷۹۸	۷۸۴
						۸۳۷	۸۰۰	۷۹۹	۷۸۵
						۸۳۸	۸۰۱	۸۰۰	۷۸۶
						۸۳۹	۸۰۲	۸۰۱	۷۸۷
						۸۴۰	۸۰۳	۸۰۲	۷۸۸
						۸۴۱	۸۰۴	۸۰۳	۷۸۹
						۸۴۲	۸۰۵	۸۰۴	۷۹۰
						۸۴۳	۸۰۶	۸۰۵	۷۹۱
						۸۴۴	۸۰۷	۸۰۶	۷۹۲
						۸۴۵	۸۰۸	۸۰۷	۷۹۳
						۸۴۶	۸۰۹	۸۰۸	۷۹۴
						۸۴۷	۸۱۰	۸۰۹	۷۹۵
						۸۴۸	۸۱۱	۸۱۰	۷۹۶
						۸۴۹	۸۱۲	۸۱۱	۷۹۷
						۸۵۰	۸۱۳	۸۱۲	۷۹۸
						۸۵۱	۸۱۴	۸۱۳	۷۹۹
						۸۵۲	۸۱۵	۸۱۴	۸۰۰
						۸۵۳	۸۱۶	۸۱۵	۸۰۱
						۸۵۴	۸۱۷	۸۱۶	۸۰۲
						۸۵۵	۸۱۸	۸۱۷	۸۰۳
						۸۵۶	۸۱۹	۸۱۸	۸۰۴
						۸۵۷	۸۲۰	۸۱۹	۸۰۵
						۸۵۸	۸۲۱	۸۲۰	۸۰۶
						۸۵۹	۸۲۲	۸۲۱	۸۰۷
						۸۶۰	۸۲۳	۸۲۲	۸۰۸
						۸۶۱	۸۲۴	۸۲۳	۸۰۹
						۸۶۲	۸۲۵	۸۲۴	۸۱۰
						۸۶۳	۸۲۶	۸۲۵	۸۱۱
						۸۶۴	۸۲۷	۸۲۶	۸۱۲
						۸۶۵	۸۲۸	۸۲۷	۸۱۳
						۸۶۶	۸۲۹	۸۲۸	۸۱۴
						۸۶۷	۸۳۰	۸۲۹	۸۱۵
						۸۶۸	۸۳۱	۸۳۰	۸۱۶
						۸۶۹	۸۳۲	۸۳۱	۸۱۷
						۸۷۰	۸۳۳	۸۳۲	۸۱۸
						۸۷۱	۸۳۴	۸۳۳	۸۱۹
						۸۷۲	۸۳۵	۸۳۴	۸۲۰
						۸۷۳	۸۳۶	۸۳۵	۸۲۱
						۸۷۴	۸۳۷	۸۳۶	۸۲۲
						۸۷۵	۸۳۸	۸۳۷	۸۲۳
						۸۷۶	۸۳۹	۸۳۸	۸۲۴
						۸۷۷	۸۴۰	۸۳۹	۸۲۵
						۸۷۸	۸۴۱	۸۴۰	۸۲۶
						۸۷۹	۸۴۲	۸۴۱	۸۲۷
						۸۸۰	۸۴۳	۸۴۲	۸۲۸
						۸۸۱	۸۴۴	۸۴۳	۸۲۹
						۸۸۲	۸۴۵	۸۴۴	۸۳۰
						۸۸۳	۸۴۶	۸۴۵	۸۳۱
						۸۸۴	۸۴۷	۸۴۶	۸۳۲
						۸۸۵	۸۴۸	۸۴۷	۸۳۳
						۸۸۶	۸۴۹	۸۴۸	۸۳۴
						۸۸۷	۸۵۰	۸۴۹	۸۳۵
						۸۸۸	۸۵۱	۸۵۰	۸۳۶
						۸۸۹	۸۵۲	۸۵۱	۸۳۷
						۸۹۰	۸۵۳	۸۵۲	۸۳۸
						۸۹۱	۸۵۴	۸۵۳	۸۳۹
						۸۹۲	۸۵۵	۸۵۴	۸۴۰
						۸۹۳	۸۵۶	۸۵۵	۸۴۱
						۸۹۴	۸۵۷	۸۵۶	۸۴۲
						۸۹۵	۸۵۸	۸۵۷	۸۴۳
						۸۹۶	۸۵۹	۸۵۸	۸۴۴
						۸۹۷	۸۶۰	۸۵۹	۸۴۵
						۸۹۸	۸۶۱	۸۶۰	۸۴۶
						۸۹۹	۸۶۲	۸۶۱	۸۴۷
						۹۰۰	۸۶۳	۸۶۲	۸۴۸
						۹۰۱	۸۶۴	۸۶۳	۸۴۹
						۹۰۲	۸۶۵	۸۶۴	۸۵۰
						۹۰۳	۸۶۶	۸۶۵	۸۵۱
						۹۰۴	۸۶۷	۸۶۶	۸۵۲
						۹۰۵	۸۶۸	۸۶۷	۸۵۳
						۹۰۶	۸۶۹	۸۶۸	۸۵۴
						۹۰۷	۸۷۰	۸۶۹	۸۵۵
						۹۰۸	۸۷۱	۸۷۰	۸۵۶
						۹۰۹	۸۷۲	۸۷۱	۸۵۷
						۹۱۰	۸۷۳	۸۷۲	۸۵۸
						۹۱۱	۸۷۴	۸۷۳	۸۵۹
						۹۱۲	۸۷۵	۸۷۴	۸۶۰
						۹۱۳	۸۷۶	۸۷۵	۸۶۱
						۹۱۴	۸۷۷	۸۷۶	۸۶۲
						۹۱۵	۸۷۸	۸۷۷	۸۶۳
						۹۱۶	۸۷۹	۸۷۸	۸۶۴
						۹۱۷</			

فہرست مطالب کتاب ابوالفدا اور تتمہ کی

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۲۸۲	بیان فوت ہونی ابوطالب کا	۲۶۱	بیان پیدائش محمد مصطفیٰ ص
۲۸۵	وفات خدیجہ رض	۲۶۵	بیان نسب مہ رسول صکا
ایضاً	سفر رسول اللہ کا طرف طائف کی	۲۶۶	ذکر دودہ پلانے کا
۲۸۶	اظہار رسالت	۲۶۷	دودہ پلانی وایہ حلیمہ کا
۲۸۷	ابتداء حال انصار کا	۲۷۰	خدیجہ بنت خویلد کی طرسو دگری کرنی
۲۸۸	شب معراج کا حال	۲۷۱	تعمیر کرنی قریش کی کعبہ کو
ایضاً	ذکر بیعت اول	۲۷۲	رسول ہونا محمد ص کا
۲۹۱	بیعت ثمانیہ	۲۷۳	بیان اوش شخص کا جو سب اہل مسلمان ہوا
۲۹۳	ہجرت کرنے رسول اللہ کا	۲۷۹	حضرت غمرہ رض کا مسلمان ہونا
۲۹۴	تواریخ قدیمہ کے سال	ایضاً	حضرت عمر رض کا مسلمان ہونا
۲۹۷	بیان سبب ہجرت کا	۲۸۱	بیان ہجرت اول کا
۳۰۰	نکاح ہونا عائشہ رض سی	۲۸۳	اوارنامہ قریش کا خراب ہوجانا

۳۳۱	جنگ خیبر کا حال	۳۰	بہائی چارہ ہونا مسلمانوں میں
۳۳۵	بیہیقا قاصد دنگا اطراف کی بادشاہوں کی پاس	۳۰۱	بل جانا قبلہ کا ناز میں
۳۳۷	ذکر عمرۃ القضا کا	۳۰۲	جنگ بدر کا ذکر
۳۳۸	مسلم ہونا خالد بن ولید اور عمر ابن الخطاب کا	۳۰۴	جنگ یتھاع کا ذکر
۳۳۹	ٹوٹتی صلح کا اور فتح مکہ	۳۰۷	غزوۃ السویق
۳۴۶	رطنا خالد ابن ولید کا نبی خرمیسی	ایضاً	غزوہ قرقرۃ الکدر
۳۴۷	ذکر جنگ خین کا	۳۰۹	جنگ احد کا ذکر
۳۵۰	محاصرہ کرنا رسول مقبول کا طایفہ کو	۳۱۱	حملہ کرنا مسلمانوں پر نہایت نبی شکر کو
۳۵۲	بیان غزوہ تبوک کا	۳۱۳	جنگ بیح
۳۵۶	حج کرنا ابو بکر صدیق کی ہمراہ لوگوں کی	۳۱۴	غزوہ بیرسونہ
۳۵۸	جانا حضرت علی رضی اللہ عنہ کا	۳۱۵	رہائی نبی یحییٰ بن دینوسی
۳۵۸	بیان حجۃ الوداع کا	۳۱۶	جنگ ذات الرقاع
۳۶۰	وفات پانا رسول مقبول کا	۳۱۷	جنگ بدر ثانی
۳۶۳	حال مدفون پو رسول کا	ایضاً	غزوہ خندق
۳۶۴	حال عمر رسول خدا کا	۳۲۰	جنگ نبی قریظہ
۳۶۵	جیلہ اور اوصاف نبی ص کے	۳۲۳	جنگ نبی لیحان
۳۶۶	ذکر خلق رسول خدا کا	ایضاً	جنگ ذی قرد
۳۶۷	اولاد رسول ص کا ذکر	۳۲۴	جنگ نبی مصطلق
۳۶۸	ازواج مہجرات نبی ص کا ذکر	۳۲۶	نقصہ ہیمان کا حضرت عایشہ پر
ایضاً	منشیون رسول خدا کا حال	۳۲۷	عمرہ حد بیہ
ایضاً	ادب سلاح کا ذکر جو رسول خدا کی پاس ہے	۳۲۹	بیعت رضوان کا ذکر
۳۶۹	تقداد غزوات اور شکر رسول مقبول کے	۳۲۹	صلح ہونا در بیان رسول اللہ اور قریش کے

۴۶۹	بیان اصحاب رسول کا	۴۵۶	وفات معاویہ
۴۷۰	بیان مراتب اصحاب کا	ایضاً	انجار معاویہ
۴۷۲	اسود عتسی بنی کا ذب کا حال	۴۵۸	انجار نیرید ابن معاویہ
۴۷۴	خلافت ابو بکر صدیق رض	۴۵۹	تشریف لیجانا امام حسین کا کوذ کو
۳۸۱	وفات ابو بکر رض	۴۶۲	شہادت امام حسین ۴ کے
۳۸۲	خلافت عمر	۴۶۶	محاصرہ خانہ کعبہ کا
۳۹۶	عمر رض کا شہید ہونا	ایضاً	وفات نیرید ابن معاویہ
۴۰۰	خلافت عثمان رض	۴۶۷	انجار معاویہ ابن نیرید ابن معاویہ
۴۰۸	مشہد ہونا عثمان رض کا	۴۶۸	بیت ہونی عبد اللہ ابن زبیر رض سی
۴۱۱	انجار حضرت علی رض	۴۶۹	انجار مردوان ابن الحکم کا ذکر
۴۱۷	عائشہ اور طلحہ زبیر رض کا جان بھر کے	۴۷۰	وفات مردوان ابن الحکم کے
۴۱۸	سفر کرنا علی رض کا طرٹ بھرہ کی	۴۷۱	بیان انجار مردوان کا
۴۱۹	بیان جنگ جمل کا	ایضاً	انجار عبد الملک
۴۲۴	بیان جنگ صفین	۴۷۲	خروج کرنا مختار بن ابی عبیدہ ثقفی کا
۴۳۶	شہادت علی کرم اللہ وجہہ	ایضاً	مقتول ہونا عبید اللہ ابن زیاد کا
۴۳۸	بیان اوصاف علی رض	۴۷۶	مقتول ہونا مصعب ابن زبیر رض کا
۴۴۰	فضایل حضرت علی کرم اللہ وجہہ	۴۸۰	وفات عبد الملک ابن مردوان
۴۴۱	بیان انجار امام حسن ۷ کا	۴۸۰	بیان خلافت ولید بن عبد الملک
۴۴۵	بیان خلفائے نبی امیہ	۴۸۳	وفات ولید
۴۴۶	بیان انجار معاویہ ابن ابی سفیان	۴۸۴	انجار سلیمان بن عبد الملک
۴۴۷	ہجرت چارہ ہونا معاویہ کا زیاد سی	۴۸۵	وفات سلیمان بن عبد الملک
۴۵۲	جنگ قسطنطنیہ	۴۸۶	انجار عمر بن عبد العزیز

۵۲۹	ذکر اولاد منصور کا	۴۸۷	سزوت ہونا سب علی کا نبرد پرسی
ایضاً	خلافت مہدی محمد کے	ایضاً	وفات عمر بن عبد العزیز رض
۵۳۱	ذکر متفق فراسانی کا	۴۸۸	یزید ابن عبد الملک بن مروان
۵۳۳	ذکر وفات مہدی کا	۴۹۱	اخبار ہشام بن عبد الملک
۵۳۴	خلافت ہادی کی	۴۹۵	وفات ہشام
ایضاً	ظاہر ہوا حسین بن علی بن حسن بن علی بن ابی طالب	۴۹۶	اخبار ولید بن یزید بن عبد الملک
۵۳۶	خلافت رشید کا ذکر	۴۹۷	مقتول ہونا ولید ابن یزید کا
ایضاً	فوت ہونا مہدی کا	۴۹۹	اخبار یزید ابن ولید بن عبد الملک
۵۴۲	بیان سیبویہ نحوی کا	۵۰۱	بیت مروان بن محمد بن مروان
۵۴۳	ذکر وفات امام موسیٰ کاظم رض کا	۵۰۸	اخبار اردور اور نکست نی اوکی رائیہ
۵۴۴	ذکر وفات یونس نحوی کا	۵۱۱	بیان ظنون کا جزئی امیدی قتل ہو کے
۵۴۵	ذکر رڑی براکھ کا	۵۱۳	سلطنت عباسیہ
۵۴۷	ذکر ابو مسلم خاد ہادی نحوی کا	۵۱۵	وفات سفاح
۵۴۹	وفات رشید کے	ایضاً	خلافت منصور
۵۵۳	غلیہ ظاہر کا نبداد بن	۵۱۶	قتل ہونا ابو مسلم فراسانی کا
۵۵۸	بیت ہونا ابراہیم ابن مہدی کا	۵۱۷	بیان ابتداء دولت امویہ کا اندلس میں
۵۵۸	بیان جابو لو کا قہر میں قتل کرنا ذرا بیان کا	۵۱۹	بیان نبائی نبداد کا
۵۶۰	ذکر ابتداء نبی دینی زاد کا لوگوں کی مخالفت	ایضاً	ذکر ظہور ابراہیم علوی کے کا
۵۶۳	انہوں کا طرف نبداد کے	۵۲۲	بیان وفات امام جعفر صادق ع
۵۶۳	وفات امام شافعی رض کے	۵۲۶	بیان وفات منصور کا

۴۴۳	۶۰۴	نثار ہونا شاہ زنگ کا	۵۷۳	ذکر اس خبر کا جو قرآن مجید کی آیت میں ہوا
	۶۰۵	خلع ہدی اور اوسکی وفات	۵۷۵	وفات مامون کے
	۶۰۶	خلافت معتد علی اللہ	۵۷۶	اخبار اور سیر مامون کا بیان
	۶۱۰	بادشاہت نصر بن احمد سامانی کی	۵۷۷	خلافت منعم عباسی
	۶۱۳	ذکر وفات یعقوب صفار کا	۵۷۹	فتح عمور اور قید کرنا عباس بن محمد کا اور قیدین
	۶۱۷	ذکر وفات احمد بن طولون حکم مصر اور	۵۸۱	وفات منعم
	۶۱۹	ذکر وفات موفق باللہ کا	۵۸۲	خلافت داتق باللہ
	۶۱۹	ایضاً ابتداء حال قرامطہ کا		ذکر فتہ دمشق
	۶۲۱	وفات معتد علی اللہ کا	۵۸۴	ذکر وفات داتق باللہ
	ایضاً	خلافت منعم باللہ	۵۸۵	خلافت متوکل
	۶۲۲	بیان نوروز معتدی کا	۵۸۶	گرفتار ہونا علی بن زیات کا
	ایضاً	مقتول ہونا خاوریہ کا	۵۹۳	قتل ہونا متوکل کا
	۶۲۷	وفات معتدی کی	۵۹۴	بیت مستقر کے
	۶۲۹	نقلہ کتبی کا تمام اور مصر پر لڑنے کا قطع ہونا بادشاہ	۵۹۵	وفات مستقر
	۶۳۰	ذکر اخبار قرامطہ کا	ایضاً	مستعین باللہ کی خلافت
	۶۳۲	وفات کنفی باللہ	۵۹۸	بیت مزہ باللہ کی
	۶۳۳	بادشاہت معتد کے	ایضاً	خلع مستعین اور خلافت معتز
	ایضاً	وفات منذر اموی حکم اندلس کی	۶۰۰	وفات علی تقی
	ایضاً	خلع معتد اور بیت ابن معتز کی	۶۰۲	خلع معتز اور اوسکی وفات
	۶۳۴	بیان شاہ ہونا زیادہ اللہ بن عبد اللہ کا اور قید پر	۶۰۳	خلافت ہندی

۶۳۶	ذکر ابتدای دولت سادات بنی فاطمہ کا	۶۳۶	ابتدائی سلطنت بنی ہویہ	۶۳۶
۶۳۸	بیان مقتل ہونا مہدی ابو عبد اللہ کا ابو عبد اللہ	۶۳۸	خلع قاہرہ باللہ کا	۶۳۵
۶۴۰	مقتول ہونا عبد اللہ مہدی کا سر ہاشمی	۶۴۰	بیت راضی باللہ کی	۶۳۶
۶۴۱	وفات عبد اللہ حاکم اندلس کی	۶۴۱	سید مہدی حاکم فریقہ کا مرزا اور اس کی بیٹی کا جنازہ	۶۳۶
۶۴۲	مقتول ہونا احمد سامانی کا	۶۴۲	ذکر ابن شلبانی کے قتل کا اور عجیب اس کی بیوی	۶۳۶
۶۴۲	مقتول ہونا سردار قرامطہ کا	۶۴۲	باقی حوادث	۶۳۸
۶۴۳	بیان باقی حوادث کا	۶۴۳	مقتول ہونا مرداوچ بن زیار کا	۶۳۹
۶۴۴	نبار مہدیہ کا ذکر	۶۴۴	ذکر ضیلون کی فتنہ کا بغداد میں	۶۴۰
۶۴۶	روایت کرنے والے سید مہدی کا براہِ اہل	۶۴۶	سلطنت اخیسید مصر کا	۶۴۱
۶۴۸	منقطع ہونی سلطنت سادات کی	۶۴۸	مقتول ہونا ابو الطرار بن حمدان کا	۶۴۱
۶۴۹	منصور صلاح کا مقتول ہونا	۶۴۹	فتح ہونا جوہ مغیرہ کا	۶۴۲
۶۵۳	انجیر ورمطہ اور مقتول ہونا ابی ساج کا	۶۵۳	فاتہ کشی ابو علی بن مقبلہ کے	۶۴۵
۶۵۴	انتخاب حکومت مرداوچ	۶۵۴	مستری ہونا حکم کا بغداد پر	۶۴۶
۶۵۵	خلع مقتدر کا	۶۵۵	ذکر ابن ابی کی غلبہ بانی کا شام پر	۶۴۸
۶۵۶	پہر خلیفہ ہونا مقتدر کا	۶۵۶	وفات راضی باللہ کی حضرت متقی باللہ	۶۴۹
۶۵۶	عمر سوداؤر مکہ سی جلیج و زید بن ابی اسحاق	۶۵۶	مقتول ہونا ماکان بن کالی کا	۶۸۰
۶۵۹	مقتول ہونا مقتدر کا	۶۵۹	ذکر قتل حکم	۶۸۱
۶۶۰	خلیفہ ہونا قاہرہ باللہ کا	۶۶۰	حاکم ہونا بریکہ بغداد پر اور احوال ابن رابی کا	۶۸۲
۶۶۱	گرفتار ہونا موسیٰ خاتم اور ملحق کا	۶۶۱	ذکر ابن احمد بن سہیل سانی کی مرئی کا	۶۸۴
۶۶۱	مقتول ہونا موسیٰ اور ملحق اور اس کی بیٹی کا	۶۶۱	متقی کا خندلاؤرین جانا اور اس کی بیٹ ٹرشی	۶۸۶

۴۱۳	خروج رویون کا مسلمانوں پر	۶۸۷	خلافت متکلفی باللہ کے
۴۱۴	نزالہ دلہ کا مرنا اور نجات کا حاکم ہونا	۶۸۸	خروج کرنا ابوہریرہ کا قیروان میں
۴۱۵	ناصرالدولہ حمدان کا مفید ہونا	۶۸۹	حاکم ہونا سیف الدولہ کا شہر طبرستان مصر پر
۴۱۶	ذکر و شکر کے مرنے کا	۶۹۰	وفات تورون
۴۱۷	کا فور کا مرنا	۶۹۰	غلبہ پانا نزالہ دلہ بن بوبہ کا غلبہ اوپر
۴۱۸	وفات سیف الدولہ	۶۹۱	خلع متکلفی اور سعیت مطیع کے
۴۱۹	مقتول ہونا ابو فراس بن حمدان کا	۶۹۲	لڑنا ناصرالدولہ بن حمدان اور نزالہ دلہ بن بوبہ
۴۲۰	ذکر ملک مصر علوی مصر کا	۶۹۲	وفات قاسم علوی کی اور حاکم ہونا منصور کا
۴۲۱	شکر مرزا غالب آنا دمشق وغیرہ پر	۶۹۳	وفات خشید کی اور سیف الدولہ کا حاکم ہونا
۴۲۲	ناصرالدولہ کا مرنا اور اس کی اولاد کا مختلف ہونا	۶۹۸	وفات حماد الدولہ بن بوبہ
۴۲۳	ذکر ژاویون دم کا شام سی	۷۰۰	حوادث باقیہ
۴۲۴	ذکر قرعوب کی حلب پر غلبہ پانیکا	۷۰۱	ذکر زجاج نخوسے کا
۴۲۵	بیان ابن ملکون کا جن پر بڑی غالب آئے	۷۰۱	منصور علوی مرینیکا حال
۴۲۶	مقتول ہونا روم کے بادشاہ کا	۷۰۲	ایسروج کا مرنا اور اس کی بی بی عبدالملک کا
۴۲۷	ابو غلبہ بن ناصرالدولہ کا غالب آنا حران پر	۷۰۳	وہ حوادث جو در میان مصری اور عبد الرحمن اموی حاکم اندلس کے درمیان گذری
۴۲۸	ذکر نزالہ بن المدعلوی کا مصر میں جانیکا	۷۰۵	شکر گشتی مرزا اطراف مغرب میں
۴۲۹	خلع مطیع اور سعیت طالع	۷۰۷	وفات حاکم خراسان کی
۴۳۰	ذکر مصر علوی کے احوال کا	۷۰۷	حاکم اندلس کی مرینیکا حال
۴۳۱	حال نجات کا	۷۰۹	غلبہ پانا روم کا حلب پر
۴۳۲	عضد الدولہ کا عواقب پر غلبہ پانا اور نجات کا مفید ہونا	۷۱۲	خلافت کرنی اہل انطاکیہ کی سیف الدولہ حمدان کا

۷۵۱	خلافت قادربائے	۷۲۹	بختیار کا کہ مین آنا
ایضاً	کچھو کا قتل ہونا اور سعد اللہ کا مرنا	ایضاً	افسکین کا دمشق پر غلبہ پانا
۷۵۵	ابن عباد کا مرنا	۷۳۱	سمرقند کی وفات اور اس کی بیٹی خیزعلو کا حکم
۷۵۷	غزیرہ بائے کا مرنا اور اس کے بیٹی کا حکم ہونا	۷۳۲	رکن الدولہ کا مرنا
۷۵۸	حادثہ ملک بجایہ کا ذکر	ایضاً	عضد الدولہ کا عاقبہ میں جانا
۷۶۰	ذکر نوح حکم ماوراء النہر کی وفات کا	۷۳۳	ذکر اقبہ اور دولت آنی سبکدین کا
ایضاً	ذکر سبکدین کے وفات کا	۷۳۴	حاکم اندلس اموی کا مرنا
ایضاً	وفات فخر الدولہ	۷۳۵	شریف کا ملک طلب میں پرانا
۷۶۱	مصمام الدولہ کا مارا جانا	۷۳۶	عضد الدولہ کا غلبہ عراق پر اور قتل کرنا بختیار کا
۷۶۲	ایضاً منصور بن نوح کا مفید ہونا اور اس کی بیٹی کا بادشاہ ہونا	۷۳۸	بہر تنگ بن ناصر الدولہ بن محمد کا مرنا
۷۶۲	محمد بن سبکدین کا خزانہ پر غلبہ پانا	۷۳۸	محمد بن سبکدین کا مرنا اور اس کی بیٹی حسن کے
۷۶۳	سامانیہ کی باوجود بہت قطع ہونے	۷۴۲	وفات عضد الدولہ
۷۶۶	بطریقہ کا سلطنت نہدبسی نکلی جانا	۷۴۳	ذکر حکومت کچھو کا دمشق پر
۷۶۷	نہدب الدولہ کا بطریقہ میں پہر آنا	۷۴۵	مالک ہونا شرف الدولہ کا عراق پر اور اس کے
۷۶۸	ابن دہل کا مقتول ہونا	۷۴۷	وفات شرف الدولہ
ایضاً	ذکر ابو زکوة کا	۷۴۷	جوقنہ بنداد میں ہوا
		۷۴۷	ذکر بہانہ کا قادریہ کا بطریقہ کے
		۷۴۸	ذکر سی محمد بن کا موصل میں پہر آنا
		ایضاً	حاکم دیار کچھو کا مارا جانا
		۷۵۰	ابو دوز کا موصل پر حاکم ہونا

دوسری جلد کی فہرست

صفحہ	مطلب	صفحہ	مطلب
۳۶۸	خلافت اقصیٰ امراؤں کی اور قلعہ فامیہ اینا رو میون کا	۱ جلد ۲	اجبار مویہ الاموی بادشاہ اندلس کا
۴۴	اجبار عمان	۵	صالح ابن مرداس حکم حلب کا حال
۴۶	ابتداء دولت بلجوقیہ اور دوس خاندان کا حال	۱۱	مقبول ہونا قابوس کا
۵۰	بگفتار ہونا مسود کا اور ماراجانا لوسکا	۱۲	وفات پانا بہار الدولہ کا
۵۱	بادشاہ ہونا مودو بیٹی مسود کا اور ماراجانا لوسکا اپنی چچا محمد کو	۱۶	جائزہ خلافت ابوہیہ کا اندلس اور جزائر مغربیہ کا اندلس میں
۵۲	بیان مسخشی کا جو دریاں سلطان قایم اور جلال الدولہ کی ہو گئے تھے	۲۵	وفات منہب الدولہ والی بلجیہ
۵۵	وفات پانا جلال الدولہ کا	۲۷	بادشاہ ہونا شرف الدولہ کا عراق پر
۶۰	وفات پانا مودو کا	۲۹	اجبار میں کا بیان
۶۱	حال قردش اور اوکی ہائی کا	۳۵	وفات پانا شرف الدولہ کا
۶۱	کوچ کرنا یون کا مصر کھن میں فریقہ کو اور سکنت ہونی منورین بادیس کو	۳۸	وفات پانا سلطان محمود کا
۶۲	مقبول ہونا عبد الرشید بن محمود ابن سبکین کا	۳۹	مالک ہونا روپون کا شہر الرما پر
ایضاً	فوت ہونا قرداش کا	۴۰	وفات اتقادہ بادشاہ

۹۱	صحت کرنا طرز الی کا بادشاہ بغداد کی بینی سسی	۶۸	حکمران عوام الناس کا شکار طرز الی پر اور کپڑا جانا ملک ابرہیم کا
۱۰۳	مقتول جو سلطان الی سلطان کا	۷۰	بیان ابتدا سلطنت عثمان کے
۱۰۴	وفات پانا ابن عازق قاضی طرابلس کا	۷۴	کوچ کرنا طرز الی کا بغداد کی طرف نیصبن کی اور دیار بکر کی
۱۰۶	انجام ستقر علی طلیف مصر کا اور مقتول جو ناصر الدولہ کا	ایضاً	مرحبت کرنا طرز الی کا طرف بغداد کی اپنی جہاں ابرہیم کو موصل دنیا
۱۰۹	وفات پانا قایم کا	۸۱	مرحبت کرنا بادشاہ قایم کا طرف بغداد کی اور مارا جانا سیری کا
۱۱۰	خلافت مقتدر بامر اللہ کے	۸۴	وفات پانا فرخ زاد والی غزنہ کا
۱۱۵	استیلا پانا سلطان مس کا دمشق پر	ایضاً	وفات پانا داد کا اور بادشاہ ہونا اور بیٹے الی ارسلان کا
ایضاً	مالک جو مسلم بن قریش کا شہر حلب پر	۸۵	فرت ہونا مسز والی افریقہ کا
۱۱۹	فتح کرنا سینا بن قطلوس کا انطاکیہ کو	ایضاً	وفات قریش والی موصل
ایضاً	مقتول جو ناصر الدولہ مسلم کا اور مالک جو اوس کے بیٹے ابرہیم کا	۸۶	بیان وفات نصر الدولہ بن مردان کا
۱۲۳	پہنچنا سلطان کا حلب کی طرف	۸۷	پہنچنا سلطان کا

۱۲۳	وفات مستنصر علوی کا	۱۲۵	قافض ہونا یوسف بن ناشقین کا غوطہ
۱۲۳	قتل ہونا تنش کا	۱۲۹	قافض ہونا امیر سلیمین کا بلاد اندلس پر
۱۲۴	بیان حال رضوان اور وفات کا جو کہ دو بی بی بخش کے بہتے	۱۳۱	بیان غلبہ پانی فرنگیوں کا حقیقہ پر
۱۲۶	بادشاہ ہونا کر بوغا کا موصل پر	۱۳۲	پہنچا سلطان ملک شاہ کا طرف بغداد کی
۱۲۸	مقتول ہونا سلطان ارغون کا	۱۳۳	غلبہ پانا تنش کا حص وغیرہ پر
ایضاً	استبداد و خاندان حواری شاہ	۱۳۴	مقتول ہونا نظام الملک حسن بن علی بن الحاق
۱۲۹	وہ کرا جو در میان رضوان اور وفات کے ہوئے	۱۳۵	وفات پانا سلطان ملک شاہ کا
۱۵۱	جانا فرنگیوں کا ملک شام پر اور لیٹا انطاکیہ کو	۱۳۶	بادشاہ ہونا ملک محمود بن ملک شاہ اور اسکے بہائی بریکار ق کا حال
ایضاً	سلطان اور فرنگیوں میں جو ایک کرا انطاکیہ پر ہوئے	۱۳۹	وفات المقدسی بامر اللہ کا
۱۵۳	قبضہ پانا فرنگیوں کا بیت المقدس پر	ایضاً	خلافت مستطہر باللہ
۱۵۵	استبداد و سہرس کا جو ملک خلاط سنی تھا	۱۴۰	خطہ خوانی سلطان منش کی بغداد میں اور مقتول ہونا افستقر کا
۱۵۶	بریکار ق اور محمود کی لڑائی	۱۴۱	وفات پانا امیر افواج کا

۱۵۸	زقد اسماعیلہ کا حال	۱۵۸	بیان وفات سقمان کا	۱۵۰
۱۵۹	قائض ہونا عار کا شہر جلد پر	۱۵۹	ایضاً	۱۵۳
۱۶۰	وفات سقمان اور خلافت امر کی	۱۶۰	حال طرابلس کا بیت انگریزوں کے	۱۵۴
۱۶۱	رٹائی ہونی درمیان برکیارق اور اسکی بہائے محمد کے	۱۶۱	وفات یوسف ابن ناشین کے	۱۵۵
۱۶۲	احوال شہر موصل کا	۱۶۲	مقتول ہونا فخر الملک بن خاتم الملک کا	۱۵۵
۱۶۳	دہ افغان قبیہ جو فرنگیوں سے سرزد ہوئے اور خاج الدولہ کا مقتول ہونا	۱۶۳	قائض ہونا صدقہ کا کمریت پر	۱۵۶
۱۶۴	قائض ہونا دفاق کا شہر حیدر پر	۱۶۴	قائض ہونا دلی کا موصل پر اور مرجانا جگرش اور علیج ارسلان کا	۱۵۷
۱۶۵	صلح ہونے درمیان برکیارق اور محمد کے	۱۶۵	بیان مقتول ہونی باطنیوں کا	۱۵۸
۱۶۶	قائض ہونا فرنگیوں کا جبل اور عکا پر جو شام میں ہیں	۱۶۶	مقتول ہونا صدقہ کا	ایضاً
۱۶۷	وفات پانی دفاق کے	۱۶۷	فوت ہونا تیم ابن سزکا	۱۵۹
۱۶۸	وفات پانا برکیارق کا	۱۶۸	دہ لڑائی جو فرنگیوں کی ساتھ ہوئی اور محمد بن طوئیس حاکم موصل مارا گیا	۱۵۹
۱۶۹	اناسطان محمد کا طرف بغداد کی	۱۶۹	حال وفات رضون کا	۱۶۰

۲۱۱	مقتول ہونا برستی کا	۱۸۹	بیان وفات پانی حاکم غزنہ کا
۲۱۱	بیان اس لڑائی کا درمیان طسکین اور فرنگیوں کے ہوتے	۱۹۰	مقتول ہونا والی حلب کا
۲۱۳	بیان حاکم ہونی عماد الدین فرنگی کا حلب پر	۱۹۱	وفات پانا حاکم افریقہ کا
۲۱۵	اخبار سہیلوں کے ملک شام میں مقتول ہونا اور انکا اور محاصرہ کرنا فرنگیوں کا دمشق کو	۱۹۳	وفات پانا سلطان محمد کا
۲۱۷	فتح کرنا عماد الدین فرنگی کا شہر عات کو	۱۹۳	مقتول ہونا حاکم حلب کا اور غالب آنا ایلیغز سے کا
۲۱۸	فتح ہونا انار ب کا	۱۹۵	وفات پانا مستطہر کا
۲۱۹	وفات پانا الامر با حکام اللہ علوی کا	ایضاً	حال خلافت مسترشد باللہ کا
۲۲۲	حال وفات سلطان محمود اور بادشاہ ہونا اور سکے بیٹے داؤد کا	۱۹۷	دہ لرا جو دریا سلطان محمد اور سودکی ہوئے
۲۲۴	بیان اس لڑائی کا جو درمیان مسترشد اور عماد الدین فرنگی کے ہوئے	۱۹۹	بیان تہار حال محمد بن توتم اور ملک ہونا عبد الوہب کا
۲۲۵	حال وفات لودی حاکم دمشق کا	۲۰۴	حال وفات حاکم افریقہ کا
۲۲۶	والی ہونا شمس الملک کا شہر عات پر	۲۰۷	بیان وفات ایلیغزی کا
۲۳۰	مقتول ہونا اسماعیل حاکم دمشق کا	۲۰۹	بیان مقتول ہونے ملک کا

۲۴۲	بیان قابض ہونی زنگیوں کا بعلبک پر	۲۴۱	مقتول ہونی حسن بن حافظ الدین اللہ علوم کے کا
۲۴۹	بیان قابض زنگیوں کا طرابلس کی خوب پر	۲۴۱	بیان ادس لڑائی کا جو خلیفہ مترشد اور سلطان مسعودین ہوا اور خلیفہ زنگیوں کو مقتول ہوا
۲۵۰	بیان محاصرہ کرنی علاء الدین زنگی کا قلعہ جبر اور قلعہ فیکہ کو اور راجا جانا اور اسکا	۲۴۲	بیان خلافت ارشد باللہ کا
۲۵۳	بیان یلینی زنگیوں کا خبریہ ہند پر کو جو و قلعہ اور حال سلطنت نبی یاوسیہ کا	۲۴۳	بیان مقتول ہونی دس کا
۲۵۴	محاصرہ کرنا زنگیوں کا دمشق کو	ایضا	قابض ہونا شہاب الدین کا محض پر
۲۵۶	بیان فتح پانی حافظ الدین اللہ علمی کا اور مستولی ہونا طارو کا	۲۴۴	خلع ہونا خلافت ارشد کا اور خلیفہ ہونا مقتدی کا
۲۵۹	بیان شکست کہانی نور الدین کی جو مسلمان زنگیوں کی اور پیرا و سکوت قید کرنا	۲۴۵	محاصرہ کرنا زنگی کا محض پر پیر شجر کرنا
۲۶۱	بیان وفات سلطان مسعود بن محمد بن ملکشاہ کا اور مالک ہونا ملکشاہ اور محمد ذون بی	۲۴۸	قبضہ پانا علاء الدین زنگی کا محض وغیرہ پر
۲۶۲	بیان فتح ہونی شہر دلوک کا	۲۴۸	آنا شاہ بروم کا ملک شام میں اور جو کچھ اوسنے کیا
۲۶۲	بیان تیار ہوا سلطنت سلطان غوریہ کا اور جٹا رہا دولت آل سککین کا	۲۴۹	قتل ہونا خلیفہ ارشد کا
۲۶۶	بیان دغا پانی حاکم مار دین کا	۲۴۱	بیان ادس لڑائی کا جو در میان سلطان سنجر اور خوارزمشاہ کے ہوئے
۲۶۷	بیان خباثت غورین کا اور شکست کہانا سلطان سنجر کا پیرا و سکوت قید ہونا	۲۴۲	بیان مقتول ہونی محمد صاحب دمشق کا

۲۸۸	بیان کو بیچ کرنی سلیمان شاہ کا طرقت ہدائی اور مقتول ہونا اور سکا	۲۶۹	بیان مقتول ہونی عادل بن سلاز ذریعہ فر علو سے لگا
۲۹۰	بیان وفات فائز علوی کا اور دالی ہونا عاصہ علوی کا	۲۷۱	بیان مقتول ہونی الفا فر کا اور ستولی ہونی اد سے بیٹی فائز کا
۲۹۰	بیان وفات مقتضی لامر اللہ	۲۷۳	بیان محاصرہ ہونی تکریت کا
۲۹۱	بیان خلافت مستجد کا	۲۷۴	بیان فتح کرنی نور الدین محمود بن زبلی کا شہر دمشق کو اور لے لینا اوش شہر کا واپسی کا حکم خردن الن بن محمد بن بزرگ سے بن عقیل سے
ایضاً	بیان وفات حاکم نوزہ کا	۲۷۵	بیان وفات خوارزمشاہ کا
ایضاً	بیان وفات ملک شاہ سلجوقی کا	۲۷۶	بھاگ جانا سلطان سنجر کا قید قوم غرشی
۲۹۲	بیان طے پتہ پور کا اور اچڑ جانا اور آباد ہونا شاد نواح کا	۲۷۷	بیان اولی رزن لون کا جو ملک شام میں کروی در جبار بن مہدی حاکم ان شہر کا تاملک ہونی نور الدین سے سیسٹر پر
۲۹۳	بیان مقتول ہونی صالح بن رزیک کا	۲۸۱	بیان وفات سلطان سنجر کا
۲۹۳	بیان حاکم ہوجا عیسیٰ کا کہ غلطہ پر	۲۸۳	بیان فتح مہدیہ کا
۲۹۵	بیان وزارت شاد کا پھر وزارت خرم کا	۲۸۴	بیان وفات سلطان محمد کا
۲۹۶	بیان وفات عبد المؤمن کا	۲۸۵	بیان بیار نور الدین کا
۳۰۵	بیان فتح کرنی نور الدین کا قلعہ جبر پر	۲۸۵	بیان اخبار میں کا

۳۰۵	بیان فتح کرنی سید الدین شیرکوہ کا سرکر او قتل سزانشا و رکابہر ملک بنو صلاح الدین کا	۳۰۵	بیان کوچ کرنی سلطان صلاح الدین کا قتل شام کے	۳۰۵
۳۱۳	بیان وفات شہزاد کا اور خلافت مستغنی کا	۳۱۳	بیان واندہ کرنی سیف الاسلام کا طرف بین کی	۳۱۳
۳۱۵	بیان قایم بنے خطیب بجا مصرین اور جاتار بنا ودست ملو یہ کرنا	۳۱۵	بیان اون شہزادوں کا جنکو سلطان صلاح الدین لوٹا اور فتح کیا	۳۱۵
۳۲۳	بادشاہ بنو اسماعیل و لہ قوران شاہ بن ایوب کا ملک بین پر	۳۲۳	بیان دن بلاو جو سلطان صلاح الدین نے در میان ۷۷۵ ہجری کے فتح کئے	۳۲۳
۳۲۴	مقتول بنو مصریوں اور عمارہ بینی کا	۳۲۴	بیان فوت بنے یوسف بن عبدالمومن کا	۳۵۱
ایضاً	وفات بانی سلطان نور الدین محمود کے	ایضاً	بیان جہاد کرنی سلطان صلاح الدین کا کرک پر	۳۵۱
۳۲۶	سرکش اور بنی ہوجا نائز کا دریا صید	۳۲۶	بیان وفات حاکم مار دین کا	۳۵۲
۳۲۶	بیان مالک بنی صلاح الدین کا دشمن دیوہ یہ	۳۲۶	بیان حاکم کرنی سلطان صلاح الدین کا وصل کو	۳۵۴
۳۳۰	سکنت بنے سیف الدین غازی والی وصل کا سلطان صلاح الدین سے	۳۳۰	بیان وفات حاکم قلدہ کیف کا	ایضاً
۳۳۷	بیان فوت بنی المستغنی کا اور خلیفہ بنو امام انصار باللہ کا	۳۳۷	بیان قاض بنی سلطان صلاح الدین کا میا فار قین پر	۳۵۵
۳۳۸	بیان وفات پانی سیف الدین واصل کا	۳۳۸	بیان قتل کرنی عادل بن سلطان ملک بنی ملک ملک افضل بن سلطان کا سرکسی طرف دشمن کے	۳۵۶
۳۴۰	بیان وفات پانی ملک صالح حاکم حلب کا	۳۴۰	بیان وفات ہلوان کا ابد شاہ ہونا اوسکے پہلے قتل کا	۳۵۷

۳۹۲	بیان مقتول بنی مغریل کا اور مالک بن خوارزم شاہ کا شہر رے پر	۳۵۸	بیان اون را بیون اور فتون کا جو سلطان ملک ناصر صلاح الدین نے کین
۳۹۸	بیان جین جادوشن کا ملک افضل سے	۳۵۹	بیان جنگ حطین کا
۴۰۰	بیان وفات سیف الاسلام کا	۳۶۴	بیان اون را بیون اور فتح کا جو سلطان صلاح الدین نے شہد ۵ ہجری میں کین
۴۰۲	بیان اخبار ملوک خلاط کا	۳۶۸	بیان محاصرہ کرنی فرنگیوں کا قلعہ عکا کو
۴۰۳	بیان وفات پانی خیز حاکم مصر کا	۳۷۳	غلبہ پانا فرنگیوں کا عکا پر
۴۰۵	بیان غلبہ پانا ملک منصور محمد بن ملک مظفر حاکم حات کا بارین پر	۳۷۵	وفات پانا ملک مظفر تقی الدین عمر بن شاہ بن ایوب کا
۴۰۶	بیان وفات ملک غرب کا	۳۷۹	بیان صلح ہو جانے فرنگیوں کا اور غور کرنا باد کا طرف دمشق کی
۴۰۶	بیان اوستہ و فساد کا جو فرزند کوہ میں ہوا	۳۸۲	بیان وفات سلطان غزالدین قلیچ ارسلان حاکم بلاد روم کا اور حال اوروں کا جو اس کی بیستوی ہوئے
۴۱۰	بیان وفات پانی خوارزم شاہ کا	۳۸۵	بیان وفات پانی ملک ناصر صلاح الدین ابو مظفر یوسف بن ایوب بن شادی کا اور جرین ادس کے
۴۱۸	بیان ارجس دشت کا جو عین میں ہوئے	۳۸۸	بیان ارجس حال کا جو بعد وفات بادشاہ کی ہوا
۴۲۱	بیان وفات عیسا الدین ملک غوریہ	۳۹۰	حرکت کرنی غزالدین سود حاکم جل کا طرف بلاد شری جو ملک عا دکی تھیں تھے بعد از ان در کرنی اور مجاہدان کا
۴۲۴	بیان مقتول ہو کبھی علام پہلوان کا	ایضا	بیان مقتول بنی کبتر حاکم خلاط کا

۴۵۶	بیان استیلا عماد الدین بعض قلاع موصل پر	۴۶۶	بیان مقتول ہونی سلطان خورشید شاہ الدین کا
۴۵۳	بیان وفات نور الدین حاکم موصل کا	۴۶۹	بیان ستولی ہونی ملک و صاحب الدین ایوب بن ملک عادل کا خلاط پر
۴۵۴	بیان وفات حاکم سنجاہ کا	۴۷۱	بیان ژرنے خوارزم شاہ کا قوم خطائی و زاری
ایضاً	بیان ویران شہر بیت المقدس کا	۴۷۲	بیان مقتول ہو گئیات الدین محمود اولیسیا کا
۴۵۵	بیان ستولی ہونی دکنیوں کا دیا پر	۴۷۴	بیان شہر کے ملک شہر کا طرف طلب کی اپنی بلاد شہر قہ مین
ایضاً	بیان ظاہر ہونی قاتاریوں کا	۴۷۵	بیان مقتول ہونی حاکم جریہ کا
۴۵۸	بیان ملک مغفور محمود حاکم شہر کا طرف مصر کے اور وفات اوسکی والدہ کے	۴۷۹	بیان دغا پانی بدر الدین حاکم موصل کا
ایضاً	وفات بانی لیکادوس اور مالک ہونا اوسکے بھائی کے قتل کا	۴۸۰	بیان وفات ملک محمد الدین حاکم خلاط کا
۴۶۰	بیان وفات ملک منصور حاکم شہر کا	۴۸۵	بیان استیلا ملک سود بن ملک کامل بن ملک کا مین پر
۴۶۱	بیان استیلا پانی ملک ناصر بن ملک مغفور کا حاکم پر	۴۸۶	بیان وفات ملک ظاہر غازی بن سلطان صلاح الدین یوسف بن ایوب حاکم طلب کا
۴۶۲	بیان استیلا پانی ملک مغفور شاہ الدین عار کے خلاط پر اور میا فارقین پر	۴۸۹	بیان قصد کرنی لیکادوس بن کثیر حاکم بلاد دوم کا طلب کو
۴۶۳	بیان قاتاریوں کا طرف خوارزم کے اور شکست کھانا اوسکا مکر جانا	۴۹۰	بیان وفات سلطان ملک عادل ابو بکر بن ایوب کا

۴۸۱	بیان خلافت مستضر کا	۴۶۷	پہر رجوع کرنا و دیار کا قبضہ مسلمانوں میں
۴۸۲	بیان وفات پانچ ملک معظم حاکم دمشق کا	۴۶۹	بیان وفات حاکم اندک
۴۸۴	بیان وفات بانی بادشاہ مغرب کا اور اسکے بعد جو ہمتوں سے ہوئے	۴۷۳	بیان حال غیاث الدین بیک جلال الدین ابن خوارزم شاہ محمد کا
۴۹۰	بیان چمن خانہ دمشق کا	۴۷۴	بیان ایک حادثہ نادرد عجیب کا
۴۹۱	بیان وفات بانی ملک سود بن ملک کامل بن ملک عادل ابن ایوب حاکم یمن کا	ایضاً	بیان وفات بادشاہ مغرب کا
۴۹۲	بیان بیک بانی چمن خانہ ملک شہر کا خلاطین اور مقول ہونا اور سکا	۴۷۶	بیان بیک بونی مظفر خان ابن دل کا اپنی بہن کے ملک اشرف سی
ایضاً	بیان بیک بونی مظفر محمود کا حاکم	۴۷۷	بیان بیک سلطان جلال الدین کا ہندوستان سے طرف اپنی شہرہوں کے
۴۹۵	بیان عمار قلعہ شمشیر کا	۴۷۸	بیان وفات ملک فضل نور الدین کے
۴۹۶	بیان بیک بونی شہر ملک شہر کا بیک بیک	ایضاً	وفات پانا خلیفہ ناصر کا
ایضاً	بیان مقول ہونے امجد کا	۴۷۹	بیان خلیفہ بونی اور سکی بیٹی بیک بیک
۴۹۷	بیان ملک بیک جلال الدین کا خلاطیر	۴۸۰	بیان وفات بانی خلیفہ الظاہر امیر الکاک

۵۳۹	بیان وفات پنا ملک ضیفہ خاتون ملک حبیب	۵۹۷	بیان بکست کہانی جلال الدین کا ملک اشرف سی
۵۴۰	بیان وفات پانی مستضر باللہ کا	۵۹۸	بیان چہرے تاتاریوں کا بلا دہل اسلام پر
۵۴۱	بیان وفات حاکم حات کا	۵۹۹	بیان مقتول ہونی جلال الدین کا
۵۴۲	استیلا پانا ملک صالح ایوب کا دشت پر	۶۰۰	بیان ستولی سو ملک عزیز محمد بن طاہر حاکم حبیب کا ازیر شیرز کے
۵۴۳	بیان بکست پنا خوارزمیوں پر اور استیلا پانا صالح ایوب کا بعلبک پر	۶۰۱	بیان وفات پانی ملک عزیز حاکم حبیب کا
۵۴۴	بیان قضیہ پنا فرنگیوں کا دیبا پر اور نازل ہذا ملک صالح کا دشمن طغخ پر	۶۰۲	بیان وفات پنا ملک شہر کا
۵۴۵	بیان ستولی ہونی ملک صالح ایوب کا کرک پر	۶۰۳	بیان کوچ کرنی سلطان ملک کا بل کا دشت پر اور غالب آنا اور سپراندہ ذات پانا
۵۴۶	بیان وفات پنا ملک صالح ایوب کا	۶۰۴	بیان ستولی سو ملک صالح ایوب کا دشت پر
۵۴۷	بیان بکست کہانی فرنگیوں کا اور گرفتار ہونا دہلی بادشاہ کا	۶۰۵	بیان لکھی ملک صالح ایوب کا قینہ غازی اور افسار کرنا پانی ملک عادل حاکم مصر کا اور خود ملک جانا ملک مصر پر
۵۴۸	مقتول ہونا ملک منظم کا	۶۰۶	بیان وفات پنا حاکم ماردین کا
۵۴۹	بیان ملک ہونی ملک نیش کا کرک پر	۶۰۷	بیان پہرے خوارزمیوں کا طرف ملاد
۵۵۰	بیان غالب ہونی ملک ناصر حاکم حبیب کا دشت پر	۶۰۸	بیان ادس حال کا جو ملک جواد یونس پر گذرا

۵۷۰	بیان وفات بانی ناصر داؤد کا	۵۷۰	بیان سلطنت ایک ترکمانی کا
۵۷۸	بیان وفات صاحبہ غازیہ خاتون الدہ ملک منصور حاکم حیات کا	۵۷۰	بیان مقررہ جہتی سلطنت کا درستی ملک ہر موسیٰ کے
۵۷۹	بیان قصد کرنی تاتاریوں کا میافارقین پر بعد استیلا پانے بغداد کے	۵۷۱	بیان ویران ہونے دیاط کا
۵۸۰	وفات بدر الدین لولو حاکم موصل کا	۵۷۱	بیان آنا ناصر بن حاکم شام کا طرف دیار مصر یہ کی اور شکست کھانا
۵۸۱	جڑبائی ملک ناصر یوسف حاکم شام کا سرک پر	۵۷۲	بیان مقتول ہونے حاکم ین کا
۵۸۲	بیان سلطنت قطر ملک	۵۷۲	بیان احوال ناصر حاکم کرک کا
۵۸۳	بیان پیدائش ملک مظفر محمود ابن ملک منصور حاکم حیات کا	۵۷۴	بیان دست خضیون جو کہ ملک تونس کہلاتے ہیں
ایضا	بیان قصد کرنی ہلاکو کا ملک شام پر	۵۷۹	بیان مقتول ہونی اقطاعی کا
۵۸۴	ذرا اوس حال کا جو ملک ناصر بن قتب قصد کرنی تاتاریوں کے حلب پر گذرا	۵۷۶	بیان مقتول ہونی ایک ترکمانی کا
۵۸۵	بیان استیلا پانے تاتاریوں کا تمام حلب اور شام پر	۵۷۳	بیان مفارقت غلامان بحیرہ کا ملک ناصر یوسف حاکم شام ابن ملک غازی سی
۵۸۶	حال تمام احوال ملک ناصر کا بعد پانے حلب کے	۵۷۵	بیان استیلا پانا تاتاریوں کا بغداد پر اور رہا دولت عباسیہ کا
۵۸۸	بیان استیلا پانا تاتاریوں کا قلع حلب اور تجددات شام پر	۵۷۷	بیان اُن نے نیش کا حاکم کرک شکر موسیٰ

۶۰۹	بیان مقتول ہونی منیت کا اور ستولی ہونا ملک ظہر بیرس کا اور پر جتان کی	۵۹۰	استیلا یا تاتاریوں کا یا فارقین پرادو حاکم ملک کا مل کا مقتول ہونا
۶۱۲	بیان حاکم قلعہ عکا وغیرہ کا	ایضاً	بیان علی ملک ناصر کا تاتاریوں کی اور ستولی ہونا اور کا مجنون وغیرہ قلعہ شام پر
ایضاً	بیان دشا پانی حاکم محض شرف کا	۵۹۲	بیان شکست کہانا تاتاریوں کا اور مقتول ہونا کبتھا کا
۶۱۴	بیان فتح ہونی قیاریہ کا	۵۹۵	بیان سلطنت بیرس نبہ تدار کا
۶۱۵	بیان فوت ہونی سرا کو کا	۵۹۶	بیان پیر کر تیر ہونا قلعہ دمشق کا
۶۱۶	بیان فتح ہونی صفد وغیرہ کا	ایضاً	سلطنت جلیہ کا درمیان دمشق کے
ایضاً	بیان دخل ہونی سکر سلمان کا اور کے شہر دن مین	۵۹۷	بیان کپڑی لشکر ملک سید ابن حاکم بوجل کو اور حاکم کوئی تاتاریوں کے طرف شام کے
۶۱۷	بیان مقتول اہل فار کا اور لٹ جانا	۵۹۸	بیان شکست کہانا تاتاریوں کا محض پر بیان کپڑی جالی سنجہ جلی کا
۶۱۸	فوت ہونا بادشاہ تاتار کا	ایضاً	بیان کلانی برنی کا طاعت ملک ظہر بیرس اور ستولی ہونا اور سکا حلب پر
۶۱۹	بیان حاکم ظہر کا طرف شام کے اور فتح کرنا انطاکیہ وغیرہ کا	۶۰۲	مقتول ہونا ملک ناصر کا
۶۲۲	بیان فتح ہونی قلعہ ارا اور قلعہ عکا اور قلعہ زین کا	۶۰۴	بیت ہونی خلیفہ سود کی اور ثابت کرنا نسب اپنا
۶۲۴	بیان قابض ہونی یعقوب مرندی کا شہر سینہ پرادو راتباہ ادون کے	۶۰۹	بیان حاکم ظہر کا طرف شام کے

۶۵۰	فتح ہونا مرقب کا	۶۲۸	حانا ملک ظاہر کا بلاد روم میں
۶۵۱	بیان پیدائش سلطان منصور سیف الدین قلاوون صالحی کا	۶۲۲	حانا ملک سید کا طرف شام کی اور حنا سید کا اور مراجعت کرنے
۶۵۲	بیان فتح ہونے صیہون کا	۶۳۳	بیان خلع ہونی ملک سید کا
۶۵۴	بیان فتح ہونی طرابلس کا	۶۳۴	بیان قائم ہونے سلاش ابن ملک ظاہر بیرس کا تخت سلطنت پر
۶۵۵	وفات پنا سیف الدین ملک منصور قلاوون صالحی کا	۶۳۵	بیان سلطنت ملک منصور قلاوون صالحی کا
۶۵۶	بیان گدھنشین ہوا دسکی بیٹی ملک شہن کا	۶۳۶	بیان بہر جا سفر الاشقر کا تسی اور شغل ہوجانا دسکا سلطنت شام پر
۶۵۶	بیان فتح ہونی عسکا کا	۶۳۷	شکت کہانی سفر کے
۶۵۹	بیان فتح ہونی جند شہر اور قلعوں کا	۶۳۸	بیان وقوع جنگ عظیم کا ہوا ہاتاریون کے حصہ پر
۶۶۰	فتح ہونا قلعہ روم کا	۶۴۱	وفات پنا ابجا کا
۶۶۳	ہونا بادشاہ حاکم حاکم	۶۴۵	بیان وفاق پانی ملک منصور حاکم حاکم کا
۶۶۴	حانا لشکروں کا طرف حلب کے	۶۴۸	بادشاہ ہونا ملک مغفر کا حاکم پر
۶۶۵	حانا ملک افضل کا طرف دمشق کی اور کوئی جائے وفات پانے	۶۴۹	بیان پنی بائس نامہ اور سلطنت کے سند پر پنی ملک مغفر کا

۶۶۶	مقتول ہونا سلطان ملک شرف کا	۶۸۴	بیان مقتول ہونی ملک مسعود حسام الدین تاجین حاکم مسعود شام کا
۶۶۷	مقتول ہونا بید را کا	۶۸۵	بیان رحمت کرنی سلطان ملک ناصر کا طرف سلطنت اپنی کے
۶۶۸	بادشاہ ہونا سلطان اعظم ملک ناصر کا	ایضاً	جہاں شکر حموی کا طرف حلب کے
ایضاً	یکبر جہاں وزیر ابن سلجوس کا اور مقتول ہونا	۶۸۶	بیان وقت ملک مسعود حاکم تاج اور خارج ہونا تاج کا خاندان ابو بیہ سے
۶۶۹	مقتول ہونا شجاعی کا	۶۸۷	بیان چینی تر مسعود جہاں دار کا طرف تاج کا
۶۷۰	غلبہ پنازین الدین کتیا کا سلطنت پر	۶۸۸	بیان اور ملک عظیم کا چور دینا سلطان اور تاج کا کے ہوی اور سلطان کون کو شکست ہو اور تاج کا شام پر غالب آئے
ایضاً	مقتول ہونا کتیا بادشاہ تاج کا اور بادشاہ ہونا بید اور پیردسکا مارا جہاں بزازان فاران کی طرف سے	۶۸۹	بیان ادن حوادث کا جو تہہ شکست کے ہوئے
۶۷۱	مقتول ہونا بید کا اور بادشاہ ہونا فاران کا	۶۹۳	بیان جہاں تاج اور تاج کا طرف تاج کی اور کو چ کرنا بادشاہ کا شکر لکڑا دینی مقابلہ کو
۶۷۲	بیان خبار سلاطین میں کا اور دہان کے حاکم کے مرنے کا حال	۶۹۵	ذات پنا خلیفہ سود کا جسے نسب میں خلافت ہوا تھا
۶۷۴	بیان کو چ کرنی ملک عادل کتیا کا دوستی سی اور مغربی ہونا اور سلاطین سی اور غلبہ پنا لاجر کا سلطنت پر	ایضاً	لٹ جہاں بلاد سیس کا
۶۷۶	روانہ کرنا شکر کا طرف حلب کی اور جہاں اور سکا طرف بلاد سیس کے پھرانا طرف حلب کے دوسرے بار اور جو حاکم ہونا	۶۹۶	بیان فتح جو غریہ ارداز کا
۶۷۸	بیان فتح کرنے کے محوص وغیرہ قلاع بلاد اور من کا	۶۹۷	بیان دخل ہونا تاج اور تاج کا طرف تاج کی اور شکست کھانا اور تاج کا

۷۱۳	آنا بادشاہ کا دارالسلطنت مصر پر	۶۹۸	بیان جنگ نانی کا اور برٹے فتح مسلمانوں کے جربوے
۷۱۵	پکڑا جانا پیرس جانشیکر کا	۷۰۰	وفات زین الدین کا اور لے ہونا قیچی کا حات پر
۷۱۶	بیان منچی اسندر کا طرف دمشق کے	۷۰۱	وفات قازان بادشاہ تازیوں کا بیان
۷۱۷	پکڑا جانا سلاو کا	۷۰۲	آنا قیچی کا طرف حات کے
ایضاً	مقرر ہونا ابراہیم القدا کا حات میں	۷۰۴	لٹ جانا بلا دیس کا
۷۱۸	پیام سلاطین حات کا	۷۰۵	اولاد مرین کا ذکر
۷۲۱	بیان ملوک عرب کا	۷۰۷	وفات عامر بادشاہ مغرب کے اور جو اوسکا گدی نشین ہوا
ایضاً	پکڑا جانا اسندر مزایب حلب کا	ایضاً	مقتول ہونا حاکم سیرک اور اوس کے ہیتی کا
۷۲۲	وفات یانا قطعا کا اور بادشاہ ہونا اوزبک کا	۷۰۸	جانا بادشاہ کا طرف کرک کی اور غلبہ پانا پیرس جانشیکر کا مملکت پر
۷۲۳	جانا قراستقر کا حلب میں	۷۱۰	بیان لشکر کشی کرنی کا طرف حلب کی اور جو شکر را
۷۲۶	بھاگ جانا ازم کا اور بھانا و اسقراور جانا اون دونوں کا بادشاہ خرنبدہ کی پاس	۷۱۱	کوچ کرنا سلطان کا کرک پر
۷۲۸	وفات پانا حاکم مار دین کا	۷۱۲	جانا بادشاہ کا طرف دمشق کے

۷۲۸	پنجنا ئیب کا طرف حلب کے	۷۲۸	آنا بادشاہ کا طرف سلطنت کی	۷۵۳
۷۲۹	جنا ابو الفدا کا طرف مصر کے	۷۲۹	وہ عقیلا جو ابو الفدا کو بادشاہ فی دین	ایضاً
۷۳۰	شکر کشی حلب پر پہلے اور لڑائی رجب کے	۷۳۰	غارت ہونا بلا دسیس کا	۷۵۵
۷۳۳	ننگی ناسرہ کا ملک حاتسی	۷۳۳	موقوف ہونا جاگیرت اہل عسکی اور نکاح	ایضاً
۷۳۴	جنا ابو الفدا کا طرف حجاز شریف کی	۷۳۴	ہلاک ہونا حاکم سیس کا	۷۵۶
۷۳۶	بیان فسخ ہونی ملطیہ کا	۷۳۶	مقتول ہونا حمیضہ کا	ایضاً
۷۴۱	اخبار ابو سعید بادشاہ مغرب کا	۷۴۱	وفات پانا حاکم مین کا	۷۵۹
۷۴۳	جنا ابو الفدا کا مصر میں اور ستولی ہونا سرچہ	۷۴۳	فتح ہونا اماس کا	ایضاً
۷۴۵	بیان اوس جبرہ کا جو حمیضہ اور فدی پر	۷۴۵	بیان عادات بلاد دوم کا جو ۷۲۴ء	۷۶۱
۷۵۱	بیان اوس خجک عظیم کا جو اندلس میں جو	۷۵۱	اور عادات مین اوس سیالی کے	ایضاً
۷۵۱	جنا ابو الفدا کا طرف مصر کی ہر حجاز شریف کے	۷۵۱	جنا شکر کا طرف مین کی	۷۶۲
۷۵۲	ذبا بادشاہ کا طرف حجاز کے	۷۵۲	وفات پانا بدر الدین برادر ابو الفدا کا	۷۶۴

فہرست تتمہ ابوالفدا کی

۲۳	رانا شاہ شجاع کا شاہ محمود سی دورے دے دے اور فتح پانی شاہ محمود پر	۲	بیان مبادی احوال اولاد مظفر ابن منصور ابن امیر غیاث الدین حاجی خراسانی کا	۳۸۶
۲۵	بانجی ہونا مسد خراسانی کا اور وفات سلطان ابوسعید کے ہوئے	۴	بیان اوسل خراط اور قریط کا جو بعد وفات سلطان ابوسعید کے ہوئے	
	پانی شاہ محمود کی اور جانا شاہ شجاع کا اصفہان میں	۵	بیان ہواقت امیر پیر حسین جو پانی اور امیر محمد مظفر کا مد بیان اور واقعات کے	
۲۷	جانا شاہ شجاع کا جانب تہریر کے اور بگا جانا سلطان حسین کا یہ ان	۷	بیان حال امیر پیر حسین جو پانی کا اور ہونا ابواسحاق کا تادشاہ	
	خاک سی اور مدحت کرنا شاہ کی بسبب مخالفت شاہ نفرت الدین کے	۹	بیان مقتول ہونی ناصر حمد ولد ناصر محمد کا	
۲۸	استقال پانا شاہ شجاع کا اور حادث	۱۱	بیان لشکر کشی کرنی امیر مبارز الدین محمد کا جانب شیراز کی اور بہانگہ امیر شیخ ابواسحاق کا	
۳۱	بادشاہ ہونا سلطان محمد الدین بن العابدین فرزند شاہ شجاع کا			
۳۲	بعد مدحت امیر تغور کی شاہ منصور شاہ شرف الدین مظفر نے جو کیا وہ یہ ہے	۱۲	بیان فتح کرنی بعض مالک عراق کا اور وفات پانی ابواسحاق کے	
۳۵	سلطان پانچویں سلطان بن العابدین کی انہوں میں	۱۵	بیان کوچ کرنا امیر محمد مظفر کا جانب آذربایجان کی اور سلطانی پانچویں اسکی انہوں میں در میان اصفہان کے	
۳۷	بیان خاندان برداریہ کا اور اسے ہونا اورنگ دلایت سیر دار میں			
۳۹	بادشاہ ہونا امیر وجہ الدین مسعود کا سرداروں پر اور اوسکا حال	۱۹	بیان بادشاہ ہونا جلال الدین شاہ شجاع کا	
۴۰	بیان حکومت محمد تیمور کا	۲۱	بیان دورے دفعہ نہی لغت کرنی شاہ محمود اور فتح پانی شاہ شجاع پر	

۵۰	حال حکومت سلطان ابوالفتح غیاث الدین محمد ابن سام کا	۴۱	بیان حکومت کلوا سفدیار کا
ایضاً	حال سلطان شہاب الدین کے حکومت کا	ایضاً	بیان حکومت ایرشمس الدین فضل کا
۵۱	بیان سلطان محمود ابن غیاث الدین محمد ابن سام کے تحت پر جلوس کرینکا	ایضاً	بیان حکومت خواجہ شمس الدین ملے
۵۲	بیان ادن کوگون کا جو اولاد غوریوں	۴۲	بیان حکومت خواجہ یحییٰ بن خواجہ احمد کرادی کا
	سی ولایت تبتان اور طنجستان پر حکومت کر گزرے ہیں	۴۳	بیان حکومت ظہیر الدین کرادی کا
۵۳	بیان ادن غلاموں کا جو سلاطین	ایضاً	بیان حکومت حیدر پہلوان قصاب کا
	غوریہ کی غلام تہی اور مرہ تسلط پر پہنچی	۴۴	بیان حکومت امیر لطف اللہ بن امیر حیدر الدین مسعود کا
۵۴	بیان آرامہ بن قطب الدین ایک کا	ایضاً	پہلوان حسن و معانی کا حاکم ہونا
۵۴	بیان سلطان ناصر الدین قباچ کا	۴۵	بیان حکومت خواجہ علی مود کا
۵۴	بیان سلطان کرک الدین فیروز شاہ ابن طغریش کا	۴۶	بیان سلطنت خاندان غوریہ کا
ایضاً	سلطان رضیہ الدین بنت تمشک الدین طغریش کا	۴۸	حال سلطان علاء الدین جہان نور کا
۵۵	بیان سلطان مزار الدین بہرام شاہ ابن طغریش کا	۴۹	بیان حکومت ملک سعید الدین محمد ابن علاء الدین جہان نور کا

۶۲	۵۶	بیان سلطان علاء الدین مسعود شاہ بن رکن الدین فیروز شاہ کا	۴۲	احوال ملوک کرت کا
۵۷	۵۷	بیان امیر خسرو دہلوی کا	ایضاً	بیان غزالدین عمر مرغینی کی سلطنت کا
۵۹	۵۹	نشان خراجہ حسن دہلوی کا	۶۳	بیان حکومت ملک رکن الدین کا
۶۰	۶۰	بیان بعض حکام سیستان کا	ایضاً	بیان حکومت ملک شمس الدین محمد بن ابے بکر کرت کا
ایضاً	ایضاً	بیان ابو الفضل کے حکومت کا	۶۵	بیان حکومت ملک رکن الدین بن ملک شمس الدین کا
ایضاً	ایضاً	بیان ملک شمس الدین محمد کی حکومت کا	ایضاً	بیان حکومت ملک فخر الدین بن مسعود الدین کا
ایضاً	ایضاً	بیان تاج الدین عرب کی حکومت کا	۶۹	بیان حکومت نیاٹ الدین ابن ملک شمس الدین نہیں کا
۶۱	۶۱	بیان حکومت بین الدین بن تاج الدین عرب کا	۷۰	بیان حکومت شمس الدین بن ملک نیاٹ الدین کا
ایضاً	ایضاً	بیان حکومت نصرت الدین ابن بہرام شاہ	ایضاً	بیان حکومت ملک طافظ بن ملک نیاٹ الدین کا
ایضاً	ایضاً	بیان حکومت رکن الدین بن بہرام شاہ	۷۱	بیان حکومت نیر الدین حسین بن ملک نیاٹ الدین کا
ایضاً	ایضاً	بیان حکومت شہاب الدین محمد ابن عرب کا	۷۳	بیان حکومت ملک نیاٹ الدین برسر علی کا
ایضاً	ایضاً	بیان حکومت تاج الدین تیا لیکین کا	۷۴	فضل اللہ ریاضت ابن نوح کا امین و کربا اور حال چیلنر خان کا

۸۳	بیان حکومت تونده خان کا	۷۶	بیان حکومت قراخان کا
۸۴	بیان حکومت قیل خان کا	۷۸	بیان حکومت اغورخان کا
۸۵	بیان حکومت قویلیخان کا	ایضاً	بیان حکومت کورخان کا
ایضاً	بیان حکومت برتان بہادر کا	۷۹	بیان حکومت آئی خان کا
ایضاً	بیان حکومت بسوکا بہادر کا	ایضاً	بیان حکومت نذرخان کا
۸۶	بیان حکومت چلگیرخان کا	ایضاً	بیان حکومت منگل خان کا
۸۹	جانا چلگیرخان کا نائب ملک ایران	۸۰	بیان حکومت ملکہ الانقواہ کا
۹۰	بیان ادکدائی اور چغتائی کا	۸۱	بیان حکومت بوزنجرخان کا
ایضاً	حال چچی خان کا	ایضاً	بیان حکومت بوقاخان کا
۹۱	حال ادلاق فریان کا	۸۲	بیان حکومت دو توتمن خان کا
ایضاً	تشیخ مرقد کا حال	ایضاً	بیان حکومت قاید خان کا
۹۲	جانا چلگیرخان کا نائب ترمہ اور بلخ	۸۳	بیان حکومت ہشتنر خان کا

۱۰۹	بیان سلطنت نموداران ابن ہلاکو خان کا	۹۴	بیان آئے توینجان کا جانب ایران کے
۱۱۱	بیان سلطنت ارغون خان کا ابن اباقا خان کا	۹۷	جانا چگیر خان کا ترکستان اور دقات پانا اوسکا
۱۱۲	بیان سلطنت کجا تو خان ابن اباقا خان کا	۹۸	بیان ابن لوگو نکا جو سند خانی پر بیٹھ
۱۱۴	بیان سلطنت بایدو خان ابن ہلاکو خان کا	ایضاً	اول اوکد آقا آن ابن چگیر خان کا حال
۱۱۷	بیان نکاح نبداد خاتون کا	۹۹	دویم کوک خان ابن اوکد ائی قآن ہے
۱۱۸	بیان سلطنت اریہ خان کا	۱۰۰	تیسرا سگو قآن ابن توینجان
۱۱۹	بیان سلطنت کئی موسی خان کا	ایضاً	چوتھا قویلم خان ابن توینجان
ایضاً	سلطنت محمد خان کا بیان	۱۰۱	اور فرست اوکد ناموں کے درمیان صفحہ کمپو ایک کی گزے
۱۲۰	بیان سلطنت طغایتمور خان کا	۱۰۲	بیان جو چینیان اور اوکد اولاد کا جہون نے دشت فیجات میں حکومت کی ہے
ایضاً	حال سلطنت امیر شیخ حسن ابن تیمور نیش کا	۱۰۵	بیان ہلاکو خان ابن توینجان ابن چگیر خان
۱۲۱	بیان مکیہ ساقی بیگ بنت اور کجا تیمور سلطان کا	۱۰۶	حال بادشاہ ہرادیہ شہزادہ شہزادہ
۱۲۲	بیان حکومت جان تیمور خان ابن افرنگ بن کجا تو خان کا	۱۰۷	بیان حکومت اباقا خان بن ہلاکو خان کا

۱۵۷	سفر کرنا امیر تیمور کا جانب ملک خطا کی	۱۲۳۵	بیان سلطنت سیمان خان کا
۱۵۹	بیان وفات پانا امیر تیمور کا اور حوادث بعد اوسکے جو گزرے	۱۲۳۸	بیان حکومت ملک اشرف تیمور شاہ کا
۱۶۱	بیان تعداد اولاد امیر تیمور کا	۱۲۴۰	بیان وفات شیخ حسن الیکانی کا اور منشی ہونا اوسکی بیٹے سلطان اویس کا
۱۶۲	بیان سلطنت میرزا خلیل سلطان کا	۱۲۷۰	بیان سلطنت حسن ابن سلطان اویس کا
۱۶۳	بیان جلوس فرمانا مرزا شاہ رخ کا تخت خراسان پر	۱۲۹۰	بیان سلطنت احمد بن سلطان اویس کا
۱۶۴	بیان سلطان حسن کا اور بیان نفقت امیر رکن الدین کا	۱۳۰۰	ذکر سلطان خجندی خان میراوسکی اولاد کا
۱۶۵	لڑنا پیر محمد - اور مرزا خلیل سلطان کا	۱۳۱۰	حال نسب امیر تیمور کا
۱۶۷	بیان حال مرزا میر شاہ اوسکی اولاد کا جو بعد وفات امیر تیمور صاحبقران کی گزرا	۱۳۲۰	جلوس فرمانا امیر تیمور گورکان کا اور سرکرنا بلاد کا
۱۶۸	حال تسخیر استر آباد کا	۱۳۴۰	جانا امیر تیمور کا دشت بقیان میں اور لڑنا توقمش خان سسی
۱۷۰	احوال سلطان احمد جلایر اور قراوسف ترکمان کا اور مارا جانا مرزا میران شاہ اور مرزا ابو بکر کا	۱۳۷۰	بیان یورش پنجاب کا
		۱۳۹۰	آنا صاحبقران کا ہندوستان میں
۱۷۲	بیان مخالفت بہایون کا	۱۵۰۰	بیان یورش ہفت سالہ کا

۱۹۲	پہر جانا خاقان سید کا دراصلی دفعہ قتلہ اسکند کی جانب آذربایجان کی	۱۷۴	جانا سلطان احمد جلایر کا جانب آذربایجان کی اور مارا جانا میرزا یوسف گمانی کی ثابہ
۱۹۳	بیان دفا اسکندر بن قرا یوسف کا	۱۷۵	جانا خاقان سید کا جانب سمرقند کے تقسیم کرنا بعض ممالک کا شاہراہوں کو
۱۹۴	آنا ایچی مہر کا خاقان سید کی خدمت میں	۱۷۷	بیان ہی لفت کرنی اسکندر کی خاقان
۱۹۶	بیان بیماری خاقان سید کا		سید سی اور پنا فتح اور نصرت کا اور حضرت کا خدا کے حکم سے
۱۹۷	منحرف ہونا مرزا سلطان محمد کا اور جانا خاقان سید کا جانب فارس اور عراق کی	۱۷۸	دنیا ولایت کا شاہراہوں کو
۱۹۸	انتقال پنا حضرت خاقان سید سوار اور حادثات کے	۱۷۹	دہ داتہ جو بعد مرزا خاقان کے عراق اور فارس میں گزرے
۲۰۰	جلوس فرمان مرزا علاء الدولہ کا تخت پر اور مرقا رہونا مرزا عبد اللطیف کا	۱۸۱	بیان جلوس فرمانی مرزا شہر کا سند دیوانہ اور میان حال بعض بادشاہراہوں کا
۲۰۱	بیان عبور کرنی مرزا انج بیگ کا دریاہ جیحون اور مخلصی پانی مرزا عبد اللطیف کی قیدی سے	۱۸۲	بیان فتح کران کا سید بعض واقعات کے
۲۰۲	بیان توجہ سمرز باہر کا جانب خراسان کے اور صلح ہو جانے بہائیوں میں	۱۸۵	بیان لشکر کشی کا اور آذربایجان کے اور انتقال پنا قرا یوسف کا
۲۰۳	بیان مخالفت علاء الدولہ اور مرزا عبد اللطیف کا	۱۸۶	بیان کران مرزا خاقان سید کا اولاد قرا یوسف کی اور فتح پانا
۲۰۵	قتلہ برکانہ مرزا علی ترکمان کا اور مرزا کرنی انج بیگ کی	۱۸۹	جانا خاقان کا در میان ولایت آذربایجان کے ۳۲ ہجری میں
۲۰۶	مارا جانا مرزا علی ترکمان کا بید آئی مرزا باہر کے ہرات میں	۱۹۱	جانا مرزا شہر کا مہم جو جان پر اور دفا پانا اور سکا بعد مرزا کی خراسان میں

۲۰۸	بیان فتح مرزا علی بیگ اور مرزا عبد اللطیف کا اور مرزا جانا اپنی بیٹی کی ہاتھ سی	۲۰۸	جانا ابوالقاسم بابر کا شہید مقدس میں اور انتقال پاناس درانی سی	۲۲۱
۲۱۱	رُئی ہونی در میان مرزا سلطان محمد اور مرزا بابر کے	۲۱۱	تفق ہونا مرزا کا سلطنت مرزا محمود اور محل اہل اوقات کا جو گزرے	۲۲۳
۲۱۲	کوچ کرنا بابر کا جانب دلاست استرااد کی اور مرزا کرنا سلطان محمد کا خراسانی	۲۱۲	متوجہ ہونا ابراہیم کا جانب ہرات کی اور جلوس فرمانا اور پر تخت کے	۲۲۷
۲۱۳	مستقل ہونا مرزا عبد اللطیف کا اور جلوس فرمانا مرزا عبد اللہ خان کا تحت سلطنت پر	۲۱۳	آنا مرزا سلطان ابوسعید کا سہ چند حوادث کے	۲۲۵
۲۱۴	مستقل ہونا مرزا عبد اللہ کا اور جلوس فرمانا سلطان ابوسعید کا تحت مرقہ پر	۲۱۴	بیان شہزاد علاء الدولہ کا در میان ہرات کے اور بیان بغض حوادث کے	۲۲۸
۲۱۵	بیان ہوجہ شہزاد بابر کا جانب بلخ کے اور گرفتار ہونا علاء الدولہ کا	۲۱۵	ہونا صلح کا در میان اہل دوبار ہون کے اور صلح جانا مرزا جانشاہ کا باورخان کا	۲۳۰
۲۱۶	بیان متوجہ ہونا سلطان محمد کا دوسرے فتح جانب خراسانی اور مرزا جانا موضع چارن کر	۲۱۶	بیان ٹرنے سلطان سید کا مرزا علاء الدولہ	۲۳۱
۲۱۷	جانا مرزا بابر کا جانب عراق اور فارس کے اور مراجعت کرنی بلدہ ہرات کو	۲۱۷	اور مرزا سنجری اور فتح پانا	
۲۱۹	متوجہ ہونا بادشاہ کا جانب استرااد کے واسطی تیغ عراق کی بہر کوچ کرنا جانب مادر اناہر کے اور مرزا جانا خلیل سلطان کا	۲۱۹	بیان حب قرآن کے محل مجلس شاہ کے	۲۳۲
۲۲۰	فتح ہونا سیت کی اور مرزا ہونا سنجو کا شہر مدینہ اور واقعات کے	۲۲۰	بیان بغض وقایع سلطان ابوسعید کا	۲۳۵
			آنا مرزا خلیل بندہ کو کا واسطی محاصرہ بلدہ ہرات کی اور بعض حالات	۲۳۶

۲۵۸	جلوس فرمانروایا و گار محمد کا تخت سلطنت خراسان پر	۲۳۹	کونج کرنا سلطان ابوسعید کا جانب ترکستان کے	۳۹۵
۲۵۹	بیان شورت کرنی صاحب قرآن کا مقرب احضرت و السلطانی سی	۲۴۱	مرزا چاہ نرنگاں کا حال اور حسین بیگ ابن قرا عثمان کو سلطنت ملنی	
۲۶۰	پنجاب بادشاہ کا باغ زراغان بن اور مارا جانا مرزا یادگار محمد کا	۲۴۳	کونج کرنا سلطان سعید کا واسطی شیخ نکلت آذر اور عراق کے	
۲۶۲	جلوس فرمانروا صاحب قرآن کا دوسرے دفعہ تخت پر	۲۴۵	ہیران ہرناسپاہ خراسان کا اور شہادت باتی سلطان سعید کے	
۲۶۳	بیان مخالفت کرنی اخلاقیات کا اور انصاف قرآن کا پنج پر اور فتنہ پانا	۲۴۷	بیان حال لشکر ابوسعید کا جو بعد اسکے دقیق کی واقع ہوا اور حال اسکی اولاد کا	
۲۶۷	حالی مرزا ابوبکر بن مرزا سلطان ابوسعید کا اور مقتول ہونا اور سکنا	۲۵۲	جلوس فرمانروا صاحب قرآن ثانی کا تخت ولایت خراسان پر	
۲۶۶	وفات پنا صاحب قرآن ثانی کا اور طوٹنا نسرمانا تخت پر میراج الزمان اور مرزا مسفر حسین کا بالانشتراک	۲۵۳	بیان نبض احوال کا بطریق اجمال کے	
۲۶۸	بیان بادشاہان ترکستان کا اور بادشاہان مصر کا	۲۵۴	بیان نبض کرنی مرزا یادگار محمد کا	
۲۶۸	بیان دولت عثمانیہ کا	۲۵۶	بیان پر مقابلہ ہونے مرزا یادگار محمد کا اور پیدا ہونی اور حواد اور دقیق کا	
	منت تمام شد			
		۲۵۷	بیان توجہ ہونی سلطان صاحب قرآن ثانی کا واسطی مرزا یادگار محمد اور شکت کہانے	

آخری درج شدہ تاریخ پر یہ کتاب مستعاد
لی گئی تھی، مقررہ مدت سے زیادہ رکھنے کی
صورت میں ایک آنہ یومیہ دیرانہ لیا جائے گا۔

